

عرفا کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ

قصر عارفان

اثر

مولوی احمد علی

باہتمام

دکتر محمد باقر

[شائع شدہ : اورینٹل کالج میگزین مئی ۱۹۶۵]

معرفی

تذکرہ قصر عارفان کا ایک حصہ پیش خدمت ہے۔ یہ مولوی احمد علی کی تالیف ہے جو حضرت شاہ سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید با صفا تھے اور حیدر آباد (دکن) کے معروف عالم مولوی مسعود علی محوی کے والد تھے۔

قصر عارفان ۱۲۹۱ ہجری قمری (۱۸۷۴ میلادی) میں ترتیب دیا گیا۔ اور اس میں آغاز سے لے کر حضرت شاہ سلیمان کے زمانے تک چشتی، قادری، سہروردی اور نقشبندی مشایخ کا تذکرہ موجود ہے۔

یہ تذکرہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں انیسویں صدی میلادی تک صوفیا اور مشایخ کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ دنیا میں یہ خطی نسخہ منحصر بفرہ ہے، جسے ان صفحات میں نقل کیا گیا ہے۔ میں نے حیدرآباد (دکن) اور تونسہ سے بھی اس کتاب کا کوئی اور نسخہ دریافت کرنے کی کوشش کی، لیکن معلوم ہوا کہ اب اس کا کوئی اور نسخہ موجود نہیں۔ پھر یہ نسخہ مولوی احمد علی صاحب کے اصل نسخہ سے کتاب کی تکمیل سے چند ماہ بعد یعنی ۱۲۹۳ ہجری قمری ۱۸۷۵ میلادی میں نقل کیا گیا ہے اور کسی وقت ان کے بھائی شیخ علی احمد کی ملکیت تھا۔ مولوی احمد علی صاحب کی اولاد اس وقت پاکستان میں ہے اور راقم نے ان سے رابطہ پیدا کیا ہے۔ اس تذکرے کا مکمل متن شایع ہو جانے کا تو مولوی احمد علی صاحب کے مکمل کوائف حیات اس تذکرے کی تفصیل اور اشاریہ کے ساتھ شایع کئے جائیں گے۔

محمد باقر

مقدمہ

آنیسویں صدی میں عرفا اور صوفیا کے جو تذکرے مرتب ہوئے ہیں ان میں زیر نظر کتاب **قصر عارفان** کو اس اعتبار سے اہمیت حاصل ہے کہ اس میں حضرت علی سے لے کر اس صدی تک کے صوفیا اور مشایخ کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تذکرہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ دنیا میں یہ خطی نسخہ منحصر بفرد ہے، جسے ان صفحات میں نقل کیا گیا ہے۔

تذکرے کے مؤلف مولوی احمد علی حضرت شاہ محمد سلیمان* تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید باصفا تھے۔ اس لئے راقم نے تونسہ سے رابطہ قائم کیا تو جناب نظام الدین محمود، سجادہ نشین تونسہ شریف نے مجھے یہ جواب دیا :

* حضرت شاہ محمد سلیمان ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں تونسہ کے مغرب میں واقع موضع گرگوجی میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے مٹھن کوٹ میں قاضی محمد عاقل کے مدرسہ میں تعلیم پائی اور بعد میں نور محمد مارہروی کے مرید بنے۔ انہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ تونسہ میں گزارا اور یہیں ۷ صفر ۱۲۶۷ھ (۱۲ دسمبر ۱۸۵۰م) کو فوت اور دفن ہوئے۔ ان کا مقبرہ ان کے مرید محمد بہاول خان ثالث، نواب بہاولپور (۱۸۲۷-۵۲م) نے تعمیر کرایا (مناقب المجین) (بقیہ ہاورق صفحہ ب پر)۔

”آپ کا مسئلہ خط موصول ہو کر کٹیف مانجیا ہوا ۔
محبت اور یادآوری باعث مسرت ہوئی ۔ خداوند کریم آپ
کو خوش رکھے ۔ ہمارے پاس یہ کتاب نہیں ہے ۔ اس لئے
افسوس ہے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل نہیں
کر سکا، ۔

تونسہ میں کوئی نسخہ دریافت نہ کر سکنے کے بعد یہ
کوشش جاری رہی کہ مؤلف کے اخلاف میں سے کسی صاحب
سے رابطہ قائم کر کے کتاب کا کوئی اور خطی نسخہ حاصل کیا
جائے ۔ ۱۹۵۹ء میں محب مکرم ڈاکٹر محی الدین قادری زور
لاہور تشریف لائے تو ان سے ذکر آیا کہ اگر مولوی مسعود علی
محموی صدیقی کی اولاد میں سے کوئی صاحب حیدر آباد میں ہوں
تو ان سے اس کتاب کے متعلق دریافت کیا جائے ۔ کیونکہ میں
اب تک مختلف منابع سے یہ معلوم کر چکا تھا کہ محوی صدیقی صاحب
مؤلف تذکرہ کے فرزند تھے ۔ ڈاکٹر زور صاحب نے حیدرآباد لوٹتے
ہی پندرہ مئی ۱۹۵۹ء کو مجھے اطلاع دی :

(بقیہ پاورق صفحہ الف)

خزینۃ الاصفا، جلد اول، ص ۱۴۵ ؛ انوارالعارفین ؛ قصر عارفان ؛
ذہرہ شامی خان گزیشتر (۱۸۹۸) ؛ ص ۵۴ ؛ بہاولپور سٹیٹ گزیشتر
(۱۹۰۳) ؛ ص ۷۴ ؛ خاتم سلیمانی ؛

Phillott, D.C., *Note on the shrine of Taunsa* (JASB, 1908, p p. 21—29);

Griffin and Masséy, *Chiefs and Families of note in the Panjab*, ii, 338.

Rose, H.A., *Glossary of the Tribes and Castes of the Panjab and North-West Frontier Province*, i, pp. 602-3.

”آپ کے ارشاد کے مطابق مسعود علی مولوی صدیقی صاحب کے فرزند رشید احمد صاحب سے ایک خط متعلقہ تفصیلات پر مشتمل بھیجا چکا ہوں۔“

اور رشید احمد صاحب نے ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء کو مجھے حیدرآباد سے لکھا :

”والد مرحوم نے بہت سی کتابوں کی تصنیف و تالیف فرمائی۔ ان کے منجملہ اپنے خاندانی حالات کے سلسلہ میں ”مخدوم زادگان فتحپور“ کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں میرے دادا احمد علی صاحب اور ان کے بھائی کے تفصیلی حالات ہیں۔ اگرچہ وہ کتاب اب بہت کمیاب ہے، مگر میں اس عریضہ کے جواب کے بعد اسے دستیاب کر کے آپ کی خدمت میں بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ ہمارے خاندان کے بہت سے افراد پاکستان میں ہیں میری بڑی لڑکی راولپنڈی میں ہے اور بریگیڈیئر کرمانی کو بیاہی ہوئی ہے۔ اگر آپ اس کو خط لکھ دیں تو مناسب ہوگا۔ کتاب اگر اس کے پاس ہوگی تو فوراً آپ کو مل جائے گی۔“

رشید احمد صاحب نے اپنے مکتوب گرامی میں قصر عارفان کے کسی نسخے کی نشاندہی نہ کی۔ میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق آن کی صاحبزادی محترمہ مہر کرمانی اور ان کے دادا کے بھائی مولوی علی احمد کے بڑے حمید الدین احمد صاحب سے پاکستان میں رابطہ قائم کیا۔ محترمہ مہر نے لکھا :

”میرے پاس مخدوم زادگان فتحپور ہے۔ جب بھی آپ کو ضرورت ہو آپ منگوا سکتے ہیں۔ یا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مری جائے وقت خود تشریف لے آئیں۔ اس طرح آپ سے ملاقات کا شرف بھی ہمیں حاصل ہو جائے گا،۔“

حمید الدین احمد صاحب نے از راہ کرم مخدوم زادگان فتحپور کی دونوں جلدیں بھجوانے کا وعدہ فرمایا، اور قصر عارفان کے متعلق لکھا :

”میرے پاس اس کتاب کا کوئی اور نسخہ نہیں ہے۔ اور نہ اس کے دستیاب کرنے کی امید ہے۔ تاہم میں کوشش جاری رکھوں گا کہ اگر کسی بھائی یا عزیز کے ہاں کوئی نسخہ ہو تو وہ جناب کے محصلہ نسخے سے تقابل کے کام آسکے۔ میرے دادا مولوی علی احمد صاحب مرحوم کی ایک Oil painting کافی بڑے سائز کی ہمارے مکان موقعہ حیدآباد دکن میں آویزاں تھی اور شاید اب بھی ہو۔ میں نے اپنے منجھلے بھائی سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کی ایک نقل روانہ فرمائیں،۔“

اس سے تھوڑے ہی عرصے کے بعد رشید احمد صاحب نے مخدوم زادگان فتحپور کی دونوں جلدیں از راہ کرم بھجوا دیں جن سے مؤلف کے حالات مرتب کرنے میں مدد ملی۔ لیکن مؤلف یا ان کے بھائی کی تصویر یا قصر عارفان کے کسی اور نسخے کی دستیابی کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی۔

۱۹۶۴ء کے اواخر میں ایک روز مجھے محب مکرم پروفیسر حمید احمد خان صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے اطلاع دی کہ ہریگیڈشہر کرمانی اور ان کی بیگم صاحبہ ان کے مکان پر مجھے ملنے آ رہے ہیں۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ محترمہ مہر کرمانی رشید احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ اور مؤلف قصر عارفان کی پڑھتی ہیں۔ ملاقات کے دوران میں ان سے یہ معلوم ہوا کہ رشید احمد صاحب اب نقل مکان کر کے کراچی تشریف لے آئے ہیں، لیکن قصر عارفان کے کسی اور نسخے کی دستیابی ممکن نہیں۔ مجبوراً اس مقدمہ کی ترتیب میں مخدوم زادگان فتحپور یا قصر عارفان کے اس خطی نسخے کی اطلاعات پر انحصار کرنا پڑا ہے جو دانشگاہ پنجاب کی ملکیت ہے۔

مصنف

قصر عارفان کے مؤلف مولوی شیخ احمد علی مولوی شیخ مخدوم بخش کے بڑے فرزند تھے۔ لاہرپور میں ابتدائی تعلیم پائی۔ شیخ مخدوم بخش نے یہ دیکھ کر کہ بیٹے کی تعلیم اور تربیت کے لئے دہلی سے بہتر کوئی دوسرا مقام نہیں ہو سکتا اپنے ساتھ دہلی لے آئے اور اپنی نگرانی میں تعلیم و تربیت شروع کی۔ مولوی شیخ احمد علی کو باپ کے سایہ عاطفت میں چند روز بھی اطمینان سے رہنا نصیب نہ ہوا تھا کہ دفعتاً سر سے وہ سایہ رحمت اٹھ گیا۔ اور شیخ احمد علی شہر میں وطن سے دور عزیز و اقارب سے جدا تنہا بے یار و مددگار رہ گئے۔ شیخ مخدوم بخش ایک معزز عہدہ* پر مامور تھے۔ اور ملنے جلنے

* سر رشتہ دار کمشنری و ایجنٹی دہلی۔

والے گو نہیں تھے مرحوم کے دوست احباب اور خیر آباد کے اعزہ و اقارب میں سے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ شیخ احمد علی کو اپنے یہاں الٹا لے جائے اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے۔ مگر مسبب الاسباب نے اس کام کے لئے ایک ایسے شخص کو منتخب کر رکھا تھا جس کی طرف اس وقت کسی کا گمان نہ جا سکتا تھا۔ فاتحہ، سوم وغیرہ کے مراسم ادا ہوجانے کے بعد اس خیال سے کہ نوجوان لڑکا تنہائی سے نہ گھبرائے اور باپ کے زمانے کے دل خون کن مناظر اس کے سامنے نہ رہیں مولانا فضل عظیم ابن مولانا فضل امام خیر آبادی چند روز کے لئے اپنے یہاں الٹا لے گئے۔ شیخ مخدوم بخش کے دوست احباب اور دفتر کے اہل کار وغیرہ تعزیت کے لئے آتے رہتے تھے۔ انہیں آنے والوں میں سے ایک صاحب نے یہ سبیل تذکرہ کہا کہ شیخ صاحب مرحوم کا کچھ سامان اور کتابیں دفتر میں ہیں۔ اگر آپ ایک درخواست لکھ دیں تو کمشنر صاحب سے اجازت لے کر یہاں پہنچا دی جائیں یا اگر آپ خود قصد کریں تو کمشنر صاحب کا سلام بھی ہو جائے گا اور سامان بھی با آسانی مل جائے گا۔ شیخ احمد علی نے مولانا فضل عظیم سے اس کا ذکر کیا۔ مولانا اور دوسرے اہل الرائے کا یہی مشورہ قرار پایا کہ خود جانا بہتر ہوگا۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق ایک دن بعض اہل کار شیخ احمد علی کو کمشنری کے دفتر پر لے گئے۔ کمشنر صاحب اجلاس پر تھے۔ موقع پا کر اطلاع دی گئی۔ کمشنر صاحب نے اجلاس پر بلایا۔ شیخ احمد علی اپنے والد کے ساتھ اکثر دفتر جایا کرتے تھے۔ ان کی جگہ خالی دیکھ کر دل بھر آیا۔ نازہ صدمہ، کم عمری کا زمانہ، بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، جس کے برقی اثر سے اہل دفتر اور کمشنر صاحب بھی بغیر متاثر ہونے نہ رہ سکے۔

اس زمانہ کے انگریزوں کو راستوں کے بعد اور بحری اور بری سفروں کے خطروں اور دقتوں کی وجہ سے انگلستان جانے آنے میں وہ آسانیاں میسر نہ تھیں جو اس وقت مہیا ہیں۔ دور دراز خشکی کا سفر مہینوں میں طے کر کے کسی بندرگاہ تک پہنچنے تھے اور جہاز کے انتظار میں ہفتوں پڑے رہتے تھے۔ جہاز کا سفر بھی بے خوف و خطر نہ تھا اور تین مہینے سے کم میں طے نہیں ہوتا تھا۔ ان وجوہ سے انگلستان کے تعلقات اگر منقطع نہیں تو بہت کم ہو جاتے تھے۔ اور چونکہ بجز بندرگاہوں کے اور کسی مقام پر یورپین آبادی اس قدر نہیں ہوتی تھی کہ وہ خود باہم مل ملا کر اپنی تمدنی ضرورتیں اور رجحان پورے کر سکیں ناچار ان کو ہندوستانی سوسائٹی کی طرف توجہ کرنی پڑتی تھی۔ ہندوستانی نوکر، ہندوستانی اہل کار، ہندوستانی احباب اور بعضوں کے پاس ہندوستانی عورتیں تھیں۔ اس طور سے یہ لوگ آدھے ہندوستانی ہو جاتے تھے۔

ولیم فریزر جو اس زمانہ میں دہلی کے کمشنر اور ایجنٹ گورنر تھے وہ بھی اس قسم کے انگریزوں میں تھے۔ انہوں نے شیخ احمد علی کو اپنے پاس بلایا اور ان کے سر پر ہاتھ بھیرا اور کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو؟ مخدوم بخش بے شک مر گیا مگر فریزر ابھی زندہ ہے اور وہ تمہاری سرپرستی کے لئے بالکل کافی ہے۔ اب تم کہاں رہتے ہو؟ شیخ صاحب نے کہا کہ والد کے انتقال کے بعد مجھ کو میرے رشتہ کے ماموں فضل عظیم صاحب خیر آبادی اپنے یہاں اٹھا لے گئے ہیں۔ کمشنر صاحب نے کہا کہ تم نوجوان آدمی ہو میں شہر میں تمہارا رہنا پسند نہیں کرتا۔ میری کوٹھی میں بہت جگہ ہے تم فوراً وہیں آؤ۔ اور اس وقت اپنے دفتر کے نام حکم لکھا کہ احمد علی

شجره مولوی شیخ احمد علی

شیخ محمد عرف روشن میاں



اس کے باپ کی خدمات کے صلہ میں، نفع نفل نوپسوں میں
 مامور کر لیا جائے اور آئندہ اس کی ترقی کا حال رکھا جائے۔
 لوگوں کو کمشنر صاحب کا یہ شیر معمولی برلاؤ دیکھ کر
 سخت تعجب ہوا۔ شیخ صاحب جب دہلی سے واپس آئے تو
 مولانا فضل غصہ اور سب لوگوں کی یہ رائے ہوئی کہ اس کو
 خداوند تعالیٰ کا فضل غصہ تصور کر کے اس سے زندہ اٹھا
 چاہئے۔ چنانچہ دوسرے دن شیخ صاحب محضر مہمان کے ساتھ
 فرسٹر صاحب کی نوٹھی پر، جو اس زمانے میں دہلی کی انگریزی
 عمارتوں میں سب سے زیادہ شمار اور مشہور عمارت تھی، آئے۔
 فریزر صاحب نے دلچسپ و ہی ہمام فرائض آرائشیں ہو ایک
 مہران باپ کو کرنے چاہئے تھے۔ نوٹھی کے دو بڑے بڑے
 کمرے آگے کے آگے تھے اور آگے۔ چوتھے اس روم میں
 انگریزوں کے ساتھ آگے۔ اور ایک کمرہ دوسرے سے۔
 اس آگے اور صاحب نے شیخ صاحب کے لئے دو کمرے دیے۔
 ایک شخص دو دواورچی اور دوسرے دو خدمت پر مامور کر کے
 دیا کہ جس اندر جنس کی ضرورت ہو کرے وہ شہر کے کسی
 سے ہفتہ وار یا ماہوار لے کر آئے اور پھر وہ مالک کے
 انتظام رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی ناب کی بھارت ہو۔

شیخ صاحب تقریباً دس بارہ سال فریزر صاحب کے ساتھ رہے۔
 اس عرض مدت میں شیخ صاحب دہلی میں اس سے احمد اور
 احمد سے صدر احمد اور ناصر و سید کے درجہ تک پہنچ گئے۔
 اور فریزر صاحب کے خاندانی معاملات میں ان کے عہد اور عہد
 کے قابل معتمد خانگی ہو گئے۔ فریزر صاحب نے ساری زندگی تھی
 مگر ان کے پاس اس زمانہ کی روش کے مطابق کوئی نہ کوئی

ہندوستانی عورت رہتی تھی۔ مگر ان کا تمام خانگی انتظام، نقد و جنس کا حساب کتاب شیخ صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ کمشنر صاحب کے یورپین دوست ہنسی میں شیخ صاحب کو فریزر صاحب کے متبنی فرزند کے نام سے یاد کرتے تھے اور نہایت محبت سے ملتے تھے۔ دہلی کے کمشنر صاحب اور وہ بھی فریزر صاحب سے کمشنر صاحب کا اس حیثیت کا دفتری اہلکار اور خانگی معتمد علیہ جس وقعت اور عزت کی نظر سے دیکھا جا سکتا تھا وہ محتاج بیان نہیں۔ جو رؤسا یا ہندوستانی حکم کمشنر صاحب سے ملنے آتے تھے ان کو خواہ مخواہ شیخ صاحب سے استمداد کی ضرورت ہوتی تھی۔ سعی و سفارش کو جانے دیجئے یہی کیا کم تھا جب تک کمشنر صاحب سے ملاقات ہو ایک معقول جگہ بیٹھنے اٹھنے کی مل جاتی تھی۔ مولوی حفیظ الدین صاحب مرحوم دہلوی سابق منصف خان بہادر مولوی ذہال الدین احمد صاحب سابق ڈپٹی کمشنر کے والد ایسے زمانہ میں دہلی تشریف لے گئے تھے کہ شیخ صاحب فریزر صاحب کی کوٹھی میں رہتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف فرماتے تھے کہ دہلی میں ہم لوگ جا کر شیخ صاحب کے مہمان ہوئے اور اس کوٹھی میں ٹھہرے جس میں وہ خود رہتے تھے۔ یہ کوٹھی شہر سے بہت دور تھی مگر بلند مقام پر واقع تھی اور بہت پاک و صاف رکھی جاتی تھی۔ شیخ صاحب اگرچہ اہلحد ہو گئے تھے مگر فریزر صاحب نے نہ اپنی کوٹھی سے اٹھنے کی اجازت دی تھی اور نہ بطور خود کھانے وغیرہ کا انتظام کر دیا تھا۔ شیخ صاحب کے جو عزیز و اقارب اور دوست احباب آتے اور ان کے مہمان ہوتے تھے ان کے کھانے پینے کا انتظام بھی فریزر صاحب ہی کی طرف سے ہوتا تھا۔ صبح سے لے کر دس بجے تک اہل معاملہ اور کمشنر صاحب کے ملاقاتیوں کا ہجوم ان کے پاس رہتا

تھا۔ دس بجے دفتر کو جانے تھے۔ سواری میں ایک گھوڑا تھا۔ اور چار ساڑھے چار بجے واپس ہوتے تھے۔ اس وقت باوجود اس قدر بعد کے لوگ شہر سے آتے رہتے تھے۔ شام کا وقت البتہ فرصت کا ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد کتب ہسی کا وقت تھا۔ عموماً تصوف کی کوئی کتب مطالعہ میں رہتی تھی۔ مولوی حفیظ الدین صاحب مرحوم جس تفصیل اور شوق سے ان چند واعیات کو بیان فرماتے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ شیخ صاحب کو بہت عادات، اخلاق کے بے حد وصف اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ میرے ہوش زمانہ میں مولوی صاحب موصوف فتحپور میں بار بار تشریف لائے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صاحب موصوف نے براہ العین مجھ کو بطور خاص اپنے اس بلا کر نہ سنا اور وہ مرحوم (مولوی شیخ احمد شالی صاحب) کے یہ واعیات یہ ہیں فرمائے ہوں۔

شیخ صاحب کو اپنے والد کے انتقال کے بعد سے وطن حیدر کا انداز نہیں ہوا تھا۔ ان کی والدہ ان کو دیکھنے کے لئے بڑی بھی ہیں اور خود شیخ صاحب بھی ماں، بھائی، بہن اور عزیز اورب کے منے کے مشتاق تھے۔ ان کی شادی کے لئے بھی ہر طرف بہم سلام ہو رہے تھے۔ آخر ایک دن جرأت کر کے شیخ صاحب نے فریزر صاحب سے یہ سب واعیات بیان کر کے رخصت کی درخواست کی۔ فریزر صاحب دیا میں ایک نیک اور دردمند دل لے کر آئے تھے۔ بلا لحاظ اپنی ضرورتوں کے نہ صرف یہ درخواست منظور کی بلکہ سامان سفر میں جو اور تکمیل صحت تھی ان کی تکمیل کا انتظام کر دیا۔ اور شیخ صاحب اس سفر پر جو اس زمانہ میں ہر قسم کی مشکلوں اور صعوبتوں کا مجموعہ تھا روانہ ہوئے۔ راستہ

میں ہریلی پڑی تھی ، جہان شیخ احمد بخش ان کے چچا نہایت
 کامیابی کے ساتھ وکالت کر رہے تھے ۔ وہاں چند روز قیام کیا ۔
 اس زمانہ میں ، جیسا کہ اوپر بیان ہوا ، دلی میں اعلیٰ نتیجہ پر ، دیوبند
 وغیرہ کا بڑا مجمع تھا ۔ اہل حق سے مر زمانہ میں شیخ باقر علی صاحب
 بھی ہریلی میں موقوف تھے ۔ انہوں نے ہریلی میں شیخ احمد علی
 کو دیکھا ، اور ان کے حالات سے غیر معمولی دلچسپی لی ۔ جس کی
 وجہ یہ تھی کہ شیخ باقر علی صاحب کی اکوتی بٹی بڑی سالانہ
 کے لئے جو محنت و محنت سے ہم آئے تھے ۔ ان میں ایک پیام
 لاہور کا بھی تھا ، جو شیخ احمد علی کے لئے دیا گیا تھا ۔
 شیخ باقر علی صاحب نے صورت و شکل اور عادات و اطوار کے
 لحاظ سے شیخ احمد علی کو بہت پسند کیا ، اور مختلف مقاموں کے
 حلقہ میں ان کو جو تردد ہوا ، وہ اس ملاقات سے ، اکل رہ گیا ۔
 شیخ احمد علی چند روز کے بعد کے پاس لاہور کر لاہور روہ نہ
 ہوئے ۔ شیخ احمد علی کے ہم لاہور ہونے کے زمانے میں لاہور سے
 پیام کی منظوری آگئی مگر شیخ احمد علی رخصت سے زدہ نہیں
 ہو سکتے تھے اور نہ ہی عرصہ میں ۔ شیخ باقر علی صاحب شادی کا
 سامن کر سکتے تھے ۔ اس لئے فرار پانا نہ بد طریق اور دو سال
 تک مادی رکھی جائے ۔ چونکہ شیخ احمد علی کو معلوم تھا کہ
 ان کو سرکاری ملازمت اور فریئر صاحب کے حاجی تعلقات کی وجہ
 سے بار رخصت کا مسا مشکل ہے اس لئے وہ ختم رخصت کے بعد
 اپنی والدہ ، بہن اور بھائی کو ساتھ لیتے گئے اور دہلی میں شہر
 کے اندر مکان لے کر قیام کیا ۔ اگرچہ اس کی وجہ سے فریئر صاحب
 سے یکجہتی باقی نہ رہی ، مگر ان کی قدیم عنایت اور سرپرستی
 بدستور قائم تھی ۔

چند سال کے قدام کے بعد شیخ صاحب نے پھر اسی شادی کے لئے طویل رخصت لی اور یہ خیال کر کے کہ لاہر پور میں از سر نو گھر بنائیں کر کے وہاں شادی کرے میں نے حد دنس ہوں گی ، معذور ہی میں قیام کر کے اس سرزمین کا ادا کہ جو کہ مناسب سمجھا۔
 قرار یہ بنا کہ قریب باقی مکان میں ہو ۔ اور چونکہ اس مکان میں گنجائش کم تھی اس لئے کوئی دوسرا مکان رورمرہ کے پاس کے واسطے لے لیا جائے ۔ چنانچہ اس کے لئے مکان گھوروں کا مکان جو برے دروہ کے حصوں میں تھا ۔ اس زمانہ میں یہ مکان بہت وسیع اور نیا بہت خوب تھا ۔ عرصہ کہ مولوی صاحب حکم شدہ میں صاحب اور منشی شیخ ہار علی صاحب کی سررشتی میں جو شیخ احمد علی صاحب کے رشتہ کے چچا تھے یہ سرزمین معورش و خرمی انجام پائی ۔ اور شیخ احمد علی صاحب اپنے پور و ہار کو معذور حورڈ اور دہلی و اس شہر میں لے گئے ۔
 معذور کے یہ زمانہ میں شیخ ہار علی صاحب کے گھر میں رخصت و صفا بڑھنے کی وجہ سے شیخ احمد علی کی حورڈی میں وہ بی سرزمین کی نسبت شیخ ہار علی کے معذور بننے سے وہ رخصت علی سے ٹھہری اور اس کام کے لئے سر ایک سرزمین شیخ صاحب نے دہلی سے آنا پڑا ۔ اس مدت میں شیخ احمد علی اپنے والد شیخ معذور بخش کی حکم یعنی سررشتہ دہلی کشمیر و اچھی بر بری در گئے تھے ۔ اس سرزمین انہوں نے آکر لاہر پور کے مکان کو از سر نو تعمیر کرایا ۔ اور کل مکان کا پختہ احاطہ اور حفاظہ میں ایک بہت بڑا پختہ کدواں بنایا ۔ اور اس زمانے کے احاطہ سے غیر معمولی جہز و سہرہ دے کر بہن کی ۔ دی کی ۔ یہ شیخ صاحب کا وطن میں آخری آن تھا ۔ اگرچہ شیخ صاحب

اس کے بعد ایک مدت تک زندہ رہے، مگر چونکہ ان کی والدہ کے اہل و عیال دہلی آ گئے تھے اس لئے وطن کے تعلقات میں کمی ہو گئی۔

شیخ احمد علی، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، بہت ہی کم عمری میں ملازمت کے سلسلہ میں پڑ گئے تھے۔ مگر اس کی وجہ سے ان کی تعلیم میں کوئی ہرج نہ واقع ہوا۔ جو کچھ ملازمت سے پہلے پڑھا تھا اس کو شوق کتب بنی بڑھاتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے زمانے کے اچھے تعلیم یافتہ لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ خط شفیقہ بہت ہا کیزہ لکھتے تھے اور فارسی کی نظم و نثر لکھنے پر قادر تھے۔ احمد تخلص کرتے تھے۔ تصوف سے طبعی رجحان اور صوفیائے کرام کے حالات سے بے انتہا دلچسپی تھی۔ حضرت حاجت شاہ محمد علی صاحب خیر آبادی قدس سرہ سے بیعت کی تھی۔ اور ہر وجود تمام ذیوی تعلقات اور خیال داری کے ساری عمر بردانہ اور آرادانہ زندگی بسر کی اور امیرانہ حالت میں فقیرانہ رنگ بہ چھوڑا، جو بڑا مشکل کام ہے۔ والدہ مرحومہ فرمایا کرتی تھیں کہ انگریزی سہنے کی دوسری یا تیسری تاریخ کو تنخواہ آ جاتی تھی اور اسی دن یا اس کے دوسرے دن جس کو دینا ہوتا تھا ان میں تقسیم کر دی جاتی تھی۔ ایک حصہ بھی پاس نہیں رہتا تھا ہر تنخواہ کا ایک معتد بہ جزو محتاجوں، بیواؤں، یتیموں اور بزرگان دین کی درگاہوں کے خدام کا حصہ تھا۔ بعض بعض درگاہوں کے بجاوروں اور خدام سے تعلقات عقیدت اور ارادت سے گذر کر بھائی بندی کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے ساتھ خاص اور دلی تعلق تھا۔ اور اس بارگاہ کے مخصوص فدائیوں میں تھے۔ لباس اور کھانے وغیرہ

کی طرف سے بے حد بے پروا تھے۔ جو کچھ سامنے آ جاتا تھا وہ کھا لیتے تھے۔ کبھی اس کے متعلق نہ کوئی اہتمام اور نہ کوئی انتظام۔ ایجنسی کے تعلق کی وجہ سے شاہی دربار سے عہدیں اور مال گروہوں کی تعاریب وغیرہ میں ایجنسی اور کھنری کے سررشتہ دار کو حصہ ملنے کا دستور تھا۔ اس طور سے سال بہ سال چند مرنے والے اور قیمتی کپڑے ملا کرے جھے۔ مگر وہ آنے کے ساتھ ہی اعزہ اور احباب میں تقسیم ہو جاتے تھے۔ بعض احباب نے اصرار بھی کیا کہ آپ کو شاہی دربار اور بڑے بڑے انگریزی عہدہ داروں کے پاس جانا ہوتا ہے، اب ان کپڑوں کو محفوظ رکھئے۔ مگر شیخ صاحب نے کبھی اس کی طرف توجہ نہ کی۔ ججا مرحوم (مولوی شیخ علی احمد صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو کپڑے بنانے اور ان کو محفوظ رکھئے گا جو خیال ہوا وہ بھائی (مولوی شیخ احمد علی صاحب) کی بے سروسامانی کو دیکھ کر ہوا۔ عہد کا دن ہے۔ نماز اور اس کے بعد صبح جانے کے لئے بار ہیں۔ کپڑے دیکھے گئے ہو معلوم ہوا کہ نہ کوئی ایسی فضا ہے اور نہ کوئی ایسا چغہ جو وہاں پہن کر جانے کے قابل ہو۔ بالآخر ہوا یہ تھا کہ یا تو اس میں سفید کپڑوں کو پہننا پڑتا تھا یا جس زمانہ میں میرے کپڑے ان کے بدن پر تھک ہوئے لگے تھے میری کوئی قبا پہن کر جاتے تھے۔ حالانکہ میرے پاس قیمتی سالوں اور قباؤں کا جو ذخیرہ تھا اس کا بڑا حصہ خود بھائی کا عطیہ تھا۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب کہ بھائی کے پاس ایک مسئلہ درزی ملازم تھا۔ مگر اس سے جو کام لیا جاتا تھا وہ گھوڑوں اور بکریوں کی جھولوں، بلیوں کی گردنیوں اور ہوتوں کے سر بندوں

تک محدود تھا۔ خود اپنے لئے۔ ہر میں بہ مشکل دو چار معمولی جوڑے ملواتے ہوں گے۔

ہر شخص کی خاص رفتار بہت اور خاص سبقت ہوتے ہیں۔ شیخ احمد علی صاحب کو چاروں کے پالنے کا بہت سبقت تھا۔ اور جو جانور ہمارے ذمے کے آرام اور آسائش کے لئے حد خول فرماتے تھے۔ کچھ دیر آئے جانے اور دورہ کے لئے ضرور تھے۔ اونٹ برداری کے لئے مصیوب تھے، مگر اس کے علاوہ اور بہت سے جانور خاص شوق تھے، مثلاً کربل، بدن وغیرہ۔ اور ان صاحب کے لئے ہر معمولی اہتمام ہوتے تھے۔ جس زمانہ میں بکریوں کا سون ہوا لوہار کو بول کر رہا کر مائٹوں پر چاروں کٹاں سوا ڈالیں اور اس اہتمام سے بیوشی کہ معلوم ہوا تھا کہ کسی عمدہ مہین کی دینی شری ہیں۔ اس پر صرف یہ تھا کہ جو شخص تک مرید مزارع ہو اس پر حوالہ کسی وجہ سے جلا جائے تو چلا جائے شیخ صاحب کی طرف سے جواب نہیں دیا تھا تو۔ بڑھتی اور رہا۔ زکی صاحب اور رب ہوتی وہ بول کر رہا تھے۔ ضرورت کے لئے مہم ہو کر مگر ان کو معجزہ کون کرنا۔ اور جب معجزہ نہیں ہوسکتے تو کچھ بہ کچھ کام ان کے لئے بڑا ہوا تھا۔ سوڈا وٹر کی گول پینے کی بوتلیں انگلستان سے تھیں آئی شروع ہوئی تھیں۔ یہ بوتلیں بدحفاظ مضبوطی اور صافی کے اور وندوں سے جو اس زمانہ میں ملتی تھیں بہتر تھیں۔ مگر پینا نہ ہونے کی وجہ سے لٹری نہیں رکھی جا سکتی تھیں۔ شیخ صاحب کو بوس پسند آئیں۔ بڑھتی کو حکم دیا کہ اس کے خالے اور ڈالیں لٹری کی بنائے۔ لوہار نے ڈالوں کے نیچے پیتل کی شامیں لگائیں۔

رنگ ساز نے رنگ کیا ۔ درری بے سرمہ سینے ۔ گھوڑوں کی
چھواؤں، بسوں کی گردنیوں اور عجب و غریب شکل اور صورتوں
کے صندوقوں، قندوں، رتنوں وغیرہ کا جو ذخیرہ شیخ صاحب
نے اپنے متروکہ میں چھوڑا اس کا اصل واسفہ یہی تھا ۔

مولوی احمد سی بہت دیر آسا لوگوں میں رہے ، مگر جن
سے مسے بھیے جی لھوں کر مسے تھے ۔ دعویوں نے رہوں اور تجمہ
بجانب اور مشا کی کوئی اسما نہ بھی مگر یہ دعویوں میں جانے
پہے اور نہ بجر جسد مخصوص دوسروں کے کسی کے یہاں نہ حصہ
اسے بھیے ۔ یہ رنگ دیکھ کر آخر میں لوگوں نے ن کو ملا اور
حصہ بھجنا چھوڑ دیا ۔ ابوار کے دن تعطل ہوتی تھی ۔ اسی دن
اگر کہیں حانا ہوتا تھا تو جاتے تھے ، ورنہ محض بے بلاف دوست خود
ان کے یہاں آجئے تھے اور انہیں کی صحبت میں وہ دن گزارا تھا ۔
زیادہ تر آتے جانے والے شہر آند کے احقرہ او ۔ وچار ۔ مانی کے
ایم شرفا تھے ۔ مثلاً مولوی عنایت احمد و ۔ لی او ۔ ان کے بیوی
شیخ سرفراز علی دھلوی ، ملک حی غلام رسول ۔ سری مانی
کے رہنے والے ، حافظ ویراں وغیرہ و ۔ ۔ ۔ ملک حی غلام رسول
رہے مخصوص مسے والوں میں تھے اور عجب عجب باتوں میں
تھے ۔ سبزی منڈی کے ملک (چودھری) تھے ۔ بہت حوس (و) اور
حوش ہوش ک آدمی تھے ۔ پڑھے لکھے ۔ سے مگر دھڑ کی
بہترین سوسائٹی کا نمونہ بھیے ۔ ۔ لہذا سال آپ کی صحبت میں انہیں
بیٹھیں اور ہر مضمون اور ہر مسئلہ پر گفتگو کریں کیا محال ہے
کہ کوئی شخص یہ دریافت کر سکے کہ ملک حی اسی محض ہیں ۔
ہم نے اپنے بچپن میں دلی کے اور دو چار اس قہر کے بزرگوں کو

دیکھا ہے۔ یہ صرف سوسائٹی اور صحبت تھی جو بے پڑھے لکھے
 دمیوں پر ایسی جلا چڑھا دیتی تھی کہ ان میں اور اچھے پڑھے
 لوگوں میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔

اس زمانہ میں قلعہ کے شہرادیوں اور وہاں کے اعلیٰ عہدہ
 داروں کو جانے دیجئے متوسط الحال شہر کے رہنے والے حتیٰ کہ
 انگریزوں میں بھی بہت کم بے مکمل صحبتیں ایسی ہوتی تھیں جن
 میں طوائفوں کو دخل نہ ہو۔ یہ ایک عام خیال پھیل گیا تھا
 کہ بغیر ان کی صحبت کے نہ کوئی علم مجلس سے واقف ہو سکتا
 ہے اور نہ اس کو آداب محضر آسکتے ہیں۔ یہ امر مسلم ہے اور
 اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ صحبت میں ایسی
 غررتوں کی موجودگی جو با عصمت اور عفت ہوں اور جن کی وجہ
 سے ادب اور لحاظ ملحوظ رکھنا پڑے صحبت کی تہذیب اور آداب
 کی مؤید اور پیہودگی اور فحش کلامی کی مانع ہے۔ مگر معلوم
 نہیں ہوتا کہ یہ مقصد طوائفوں کی صحبت سے کس طرح حاصل
 ہو سکتا تھا۔ بہر حال یہ خیال غلط ہو یا صحیح مگر نہایت زور
 کے ساتھ شائع تھا۔ اور نتیجہ یہ تھا کہ شرفا کا بڑا حصہ اس
 آنت میں مبتلا تھا۔ خود ہم نے یہ بزم اٹھتی ہوئی دیکھی ہے اور
 بہت سے ایسے منظر آنکھوں کے سامنے ہیں جن میں بزرگ و خورد،
 چھوٹے بڑے سب ہی شریک رہتے تھے اور ہر قسم کی گفتگو
 ہوتی تھی۔ ایسے نامور لوگ جن کو ہم عزت کی نگاہ سے دیکھتے
 ہیں اور جن کو آئندہ نسلیں ہم سے زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھیں گی
 بلا تکلف اور بغیر کسی قسم کی جھجک کے ایسی صحبتوں میں
 اٹھتے بیٹھتے اور آتے جاتے تھے۔ اس زمانہ میں ایک دنیا دار اور
 متمدن شخص کے لئے ایسی صحبتوں کو عام رائے کے خلاف مکروہ

سمجھ کر ان سے مجتنب رہتا۔ جو ان کا نہ تھا، مگر مولوی احمد علی صاحب نے انہیں سمجھنے سے اس کی پابندی کی۔ نہ کسی ایسی صحبت میں جاتے تھے اور نہ جس صحبت میں وہ موجود ہوتے ہوئے کسی کو اس کی حرأت عونی بھی کہ وہ ان آداب آموزان مجلس کو اپنے پاس جگہ دے۔

مولوی احمد علی صاحب اس صور کی سیدھی سادی اور پرامن اور آسائش دہ زندگی بسر کر رہے تھے کہ قصائے الہی سے ایسا واقعہ پیش آیا جس سے ان کی زندگی میں عظمیٰ مہر پیدا ہو گیا۔ قصہ طولانی اور مختلف حیثیتوں سے داغدار تھا۔ مگر اس موقع پر بخیال طوالت اس کی تفصیل نہیں کی جا سکتی۔ مختصر یہ کہ فریزر صاحب راجہ کشن گڈہ کے یہاں کسی ہارٹی میں دریا گنج گئے تھے۔ رات کے بارہ بجے گور کو واس آرٹ چلے کہ راستہ میں کسی شخص نے ان کو گولی مار دی اور ایک منہ اور کارآمد زندگی کا اس سے خاتمہ ہو گیا۔ مولوی احمد علی صاحب پر اس ناگہانی واقعہ کا حوالہ ہو سکتا تھا وہ محتاج نہ تھے۔ سرکار کی طرف سے تفتیش شروع ہوئی اور مہینوں جاری رہی، جس کے اثناء میں سیکڑوں آدمیوں کے اطہار لئے گئے۔ اور بہت سے لوگ گرفتار ہوئے۔ اصل ملزم نواب صاحب فیروز پور کا ایک ملازم اور معین خود نواب شمس الدین خان والی فیروز پور قرار پائے۔ ملازم اور معین دونوں کو پھانسی کی سزا ہوئی اور ریاست ضمد کر لی گئی۔ جب تک تفتیش اور تحقیقات جاری رہی۔ مولوی احمد علی صاحب پر غیر معمولی کام کا بار رہا۔ بات بات میں ان سے دریافت اور تحقیقات کی ضرورت ہوتی تھی، جس کے جوابات ان کو اپنی یاد یا فریزر صاحب کی حسابات کی کتابیں دیکھ کر مرتب

کرنے ہوئے تھے۔ چونکہ فریزر صاحب کا کوئی عزیز قریب
 ہندوستان میں نہ تھا اس لئے ان کے نقد و جنس کا اہتمام بھی
 سرکار نے اپنے ذمہ لیا۔ اور اس کی فروخت اور نیلام وغیرہ کا
 انتظام مولوی صاحب کے سپرد ہوا۔ ہنوز نیلام شروع نہیں ہوا
 تھا کہ فریزر صاحب کے چھوٹے بیٹائی انگلستان سے آ گئے۔ اور
 مولوی صاحب نے فریزر صاحب کے حوالہات کا صندوق جس کا
 علم سوائے فریزر صاحب اور مولوی صاحب کے کسی کو نہ تھا
 آپ کے سپرد کر دیا اور اس کے ساتھ ایک فہرست ان چیزوں کی
 بھی جو فریزر صاحب کی ماؤ کہ مگر ان کے استعمال میں تھیں یا
 جو فریزر صاحب نے وقتاً فوقتاً بطور ہدیہ یا تحفہ دی تھیں پیش
 کر دی۔ کہنے کو یہ بہ معمولی بات ہے مگر اسے موقع پر
 یاد دیاں اور اس میں بہت درد رہنا فی الحقیقت بڑے دل گردے
 کا کام ہے۔ فریزر صاحب کے بیٹے مولوی صاحب کی اس دینت اور امانت
 سے اس قدر حوش ہونے لگے کہ انہوں نے ان چیزوں میں سے جو مولوی
 صاحب کے استعمال میں تھیں کوئی چر و اس نہیں لی۔ اور فریزر
 صاحب کا مشہور اور ان کا عزیز گھوڑا بطور یادگار ان کو دیا۔
 اس جانور کو مولوی صاحب بہت عزیز رکھتے تھے۔ اور اس سے
 بہت کم کام لیتے تھے۔ اس احتیاط کی وجہ سے اس نے اچھی عمر
 پائی اور مولوی صاحب کے پاس ہی مرا۔ فریزر صاحب کے
 بازوے جائے کے بعد مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ
 اب میں نے دنیا میں یتیمی کا مزا چکھا ہے۔ مسٹر فریزر کے
 بس کے واقعہ کے متعلق دہلی کی عام رائے، حسا کہ عام طور پر
 ایسے معاملات میں ہوا کرتا ہے، بے حد مختلف تھی۔ فریزر صاحب
 کے واسطہ اور متوالین اور سرکاری ملازم، جس طرح ممکن ہو

مارمیں کی سزا دی کے درپے تھے۔ ان کے ساتھ ایک دوسری جماعت بھی تھی جو نواب شمس الدین خان صاحب والی فروزپور سے محبت و خواہش اور رافض تھی۔ اور اس جماعت میں مرزا غالب بھی تھے۔ ہم نے سب سے لوگوں کی زبانوں سے سبب و تحقیقات میں شریک نہیں کیا۔ نہ اس واقعہ کے متعلق سب سے پہلے حکام کے سامنے نواب شمس الدین خان صاحب کا نام لے کر لایا۔ مرزا صاحب مرحوم بھی تھے۔ مرزا صاحب فریئر صاحب کے ہمراہ آئے تھے اور ان کے ملاحوں میں سے بھی ایک قصہ میں خود فرماتے ہیں :

من و سر و نہ فریئر صاحب
کہ از حب ہر کوسہ کوہر ر د

دوسری جماعت وہ بھی ہے، نواب شمس الدین خان صاحب اور ایک مسلمان ولی ملک کی بڑھن کے لئے اس وقت کی نظر سے نہ گھٹی تھی۔ یہی جماعت مولویوں کی بھی ہے۔ یہی جماعت ہے کہ انہیں نہیں لگتی تھی۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جو لوگ کافر کے قتل کے عوض میں ایک مسلمان کو قتل کر دے، وہ شریک ہیں وہ گنہگار اور ولی مواحدہ ہیں۔ ان حالات میں ایک مسلمان آدمی کا جو اس تہش اور تحقیقات میں شریک رہا ہو، فریق کے الزام سے بچ رہا ہے۔ یہاں دسوار جا۔ مگر مولوی صاحب ایسے سلامت رہے اور امتیاز لوگوں میں تھے کہ انہیں کوئی کارروائی میں شریک نہیں رہے۔ اس حصہ سے بغیر کسی بدی کے پاک و صاف نکل آئے اور کسی فریق کو ایسی نسبت کسی اعتراض کا موقع نہیں دیا : سب کچھ ہوا مگر در حقیقت جو دلی صدمہ

کب

ان کو اس واقعہ سے پہنچنا اس کا ادارہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فریزر صاحب کے مرے کے بعد وہ ملازم سے مکمل بدستہ خاطر ہو گئے اور سرکاری کام سے ان کو مصیق دلچسپی باقی نہ رہی۔

ہوڑ اس مصیبت سے دل ٹھونکنے نہ ہوئے پایا تھا کہ عذر کی ذکم ہی اور قریب حیز مصیبت آ موجود ہوئی۔ مولوی صاحب اس زمانہ میں کاشدی محبہ میں رہے تھے۔ مولوی صاحب کی ضیاع اور اخراجات کے آدمی کے پاس اتنا سرمہ کہاں سے آسکتا تھا کہ وہ کوئی مکان مول لینا یا بنوانا، اور فریزر صاحب کی کوٹھی سے اٹھ آنے کے بعد کرایہ کے مکانوں میں رہتے تھے۔ دوستوں نے اصرار کیا کہ بال بچوں کا ساتھ ہے آپ کو مکان سوانا یا مول لینا چاہیئے۔ کب تک فریہ کے مکانوں میں بسر کئے گئے! اس کا جواب آئے ہلے میں ملتا رہا۔ بالآخر بعض بے تک دوستوں کے مشورہ سے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک صندوق مصبوط لکڑی کا بنایا جائے جو چاروں طرف سے بند ہو اور اوپر صرف ایک ایسا سوراخ رکھا جائے جس سے روپیہ اس میں داخل ہو سکے، مگر نکل نہ سکے، اور ہر مہینہ کی تقسیم تنخواہ کے وقت اس میں دو مٹھی روپے ڈال گئے ڈال دیئے جایا کریں اور جب وہ صندوق بھر جائے تو اس کو توڑ کر روپیہ نکل لیا جائے اور اس سے مکان کی تعمیر یا خرید کا انتظام کیا جائے۔ بعض احباب نے اپنے اوپر فرض کر لیا تھا کہ وہ ہر مہینے کی تنخواہ پر آ موجود ہوتے تھے اور یہ عمل خود کرتے تھے یا اپنے سامنے کراتے تھے۔ اس عمل کے چند سال جاری رکھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صندوق بھر گیا اور ایک دن نہایت اہتمام کے ساتھ انہیں دوستوں کے مواجہ میں جو اس کے محرک اور مزید تھے توڑا گیا۔ جو روپیہ نکلا وہ خرید مکان کے لئے کافی نہ تھا۔ غرض کہ دوستوں نے

دھر آدھر سے انصار لڑنے ایک بڑا مکان، جس کے ساتھ باغ باغ ہی تھا، کاغذی محبہ میں لے دیا تھا۔ اور مولوی صاحب اس میں رہے اور اس کی درستی اور باغ کی آرائشی پر متوجہ رہے۔ وہ عذر کا حکمہ برپا ہو گا۔ کاغذی محبہ اس جگہ آباد ہوا جہاں دھبی کا اس وقت صدر رہنے سیشن ہے۔ صدر پوسٹ آفس کا ہو مکان ہے وہاں سرکار انگریزی کی میگزین بھی۔ اور حیرت کرنا سوراٹنے کے سلسلے میں یہ ہے وہاں مولوی صاحب کا مکان تھا۔ لڑنے کے سامنے بڑا ایک داغ ہے وہ مولوی صاحب کے باغ میں واقع تھا اور اس زمانہ میں بہت چھوٹا تھا۔

باغیوں کے شہر میں داخل ہونے کے بعد جو انگریزوں سے بھاگ کر باہر رہ جاسکے انہوں نے اسے بال بالوں کے آکر میگزین میں پناہ لی۔ بادیوں نے اس کا محاصرہ کیا اور باغ کو گولی چلانے لگی۔ یہ مکان میدانِ معرکہ کے بالکل اریب تھا۔ دن بھر گولیاں اور گولوں کے ٹکڑے آنے رہے تھے۔ لوگ صحن میں اکٹھے گھبراتے تھے۔ مگر مولوی صاحب برابر حسب معمول مکان اور باغ میں بھرتے رہتے تھے۔ اور گولیوں سے بھاؤ کے لئے سر پر صرف ایک رومال ڈال لیتے تھے۔ لوگ ہنسے بھی کہ مولوی صاحب بھلا اس سے کیا حفاظت ہوگی! فرماتے ہیں کہ اس سے مقصود حفاظت نہیں ہے بلکہ اصلی مشا بہ ہے کہ آئے والی آفت کو دیکھ کر استقلال کا قدم نہ ڈگمکے۔ وادہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ شام کے وقت جب گولیوں کا چھڑا موقوف ہوتا تھا تو مکان میں جھاڑو دلوئی جاتی تھی۔ کئی مرتبہ گولیوں اور گولوں کے ٹکڑے جو صحن میں آ کر گرے تھے تلوائے گئے۔ کسی مرتبہ پانچ سات سیر سے وزن میں کم

یہیں بکے۔ قرب و جوار کے سب مکان خالی ہو گئے، مگر مولوی صاحب نے اس کی پروا نہ کی۔ اور یہ اطمینان اپنے مکان میں رہے۔ یہاں تک کہ انگریزوں نے یہ دیکھ کر کہ اب میگزین کی حفاظت غیر ممکن ہے اور اگر میگزین باغی فوجوں کے ہاتھ آگئی تو ان کو بعد وہ ہو جائے گی، اپنے جانوں کی پروا نہ کر کے خود میگزین میں آگ لگا دی۔ اور وہ کل عمارت اس زور و شور سے آڑی کہ قرب و جوار کے سیکڑوں مکان زیر و زبر ہو گئے اور سیکڑوں آدمی زخمی ہوئے اور مرے۔ اس زمانہ میں یہ کس کو خبر تھی کہ دفتر کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔ کمشنری اور ایسی کے دفتر کو بھی باغی فوجوں نے حلا دیا تھا، جس کی اطلاع تین چار دن کے بعد مولوی صاحب کو ہوئی۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں کوئی کیا کر سکتا تھا۔ مسیتے خان مولوی صاحب کے خیاباگی ملازمین کے داروغہ اور بڑے وودار اور معتمد علیہ ملازم تھے۔ لرحہ وہ وہ کے راہگہڑ اور خود معصوم دل کے آدمی تھے، مگر اس کی بدری ہو دیکھ کر حیرت زدہ تھے۔ انہوں نے کئی مرتبہ مواوی صاحب سے مکان چھوڑے کے لئے عرض کیا مگر کوئی نامی نہیں ہوئی۔ وہ سمجھتے کہ اگر گھر کی عورتوں نے ذریعہ سے نچرنک کی جائے تو شاید کوئی صورت نکل آئے۔ ڈیوڑھی میں آکر انہوں نے کہا کہ مکان کی جو حالت ہے وہ آپ ہی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں۔ اس وقت تک کسی کا زخمی نہ ہوا یا کسی حادثہ کا نہ پیش آیا خدا کا فضل ہے۔ تمام محبہ خلی ہو گیا ہے۔ میں سرکار سے کئی مرتبہ عرض کر چکا ہوں کہ مکان چھوڑ دیں مگر سماعت نہیں ہوئی۔

آپ سمجھائیے شاید سمجھ میں آ جائے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ ہے کیا آپ بھی بندوقوں کی آوازوں اور رات دن کی گولیوں سے نہیں ڈرتیں؟ اس کا جواب ان کو اندر سے یہ ملا کہ میں تمہارے کہنے سے پہلے ہی کئی مرتبہ اس بارہ میں کہہ چکی ہوں مگر مجھ کو ہر مرتبہ یہی جواب ملا کہ اگر تم کو ڈر معلوم ہوتا ہے تو تمہارے واسطے یہ آسانی انتظام ہو سکتا ہے، مگر میں مارا مارا پھرنا نہیں چاہتا۔ تمام شہر میں تقریباً یہی حالت ہے۔ ایسی حالت میں میں کیا کر سکتی ہوں اور سب لوگوں کو چھوڑ کر تنہا کہاں جا سکتی ہوں۔ بندوقوں گولیوں سے کون نہیں ڈرتا مگر میں نے اپنے گھر میں انہیں آوازوں میں پرورش پائی ہے اور انکے کھول کر دادا، باپ، چچا کا یہی مشغلہ دیکھا ہے۔ اس لئے دوسری عورتوں کی طرح لڑتی نہیں ہوں۔ مسیتے خان کہتے تھے کہ یہ جواب سن کر دم بخود رہ گیا اور میں نے اسے دل میں کہا کہ جب گھر بھر کی بے خوفی کی یہ حالت ہے تو اس معاملہ میں کوشش بیکار ہے۔ جو سب کی حالت وہی میری حالت۔ مشیت الہی ہر بھروسہ کرنا چاہیے۔

غدر کو شروع ہوئے زیادہ زمانہ نہیں گزرا تھا کہ باغیوں نے بیچارے بہادر شاہ کو گوشۂ عزلت سے نکال کر برائے نام ہندوستان کا بادشاہ بنایا۔ بادشاہ کے لیے شاہی لوازمات کا ہونا ضروری تھا۔ دہلی کے سربراہ آوردہ لوگوں کے نام پروانے جاری ہوئے۔ کوئی وزیر قرار دیا گیا، کوئی سپہ سالار، کوئی مشیر، کوئی مصاحب۔ مولوی احمد علی صاحب چونکہ انگریزی عہدہ داروں میں ایک ممتاز اور سربراہ آوردہ عہدہ دار تھے اور عہدین وغیرہ کے رہاروں میں ایجنسی کی طرف سے بادشاہ کے حضور میں حاضر ہونے

والے لوگوں میں تھے اس لئے ان کے نام بھی ایک پروانہ شرف صدور لایا۔ جس میں ایک معزز عہدہ قبول کرنے کی تحریک تھی۔ مولوی صاحب کے بعض احباب کی رائے ہوئی کہ اس کو قبول کر لینا چاہیے، مگر چچا مرحوم (مولوی علی احمد صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے اس سے سخت اختلاف کیا اور یہ تحریک معقول عزرات کے ساتھ رد کر دی گئی۔ اور بالآخر یہی امر مولوی صاحب کی جانبری کا سبب ہوا، جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا۔

جب انگریزی فوجوں نے آکر دہلی کا محاصرہ کر لیا چچا مرحوم فرماتے تھے کہ میں نے بھائی کو صلاح دی کہ آپ بھیں بدل کر کسی طرح انگریزی کیمپ میں پہنچ جائیں تو یہ امر آپ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے لئے بے حد منفعت بخش ہوگا۔ مگر بھائی نے اس کو بھی منظور نہ کیا۔ اور مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ شاید ہم یہ سمجھنے ہوئے کہ میں اس سوانگ کے، جو اس وقت ہو رہا ہے، آخری نتیجہ سے ناواقف ہوں۔ ایسے نہیں ہے۔ وہ تمام کمیتیں اور حالتیں جو پس آئے والی ہیں سب میری نظر نے سامنے ہیں۔ مگر باوجود اس کے میرا ضمیر مجھ کو اجازت نہیں دیتا کہ میں کوئی ایسا عمل کروں جو اس سوانگ کے بھی منافی ہو۔ میرے کیمپ میں سمجھنے کے ساتھ ہی مجھ سے شہر کی کیفیت دریافت کی جائیگی اور میری حیثیت ایک مخبر کی ہوگی، جس کے حوالے سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔ میں امن اور عافیت اسی میں دیکھتا ہوں کہ گوشہ عافیت میں بیٹھا رہوں۔ نہ ادھر شریک ہوں اور نہ ادھر۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور جب تک انگریزی فوجیں دہلی میں داخل نہیں ہوئیں اور سرکار انگریزی کی طرف سے شہر خالی کر دینے کا اعلان نہیں ہوا انہوں نے گھر

سے باہر قدم نہیں رکھا۔ اعلان کے بعد شہر سے باہر ٹھہرنا محال تھا۔ ایک دم لاکھوں گھروں کی پردہ نشیں عورتوں کے لیے سواروں کا ملنا محال تھا۔ جو لوگ خود صاحب سواری تھے وہ بھی کھاروں اور نوکروں کے بھاگ جانے سے بدست و پا تھے۔ غرض کہ مولوی صاحب گھر سے نکلے تو اس طرح کہ ماماؤں اور نوکروں کے حلقہ میں گھر کی بیبیاں چار-پنچ اور بھی ہوئی ساتھ تھیں۔ بچے نوکروں کی گودوں میں تھے۔ خود پیدل، گھوڑے ساتھ۔ رستہ میں باغیوں اور حود انگریزی فوجوں کے سپاہیوں سے دو چار ہوئے اور لوٹ مار کا اندیشہ تھا۔ اس لئے مولوی صاحب نے یہ تاکید یہ حکم دے دیا تھا کہ کسی عورت کے جسم پر نہ کوئی ربور ہو اور نہ اس کے پاس کوئی قیمتی چیز یا نقد رہے۔ فرار پایا کہ حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہ کو جانا چاہیئے۔ بعض احباب روم کی خرم سن کر آگئے تھے اور انہوں نے مجھ کو درگاہ مبارک کو اطلاع کر دی تھی کہ مولوی صاحب فلاں وقت اور فلاں رستہ سے آتے ہیں۔ ان لوگوں نے دو پہلوں کا انتظام کر رکھا تھا اور شہر کے باہر منتظر کھڑے ہوئے۔ ان لوگوں کے پہنچنے ہی انہوں نے پہلوں پر عورتوں اور بچوں کو سوار کر کے درگاہ کی طرف روانہ کر دیا اور خود اس پر مستعد ہوئے کہ شہر میں جا کر مکان کا ایسا قیمتی سامان جو بہ آسانی منتقل ہو سکتا ہو لیے آئیں، مگر مولوی صاحب نے اپنے دوستوں کو اس خطرے میں پڑنے کی کسی طرح اجازت نہیں دی اور کہا کہ آپ لوگوں کے جانے جاتے گھر صاف ہو جائے گا اور مختلف قسم کے خطرات اٹھانا محض بیکار ہے۔ مسیتے، خان کھنہ تھے کہ میں باوجود اس ممانعت کے بھی اس ارادہ سے گھر آیا کہ اگر

کج

ممکن ہو تو تھوڑا بہت سامان لے جاؤں ، مگر میرے واپس آنے تک جیسا کہ مولوی صاحب کا خیال تھا اس گھر میں جو چند گھنٹے پہلے خانہ داری کے سامان سے غیر معمولی طور پر بھرا تھا، سوئے تک نہ تھی۔ غرض کہ مولوی صاحب درگاہ شریف اس وقت تک رہے جب تک لوگوں کو دوبارہ شہر میں آکر بسنے کی اجازت نہیں ملی۔

شہر میں آنے کے بعد سرکار کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ جو لوگ غدر سے پہلے سرکاری ملازم تھے ان کو فلاں وقت فلاں مقام پر مسٹر ٹی۔ مشکاف کے سامنے حاضر ہونا چاہیے۔ یہ صاحب اس ہنگامہ میں اپنے وقت کے حجاج بن یوسف تھے۔ شہر میں فوجی قانون جاری تھا۔ مسٹر مشکاف سرسری تحقیقات کر کے جو حکم چاہتے تھے دے دیتے تھے۔ سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں آدمی ان کی عدالت میں پھانسی پر چڑھا دیئے گئے۔ ان کی عدالت سے کسی شخص کا بچ کر آنا غیر معمولی بات سمجھی جاتی تھی۔ عدالت کے باہر پھانسی کھڑی تھی۔ مقدمہ پیش ہوا، سرسری بیانات سنے اور حکم ہو گیا اور باہر نکلتے ہی اس کی تکمیل ہو گئی۔ اس عدالت اور ایسے حاکم کے سامنے پیش ہونے کے لئے مولوی صاحب بھی گھر سے چلے۔ گھر میں کمرام تھا۔ نوکر، اعزہ اور دوچار دوستی کے دھنی ساتھ تھے۔ جانے کے ساتھ ہی پہلے انہیں پکار ہوئی۔ مولوی صاحب اندر گئے۔ مسیتے خان کہتے تھے کہ چونکہ مجھ کو کچہری کے چپراسی وغیرہ سب جانتے تھے اس لئے انہوں نے منع نہیں کیا۔ میں بھی مولوی صاحب کے ساتھ اندر چلا گیا اور جو سوال و جواب ہوئے وہ سب سنتا رہا۔ مسٹر مشکاف کے سامنے ایک کاغذ رکھا تھا۔

اس کو پڑھنے جاتے اور سوال کرتے جاتے تھے۔ اور مولوی صاحب جو جواب دیتے تھے اس کو لکھتے جاتے تھے۔ سب سے پہلے مولوی صاحب سے یہ دریافت کیا گیا۔ تم نے غدر میں سرکار کی کیا خیر خواہی کی؟ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ واقعہ ایسا دفعاً ہوا کہ مجھ کو کیا سرکار کے کسی خیرخواہ کو بھی ایسا موقع نہیں ملا۔ اس کے بعد دھر کمشنری کے جلانے جانے کے متعلق سوالات ہونے لگے کہ تم کو اس واقعہ کی کب اطلاع ہوئی اور تم نے اس کی نسبت دیا کاروائی کی؟ بحیثیت سررشتہ دار کمشنری اس کی حفاظت کے تم ذمہ دار تھے۔ مولوی صاحب اس کے جوابات دیتے رہے۔ آخر کار سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہوا اور مسٹر مثاکر نے چند طریقوں پر لکھ کر یہ فیصلہ پایا کہ تمہاری نسبت کسی قسم کی بدخواہی ثابت نہیں ہوئی، اس لئے تم اپنی خدمت پر بحال کئے جاتے ہو۔ بسینے خان بیان کرتے تھے کہ یہ فیصلہ سن کر میں نے باہر نکل کر لوگوں کو اطلاع دی۔ میرے بعد مولوی صاحب باہر تشریف لائے۔ لوگوں نے گھیر لیا۔ ہر طرف سے مبارک باد کی صدائیں بلند تھیں اور اعزہ اور احباب کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی۔ غرض کہ مولوی صاحب ایک کثیر جماعت کے ساتھ اسی خوش گھر واپس آئے۔ اور دوسرے دن کچہری جانے لگے۔

غدر کے بعد دہلی ممالک مغربی و شمالی سے نکال کر پنجاب میں شریک کردی گئی۔ اور نصار جدید ضلع قائم ہوا۔ وہاں کے دفتری انتظام کے لئے یہ قرار پایا کہ ایک پختہ اور تجربہ کار شخص منتخب کر کے بحیثیت سررشتہ دار کے بھیجا جائے۔ اس مقصد کے لئے مولوی احمد علی صاحب منتخب ہوئے۔ مولوی صاحب اگرچہ

دہلی چھوڑنا ۲۰۰۰ جانتے تھے اور نہ بدعظ عمدہ کے س نادلہ میں کوئی برقی تھی مگر حکم حاکم مرگ مفاعلات طوعاً و کرہاً جانا پڑا۔ کچھ دہلی جھوٹے کا افسوس کچھ صحت کی خرابی مولوی صاحب نے تین چار سال حصار میں نوکری کرنے کے بعد خرابی صحت کے عذر سے ہش کی درخواست چند سال قبل از وقت کر دی اور ہش لے کر دہلی چلے آئے، اور وہیں رہے لگے۔ اس زمانہ کا مشغلہ صرف کتب بینی اور تالیف و تصنیف تھا۔ اکثر تصوف اور اس کے بعد طب کی کتابیں زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ صوفیہ کرام کے حالات سے غیر معمولی دلچسپی تھی اور ان کی تصانیف کا بڑا حصہ اسی موضوع پر تھا۔ قصر عارفان اسی زمانہ کی تالیف ہے۔ یہ کتاب خود مرحوم کے قلم کی نہایت خوشخط لکھی ہوئی ان کتابوں میں تھی۔ جب والدہ مرحومہ حیدر آباد ہم لوگوں کے پاس تشریف لانے لگیں تو اس کو ایک مضبوط صندوق میں دوسری کتابوں کے ساتھ مکان میں چھوڑ آئی تھیں۔ رحیم بخش نامی فتنہ پور کے رہنے والے ہمارے یہاں کے قدیم ملازم اور مکان کے مدبظ تھے۔ چند سال کے بعد ان کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ جس کوٹھری میں یہ صندوق تھا برسات میں اس کی چھت گر گئی اور انہوں نے یہ کل سامان عریزی حکیم عظیم الدین صاحب کے مکان میں منتقل کر دیا ہے۔ ہم لوگوں میں سے ایک مدت تک کسی کا جانا فتنہ پور نہ ہوا۔ انیس بائیس سال کے بعد بھائی صاحب قبلہ (مولوی حکیم محمود علی صاحب) شریف لے گئے تو معلوم ہوا کہ کتاب مذکور بے ہتہ ہے *۔

* مخدوم. زادگان فتنہ پور (بشہ حصے) مولوی مسعود علی،

مولوی صاحب بعد پشمن لینے کے تین چار سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے۔ ذیابیطوس میں عرصہ سے مبتلا تھے۔ گردن پر ایک چھوٹا۔ دانہ نکل آتا اور وہ بڑھتے بڑھتے سرطان ہو گیا۔ اطبا کی صلاح ہوئی کہ اس پر جراحی عمل کیا جائے۔ اس زمانہ میں یہ ڈاکٹروں کی اتنی کثرت تھی اور نہ ہندوستانی سوسائٹی میں ان پر اعتدال دیا جاتا تھا۔ ایک مشیر جرح کے عمل کہ۔ ملک غلام رسول مرحوم جو اس وقت موجود تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مولوی صاحب کو دیکھا کہ وہ اس سخت تکلیف کو بلا چہرہ پر شکن ڈالنے برداشت کر رہے تھے۔ عمل جراحی کے علاوہ اور بھی دوا علاج ہوتا رہا مگر حالت روز بروز بگڑتی گئی۔ انتقال کے دو روز پہلے سے بار بار چچا مرحوم (یعنی اپنے چھوٹے بھائی مولوی علی احمد صاحب) کی نسبت دریافت فرماتے تھے کہ وہ آئے یا نہیں۔ چچا مرحوم اس زمانے میں دہلی کے قریب مونڈ کے ہا بہوانی کی کوٹوالی میں ملازم تھے۔ خط بھیجتے ہی وہ راتوں رات چلے اور صبح کو سیدھے بھائی کے پاس آئے۔ وہ گفتگو جو دونوں بھائیوں میں ہوئی اور جس کا چچا مرحوم سے ہم لوگوں کے سامنے بارہا اعادہ ہوا عجیب گھسکو بھی۔ چچا مرحوم فرماتے تھے کہ بھائی کی طرف سے جو خط میرے پاس بھیج دیا تھا اس کو پڑھ کر مجھ پر اضطراب طاری ہوا اور تمام رسمہ بھی کیفیت رہی، یہاں تک کہ میں اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں بھائی لیٹے تھے۔ میں نے جا کر سلام کیا۔ بھائی کے سر پہ پھیلائے اور میں نے اپنا سر ان کے سینہ پر رکھ دیا اور مری آنکھوں سے آسو جاری ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو سر اٹھایا تو دیکھا کہ بھائی کا چہرہ تپتا ہوا ہے، آنکھوں میں آنسو

لب

ہیں اور جو اطعناں چہرہ پر پہلے نظر آتا تھا وہ باقی نہیں رہا ۔
 میں چونکہ ان کے استعمال اور فوت قلبی سے واقف تھا اس لیے میں
 نے تعجب سے دریافت کیا کہ آپ اس وقت گہرا تے تو نہیں ہیں۔
 بھائی نے کہا گہرا تے کی کیا بات ہے ۔ بعض اوقات بال بچوں
 کا خیال پریشان کرتا تھا الحمد للہ کہ تمہارے آنے سے وہ بھی دور
 ہو گیا ۔ اس کے بعد میں ہلنگ سے علیحدہ ہو کر ایک موٹلہ
 پر بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا ۔ بھائی نے فرمایا کہ رات کو میں
 نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک نہایت آرامتہ اور مؤدب مجلس
 میں شریک ہوں اور اس مجلس کے صدر ایک بزرگ ہیں جو سبز
 عمامہ باندھے ہیں اور چہرہ پر اس رنگ کا نقاب پڑا ہے ۔ میں
 لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں مگر کوئی
 مجھے نہیں بتاتا ۔ میں اسی حیرانی میں تھا کہ دفعتاً آنکھ کھل
 گئی ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو میں اس بارہ میں
 عرض کروں ۔ فرمایا کہو ۔ میں نے کہا آپ کا خواب نہایت
 مبارک خواب ہے اور بہت صاف ہے۔ جن بزرگ کی آپ کو خواب
 میں زیارت نصیب ہوئی وہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین
 علیہ الرحمہ تھے، جن کے ساتھ آپ کو علاوہ سلسلہ کی نسبت کے
 مخصوص ارادت ہے، جو عشق کی حد تک پہنچی ہوئی ہے ۔ چچا
 مرحوم فرماتے تھے کہ اس کے ساتھ ہی بے اختیار میری زبان سے
 ذوق کا یہ شعر نکلا :

سر بوقت ذبح اپنا اس کے زیر پائے ہے
 یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اور میں نے عرض کیا کہ اب آپ کو بالکل تیار ہو جانا

چاہیے ۔ فرمایا : الحمد للہ ، الحمد للہ ! میں بالکل تیار ہوں ۔ اگرچہ بظاہر یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ معاملہ اس قدر جلد ختم ہو جائیگا مگر اسی گفتگو کے دوسرے ہی دن ربیع الاول شریف کی کیارہویں تاریخ سنہ ۱۲۸۱ھ میں دفعتاً صبح کے وقت انتقال ہو گیا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

حافظ غلام رسول صاحب ویران نے جو مولوی صاحب کے قدیم ملنے والے تھے لفظ ” اغفر “ سے مادۃ تاریخ اکلا ۔ ان کا قطعہ تو ہم میں سے کسی کو یاد نہیں ہے مگر میں نے ایک قطعہ میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا ہے :

چنان رفت فارغ ز افکار عالم
کہ تاریخش از لفظ فارغ برآمد

لفظ فارغ سے سنہ ۱۲۸۱ھ ہجری نکلتے ہیں ۔
دن کا واقعہ بھی بعض لحاظ سے قابل ذکر ہے ۔ مولوی صاحب کی دلی تمنا تھی کہ انہیں مرنے کے بعد کسی طرح حضرت سلطان المشایخ کے زیر سایہ جگہ ملے ۔ چنانچہ مثنوی مندرکہ بالا* میں ایک جگہ فرماتے ہیں :

ز سلطان المشایخ التجائی
ہم از مردن برای قبر جایی

اس زمانہ میں بھی حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیہ علیہ الرحمہ کی درگاہ کے احاطے کے اندر کسی شخص کو قبر کے لئے جگہ کا مل جانا سخت مشکل سمجھا جاتا تھا اور صرف شاہی خاندان اور مخصوص بزرگان دین کا حصہ تھا ۔ اور اب تو

* ر ۔ ک ۔ قصر عارفان ، ص ۱۲ ۔ مصرع اولیٰ باینطور است :
ز محبوب خدایم التجائی ۔

یہ امر عدم گنجائش کی وجہ سے بالکل ناممکن ہو گیا ہے۔ مگر حضرت سلطان المشایخ کی ہمت اپنے شیدائی اور مفتون کے ساتھ تھی۔ خدا نے ان کی اس دعا کو منظور فرمایا اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ خدام درگہ میں سے جو غالباً مولانا خواجہ حسن نظامی کے بزرگوں میں تھے ایک صاحب نے ایک قبر بھر کی جگہ پیش امام صاحب مسجد درگہ شریف کے حجرہ کے روبرو اپنے لئے محفوظ رکھی تھی۔ زمانہ علالت میں صاحب مذکور عیادت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ چونکہ مولوی صاحب خدام درگہ شریف کی خدمت ہمیشہ اپنی سعادت سمجھتے تھے اور ان لوگوں سے بے حد تعلقات تھے اس لئے مولوی صاحب نے ان سے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میری صب سے بڑی تمنا اور آرزو یہ ہے کہ مرنے کے بعد مجھ کو حضرت سلطان المشایخ کے زیر سایہ تھوڑی سی زمین مل جائے۔ اس کو میں اپنی سعادت اور اپنی بخشائش کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ کیا آپ اس معاملہ میں میری کچھ مدد فرما سکتے ہیں۔ صاحب موصوف نے جواب دیا کہ آپ کو خود معلوم ہے کہ احاطہ درگاہ میں اس وقت جگہ کا ملنا کس قدر دشوار ہے۔ آپ کی اور میری عمر بھر کی دوستی ہے۔ میں نے اپنے لئے ایک قبر بھر کی زمین حضرت امیر خسرو کے احاطہ مزار کے محاذی حجرہ پیش امامی کے سامنے محفوظ رکھی ہے۔ وہ حاضر ہے۔ یہ سن کر مولوی صاحب کو بے حد خوشی ہوئی اور باہم معاملہ طے ہو گیا اور انتقال کے بعد وہیں دفن ہوئے۔ مرحوم آخری شخص تھے جنہیں درگہ شریف کے احاطہ کے اندر جگہ ملی۔ ان کے بعد سے جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی شخص کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ ابتداءً قبر اوپر سے کچی تھی۔ چند سال ہوئے میرے نے اس پر لوح اور کتابہ نصب

کر دیا ہے۔ خواجہ حسن نظامی مدظلہ العالی نے ان برادرانہ تعلقات کی بنا پر جو ہمارے اور ان کے خاندان میں قدیم سے چلے آتے ہیں اس معاملہ میں بہت مدد فرمائی، اور انہیں کے حسن اہتمام سے یہ کام انجام پا گیا۔ خدا ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مولوی صاحب نے ایک لڑکی مسماۃ بی بی فاطمہ اور دو لڑکے مولوی حکیم محمود علی اور اس عاجز مسعود علی مؤلف رسالہ ہذا کو چھوڑا*۔

قصر عارفان

قصر عارفان کا زیر نظر خطی نسخہ** مؤلف کے بھائی مولوی سیخ علی احمد کی ملکیت تھا اور مؤلف کے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے کی نقل ہے۔ اصل نسخے کی تکمیل تین چاند ماہ بعد یعنی ۱۲۹۳ھ ی قمری ۱۸۷۷ء میلادی میں نقل کیا گیا ہے۔ اصل کتاب ۱۲۹۱ھ ی قمری (۱۸۷۴ء میلادی) میں سرنیم دی گئی ہے۔

یہ چشتی، قادری، سہروردی اور نقشبندی خانوادوں کا تذکرہ ہے اور مشہور عرفا کے سوانح حیات اس میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اسلام کے آغاز سے لے کر مجدد شاہ کے زمانے تک کی تاریخ بھی بجز اس کتاب میں درج ہے۔

تذکرہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر ایک باب ایک ضخیم

* مخدوم زادگان فتحپور (بقیہ حصے) مولوی مسعود علی، ص ۱۲۲-۱۱۹۔

** سطور ۲۱، باریک نستعلیق، حاشیہ دھرا، تقطیع ۱۰x۱۶، متن ۷x۱۱۔

کتاب کی صورت میں ہے۔ راقم نے ابتدا میں ان تعارفی سطور کے علاوہ احتتام پر فہارس اعلام و اماکن کا اضافہ کر دیا ہے۔

میرا یہ انتہائی خوشگوار فرض ہے کہ میں مؤلف کے پوتے جناب مولوی رشید احمد صاحب اور ان کی صاحبزادی محترمہ صہر کرمائی کا شکر بہ ادا کروں کہ ان کی وساطت اور کمک سے میں یہ مقدمہ لکھے میں کامیاب ہوا۔ میں ان کے حضور میں جذبات سپاس تقدیم کرتا ہوں۔ میں جناب حمید الدین احمد صاحب اور مرحوم ڈاکٹر سید محی الدین زور کا بھی بخون ہوں کہ ان کے وسیلے سے مجھے مفید مواد دستیاب ہوا۔

فہارس اعلام و اماکن کی تدوین و طباعت میرے رفیق کار اور عزیز شاگرد ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ اکرام، لکچرار شعبہ فارسی، دانشگاه پنجاب کی نگرانی میں ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے جو معاونت فرمائی ہے میں اس کے لئے شکر گزار ہوں۔

ماڈل ٹاؤن، لاہور

محمد باقر

۱۰ فروری، ۱۹۶۶ء

حوالے

اس مقدمہ کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے :

- ۱ - انوار العارفین محمد حسین - لکھنؤ، ۱۸۷۶ء -
- ۲ - اوریئنٹل کالج میگزین نومبر، ۱۹۲۶ء -
- ۳ - اوریئنٹل کالج میگزین مئی - نومبر ۱۹۶۵ء -
- ۴ - خاتم سلیمانی الہی بخش خان بلوچ - لاہور، ۱۳۲۵ھ /

۵ - خزینہ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری (جلد اول) - لاہور -

۶ - قصر عارفان احمد علی - نسخہ خطی متعلق بکتابخانہ دانشکہ پنجاب شمارہ ۱۹ Pf. I -

۷ - مخدوم زادگان فتحپور مسعود علی (پہلا حصہ) - حیدرآباد دکن، ۱۹۴۲ء -

۸ - مخدوم زادگان فتحپور مسعود علی (بقیہ حصے) - حیدرآباد دکن، ۱۹۴۶ء -

۹ - مناقب المجین نجم الدین ناگوری - لاہور، ۱۳۱۲/۱۸۹۵ء -

10. *Bahawalpur State Gazetteer*, Lahore, 1904.

11. *Dera Ghazi Khan Gazetteer*, Lahore, 1898.

12. Griffin, Sir Lepel H., and Massy, C.F., *Chiefs and Families of note in the Punjab*, vol. ii. Lahore, 1909-11.

13. Phillott, D.C., *Note on the Shrine of Taunsa* (JASB., 1908 pp. 21-9).

14. Rose, H.A., *Glossary of the tribes and castes of the Panjab and North-west Frontier Province*. Lahore, 1919.

15. Storey, C.A., *Persian Literature*, vol., i, pt. 2. London, 1953.

[ص ۲] بسم الله الرحمن الرحيم

آغاز کتاب فیض انتساب قصر عارفان مشتمل بر شجرات و حالات
محتوی بر بعضی از حکایات حضرات ایشان تا جناب حضرت مولانا
مرشدنا خواجه شاه محمد سلیمان قطب زمان قدم الله تعالی اسرارهم اجمعین
الی یوم الدین تالیف جمع آورده عاصی حقیر سراپا تقصیر احمد علی
بکی از کعتر غلامان آستان ، ملائک دربان جناب قیوم یزدانی ، حافظ
کلام ربانی سید السادات ، منبع البرکت حضرت مولانا و سیدنا حافظ
قرآن ثانی شاه سلیمان صاحب نعمت اصلی آن قطب دایره ایمان حافظ
سید شاه محمد علی خیر آبادی قدم سره الغریز -

باب اول

مشمول یکصد و پانزده منازل ده اذان منظومه

در حمد و ثنای باری و نعمت و تحیت و دعا و السج بوسایل
بعضی حضرات با برکت و بنیاد استحکام این قصر علی و یکصد
اذان مشهور در مقاصد و خانواده‌گان مشهور و پنج اخیر شجرات اندر
هر یکی چندین وصل حضرات هر چار خانواده و ذر هر وصلی ذکر

نعمات خلافت و برکات صحبت علاوه از مرشد وصل ماقبل از حضرات
دگر مروج خاندان طریقت حضرت مرشد:-

منزل اول در حمد و ثنای حضرت کریم

کار ساز و رحیم بی نیاز

بنام آنکه اندر قالب خاک

دمید از لطف و احسان روح ادراک

خمیر دل مصفا کرد از نور

دران توری دو عالم گشت پرشور

حبیب خویش کرد اولاد آدم

[مس ۳]

بعد را - شفاعت خواه عالم

هم او را خاتم پیغمبران کرد

ز آدم تا مسیحش بی روان کرد

نماید که ارنی لن ترانی

فزاید که قرب جاودانی

تجلی که فرماید سر طور

حریم وصل که آراید از دور

شکیبایی دهد آزرده جان را

توانایی دهد هر ناتوان را

شب دیجور عاشق را دهد نور

دل آباد زاهد را دهد شور

که آرد از دل بجهنم خروشی

زمانی از دم مستحضر جوشی

ز معشوق دمی عاشق نداشت
 دمی چون غیر گاهی آشنا شد
 ز فیض اولیا اقلیم هر ساخت
 دل افسردگان را لعل و در ساخت
 جمال عزتش هر سوی تابان
 محاب همتش هر جوی باران
 شریک خلوت هر عشق بازی
 انیس قدس در راز و نیازی
 رفیق دردمندان دل افکار
 شفیق راز جویان طلبکار
 دل شب زنده داران شاد از وی
 زبارتگاه دل آباد از وی

منزل دوم در نعمت و تحیت بر حضرت سرور کائنات
 مفخر موجودات جناب فیضآب رسول مقبول افضل
 خلایق بعظمت حقایق

بهر سر و باغ زندگانی به نور شمع جاودانی
 به موجب ایجاد عالم به اشرف از اولاد آدم
 به دو جهان را قره العین به حا گزین فاب فوسین
 به رحمة للعالمین شد حضور حق شمع المذنبین شد
 به سرور پیغمبران است به بخار هر زمان است
 ز خیل انبیا سردار دی شن طفیل او بود هر جن و انسان
 نخستین گوهر دریای توحید گرامی تر بجمه عجبای توحید

[ص ۳۴] فراخ از فیض او خوان نبوت وسیع از بحر او کان نبوت
معظم تر بود از هر معظم مکرم تر بود از هر مکرم
هزاران صد درود و صد سلامش بر آل پاک و اصحاب کرامش

منزل سوم در مناجات بحضرت رب الارض و السماوات
و حسرت بصدور صغائر و کبائر تا حیات و توقع صرف
بر فضل و عنایات

خداوندا ز عصیان رو سیاهم	ز سر تا پای خود غرق گناهم
نباشد اندرین دنیا گناهی	که مصروفش نماندم سال و ماهی
بسر گردید عمر من بعصیان	ز طفلی تا جوانی بود یکسان
درینجا صرف شد این زندگانی	بغفلت رایگان نقد جوانی
کنون آثار پیری شد نمایان	همان حرص و هوس دارد بدامان
اگر از خوف تو فریاد کردم	هماندم حظ عصیان یاد کردم
چو در محراب می آرم سر خویش	بود خیل بتانم پیش در پیش
سر خود تا که در محراب دارم	بسر از تار جان مضراب دارم
سجودی کانست مخصوص خداوند	کنم از بهر دنیا بر در چند
مکلف گر شوم در پارسایی	بود کی خالی از زهد ربایی
منم در مسجد و دل در خرابات	هزار افسوس و صد هیبت هیبت
منم مستغرق اندر بحر عصیان	ز نقد معصیت پر جیب و دامن
هراسانم هراسانم هراسان	نسازد کار ما کس جز تو آسان
چو تائب بینیم اندر معاصی	ز اندوه عذابم ده خلاصی
ز خیر و شر بپرس از بنده خود	بدیل عفوکش شرمنده خود
چو از لطف و عنایت آفریدی	روان پاک در قالب دمیدی

برآتم دار کان باشد رضایت بروی من کشا راه هدایت
 [ص ۵] ز حرص و آز گردان بی نیازم ز خواب غافلی کن دیده یازم
 چو از کردار بد پس شرمسارم نباشد جز بتو جای فرارم
 کنی گر غور بر اطوار و افعال کجا باشد مرا گنجایش قال

منزل چهارم در قصرع بجانب احدیت بوسائل نور ذیبت
 و صدق آل اطهار و طفیل اصحاب کبار

بنور محتجب از چشم اغیار بشوق مضطرب در وادی تار
 بآن رکن رکن منزل تو بآن کرسی نشین محفل تو
 بآن مخمور جام نقد وحدت بآن در شرف از عقد وحدت
 شفیع آخرت در ماندگان را بحرصات قیامت ماندگان را
 بقبر خاص فرزندان نامی بعز و حرمت شان گرامی
 طفیل حضرت اصحاب ذی شان بصدق و عدل و حلم و علم ایشان
 خصوصاً باب علم لا تناهی فروغ از وی بدرویشی و شاهی
 که باشد خازن کج ولایت علی الشاه اقلیم هدایت
 وصی مصطفی اندر طریقت ولی مرتضی اندر حسب
 سیاحان یدای بصاحت شناور ران دریای شریعت
 بعز و ناز محبوبان درگاه بسر و راز معشوقان این راه
 باشک گرم عشاقان دلفروز باه سرد مشتاقان جان سوز
 بآن روی که شد از خویش آزاد ز هم جنسی بار آورد فریاد
 بوجد و طاعت ارباب عرفان بزهد و حالت صورت پرستن
 شب تاریک عصیانم شود روز دمد از شام هجرم صبح نوروز

منزل پنجم در آرزوی ثبات بحفظ از معاصی از روی
 توسل بجناب فیض آب حضرت با برکت رهنمای حق
 مخزن فیوض مطلق پیر روشن ضمیر مولانا و سرشدنا
 سید شاه حافظ محمد علیصاحب دام فیضا ذهم علی
 مفارق المریدین

[ص ۶] چو نبود طاب بار که هم بدر که خدای عذر خواهم
 بشوق خالپای سید پاک که شد در ره عصیان عین دریاک
 دلش بیدار و چشمش عین حادو جبین محراب زهد طاق ابرو
 ر دریدی کرم در پیمبی ز بحر محرم فیضی عمیمی
 سعید و سید و عالی محتای بجرخ رهنمایی آفتابی
 شرف از دات او اهل زمان را فروغ از فیض عامش عارفان را
 درخشان روی او از نور شاهی پرو مکشوف از خود تا بهاهی
 سمان دولتی در پادشاهی سکندر حشمتی در پارسایی
 شاعر ها سخن مسد سال معنی شای شاه سلیمان
 رد به دش از سادات دبیری طربس نایب اندر دست گیری
 حدت ... روشن صحرای ز پا ... در دست گیری
 بود نامش مجد با علی ضم بنور معرفت معروف عالم
 دم در وصف او عاجز بهر حال زبان کلک اندر مدح او لال
 ... و سی ... شش روز و شب حز چو داری دسرس در دستش آویز
 مرید او ز لغزش کی شود هست که دست حق بود بالای این دست
 بحفظ حافظ علم ... الی مرا محمودة دار از هر نواهی
 گناه خویشتن چون پیش دارم بجان ندوید صد نیش دارم

سراپا خالیم از نقد طاعت فراید معصیت ساعت بساعت
 ز یار کوه غم بی حد ملولم سبکساری ازان گردد حصول
 ر فضل تو بر آید آرزویم بدین رحمت نظر فرما بسویم

منزل ششم در خواستگاری بجناب باری برای
 حصول توفیق بساعت و از حضور [ص ۷]
 مرشد اکبر قطب زمان حضرت خواجه شاه
 محمد سلیمان قدس الله جل شانہ سره العزیز
 بذل عنایت

عصا فرمای بوفیقم بطاعت پس از شاه سلیمان عنایت
 در مقصود از بحر کسرامی فرید منت از ملک نظامی
 ولید وقت در کشورستانی وحد دولت بخر زمانی
 چراغ نور خالد ذیل در ذیل فروغ خاندان جعفری خیل
 شرفیاب زلال آبجیوان کلیم نور از کوه سلیمان
 نظام فخر ملت نور عرفان جناب حضرت شاه سلیمان
 جنید وقت و شبلی زمان بود بوی یار زمین و آسمان بود
 مقام و منزلش توسا و سنگر ازان رو انتخاب هفت کشور
 رسد هر کس که بر جای مزارش شود پر فیض دامان و کنارش
 کرامت کن مرا رزق لطیفی ز درگاه ویم موری ضعیفی

منزل هفتم در التجا بجناب کبریا بحق حضرت خواجگان
 چشت علیهم الرحمت والرضوان

بحق خواجگانم از دل و جان ثغلام حضرات شاه سلیمان
 چو بر اعمال من کبری دلیلی کسی نبوده چو من خوار و ذلیلی

وگر بخشی طفیل خواجگاتم
 بان سلطان این اقلیم عالی
 بچون کشتگان خنجر عشق
 بان در شرف از کان وحدت
 بچشم منتظر در جلوۀ ناز
 بشکر شاكران راه تسلیم
 بهز و حرمت محبوب درگاه
 [ص ۸] سیادت گوهر زرین کلاهی
 جلس منزل تفریح و تسکین
 قیام دین و دولت صدر ایمان
 معطر تر گل و گلزار یزدان
 جناب خاص محبوب الهی
 ز فیض وی هزاران جنت آباد
 بنامش بود فرمان مشیخت
 چو شد منزل گزین در خاک دلی
 نزدش منزلت زانسان که دانی
 بعزت ثانی بیت الحرم شد
 ازین بیت الشرف آنرا بود نام
 هزاران خفتگان گرد خاکش
 ز گرد خاک گرد آستاش
 غبار معصیت شد هم ز جویش
 بعجز و زار مهم مقبول فرمای
 که در زیر قدومش شاد باشم

عجب نبود که خاک راه شام
 که اقلیمی ز فیضش نیست خالی
 نصارت دیدگان منظر عشق
 رکن رکن از ارکان وحدت
 باشک چشم محبوبان جان باز
 بصبر صابران رنج و تئیم
 بقرب و منزل آن شاه ذیجاء
 سعادت اختری گردون پناهی
 انیس محفل ترویح و تسکین
 نظام سلک ملت چشم عرفان
 متاع کامل بازار یزدان
 بفرقش می مزد زرین کلاهی
 ز لطف وی هزاران عامیان شاد
 بذاتش ختم شد شان مشیخت
 معبرگشت خاک پاک دهلی
 ز اوج چرخ و خلد کامرانی
 بهخدمت چون حرم محترم شد
 که سلطان السلاطین یافت آرام
 بذوق شادمان از روی پاکش
 مگی باشم ز چندانی سگانش
 شرف یابم ز خاک آبرویش
 ز حد آستان وی بما جای
 ز قید معصیت آزاد باشم

منزل هشتم در قصور بی حد و غایات از لوازمه
 بندگی و طاعات و حصول قوفیق ارادت
 مستقیم بحسن عقیدت قدیم حسب بشارت
 لاریب و اشارت غیب بوحدت مظاهر و
 اختلاف مناظر هر دو حضرات بایرکات و
 انشراح و انفراح خاطر مضطر در شان جناب
 فیضمآب حضرت مولانا و مرشدنا حافظ سید
 شاه محمد علی صاحب خیر آبادی در ندای
 الطاف غیبی بقبول غلامی وی قدس سره

گناهم چون ز حصر و حد برون شد	هراس معصیت از حد لزون شد
شیع بودم درین اندوه ناکه	سروش لطف غیبی کرد آگاه
که ای شرمنده غافل از مکافات	تلافی چون نسازی بهر ما فات
هنوز آن پر رحمت در زمانست	که ابر رحمتش هر سو فشانست
[ص ۹] فریب بست سالت شد که گشتی	غلام او ولی از خود پرستی
نورزیدی ره و رسم سلاسل	هلا تا کی بمانی پای در گل
چو خواهی یک نظر افتد بسویت	ز سلطان جهان آرزویت
کیم عصر و ابراهیم دوران	سلیمان منزلت شاه سلیمان
مصایب در گذر کردی پراشتی	سفر بگزیدی تا در جایگاهش
ولی محروم سیدی از قدومش	کنون بگزار این شرط و لزومش
روان این دولت بیدار در یاب	تغافل تا یکی دریاب دریاب
اگر بینی دوی * اندر مناظر	نباشد جز عجاز اندر مظاهر

یکی سید یکی را خان پندار	دو قالب دان و هر یک جان پندار
مصفا و مجالی دوست پر دوست	چو بادام اند در یک مغز دو پوست
بفورش روی غیر آباد کردم	نوید غیب را چون باد کردم
سعادت شد نصیبم شد سعادت	رسیدم بعد چندی در ارادت
غلام او چو گشتم پادشاهم	نباشد جز بوی دیگر پناهم
که دست من بدست کامل افتاد	بدین توفیق گاهی دل کنم شاد
خط آرادی دارم مسجیل	مرید صادقم سلکم مسلسل
ندارم هیچ چیز از شادمانی	و زان پس در بساط زندگانی
ازین اندوهناکم پیچ در پیچ	بضاعت چون ز طاعت نیست در هیچ
در منشور ناید در شماری	در منظوم در هر اعتباری
نماید از غبار تیرگی پاک	جواهر چون جلا یابد ز جلاک
ازین غم اشک چون از دیده بارم	نشاطی جز برین دیگر ندارم
توان زین قید عصیان باز رستن	بصدف از دامن پیران گرفتن

[ص ۱۰] منزل نهم در بنای قصر عارفان محتوی بر صداقت زبان و حاجت خواهی بجناب الهی بحق حضرات اهل ارشاد که برنام نامی هریکی منازل قصر آباد برای حصول ادب بیان و یارای لسان و قبول در دل و آسائی منزل عاصی پر معاصی و نجات از آفات و حفظ و صیانت از طاغیان بوالفضول از روی پذیرایی مستول و چشم زخم هر بد اعتقادی و تشنیع زبان هر فاسرادی

توقع دارم از پیران کامل شدم بر آرزوی خویش واصل
چو قصر عارفان بنیاد کردم بهر منزل خدا را باد کردم

قصر عارفان

اسامی آن نهادم بر صداقت
 ز انوار صداقت هر فروغست
 باشک دیده کردم شست و شویش
 سحر خیزان این ایوان عالی
 هزاران اهل باطن خرم و شاد
 زهر اقلیم هر یک کاروانی
 دران مخفی نهادم گنج اسرار
 جرم آویز شد دروازه آن
 دلی کز یاد حق بیدار باشد
 چو این عالی بنا ترتیب یابد
 ز بعد سیر و گشت این منازل
 بحق من دعای خیر سازند
 خداوندا بحق اهل ارشاد
 در فیض ادب بکشا برویم
 ز دنیا بی سروسامانیم بخش
 [ص ۱۱] زجاروبی قصر عارفانم
 دل مارا بدردت آشنا ساز
 بقدر عفو عصیانم جزا ده
 حصول مغفرت بزمردگان را
 چنان شاداب گردان کشت زارم
 ز هر یک منزل این قصر عرفان
 که تا خالی بود از رنج و آفت
 اگر خالیش گویی از دروغست
 بجاروبی مژگان رفت و رویش
 بصدر معرفت حالی و قالی
 که جا دارند در قصر تو آباد
 زهر منزل بود هر را نشانی
 طلسمی ساختم از بهر اغیار
 رسد در گوش دل آوازه آن
 بدرگه خدایش بار باشد
 برای دیش اهل دل شتابد
 شود گر اندکی تفریح حاصل
 بدین نعمات ما را سرفرازند
 که شد برنام شان این قصر آباد
 ز قصر عارفان راه تو جویم
 بقصر عارفان دربانیم بخش
 خس و خاشاک برخیزد زجانم
 ز بانم صادق و وهم رسا ساز
 دلم را درد و دردم را دوا ده
 قبول اوج قصر عارفان را
 که بر سبزی بر آید از غبارم
 شعاع صدق خیزد نور رخشان

ز قنديل قبولش روشنی ده ز طعن بوالفضولش ایمنی ده
ز چشم زخم هر بد اعتقادی ز تشنیه زبان نامرادی

منزل دهم در شفاعت اخروی بو ساطت جناب خسروی
محبوب ذات منزّه از صفات و التجای حضور دوام تا روز
قیامت زیر خاک آستانش و ذکر نام نامی پیر رهبر
طریق نظامی و استخراج و استنباط نام یکی از بدترین
غلامانش

شفیع آخرت داریم شاهی	چشامی پادشاهی کج کلاهی
جنابش مسرور فیض بخشد	بسلطان نظام الدین عهد
بود سلطان ملک کامرانی	بود سر خیل خیل جاودانی
صفات بندگی چون گشت زایل	روان پاک او شد روح کامل
چو منزل که وی عرش برین شد	عروج از حد وحدت هم قرین شد
مقام و منزل تو بس فزون گشت	حجاب ظاهری از تو برون گشت
قبای بندگی از برنگندی	بر کردی کلاه ارجمندی
منزه تا شوی از رنج و آفات	ترا مخصوص شد محبوب ذات
لباس پادشاهی در برت راست	که تاج دلیری حق بر تو آراست
چو پوشیدی قباي پادشاهی	روان شد حکمت از خور تا بپاهی
عروس مملکت اندر کنارت	جلوس سلطنت در پیشکارت

[ص ۱۲] متاع دو جهان داری در آغوش وزان پس جای آن باشد که خاموش

ز محبوب خدایم التجایی پس از مردن برای قبر جایی
الف را گر بدل با میم دارند غلامی از غلامانش بر آرند

مراد ما بدین نام گرامی ز پیر رهبر ار سلک نظامی
تمام شد ده منزل منظومه از باب اول قصر عارفان مشتمل
بر یکصد و هشتاد اشعار

منزل یازدهم آرایش کلام بذکر خیر آفرینش نور نبوت
احمدی و حقیقت محمدی و فضائل جناب رسالت منزلت
برسایر مخاوقات و تماسی موجودات خاص و عام

اول چیز بکه از بجلی خاص جناب احدیت روداد نور مهدی و
حمیت احمدی بود - اندرین حال حقایق جمیع کائنات از ته صیل و
تفاریق آن نور ذات باشد تا صورت عنصری جسمانی انسانی که اول
افراد آن حضرت ابوالبشر آدم بود هر چند حضرت وی از روی
تصور اصل اصول نوع انسانی و ازین که اعمال خیر تماسی انبیا و
اولیا و سایر خلایق در جریده عمل وی ثابت و هر که لی که در
نوع انسانی بروز کرد بر طریق انطاواء و اندراج اجمالی در ذات
جامع البرکات وی موجود بود افضل بنی آدم باشد ، الا شرف و
منزلت جناب فیضآب احمد مجتبی مهد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم
بر سایر عالم چنان ظاهر که حاجت تصریح ندارد و اگر منظور
وی نبودی ارض و سما پدیدار نگردیدی - از حضرت آدم تا حضرت
عیسی علی نبینا و علیهم السلام هر یکی از انبیای کرام تابعالم
ظاهر رسید بشرف نبوت و عز رسالت کامیاب نگردید - جز جناب
رسول مقبول که بوجود روحانی از منازل جاودانی در مناصیب
نبوت و در مساقبه رسالت جا بدست و باستجماع و استکمال جمیع

حسنات و خوبی و خطاب محوی پرداخت بصاحب لوای الحمد و صاحب مقام محمود خیر بشر شافع یوم حشر متصف و ملقب گشت و بشفاعت عظمی و خلافت کبری بشارت پذیرفت. درین صورت تمامی انبیا و رسل که از حضرت حق مطلق مأمور ابلاغ احکام و مآذون ارسال پیام شدند در نیابت جناب شفاعت انتساب مخبر و مبشر از قدوم برکت لزوم وی بودند. همچنان [ص ۱۴] شرایع ایشان فروع اصول شریعت مهدی بل اصلی احکام متفرع از نور احمدیست و اختلاف آن حسب استعداد و استطاعت و لیاقت و صلاحیت اعیان و عوام هراسم و مناصب و مناقب صاحب دعوت و مناسب صلاح وقت پدید آمد. هر که بذات مستجمع صفات ظهور فرمود بر نسخ و اصلاح ادیان و ملل رواجی که باقتضای باطنی باعث شیوع و نفاذ آن بود بقدر ضرورت پرداخت ملت ابراهیمی را بشریعت خاص ترو تاره ساخت بجسم ظاهری در حالت بیداری برای معراج و اعراج طبقات سماوی و حضور بحضرت احدیت شتافت. اندران قرب قاب قوسین او ادنی نود هزار کلام معجز نظام بی حجاب و تفاسیل و بلا تعرض و توسل استماع یافت. الغرض وی خاتم پیامبران و افضل تربی حضرت ایشان بل فضلتر و کاملتر از تمامی مخلوقات نوری و ناری و جسمی و رسمی و غیرهم و افضلیت جناب فیضصاب از سایر موجودات هیجده هزار عالم علوی و سنی در تصور و تخیل نی چنان باشد که مقابل هر فردی یا گروهی یا قومی یا صنفی فاضل آمد، بل بدین معنی چون تمامی خلایق از هر قسم بجمیع کمالات ذاتی و صفاتی و همگنان فضایل صوری و معنوی اجتماع پذیرد حضرت خیر البشر در مقابل همگنان راجع و فاخر و افضل و اکمل باشد

اقوالش احکام شریعت افعالش سر انجام طریقت ذاتش بحر معرفت
حالش عین حقیقت است یت :

آن صدر ایوان رسل وان شمع جمع انبیا
خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

منزل دوازدهم در گفتار فضایل حضرت انبیای کبار علی
العموم بر اولیای عالی وقار و تصریح معانی نهایت کار
انبیا هدایت کار اولیا

ذات پاک انبیای کرام تعیما بر اولیای عظام مصیلت دارد؛ زیرا
که حضرات انبیا علی الدوام صاحبی اند و غالب الاحوال و حضرات
اولیا صاحبی و هم ساکن باختلاف الحال و آن که شهرت دارد که
غایت کار انبیا هدایت کار اولیا باشد - تصریحش اینکه سالک طریق
را می باید که تا وقتی که در استكمال مدارج نبوت و اتمام معارج نعمت
جميع احکام از اوامر و نواهی شریعت برخود گوارا قبول نسازد یا
که اصول و فروع نعمات ربی از آیات قرآنی تا نزول آیت
اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ظاهری اکنسای یا نعمیمی
تسلیمی خواه باطنی و هبی یا فیضی در استحصاال نیارد قدم در شاهراه
ولایت و طریقت نمی تواند نهاد [ص ۱۳]

منزل سیزدهم در تصریح فضایل نبوت مع ولایت لازمه
نبوت و ترجیح ولایت و بیان آن ولایت افضل من
النبوت و معنی صحیح

حضرات انبیا را دو فضیلت در ذات واحد جمع می باشد یکی
ولایت که بواسطه آن فیض از حضرت حق می ستانند یکی نبوت
که بتوسل آن فیض ممدوخ بر خلائق ایثار می سازند - درین صورت

آن ولایت نبی بر نبوت نبی افضل بود زیرا که آن التفات به حضرت حق باشد و این رجوع بخلق - مراد قائلان اقوال مذکور هم چنانست فی این که اولیای امت جناب رسالت مآب قایم اند از انبیای سابق - هر چند در حدیث وارد که علمای امت ما چون انبیای بنی اسرائیل اند الا مقصود از آن همانست که بعد مناصب انبیا مراتب کبار اولیا خواهد بود که اطلاق علمای راسخ بر حضرت ایشان صادر و حدیث مخدوح در حق شان آید نطق باشد -

منزل چهاردهم در مناقب حضرات اولیای حضرت حق سورده فیوض مطلق و بودن کرامت اولیا من نعمات معجزات حضرات انبیا

منزلت و قرب حضرات اولیا کرام از صدیقان و شهیدان و عارفان و کاملان و عابدان و زاهدان علی تفاوت درجات بعد از انبیا علی نبینا و علیهم السلام بدرگه قادر کارساز ثابت - در حقیقت این گروه عالی شکوه اولی الامر و الارشاد اند اطاعت و انقیاد محبت و اعتماد بعد خدا و رسول بر ایشان جمیع خلایق را واجب و لازم و صاحب ارادات صادق را فرض عین - و محفی مباد که این طریق صاحب تحقیق بر هر ملت و هر امت سابق ذیل انبیای ذی شان و بعد ایشان بودند - قرآن مجید بدان خبر میدهد و در احادیث صحیح وارد که جناب رسالت مآب از اخبار اسلاف صالحان و عارفان حکایات بدیع باصحاب روایت کرد و کرامت اولیا من نعمات معجزات حضرات انبیا و بر حق و قایل تسلیم صاحب فتوحات فرماید که کرامت ولی مانند معجزه نبی تواند بود هرگاه مقصود از آن تصدیق نبوت باشد -

منزل پانزدهم ذکر خیر اولیای است محمدی و فضیلت
 اهل بیت رسالت و نبوت و اصحاب کبار از مهاجرین
 و انصار مشرف صحبت با برکت

باید دانست بصداقت و ایقان که اولیای این است بعد از
 احتجاج نور نبوت فضلترین خلایق باشند و عمایه ایشان اهل بیت
 رسالت [ص ۱۷] و نبوت که در حقیقت فروع کامل از اصول
 نبوت و از اجزای روحانی و اعضای جسمانی صاحب نور رسالت اند
 و اصحاب کبار از مهاجرین و انصار که بشرف صحبت جناب
 رسول مقبول و برکات نزول وحی سماوی ایمانی کامل نصیب این
 حضرات بود رضی الله سبحانه عنهم -

منزل شانزدهم در ذکر از عارفان اولیای است از اعلان
 استرار کرامات بلا ضرورت رحمه الله جل شانده علیهم

کاملان طریقت از خواری عادات که عام خلایق آن را کرامت
 نامند اعتراض کلی و احتراز قطعی کرده اند خصوصاً زیاده بدان
 موجب که دران نوعی خطر معاوضت اعمال دنیا بدین و ازین رو
 شرکت در احکام استدراج احتمال دارد الا وقتیکه ضرورتی قوی
 دینی لاحق حال گردد جایز بلکه مورد جزای خیر بود چنانکه بر
 انبیا علیهم الصلوٰة و السلام اعلان معجزات نبوة فرض باشد بر
 اولیای کرام کتمان کرامات ولایت فرض باشد -

منزل هفدهم در اخفای حال اهل کمال

ارباب حال و اصحاب کمال دوام در اخفای راز و نیاز ساعی
 و مجاهد اند و همه ارباب رو بعض اهل طریقت راه ملامت ورزیده

اند، الا هرگاه که عنایت ایزدی واردات ازلی اقتضا نماید مقرر و مقرر
ازان ندارند که حضرات خواجگان ما علیهم الرحمت و الغفران
ارشاد سازند که کامل الاحوال آن کسان بودند که اسرار دوست
در هدایت انکشاف نکردند تا با اعتماد کلی بر اسرار دیگر واقف
شدند، سالک طریق را باید که هر روزی از صد هزار ملک بگذرد
و قدم بیشتر زند و از عالم غیب خبردار باشد زیرا که هر کس که
از عالم غیب خبر ندارد او خود سالک و درویش نباشد :

مقام سلطنت درویش دارد

ز صد سلطان فراغت بیش دارد

هر آن ملکی که واپس می گذارد

دو صد ملکی دگر در پیش دارد

غیای نغشی رحمة الله سبحانه علیه فرماید که بخلاف شریعت
در طریقت مدعیان محس دارند صدق.

منزل هیجدهم در غایت کرامات اولیای کرام و تصریح بعض خوارقات عام

غایت کرامت اولیای کبار چون معجزات انبیای نامدار و خاص
معجزات حضرت رسول مقبول بوقتی از اوقات مکان وقوع دارد مانند
استجابت دعای خیر و شر و حصول نفع [ص ۱۶] و ضرر و
طول حیات و احیای اموات و امانت احیا و طیر بر هوا و سیر
بر روی آب و طی راه بعید بشتاب و ایجاد معدوم و اعدام موجود
و حضور در مواقع متعدده و مجالس مختلف الامصار بوحدت وقت و
کلام با نباتات و جمادات و طیور و چرند و درند وحشی و
اجابت آن از جواب و تعمیل بران و تشکل بشمایل و خصایل انسانی

و حیوانی غیر خود و تسخیر کواکب و اعلان امور مخفی
و انکشاف احوال ماضی و حال و استقبال و تصرف و شرف بر
تجلی قلبی و ضمائر و اطلاع بر خیالات باطنی و اطعام جمع و افراز
طعام قلیل و احضار طعام و شراب و نفوذ و اجتناس ضرورت وقت
حاجت و نزول باران رحمت و دیگر بر این قیاس که حصر
آن نمی توان کرد

منزل نوزدهم در مواقع ظهور خوارق عادت و فرق در استدراج و کراست

خوارق عادات که ازین حضرات رحمة الله علیهم صورت می
گیرد برای اعلان توحید حضرت حق و حجب نبوت و اثبات ولایت
و امامت و تصدیق سبعاویه و تکذیب خلائق بر غلطی که از
روی انعدام مراسم کفر و شرک و تعظیم معبودان باطل و مسح
عقاید فاسد در حقوق واجب انبیا و اولیا رودهد می باشد، فی
از بهر فروغ و فراغ اصحاب خوارق و صداقت دعاوی غیر جائز
و ناموفق که اکثر بدست اهل تسخیر و ارباب سحر و تنویر در
معاملات دینی و دنیوی بر روی کار می آید و گه از حضرت حق
کسی را در جلدوی حسن اعمال و ریاضات صعب شدید منصبی
لایق دید چنان مرحمت می سازند که جزای عقبی اندران منسوب
نباشد صرف در دنیا قبول خلائق تا حیات ظاهروی نصیب ماند
چیزی که بر دست توحید پرست وی ظاهر گردد چندان محطور و
محض باطل نخواهد بود الا در اوانی که وی دعوی عظیم در گفتار
آرد یا مقابل اولیا یا در کذب تصرفات و معجزات انبیا لب کشاید -
آنوقت بلا ریب و اشتباه افعال وی داخل احکام استدراج و خودش

مستدرج خواهد بود - لغوی معنی استدراج نزدیک گردانیدن است و در اصطلاح ارباب حال قران بشقاوت و ضلالت بوسایل تکبر و غروری که از دعاوی باطل صاحب آن دارد اصحاب استدراج انواع و اقسام اند - ارباب ظواهر نیز از روی فکر سلیم عقل مستقیم [ص ۱۷] در موقع دعوی و محل وقوع و صلاحیت حال کیفیت زوال فرق در استدراج و کرامت ممیز توانند کرد

منزل بیستم در ذکر اختتام تجلیات نور نبوت و رسالت بر ذات بابرکات حضرت خیر الانام و اقسام تجلیات ولایت و امامت بر چندین اقسام نصیب حضرات امام و اولیای کرام

قبل برین ذکر یافت که ذات حضرات انبیا جامع باشند در ولایت و نبوت ، هم ولایت ایشان افضل باشد بر نبوت ایشان و حضرت محمد مصطفی صلی الله جل عظمة علیه و آله وسلم در ذات واحد جمیع فضایل و کمالات جسمانی و روحانی حاصل داشت - باقتضای رحمت بالغ حضرت پروردگار هو الاول هو الآخر خاتم الانبیا والمرسلین فصل نبوت و رسالت بر ذات ذات الصفاتش مختتم گشت الافضل ولایت و امامت مهدی اقسام پذیرفت بر چندین اقسام و انواع حضرت رب العزت برای تحمل این نعمت حضرات بابرکات اهل بیت نبوت و رسالت علیهم السلام را که صورت کمال عملی جناب فیضآب رسول مقبول صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم مانند کشتی حضرت نوح علیه السلام بودند مخصوص گردانید و بدین اشارات به حضرت خیرالبشر در آیه : انا لما طغى الماء و حملناکم فی البحار الخ بشارت رسانید

حضرت رسالت منزلت نیز در حدیث صحیح ارشاد می فرماید که
 مثل اهل بیت ما در شما مثال کشتی حضرت نوح باشد، هر کس که
 در آمد اندران از آفات غرق و هلاکت نجات یافت و هر کس که
 پس ماند از آن خود را در بلای طوفان انداخت - و باعث قوی در
 تخصیص این نعمات باین حضرات چنانست که کشتی حضرت نوح
 صورت کمال عملی حضرت وی بود - بر همین طرز آفریدگار حضرات
 اهل بیت را صورت کمال عملی جناب نبوت مآب گردانیده بود که
 عبارت از ظرفیت باشد، زیرا که کمال عملی آنحضرت بغیر تنسب تام
 و تقارب تمام در قوای روحانی و اقبضای جسمانی من جمیع الصفات
 تشخص تصور نداشت که در کسی جلوه ظهور یابد و چنان مناسبت
 کامل بدون توصل اصلیب و تعلق فرعیت و توالد و تناسل در
 اغیار امکان حصول ندارد - پس این کمال را با جمیع وسعت درجات
 آن که معدن ولایات متعدد و محزن کمالات متفاوت باشد درین
 مجری جاری کردند و از همین مرزاب در ابرش آوردند - و
 همین باشد معنی امامت که هر یکی ازیشان سر دیگری را
 وقت [ص ۱۸] اخیر بآن فصایل وصی ساخت و بر سجده خود برای
 نظم و اصلاح افراد بنی آدم و خلائق عالم قائم کرده بخلد برین
 شتافت - و همین باشد اصول طریقت و سر این معنی که حضرات
 مرجع تمام سلاسل اولیای است مصطفوی گردیدند هر کسکه
 متمسک بحبل المتین عرفان رب جلیل می شود چار و ناچار مند
 القادت و استفاضت وی باین حضرات با برکات صاحب کمالات مستجمع
 صفات انتهای پذیرد و بر امید حصول نجات از آفات درون این
 کشتی جامی گیرده از ضروریات وقت و لوازم عقل که فطرت باشد

که از روی قائل تمام پی برد و کلی در خیال آرد که نجات از ثقل طبیعی عصیان که چون آن طوفان غریق می نماید که بحر محیط و اندر قعر صغیر می اندازد بدون این توسل یا کفائی کرده اند که خود را مثال چوب کشتی که خود را طرف هوای لطیف کرده بقوت باطنی درون بحار ذخار از دیاری بدیاری و از کناری تا کناری می رساند طرف الطف در غایت لطافت و صفا کرده باشند امکان ندارد - اندرین صورت بهر نوع که ممکن باشد در دل آن ظروف لطیف جا باید داد تا برکت آن ظروف لطیف که مظلوف آن است شامل حال ما هم شود و بحکم آن که ما هم مظلوف آن ظرفیم و آن برکت لطیف هم مظلوف آن ظروف گردیده اتحاد ظرف بآن لطیف بهم رسانیم و بسبب آن از ثقل معصیت و رهیم و آن ظروف لطیف در هر وقت و هر زمان نایاب و نادر الوجود لاجرم در طلب و تلاش آنان باید شد و بدل و جان در متابعت و معیت آن پدید کوشید تا در قلوب آنان جا پیدا سازیم - و از برای این است مرحوم و عاصی آن ظروف لطیف حضرات اهل بیت مصطفوی اند علیهم السلام که محبت و متابعت ایشان موجب آن میگردد که در قلوب محبوب از نور لطف تجلی شریف حضرت حق معمور مخلو اند - بسبب مشارکت ظرفیت و مجاورت مکان بصاحب دلی توحید منزل مناسبات علی تفاوت درجات پیدا گردد که در دفع ثقل معصی حکم تریاق دارد اندر حدیث شریف وارد که هرگاه آیت موصوف نازل شد سرور عالم صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم علی مرتضی کرم الله جل عظمت وجهه را فرمود سالت الله جل شانه ان یجمعها اذنک یا علی [ص ۱۹] خصوصیت حضرت امیر باین شرف و منزلت از برای این بود که معنی کشتی بودن اهل بیت

بدون توسط حضرت ممدوح تغیل نداشت زیرا که اهل بیت آن جناب که لایق اینست این طریق و قابل ولایت این فریق بودند در آن وقت صغیر بودند و تربیت ایشان بر دگری تفویض کردن متقی شان کمال نبوت بود. لاجرم اصول و قواعد نجات از ثقل آفات گناه را به حضرت امیرالمومنین القا کردن و ایشان را درین فضایل باقی بعد ختم نبوت امام قرار دادن و کمال عملی خود را بصورت ایشان متصور گردانیدن ضرور افتاد ، تا که ایشان بحکم ابوت و شفت آن کمال را تر و تازه بصاحبزادگان رسانند و این تسلسل تا قیام قیامت بوسایل ایشان جاری ماند . بنا برین جناب امیر را بمسئوب المومنین خطاب داده اند . علاوه بر آن جناب امیر بسبب آن که کنار عنایت حضرت سید البشر شافع بوم حشر بر درش باب شدند و از طفلی در هر امر دین و تعلم و تلقین فیضیاب نعمای نسوی گردیدند و اندر معاملات و مجاهدات رفیق و شریک ماندند و در حکم فرزندی در آمدند و بسبب قرابت قریب برادر عم زادی و شرف منصب دامادی ویرا مناسبت کلی در قوای روحی حضرت رسالت پناه صلی الله جل شانہ علیه و آله و سلم حاصل گردیده بود پس جناب امیر گویا ظل و صورت کمال عملی جناب نبوت بودند که عبارت از ولایت و طریقت باشد . و بدعای حضرت آن استعداد ایشان تضاعف یزیدت و در نهایت مراتب کمال رسید . آن که آثار و علامات و اسرار و کرامات آن در ظاهر و باطن اولیای طریقت از هر طریق و خانواده ظاهر و آشکار باشد . بخلاف کمال علمی جناب خاتم الرسالت که اکثر در صحابه کرام متجلی شده ، زیرا که انطباع آن کمال را صحبت ثلث مدت دراز و انساب طرز حل مشکلات و استخراج مجهولات کفایت ساز باشد بر همین

مراد ارشاد کرده اند اصحابی کا المجوم فی فلک الہدایت بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ و چون قطع دریای حقیقت بدون جناح عملی و علمی ہر دو قرین یکدیگر غیر متصور باشد صاحب عقیدہ صحیح را بہر دو جناح مذکورہ توسل و تعلق واجب و ضروریست۔ چنان کہ سفر دریا بغیر سواری کشتی و رعایت حالہ نجوم برای امتیاز [ص ۲۰] جانب مقصود از غیر مقصود امکان ندارد۔ ہم ازین رو حضرات صوفیان ارباب تحقیق می نگارند و علمای راسخ جامع در شریعت و طریقت در تحریر می آرند کہ حضرت صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما حامل کمالات نبوت ہودہ اند و حضرت امیر کرم اللہ وجہہ حامل کمالات ولایت ازین رو ترویج احکام شریعت مہدیانہ و اصلاح اوامر و نواہی دین و ملت و تضاعف ملک و دولت و جدال و قتال باعدای دین و اجتہاد معاملات صدق و یقین از دست ہر دو حضرات با برکات چنان کہ از انبیای مرسلین علیہم الصلوٰۃ و السلام صورت می گیرد بغوب ترین عنوان سرانجام پذیرفت۔ و تعلیم و تفہیم منازل طریقت و معاد و تلقین و تضمین مسایل حقیقت و فواد از دست ہر تصرفات صاحب کرامات علی مرتضی کرم اللہ جل شانہ وجہہ قوت بازوی مصطفی صلی اللہ جن عظمتہ علیہ و آکہ و سلم از بہترین مامان انصرام پذیر گشت و حدیث نبوی انک یا علی تقاتل الناس علی تا ویلی القرآن کما قتلہم و علی تنزیل القرآن اشارہ صریح باین فرق و امتیاز درین حضرات می نماید زیرا کہ مقالات ہر دو حضرت بمدوح جمیع بر تنزیل قرآن بود۔ پس گویا تا زمان ہر دو حضرات بقایای زمان نبوت بود و زمان خلافت حضرت امیر ابتدای دورہ ولایت شد۔ و بدین جہت علمای طریقت فضلاء شریعت و خلافت ارباب

معرفت و اصحاب حقیقت جناب امیر علی مرتضی را کرم الله سبحانه وجه فاتح باب ولایت مهدی و خاتمه ولایت مطلق گویند و هم ازین باعث سلاسل تمام فرق اوایا و حضرات امام کرام بآنجناب منتهی می شود و مانند جداول جاری از بحر محیط انشعاب می پذیرد و هم چنان سلاسل تلمذ و تعلیم فقهای شریعت و مجتهدین ملت شیخین و نواب ایشان مانند عبدالله جل شانہ بن مسعود و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و عبدالله بن عمر می رسد و بوسایل تلامذہ سعید مترشح از علوم ایشان می گردد چه شریعت بدان قایم و استمرار این فیضان نیز دایم و پایدار - و معنی امامت که در اولاد حضرت امیر باقی میماند و یکی مر دیگرپرا - وصی کرد همان منزلت قطب ارشاد مخزن خزاین حضرت رب العباد منبع فیوض معاش و معاد اندر طبایع هر یکی ازین افراد صلاحیت نهاد مقصود و مراد باشد - هم ازین رو حضرت امیر ذریات طاهره وبرا تمام [ص ۲۱] امت بر مثال پیران طریقت و مرشدان حقیقت می پرستد و امور تکوین عالم باین حضرات نسبت می دهد و درود و صدقات و نذر و نیاز و منت برنام با برکات ایشان می سازد - و چنان معاملات با جمیع اولیای فریق مرتضوی مستفیض ازین فیضان مصطفوی شعار دارد و نام شیخین درین مقدمات کسی بر زبان نمی آرد و در نذور و اعراس و مجالس و درود و نیاز شریک نمی گرداند و حل عقد دنیوی و دینی منسوب بایشان نمی شمارد کو معتد کمال و فصایل این حضرات باشد مانند انبیا چون حضرت خلیل ابراهیم و حضرت موسی کلیم علیه السلام ، زیرا که کمال ایشان مثال کمال انبیا علیهم الصلوٰۃ والسلام مبنی بر کثرت و تفضیل و مغایرت باشد - و کمالات اولیا و هم ناشی از وحدت و جمیع و غیبت اند - پس اولیا

را مرات وادید افعال پروردگار عالم بل صفت و ذات آن اکرم و ارحم می توانند کرد و انبیا و وارثان کمالات ایشان را غیر از تعلق عبدیت و رسالت با فضایل ملحق این در فهم مردم حاصل نباشد - بدین باعث ایشان را مرات وادید صفات و ذات و افعال او تعالی نمی توانند کرد - الغرض مضمی از اقسام ولایت مجددی در اینجا ذکر می یابد : یکی آنکه جامع باشد با تصرف صوری و معنوی و مقرون بخلافت و امامت ظاهری و باطنی آن بر حضرت علی مرتضی قوه بازوی مصطفی که هم از خنثای راشدین و هم محرم اسرار دین بود محتم گردید - از حضور نبوت وی مخاطب باشد بخطاب انت منی بمنزلة هارون من موسی الی آخره و انت خاتم الانبیا و یا علی انت خاتم الاولیا - یکی آنکه با وصف اجتماع با تصرف صوری و معنوی غیر مقرون بخلافت امامت ظاهری و باطنی باشند ، آن بر حضرت امام ابوالقاسم مهدی صاحب الوقت آخر الزمان ختم پذیرد - یکی آنکه صرف از زوی بصرف معنوی باشد چنان که اعطاب عالم قاطب صاحب ولایت شمسی در هر وقت و هر عصر حاصل دارند یکی آنکه صرف از زوی تصرفات صوری باشد چنان که سلاطین معدلت گزین در هر وقت و هر عصر اندر اقالیم و ممالک خود حاصل دارند - تصریح دیگر اقسام بطول می انجامد که هر فردی [ص ۲۲] از افراد انسان صاحب ایمان خلی از ولایت ایمانی و لطافت روحانی نخواهد بود اکنون باید دانست که هر قسم ولایت را خاتمی ضرور آمد - خاتم اول و دوم ذکر یافت بحسب تقریب - چار خاتم دیگر اندرین محل ترقیم می پذیرد : یکی از آن حضرت محبوب سجانی قطب ربانی غوث الصمدانی سید ابو محمد عبدالقادر عی الملت والدین جیلانی ، یکی از آن حضرت سلطان العارفین رحمت للعالمین مورد فیوض نامتناهی

محبوب الهی سید محمد نظام الحق والشرع والدین بداؤنی :

یکی از است خیر النبیین

نشد جزوی کسی ختم المشائخ

یکی ازان مقتدای ارباب توحید سرخیل عرفان بحرالعرب شیخ
الا دهر حضرت شیخ محی الدین ابن العربی ، یکی ازان نبی عالیجه ربیع
جایگاه اوج گزین آسمان چهارم حضرت عیسی ملقب مسیح ابن حضرت
مریم که بقرب قیامت نزول فرماید - وزان بعد تسلسل ولایت و
کرامت انقطاع پذیرد ، فقط -

منزل بیست و یکم در ذکر قیام دوام دلایل وحیث و
شواهد نبوت بوسایل اهل ولایت تا روز قیامت و تفریق
انواع اولیای کرام و تصریح سرهنگان بارگاه رب العزت
و متصرفان دین و دولت و اقطاب عالمتاب و افراد و
محبان درگاه رب ذوالجلال و الاکرام

خالق کریم و خداوند حکیم دلایل وحدت و شواهد نبوت
را بوسایل اهل ولایت تا روز قیامت قیام دوام بخشید و این
فریق صاحب تحقیق را موجب نشو و نعمانی آن آفرید - انتظام تمام
عالم و انصرام امور بنی آدم در ذات المصطفی این حضرات و
ودیعت نهاد ابواب فیوض و برکات بر روی لایق التفات کشاد -
انواع تصرفات از باعث اقتباس انوار از نور نبوت در حیات و بعد
مات و برزخ و مثل بقدر وسع و ضرورت جاری و آشکار چندین
ازین فریق سرهنگان بارگاه رب العرش اند - صاحب جل و عقد عالمیان

کار بر آر موجودات به عالم حیات چندین واصلان و سالکان و عارفان و کاملان چندین غواصان بحر توحید چندین سیاحان وادی تفرید بعض مشتاقان وصال بعض مهجوران جمال بعض حریم خلوت خاص بعض در تحقیق معنی اخلاص بعض بحرالحقایق بعض کنزالدقیق بعض در قصر بعض در فخر - اکثر محبان اقل محبوبان اقسام والیان [ص ۲۳] عالم از اهل ولایت اصحاب تصرفات بطرز مختصر از کتب ارباب تصوف و تحقیق که اهل عرفان و تصدیق اند، چون فتوحات و کشف المحجوب و عوارف المعارف مترجم و صواعق حقایق و لؤلؤ الخطاب و عروة الوثقی و بحر المعانی و لطایف اشراق و نفحات الانس و حواشی ملا عبدالغفور لاری و رسائل شیخ عزیز ابن محمد نسفی و شیخ سعدالدین حموی و مرآة الاسرار و منسلک الابرار ارقام و انتخاب می یابد. هر چند در بعض موافق از روی تفرق و تعدد و خطاب و القاب و حصر و شمر درین حضرات رجال الغیب اندرین کتاب مصرع بالا اختلاف واقع تا هم متاخرین از روی مشاهدات و ملاقات در اصول متفق بوده اند. در فروع اگر نوعی از اختلاف بقی می ماند مخطور نباشد. بر ارباب بصیرت محتجب نماند که در هر آوان و هر زمان شخص متصرف جمیع موجودات در عالم حیات حاضر و موجود می باشد. لقب شریف وی قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب اکبر و قطب عالم و قطب مدار و قطب جهانگیر و قطب عالم باب باشد. ولایت شمسی وی را در تصرف بود فیض حق بلا توسل از حضرت آفریدگار می ستاند. تحت نور مهدی و بر عالم علوی و سفلی ایثار می نماید. وی را دو وزیر باشد یکی عبدالملک در بزمین و یکی عبدالرب در یسار و دوازده (۱۲) اقطاب دگر در تابع قطب کبری باشند. هر یکی بر قلب یکی از انبیای کرام

قصر عارفان

و صاحب ورد یک سوره مخصوص از فرقان چنان که اول (۱) بر
 قدم حضرت نوح خورد سوره یس ، دوم (۲) بر قدم حضرت ابراهیم
 خورد سوره اخلاص ، سوم (۳) بر قدم حضرت کلیم خورد ان جاء ، چارم (۴)
 بر قدم حضرت عیسی خورد سوره فتح ، پنجم (۵) بر قدم حضرت
 داؤد خورد اذا زلزلت الارض ، ششم (۶) بر قدم حضرت سلیمان خورد
 سوره واقع ، هفتم (۷) بر قدم حضرت ایوب خورد سوره بقره ، هشتم بر
 قدم حضرت الیاس خورد سوره کهف ، نهم (۹) بر قدم حضرت لوط خورد
 سوره نمل ، دهم (۱۰) بر قدم حضرت هود خورد سوره انعام ، یازدهم (۱۱)
 بر قدم حضرت صالح خورد سوره طه ، دوازدهم (۱۲) بر قدم حضرت
 شیت خورد سوره ملک . هر یک قطب ، ستیض از قلوب انبیای کرام
 تحت وزیران قطب اکبر باشد و شهر و حساب هفت اقلیم ازین
 اقطاب اثنا عشر ، هفت (۷) حضرات هر یکی در هر اقدم کاسران [ص ۲۴] -
 وی را قطب اقلیم شمارند و پنج اقطاب دیگر نامزد ، قطب ولایت
 اند از توابع اقطاب اقلیم که فیض رسانی سایر اولیای عالم و
 عارفان بنی آدم سازند . علاوه ازین پانزده حضرات از پی روی اخبار
 ابرار چنان مستفاد می شود که بر هر یکی از امصار و مواقع اماکن
 و مواضع مساکن انسانی و قریات آبادانی بقدر ضرورت لیاقت حفاظت
 و حراست صاحب تصرفی و صاحب حفاظتی مامور و مقرر . و هم
 چنان بر صاحبان هر یکی از فرق عابدین و زاهدین و عارفین . و
 صالحین و خیر ایشان که از حضور رب العزت نام زد نعمت خاص
 و بدان باعث از روی قرب و منزلت ذی اختصاص باشند . مقتدای
 مستقر که اگر بطریق مجاز وی را قطب آن آبادی و آن گروه
 خوانند مزاوار باشد . فقط درین صورت اقطاب را حز پانزده حسب
 تصریح صدر تعدادی معین نمی تواند شد و یکی ازین هفت اقلیم

بر قیام قطبی زینب انتخار یابد که وی را منصبی زاید از قطب اقلیم نصیب باشد - یعنی شرف بر قطب حضرت اسرافیل و مشرقات قطب ابدالی صاحب ولایت قمری و صاحب ریاست و حکومت جمیع ابدالان هفت اقلیم تصرف او بواسطت ماتحت خود بر تمام ربع مسکون باشد - هنگام ترقیات بدرجات رابع قطب الاقطب و صاحب ولایت شمسی و متصرف جمیع موجودات گردد برجای وی یکی از اقطاب باقی اقلیم یابد و در منزل وی یکی از اقطاب ولایت جا پذیرد - ابدالان عماید شصت (۶۰) و چار اند یکی (۱) بر قطب حضرت اسرافیل که مذکور شد و چهار (۴) بر قطب حضرت میکائیل و پنج (۵) بر قطب حضرت جبرئیل و هفت (۷) بر قطب حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیهم السلام و هفت (۷) ابدال اند مقرر بر هفت اقلیم که عارفانند بر لطایف معارف رب جلیل و صاحب تصرف و تسخیر سبب کواکب و فایض از قلوب انبیاء - قدم بر قدم این حضرت نام هر یکی منسوب بعباد باتصل مابعد از اسمی صفت داری - اقلیم اول (۱) منسوب بقدم حضرت ابراهیم - اقلیم دوم (۲) منسوب بقدم حضرت کلیم - اقلیم سوم (۳) منسوب بقدم حضرت هارون - اقلیم چهارم (۴) منسوب بقدم حضرت ادریس - اقلیم پنجم (۵) منسوب بقدم حضرت یوسف - اقلیم ششم (۶) منسوب بقدم حضرت عیسی - اقلیم هفتم (۷) منسوب بقدم حضرت آدم علی نبینا و علیهم السلام - [ص ۲۲] هر یکی از هفت ابدال در اقلیمی خبرگیر و بر احاطت سیرات صاحب تاثیر - دو تا متجلی از نور کلیمی و ادریسی بر وقت عتاب پروردگار قهار بر ولایتی ربا دباری یا مصری یا قومی برای اتصال و تخریب آن مأمور و حاضر می شوند - نام هر دو عبدالقد و عبدالقاهر ولایتی - و چهل (۴۰) ابدال بر قطب حضرت کلیم اکثر در دیار عراقین اقامت دارند - الإجمیع شصت و چهار (۶۴)

قصر عارفان

ابدال دو اطراف و اکدی عالم بر حسب اقتضای وقت و ضرورت سایر و ظایر اند. در سال تمام دوبار در غرب اجتماع پذیرند و سیصد (۳۰۰) ابدال صفوت اشمال و یض از قطب حضرت آدم صنی مقیم جبال حوالی شمال اند که ارض آن نواحی بعرض بلدان از خط استوای ارضی از نصف اقلیم، مغربی اقصای بعد شصت و پنج دارد از درجات آنرا دوایر ابدال می نامند. اوشان را چندان حاجت بسیر و طیر نباشد. الا هرگاه از می صاحب در جماعت چهل (۴۰) ابدال موسوی انسلاک یابند بجای ایشان یکی از عابدان و صابران صافی مذهب صوفی مشرب استقرار پذیرد. بر هر، چهار ارکان دنیا چار کسان قابم. لقب شان اوتارد عبدالودود (۱) سر زمین مغرب، عبدالرحمان (۲) سر زمین مشرق، عبدالرحیم (۳) جنوب، عبدالودوس (۴) در شمال. و حضرت ابرار چهل کنان اند بر قطب حضرت خاتم، بعض در عراق و بعض در شام باشند. عزل و نصب و ترقی و سزل مطاب و ابدال و او را ابرار در فرمان قطب چپا گیر باشد. صاحب بصرف علوی و سفلی و صاحب زمینی دیگر هم منزلت قطب دهر باشد که ویرا غوث وقت گویند. غوث و فریاد رسمی خلاقی حضرت وی تعلق دارد. او را نیز چندین توابع باشد. چار ازان عماید مانند اوتاد هفت ازان اخیر مانند ابدال اقلیم. عماید بنام نامی جناب رسول مقبول و اخیر باسم سعید شهید کربلا شهرت دارند. هفتاد (۷۰) ازان نجیا که آسمانی هر یکی بنام حضرت امام دوم و سیصد (۳۰۰) ازان نقیا که هر یکی باسم حضرت علی مرتضی مرتسم نجیا در دیار مغرب و نقیا در نواح مصر باشند هر یکی از قطب ارشاد با مجاز و قطب ابدال تا مقیم جبال و غوث وقت نقیا و یکدیگر دانا و شناسا و مطاع و مطیع و تابع و متبوع و هم داستان و هم صلاح و ترقی پذیر علی طریق ترتیب و صاحب نعمات و تصرفات

باطنی باشند، اما مکتومان بقدر چار هزار [ص ۲۶] کسان در عالم اند که جمال حال خود ندانند - اندر کل احوال خود محبوب و نیز از خلائق مخفی مانند - خود را هرگز نشناسند جز صاحب کشفی صحیح پی بر حالات ایشان نبرد، لا و تیکه ایشان را بلا رضا و برضا بر جای رجال الغیب طبقت عشره منتظم سازند بر حالات خود وقوف یابند، و که منزلت قطب اقطاب و منصب غوث دهر در ذات واحد اجتماع یابد و هر چند قطب عالمتاب مقتدر بر جمیع کاینات و مصدر تجلی ذات و صفات حضرت رب العزت است - همچنان غوث الدهر - الا گروه بر شکوه افراد چیزی دگراند بفضایل و مناقب بالا تر از قطب دهر و غوث عصر و هر دو حضرات نیز هرگاه بودی حیات ترقی پذیرند در گروه افراد رسند - این فریق را کاری و شعاری تفویض نباشد جز مشغولی در حرم قدسی و آن محض محل تفریح و انبساط و موقع تعیش و نشاط آمد - و حضرات افراد را تعدادی مقرر نمی تواند شد که منحصر بر خاص عنایت آزل و طی منازل و بقای حیات و خروج از صفات نهاده اند کرا در این دولت کشایند و کرا درین عزت رد نمایند - افراد بر دو قسم اند : کامل و غیر کامل - از مناصب افراد چون رفعت پذیرند قطب وحدت و قطب حقیقت شوند - آنوقت صفات بشری کلی زوال پذیرد، زباده حد ادب - همدران منزلت معشوق و محل محبوب بود بر انوار از نور محمدی صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم - در غایت این راه از اولیای است و افراد طریقت دو (۲) حضرت بابرکات بعد از طی منازل واصل شدند : حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمه الله جل شانه علیه و حضرت سید نظام الحق والدین احمد بدایونی - حالا باید دانست که میر الی الحق را غایتی بود و میر فی الحق را پایانی نباشد،

که بحر یست تا پیدا کنار .

منزل بیست و دوم در ذکر خیر حضرت الیاس و حضرت
خضر ابوالعباس علی نبینا و علیهما السلام

بعض حضرات علی درجات چون صاحب عروة الوثقی و صاحب
فتوحات این هر دو حضرات با برکات را در گروه رجال الغیب
است مهدی تصویرده اند . حضرت الیاس پسر سام بن حضرت نوح
بود . حضرت خضر پسر سلیمان بن طحان بن سمعان بن سام . در این
حال [ص ۲۷] جد خضر برادر حقیقی الیاس باشد . ارباب تصوف
حالات خضر در ذخایر خود تمصیلاً تحریر کرده اند که با قطب
وقت اکثر صحبت دارد . تعلیم اکثر اذکار بصالحان روزگار می
نماید و در مواقع متبرک اکثر گد می سازد . بقدر ده اصحاب در
صحبت خود می دارد چنان که مصاحب حضرات انبیای کرام بود
می سزد که در صحبت ذوالقرنین اکبر که بعد از حضرت صالح
و قبل از حضرت ابراهیم بود مخاطب دلام از حضرت پروردگار
و در مجالست اسکندر نامدار رومی نیز در آمده باشد . شاه رومی معروف
بذوالقرنین اصغر از قوابع ملت کلیمی بود .

منزل بیست و سوم در انقضای زمان از آفرینش حضرت
آدم تا ولادت جناب رسول مقبول صلی الله علیه
و آله و سلم

امام ابوالفتح ناصر الدین در معارف می نگارد که بروایت
وهاب عمر حضرت آدم هزار سال بود . از وقت یشان تا وقوع
طوفان نوح دو هزار دو بیست و چهل و دو سال و از طوفان تا
وفات حضرت نوح سیصد و پنجاه سال و از وفات نوح تا وقت اتصال

حضرت ابراهیم دو هزار و دویست و چهل و شش سال و از ابراهیم تا موسی هفت صد سال و از موسی تا داود پانصد سال و از داود تا عیسی هزار و صد و از عروج حضرت عیسی تا ولادت خاتم الانبیا ششصد و بیست سال - بر این تقدیر از خلعت آدم تا میلاد جناب رسول مقبول بقدر هشت هزار و هفت صد و هشت سال می شود ، الا حمزه بن اصفاهانی در تاریخ خود گوید که از آدم تا هجرت سرور عالم چار هزار و ششصد و نود سال انقضا یافت و بروایت واقفی چار هزار و ششصد و حسب قول ابن عباس پنجهزار و پانصد سال -

منزل بیست و چهارم در خلافت و امامت از حضور پروردگار و انبیای کبار علیهم الصلوٰه و السلام

باید دانست که خلافت چهار قسم باشد اول (۱) باصالت که رب قدیر بلا وساطت وی را در کلام مخاطب سازد - آن خصوص بر حضرات چار انبیای کرام باشد که در فردن مجید تصریح یافت اول (۱) آن حضرت آدم صلی علیه السلام که خلافت روی تفویض داشت - دوم (۲) حضرت ابراهیم که بر جمیع افراد انسانی امام شد سوم (۳) حضرت داود که ویرا نیز خلافت ارضی بود ، چهارم [ص ۲۸] حضرت احمد مجتبی عهد مصطفی صلی الله جل شانہ علیه و آله وسلم - وی رحمت عالمیان صاحب خلافت مطلق بی قید ارضی و سماوی بر تمام مخلوقات ظاهر و باطن و انس و جن شرف و منزلت پذیرفت - قبل از پیدایش آدم یل آفرینش تمام عالم خلافت معنوی نصیب او بود ، که صوفیان صفای آن را عالم مثال و معنی و برزخ کبری و برزخ خیالات و برزخ وحدت گویند - جمیع نعمات پروردگار بر وی ختم

قصر عارفان

شد - دوام باد رحمت حضرت حق نازل بر وی و آل طاهرین وی و اصحاب کبار وی اولیای ملت وی علمای امت وی - دوم (۲) توارث چنان که از حضرت آدم به حضرت شیب فرزند ارجمند رسید سوم (۳) باجارت که از اولاد و اقرب متعدد هر کرا لایق تر دیدند برگزیدند - چنانکه حضرت یوسف با وصف لیاقت پسران بطرز اجازت تفویض برادر خود کرد که آن پشت در پشت با کثیر انبیای بنی اسرائیل واصل شد - چهارم (۴) باجماع است حضرت داؤد را نوزده پسر والا گهر بودند - هر یکی آرزوی خلافت پدری داشت - ایزد کارساز چندین سوالات مسجل و مختوم از آسمان نازل کرد تا هر پسری جوابات بوجوه معمول ادا نماید خلافت پدر یابد - حضرت داؤد فرزندان را فراهم آورد و قبایل بنی اسرائیل را جمع کرد - جمیع پسران در پاسخ سوالات عاجز ماندند - جد حضرت سلیمان که هر یک یک را جواب شای ادا کرد - اهل قوم و اکابر امت بر کمال و تفصیل وی اعراف آوردند - حضرت سلیمان صاحب خلافت پدر و مالک و مقتدر ملک و ملت گردید -

منزل بیست و پنجم در خلافت و امامت خاص جناب فیضآب رسول مقبول احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله جل شانہ علیہ و آلہ و سلم

از روی مذهب بر حق و عقاید صحیح خلافت بعد نبوت جناب رسالت مآب تا مدت سی سال باشد که حضرات خلفای راشدین علیهم الرحمة الی یوم الدین تمام کردند - چندی برای تکمیل انعام بقایای ایام خلافت سی (۳۰) سال فرزند رسول نور دیده بتول باتصرام آن پرداخت - زان بعد امارت و اہالت حسب صلاح وقت در اهتمام امیر

شام گذاشت و بذات خود بر اصل نیابت حد و پدر استقامت ورزید که برکات آن نوبت بنوبت تا روز قیامت [ص ۲۹] در خانواده نبوت دایم قائم گردید - و در عهد امامت هر یکی رفعتی و منزلتی در ترقی ملت محمدی صورت گرفت در ایام بر حق جناب سید لشهداء سعید شهید کربلا هر چیزی که از عالم غیب برای نجات و شفاعت است عاصی ظاهر و نهال پدیدار گشت نصیب کای از آن اهل ظاهر و باطن برای اتباع و اقتدار وافی -

منزل بیست و ششم در خلافت معنوی مخصوص جناب مرتضی

رسالت مآب خلافت معنوی و نعمت باطنی نصیب جناب ولایت مآب علی مرتضی قوه بازوی مصطفی گردید صلی الله جل عظمته علیه و آله وسلم -

منزل بیست و هفتم در خلافت حضرت عارفان و کاسلان رحمه الله جل شانه علیهم اجمعین

یکی طریق خلافت حضرات عارفان بوراثت (۱) باشد که نعمت ظاهری و باطنی هر یکی از اولاد ایشان باشد، یکی باجاست که باوصف تعداد اولاد لایق و کثرت اصحاب فایق هر کرا لایق و فایق تردید بی تخصیص بزرگواری و خورد سالی و بلا تفریق قدیم و جدید بر نعمت اصلی انتخاب کردند - یکی (۲) باجماع است در حیات بر نظر حضرت سلیمان از داود علی نبینا و علیهما السلام - یکی (۳) باجماع است بعد ممات بر نظر حضرات خلفای راشدین علیهم الرحمة والغفران الی یوم الدین -

منزل بیست و هشتم ذکر حصول منزلت خلافت ارثی
و اجازتی بوارثان مجازان متعدد از حضور نائب رسول
مقبول علی مرتضی قوه بازوی مصطفی صلی الله جل شانه
علیه و آله و سلم

در حضرات عارفان اجازت باشد که چندین اشخاص ذی اختصاص
مثل خلافت مرحمت سازند، خواه از اولاد باشد خواه از اعیان هر چند اکثر
حال بوجود چنان ایثار بر صاحب نعمت اصلی بکی باشد و در اینجا استفاده
این معنی ناشی نشود که صاحب نعمت اصلی کسی خواهد بود که سجاده
آرای حضرت شیخ بر ستان وی باشد، گو که بعض اوقات چنین هم
بوقوع می در آید العرض هدایت و هدایت حصول خلافت ارثی و اجازتی
بوارثان و مجازان متعدد متعدد الاوصاف و المعانی در عبادات و
ریاضات و اکتساب فیوضات علی تفاوت درجات علاوه فضایل و
مناقب خاندانی که آن شرف و مجد ربکی دیگر دارد باوندای و ابدی
حیات کرامت انتساب ولی وصی ذیب رسول مقبول زوج قول رواح
پذیر و عمل در آمد، این فریق باشد چنان که از حضور بر نور آن
قدوه ابرار حیدر تبار برای حضرات سعیدین شهیدین و فروغ قلب
عصری حضرت خواجه و ابی سعید حسن بن ابی الحسن بصری و قطب
هدایت و ارشاد حضرت خواجه ابوالمجد کامل این زیاده صورت گرفت
و فضایل کمالات حضرت سعیدین توارثت جد و پدر و استقامت بر
امامت اکبر نیابت حضرت خیرالبشر شمع بوم العشر علاوه از این
اجازت طریقت مآند، بل این اجازت هم منبعت از همان فضیلت و باقتضای
حدیث نبوی یا علی یک یهد المهدون من بعدی عالمی از علی
مرتضی معرفت پذیر گردید، الا سلاسل ارشاد بر طریق تسلسل ظاهری
از روی صحبت و برداشت نعمت متعددی و حصول خلافت بر همین

چار حضرات منتهی می شود ، فقط :

افتخار هر نبی و هم ولی
در جهان آمد وجود آن علی

منزل بیست و نهم در ذکر حصول خرقات خلافت و امامت
از حضور پروردگار جلیل بحضرت ابراهیم خلیل و تقسیم
آن بر حضرت اسحاق و حضرت اسمعیل و ایصال آن
بوراثت بر بعض و انبیای بنی اسرائیل و ذات خاص
رسول کریم و علاوه آن در شب معراج افتخار آن
در یتیم از دریای عمیم رحمت حضرت رب الرحیم
و ایثار آن بعلی مرقضی قوه بازوی مصطفی بعد
تقریر دل پذیر

حضرت قدوة آفاق حضرت مولانا بدرالدین اسحاق در تفسیر
و شان نزولی قلها نار کونی بردا و السلام علی ابراهیم روایت صحیح از
حضرات پشت می آرد که هر گاه نمرود مردود حضرت ابراهیم
خلیل را علیه الصلوة والسلام در آتش سوزان بحالت عربان انداخت
وی در محل رضا و تسلیم ثابت قدم ماند و با وصف این معنی که
حضرت حبرئیل در آن زمان بر سر وقت حضرت خلیل حاضر شد و
گفت که اگر حاجتی داری ارشاد فرما تا بر آرم - وی چیزی نخواست
و دگر ملائیک حاضرین نیز ملتفت نگردید و بر بلای آسمانی و قضای
ربانی صبر و سکونت ورزید - در جواب ملائیک همین قدر گفت که
پروردگار ما را کفایت می کند - برای حاجت خواهی شیخ العرفات
حضرت فریدالدین عطار مناسب این منزلت می فرماید :

[ص ۳۱] حاجت خود را جز از سلطان نخواه
چون نخواهی یافت از دربان نخواه

حضرت رب العزت تشریف خلافت و امامت بر قامت حضرت
مدوح پوشانید و او را بغلت خلت و سلام بخند گردانید و آن
مبهمی و کسای اسود بود از جنت تا که آتش حریق درخشان بر
حضرت وی گزار و بوسه ن گردید و حضرت حق ایشان را بر
افراد انسانی امامت بخشید ، چنانکه در قرآن مجید وارد انی جاعلک
لناس اماماً و در آیت قسا یا نادر ثونی خطاب پروردگار در تعقیق عرفای
نامدار با نار عشق و محبت ابراهیم خلیل شد که در کانون دلش
استقرار داشت ، تا بشور مراغت همه جس ظهری و صوری قرین
عنایت سلامتی صاحب خود ماند . پس حضرت خلیل بر جمیع افراد
بشری لوای نظام بر افراشت و قیص یکی از نعمات ربانی به حضرت
اسحق مرحمت ساخت . از وی حضرت یعقوب رسید وی آنرا تعویذ
آورده در گردن حضرت یوسف انداخت نداخت و هر که بجور برادران وی
در چاه افتاد عربان بود . حضرت جبرئیل برو نازل شد و آن تعویذ
کشاده و پیراهن ازان بر آورده در بر پوشانید . دران ربع جنت بود که
مبطلی و مقیم الاحوال را براحه و آرام می آسود . اندر سورة
یوسف در فرقان مجید هم بدان اشارت و کسای اسود حضرت ابراهیم
به حضرت اسماعیل عنایت کرد ، که دست بدست اخلاف و نوبت
بنوبت اسلاف تا جناب رسول مقبول محمد مصطفی صلی الله جل شانہ
علیه و آله وسلم آمد . اکثر آنرا خوش می پوشید و مقتدی ملت
ابراهیمی می گردید . روزی آنرا بعلی مرتضی پوشانید و بر زبان
گوهر نشان راند کی علی صاحب خلافت باشد در حیات و ممات . و
صاحب کتاب فصوص آداب که یکی از منتسبان خاندان حضرت

شیخ نجم الحق والدین کبری مکنی از حضرت نبوت مآب به
 ابی الجنات صاحب خانواده فردوسیان همین کسی اسود را که از
 صوف بود با خز یا شعر و جناب رسالت مآب اهل بیت نبوت را
 در زیر آن آورده و ارباب شریعت مصطفوی و اصحاب احادیث نبوی
 آنرا مرط بکسر میم و مرحل بضم میم و تشدید حا یا مرحل بجم در
 تحریر آرند و مراد از چادر یا گلیم منقش بصورت یالان یا تصاویر
 اسنان دارند. از روی اخبار ارار و صداقت و تحقیقات شیخ نامدار
 و خدای ذوقاروی [ص ۳۲] در واقع اصل خرقه حضرت عارفان
 و حقیقت تسلسل و اتصال آن ارقام می نماید. و حکایت در آوردن
 جناب رسول مقبول حضرات اهل بیت علیهم السلام را زیر مرط
 مرحل چنان منقول که حضرت سرور کائنات در بیت ام سلمی
 تشریف داشت که آبت تطهیر از حضرت رب العزت نزول یافت.
 برواق آن آنحضرت هر دو فرزند نامدار و حیدر کرار و سیدالنسا
 فاطمی الزهرا را طلب کرده اندران مرط جا داده فریب خود و این
 دعای مستجاب خوانده: اللهم و لای اهل بیتی و اذهب عنهم الرجس و
 طهرهم تطهرا. و آبت تطهیر این که انما یرید الله لیذهب
 عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهرا پس بروایت صحیح
 چنان عمل در آمد خدا و رسول علامت صریح باشد. در باب اسلاک
 فرق عارفان در سلک بطهر و عقد تنویر ذریات طاهره آن گوهر بکتهای
 صدف مراد آفرینش عالم و آدم و حضرات محدثین نسبت خرقه
 باختلاف احوال و تفاوت اقوال روایت کرده اند. بعضی انکار دارند
 و بعضی اقرار سازند و حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله
 جل شانیه علیه در عوارف المعارف می آرد: لبس خرقه چنان که
 بزمان حال در عارفان رواج پذیر نبود، اندر وقت نبوت بل که

قصر عارفان

این وضع و طرز و اعتماد و هیئت و اجتماع و اعتداد در استحسان شیوخ باشد و اصل آن بحديث ام خالد میرسد هم ازین رو شیخ الشیوخ محدوح از حضرت ابوالقاسم جنید تا رسول مقبول شرف صحبت و تادب و تفنن قایم می دارد و ازان تغیر بسبب خرقهت می آرد - الا از تواتر اخبار صحیح و آثار صریح اندر این معنی استنباهی نباشد که نسبت خرقهت اتصال دارد تا بجانب مرور کائنات اشرف محووقات بلا فصل - و ازان زمان تا حال درین فریق اندر هر یک خانواده مروج و کار هر خاندان که اکثر بنصایل ظاهر شریعت و مکارم مطن طریقت مهذب بودند استاد آن متصل از حدیث و مکاشفات ثابت گرداننده اند از ملوسات خاص حاصل کرده اند ، مگر توسل بدان برای سند خرقهت عارفین مزیم نباشد ، زیرا که سلاسل اولیا منتهی می شود بعلی مرتضی فی یدگران - و حضرت امام المشارق و المقارب اسد الله العالی [ص ۳۳] هم چند کرب از لباس نبوت خلعت یدمت بحسب منصب و ضرورت وقت ، الا آن هم برای این خرقات فقر و عرفان سند قوی نتوان گرفت ، مگر بعضی کسانی اسود ابراهیمی و اسماعیلی بطرز امامت افراد انسانی و خلاف ربانی از حضور سیدالاسلام افتخار اندوخت - و ذکر آن در کلام مولانا بدرالدین اعجاز و صاحب فصوص الاداب گذشت - و مرحمت مخصوص خرقهت فقر که در ازل بخلد برین و قصر زرین بر نام حضرت سید الانام اسانت بوده برای کسی از انبیای سابق مجوز نشده و در فقرات آینده تصریح و توضیح آن ظاهر می شود بلا استنباه سندی اقوی و کافی باشد - برای اجرای سلاسل طریقت و احارت با لباس خرقات خلعت و از بعضی روایات حدیث چنان استنباط نمی پذیرد که عمل تطهیر از سید الانبیا برای اهل بیت نبوت مکرر بعمل آمد -

شاید بار اول در بست ام سلمی که تشریع پذیرفت با کسای
 اسود - بار دوم در بیت فاطمی زهری با عبای پشمن - العرض
 بنای فقر و درویشی و خدا رسی و ریاضت کیشی از طفیل رسول
 مقبول و تصدق اولاد بتول در عالم قائم - گفت آنحضرت : الفقر فخری و
 متوسل در آل اطهار و ... ابرار علی مرتضی باشد گفت آنحضرت
 من فرق بینی و بین العلی فقد جماعی - یعنی سبب تو نعم من صلب علی
 و نیز بروایت این مسعود منتول که گفت جناب رسالت ان الله تعالی
 جعل عظمته جعل ذریه کل نبی فی صلبه و جعل ذریه فی صلب علی ان ابی
 طالب و حدیث : با علی ان مع الحق و الحق معک اشاره صاف بر
 منازل فانی الحق آن صاحب ولایت مطلق باشد - مقول از خط مبارک
 جناب فیض مآب محبوب ذات منزله از صفات حضرت سلطان المشایخ
 و الامضا خواجه سید محمد نظام الدین معروف نظام اولیا در کتاب
 مستطاب سید محمد کرمانی وارد که اعتماد کرد سمروردی بر حدیث
 امام حاکم و ثابت می نماید نسبت خرقه تا حضرت جنید و بعد
 آن احتصار می فرماید بر صحت تا جناب رسالت - در حقیقت مشایخ
 طریقت را دو طریق در پوششیدن خرقه تا جناب نبوت ثابت - اینجا
 مراد قایل به دو طریق علاوه فیض آل اطهار نسبت اختیار خواهد
 بود : یکی حسنی و ثانی کملی - پس آنحضرت لباس خلافت پوشانید علی
 مرتضی را وی حسن بصری و کمال ابن زیاد را - شجره حسن بصری
 معروف است [ص ۳۴] و کمال خرقه پوشانید عبدالواحد بن زید را
 وی ابو یعقوب سوسی را ، وی ابو یعقوب نهر جوری را وی
 ابی عبدالله جل شانه ابن عثمان را ، وی ابو یعقوب طبری را ، وی
 اواندسم ابن رمضان را ، وی ابی لعبس ابن ادیس را ، وی داؤد
 ابن محمد را که معروف بود بخدم القراء ، وی محمد بن مالک را ، وی

اسماعیل قسری را و حضرت شیخ ما را که ابوالجناح احمد بن عمر الحیدری باشد، وی ابن فقیر را - و ابن کتابت یکی از خلفای عجاز حضرت شیخ نجم الدین فردوسی بخیال در می آید که حضرت نظام الاولیاء آنرا بقم خویشتن آورده و هم جناب ذم نام ابن حصار در انفعات الانس من حضرت القدس حسب تحقیق شیخ مجدالدین بغدادی مذکور - و شیخ سعدالدین فرغانی در کتاب مناهج العباد الی بن المعاد گوید که خرقه پوشیدم از شیخ نجیب الدین برغش الشیرازی، وی از شیخ الشیوخ شمس الدین سهروردی وی از عم خود ابو العجیب ضیاء الدین سهروردی، وی از قاضی وجوه الدین، وی از پدر خود ابو محمد حموی و حمی مرغ رنجان دو پسر طریقت اما ابو محمد از احمد اسود دیسوری، وی از محمد دیسوری، وی از ابوالکاسم جنید بغدادی و اما اخوی فرخی زبجانی از ابوالعباس سهاوردی، وی از ابو عبدالله جل شانه خفینه الشراری، وی از ابو احمد ادیم وی از جنید رضی الله جل شانه تعالی عنهم و شیخ الشیوخ که نسبت خرقه زیاده از ابوالقاسم حبیب ثابت نکرده و از وی تا مصطفی بصحبت نسبت داده، اما مجدالدین بغدادی در کتاب نجف الزره نسبت خرقه متصل گردانیده بحدیث صحیح تا جناب رسول بطرز مذکوره صدرهم در مناهج می آرد که انتساب مریدان بحدیث طریق باشد؛ یکی با خرقه یکی از روی تنس - یکی بصحبت - و نسبت حرف دو هیچ دارد؛ یکی ارادت که جز از یک شیخ روا باشد، یکی بر لب که اخذ آن از حضرات متعدد گنجایش دارد - نسبت تنسین خود ثابت کرد از شیخ خرقه و خود مسلسل از حضور تا شیخ ابونجیب ضیاء الدین سهروردی وی از شیخ احمد عزلی وی از شیخ ابونکر نساج وی از شیخ ابوالقاسم کرکافی وی از شیخ ابوعثمان مغربی وی از شیخ ابوعلی کاتب مصری وی از شیخ ابو علی رودباری وی از حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی - پس از آن گوید که در نسبت خرقه و ارادت و نسبت تنسین ذکر

دو شیخ گرفتن مذموم، اما در نسبت صحبت محمود، الا بشرط احازت [ص ۴۵] با قوت صحبت اول چنان که این فقیر بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین برغش از خدمت مولانا و شیخا صدرالحق والدین وارث علوم سیدالمرسلین سلطان المعقین محمد بن اسحاق القونوی قدس سره و از شرف صحبت و ارشاد و هدایت و اقتباس فصایل و آداب ظاهر و باطن و علوم شریعت و طریقت تربیت یافت .

وحضرت شیخ محی الدین ابن العربی در تصانیف خود ارشاد می سازد بر این کلام پروردگار یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سواتکم و ربشا و لباس التقوی ذالک خمر . که هر چیزی که در ذهن من القا پذیرفت آن باشد که حضرت رب العزت خرق پوشانید قلب عبد خود را و هر چیزی که در وسعت آسمان و زمین گنجایش ندارد اندر قلب عباد می در آید . و ظاهر گردید اجتماع در لباس ظاهر و باطن از وقت شبلی و از وقتی که دیدم خضر را که پوشانید خرقات اعتماد آوردم بر آن و بر وفق آن پوشانیدم بدگران و نزدیک ما خرق عبارتست از ادب آموزی و صحبت و لباس آن معروف و مشهور از حضرات محققین شیوخ ما است . و صاحب بهجت الا حرار گوید بعد ذکر طریقت خرق حضرت غوث الدهر حیلانی تا ابوالقاسم جنید که وی خرق پوشید از خل و شمع خود سری بن مفلس السطی، وی از معروف کرخی وی ادب آموز گردید از امام علی رضا وی مسلسل از آی خود بلا نسبت خرق . و لفظ صحبت درین طریق بااستعمال می در آید از وقت جناب رسول عربی تا حضرت جنید و بعد از وی بجای آن لفظ خرق مستعمل باشد . بر ارباب بصیرت محتجب میاد که از روی احادیث ظاهری و روایات باطنی در عمل در آمد افعال اعطای خرقات و ظهور تصرفات از حضرت سید کائنات

افتخار موجودات هرگز محل اشتباه نباشد و این نعل از آن جناب
چند کرات بطرز عم و خاص و اکثر نسبت اکابر و ارباب و
اغیار و صفار مدور یافت - چنانکه بم خالد که دختر بود صغیر
از خالد بن سعید بن العاص که مادر و پدرش جانب دیار حبش
هجرت کرده بودند آنجا وی ولادت یافت و باز مادر و پدرش از آنجا
معاودت کردند و در قدوم حضرت آمدند - آنجناب اکرام
کرد او شان را بعنایت خمیس سودا و خلعت داد - آنحضرت چادری
کعب بن زهیر شاعر را که فصیده در مدح [ص ۳۶] حضرت آورده
بود هم چنان عبدالرحمن ابن عوف را و علی ابن ابی طالب
را و ابی عبدالرحمان معاذ بن جبل را هرگاه جانب مخالفان رخصت
کرد عمایم مرحمت ساخت - و مدام هنگام ماموری لشکری سوی
قتل و جدال سالار عسکر را بدین نعمت می نواخت - و علی مرتضی
مکرر باین شرف و عزت استاز پذیرفت و وقت عزیمت بغزوۀ خیبر
هنگام رفتن بدین ریس برسدن خبر و وفای یاران حاکم آن دیر با چندین
اصحاب کبار و بر وقت استرداد ارن بلاد زمان معاودت آن سرور
عالم بعد فراغ حج الوداع بوم منزل غدیر خم نوبتی بهمامت
السحاب و زمانی که بصدیق رفیق جانب غار عازم گردید برد
شریف بعلی مرتضی پوشانید و او را بر حای عالی خود متوقف و
مقیم گردانید - و خیر الدین حضرت عباس و فرزند رشید وی را کسای
داد و دست بدعا نهاد - و برای اویس قرنی قمیص و ردا هم دست
فاروق اعظم و علی مرتضی فرستاد - و در عرفت بوی دست داد
الا خلعت کرامت و خرقه خلافت معنوی و بطنی استشهاد و استناد
دارد باکسای حافظ النار خلیلی و خرقه با برکت بخت حصولی
شب معراج - و چون بنائی این اسرار بر استوار باشد مخصوص بوقت

حضرت معروف کرخی و سری سقّی چنان مستمر ماند که جز طالب صادق را در ارادت هم نمی آوردند تا باعلان دگر اسرار کجا رسد - ازین رو تعلیم آن در خلوات بطرز اخف با خواص عرفا میگرداند - و پوشانیدن خرقه در حضور جمهور مرسوم نبود - پس اکثری آن را صرف بر صحبت اجتماع آوردید - هر چند از روی صحت روایات و کشف و مشاهدات چنان آیه باید و چندان که شاید ثابت و مستحق باشد و علاوه بران بعد از تحجب نور ختم نبوت هم صلحا و عرفا و کملا و علمای جامع شریعت و طریقت بشرف زیارت حب رسول مقبول و حضور محمل فردوس منزل وی معزز و از روی مرحمت خرقه بر لب محرم شدند و تبرکات و مرحمت در ظاهر بدست خویش دزدند، که ذکر خیر بعضی ازین حضرات در حتم این منزل وارد گردد - چون نوبت ابو یوسف حیدر رسید خلافتی فراوان از وی فیض گرشید و حسب ضرورت وقت اشیای بعضی از مسائل طریقت و احوال معروف بعد آمد - و بعد سید الاوتاد بغداد آن را بر سر محراب و منبر آوردید نسبت خرقه نیز الشرام و اسماء الحرمه و مقبول بر و سبب خاص و عام شایع گشت - در کتاب مصوف [ص ۳۷] می رسید این عبدالله سمحانه مکی عیدروسی احمد آندی بروایت مسلسل تا شیخ شهاب الدین احمد بن ابی بکر ارود و حافظ شیخ ابی طاهر السنی وارد که انتقال یافت نسبت خرقه از حضرت محمد مصطفی صلی الله جل شانه عید و آله و سلم بجانب علی ابن ابی طالب و از وی حسن بصری و از وی حبیب عجمی و از وی بدؤد طایی و از وی بر معروف کرخی و از وی سری سقّی و از وی ابی الشیخ جنید بغدادی و از وی ابی المشایخ المتعدد - هم نسبت خرقه از حضور نبوت انتقال بدیافت بحضرت امام

قصر عارفان

حسن بن علی بن ابی طالب و از وی بامام زین العابدین
و از وی بامام محمد باقر و از وی بامام جعفر صادق و از
وی بامام موسی کاظم و از وی بدفود طائی و از وی بر معروف
کرخ. و بعض کسان که از وهم و فلت عام مجرد صحبت تا جنید
قدیم دارند درست نباشد، لی که محققان متفق اند برلسی خرقات از
سرور کاتب تا وی اندر هر دو طریق حسن بصری و حسین ابن
علی و هوالصحیح المعلوم صدالمعظم الآثار من انشوم المتضلعین
من منفردت العلوم و الاخبار و المنصعن علی غوامض الرقوم و الاسرار -
و نیز سید محمود بستند متصل بام بنام تا قاضی ابوعبدالرحمان
عبدالله جبل شانه بن امام احمد حنبل ظاهر می نه بد که امام احمد خرقه
یافت از امام موسی کاظم وی از امام جعفر صادق وی از امام محمد باقر
وی از امام زین العابدین وی از امام حسن وی از علی مرتضی وی از
محمد مصطفی صلی الله جل بانه علیه و آله وسلم - نه هر که رسول
درهم شب معراج سمای بعی آسمان هفتم شهاب آید، حضرت جبرئیل
و ارا رهبری بجهت آورد - اندران بصری دید از بقوب احمر و درون
مناورقی از نور که فعل آن نیز از نور بود - جناب سرور پرسید که درین
مناورق چیست وی مجیب گردید که دران فخر تو و فخرامت تو تا
روز قیام قیامت بعد تو امانت نهاده اند و آن خرقه الفقرا باشد -
پس جبرئیل قفل آنرا کشاد ، سرور عالم را خرقه مذکور پوشانید
و گفت که رب الارض والسما را حکم صادر کرد که پوشانم این
لباس فاخر ترا و تو پوشانی کسی را که مستحق این دانی - اندر
کنونین آن خرقه ولایت و خلعت کرامت پوشید و با لسان فصیح
ناطق گردید که : الفقر فخری و فخر امتی من بعدی الی یوم الدیامت -
و منقول از حضرات کرام بالتصریح و التصحیح که آن نعم

فخر و فقر و آن خلعت ولایت مطلق و آن خرقه معرفت حق نصیب ولی وصی اسدالله الغالب [ص ۳۸] علی ابن ابی طالب بود علاوه کسانی ابراهیمی که آن بند خلعت و عقد امامت باشد - مختصر کلام خیرالانام هر گاه از معراج مراجعت فرمود چندین آن نعمات در امانت بود - روزی هر چار اصحاب کبار بحضور سید الابرار حسب طلب حاضر شدند و ارشاد رفت که این خرقه فقر عطای پروردگار باشد و ایما دارم که از شما یکی را پوشانم - اول روی التفات جانب یار غار صدیق رفیق کرد که اگر ترا دهم چه سازی ؟ وی گفت که صدق ورزم و طاعت کنم - زان بعد همین سوال را طرف فاروق اعظم اعاده گردانید - وی بعرض رسانید که عدل ورزم و نصفت کنم - بزهمان استفسار از صاحب حیا و ایمان بعمل آورد - او با سخ داد که سخاوت ورزم و موافقت کنم - نوبت آخرین علی مرتضی بود که وی در جواب بجناب نبوت چنان فرمود که من عیب پوشی کنم و این خرقات را حجاب عیوب بندگان خدی عز و جل گردانم - بسمع چنان جواب با صواب و اصفای این تقریر دلپذیر بر حضرت خاتم نبوت و رسالت بر زبان حق ترجمان آورد که از حضرت رب العزت فرمان واجب الاذعان برین شان ناوذ بود ، نه هر کسی همچو پاسخ معقول ادا نماید خرقات فقر بوی تقویض - رم - و آن نعمت ربانی و فض جودنی را در تحویل جاب ولایت مآب حضرت علی مرتضی در آورد تا خود پوشد و دیگران را پوشاند - این روایت از بیان حق ترجمان جناب هدایت انتساب محبوب ذات منزله از صفات حضرت خواجه محمد نظام الحق و الشرع والدین دام فیوضهم در کتب متعدده چون میر الاولیای کرمانی و راحت القلوب جمع آورده خود آن عارف یزدانی و کرامت الاخبار و مجالس

الابرار و دگر رسایل و تصانیف الوقت و مابعدش بصراحت تمام وارد اندرین محل و موقع صاحب راز حضرت سید محمد کیسو دراز یکی از عمایه خلفای با صفای حضرت مخدوم خواجه شیخ نصیرالحق و الشرع والدین چراغ دهلی در جوامع و دگر رسایل خود ارقام می سازد که خلافت جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم بر دو قسم شد : کبری و صغری، خلافت کبری که انحصار بر اسرار باطنی و شوارح صوری دارد باجماع است مخصوص حضرت علی مرتضی قوه معصمی بود ، الا در استحقاق خلافت [ص ۳۹] صغری که منحصر باعتماد و انتظام دین و دولت ظاهر باشد باهم ارباب و اصحاب است اختلاف عظیم افتاد و راه نهای طریق یزدانی حضرت میر سید اشرف جهانگیر معنایی که در وقت خود منصب قطب الاقطاب داشت در لطایف اشرفی گوید: که حضرت جبرئیل حسب الامر رب جلیل از خاقان محدث خرقات خلافت آورد - جناب افضل الانام آن را چار قطعات کرده یک یک بهر چار یار کبار تقسیم ساخت و ایما فرمود که در جای محفوظ بااحتیاط باید داشت تا روزی که طلبیم بفور یابیم - بعد چندی هرگاه روزی طلب کرد هر یکی از روی ترتیب رفت الا بدست کسی نیامد - چون نوبت به علی مرتضی رسید وی هر چار قطعات اجنسی حاضر آورد - حضرت رسالت پناه ارشاد کرد - که ای علی بر تو مبارک باد خود پوش و دگران را پوشان - فضایل علی مرتضی و شرف و خصوصیت که هنگام رسیدن وی واپس از دیار یمن وقت ورود جناب رسول کریم بعد فراغ حج الوداع از روی معاودت در منزل غدیر خم رو داد اندر اکثر کتب معروف ذکر افتاد ، نظم :

قصر عارفان

خدایا نفس سرکش را زبون کن
 تعصب از نهاد ما برون کن
 بدل توفیق حب مرتضی ده
 بجان فیضی ز آل مصطفی ده

و دلیل قوی بر سند عطای حرقات از حضرت سوت آن باشد که بعد امضای مدت مدید چندین اهل نسب و خصوصیت در نوم و رویا حرقات برکت و فیضان از آنحضرت حاصل کردند و در عالم ظاهر بهجس آنها بر سر و جسم خود قائم و موجود دیدند و بوسیله آن تعبیر کامل درحرکت و سکنت و قول خاص و عام و نتیج تمام صورت گرفت - و هم چنان از اکثر اولیای طریقت و اصحاب منزلت و آل اطهر و شهدای نامدار بظهور پیوست که چندین مخصوصان خلعت تبرکات و بصرفات در بر پوشیدند و در بیداری عین آن را بدست دیدند - یکی ازان شیخ الاسلام محدث رفیع الشان ابواللبان محمد بن محفوظ الدمشقی که از جناب رسالت خرقه داف و فی و د با وی که مردم زیارت کردند و بوی مستفیض شده - و این حکایت در دار مصر و بلاد شام شهرت دارد - هم اکثر محدثی و مشاهیر صوفیان آنها در تحریر آورده اند چنان که در ذخیره صبیح الفرق لرحم الخوی [ص ۷۰] حافظ ابوالفتوح نور الدین بیز معروفه : یکی ازان شیخ ابوالعزیز ابراهیم العبتدی ، یکی ازان شیخ علی خواص صاحب وی که پنجاه هزار درود هر روز بر رسول مقبول صلی الله جل شانہ علیه و آله وسلم ادا میکرد ، یکی ازان امام شمس الدین محمد بن محمود الخوارزمی که بهستم رجب سال هفتصد و شصت و دو کلاه سفید از سر

آنحضرت بدست خاص آنحضرت بر سر پوشید . و صاحب بهجت الاسرار
 بروایت مسلسل گوید که هرگاه سید عبدالقادر حیلانی رحمه الله جل
 شانه علیه رحمه واسعة واسعة تامة کامة کلام قدمی هذه علی رتبة کل
 ولی الله سبحانه، بر زبان مبارک آورد جمیع اولیای اولین و آخرین احیا
 باجساد و اسوات بارواح جز اصحاب کبار و آل اطهار برای
 وضع رقاب حاضر و مستعد گردیدند . و حضرت حق عز وجل بر قلب
 مصفای وی تجلی فرموده درانوقت خلعت کرامت بر دست ملایک
 معظم از حضور نبوت آمد و غوث الدهر آنها در بر کرد و بحضور
 جماعت حاضرین از جنس جن و ملایک و انس یکی ازان شیخ الشیوخ
 ابی بکر بن هوازا که وی سردار قطاع الطريق بود بدور مطایع
 یکبار مع رفقه ازان تابید شد و آماده گشت بر این که قدم
 نماید نفس خود را بشخصی که وی را واصل بخدای عز و جل گرداند ،
 و باین اراده بقدم صدق و اخلاص راهی گردد . چون در وقت
 مذکور از اهل طریق کاملی شهر فریق در عراق رونما نبود پس
 دید وی در خواب جناب محمد مصطفی را که مع جناب صدیق
 رفیق تشریف آورده گفت : که اندنیک و هدا شیخک . و حضرت
 صدیق وی را ثوبی و کلاهی پوشانید و حضرت سید الارار ویرا
 شارت مآب گردانید که برا مشیخت در عراق تا قیامت قییم ماند
 و اهل باطن از است ما به تو قضیای شوند و رسید از شیخ الشیوخ
 مدوح آن ثوب و طاق بشیخ ابی محمد الشیبکی و از وی بشیخ روح
 العارفین ابی الوفا و از وی بشیخ علی بن الهیبتی و از وی بشیخ
 ابن صباح ابا محمد علی بن ادربس الیعقوبی یکی ازان سیدی شیخ
 علی بن وهب که وی طاق از عطای حضرت ابی صدیق پیامت ، یکی
 ازان شیخ عارف ابی بکر عهده الله محمد بن احمد البلخی که خلعت از

دست حضرت علی مرتضی پوشید و کاس شراب محبت از دست ملکی
 همراهی وی [ص ۴۱] نوشید - چون بیدار شد خلعت بر جسد خود
 موجود و تمام عالم بدیده باطنی مشهود یافت - یکی از آن سید شاه
 عهد غوث گوالیری رحمه الله جل شانہ علیه که هنگام ترقی بدرجات
 عالی از چندین اکابر اولیای اهل برزخ چون قطب حق بایزید بسطامی
 و حضرت سید عبدالقادر غوث الدهر جیلانی و شیخ الشیوخ
 سمروندی و غیرهم خرقه برکت و منزلت پوشید - وی در او را در خود
 می آرد که در شبی حاضر وقت بودم که نگاه از مکشفات آوازی
 برآمد که وقت حضوری و معموری باشد - سر بر آوردم - دیدم که
 دریای عظیم القدر ظاهر شده و درویش نعلنی مرصع در غایت
 رفعت برها و رو برویش دو صورت جمال و جلال قائم - و شخصی
 با وقار بر سر تخت محافظت آن می نماید و تمام خلایق بدرها می
 درآید الا هیچ یکی تا قریب تخت بار ندارد جز چند عزیزان شناسای
 ما - سبقت کردم و نزدیک تخت رسیدم - بزرگی که محافظ بود مرا براه
 شفقت جانب خود طلب فرمود - بیراهن خویش مرا بخشید و پنج
 طبق انوار از فیضان جمال و جلال بر سرم ریخت که همین قدر
 نصیب تر باشد - و حسب استفسارم ارشاد کرد که این دریای
 هستی و این سریر حضرت قدیر و این دو شاخ جمال و جلال
 باشد - هر نبی و هر ولی که درین محل میرسد بفیض این نعمت
 بقدر وسع معزز می شود - ما چار کس محافظ اینجا باشیم ؛ یکی خواجه
 بایزید بسطامی، دوم خواجه جنید بغدادی، سوم خواجه ذوالنون مصری
 چهارم این فقیر مسعود فرید گنجشکر - بطریق نوبت یکی ازین هر
 چار اینجا حاضر می باشد - نوبت هر کس که عزیزی را خداوند کریم
 اینجا میرساند موافق استعداد فیض می ستاند و از دست محافظ

خرف برکت می پوشد - و اگر درحالات اولیای طریقت انتخاب کرده شود بنا حکایت خواهد بود که دران حضرات ایشان در عالم خواب از اهل برازخ - قبور با تصرف لبس خرقه مشاهده کردند و بعد بیداری عین بیدرای العین دیده اند مقصود اصلی درین منزل از خرقهات بابرکات جناب احمد مجتبی عهد مصطفی بود که در هر قرن بر خواص امت ایثار کرده اند :

شاهد اهل نظر حسن و بجمان روی او
مقصد ارباب دل طاق غم ابروی او

حسن روی هر پری رو عکس حسن روی او
رنگ و بوی گلشن خوبی ز رنگ و بوی او

منزل هر مشرب و ملت برای کوی او
[ص ۴۲] انتهای راه هفتاد و دو ملت سوی او

جان عالم در کمند طره گسوی او
جان عالم پای بند پیچ و تاب سوی او
بر لب هر جوئیاری در گلستان وجود
رونق افزای چمن سرو قد دلجوی او

منزل سی ام در فضایل اصحاب آن سید ابرار از صفات و کبار و حسن ظن در مشاجرات واقع باهم این حضرات و ذکر فضیلت هر چار از روی ترتیب خلافت ظاهر و عصمت انبیای کرام از صفات و کبایر در جمیع حالات و انتساب بعضی صغیره باین حضرات چون آدم صفی باقتضای مصلحت تمام و حکمت عام و تقدیر معاربات امیر شام برخطای صریح و دیگر خطایای صیحت.

صاحب عقیده صحیح را واجب و لازم چنان باشد که در فضایل و کمالات اصحاب جذب رسول مقبول اشتباهی توحش ده در خاطر خود نیاورد و افراط و تفریط طبیعی را کلی لحاظ دارد و طریق تعظیم با هر یکی ازین حضرات از دست ندهد و مشاجرات و مخاصمات که در باهم بعض این حضرات رو داد آنرا هو هو محمول بر خصایل ذمیه و صفات نفسانی عام خلایق روزگار نسازد. و هم در محاربات و مجادلات بعضی حضرات الزامی صریح بر احدی عاید نگرداند. و دست و زبان در مابوی خویش دارد. از روی تحقیق پی برد که آغاز و انجام را عنوانی تواند بود. انصاف را کار فرماید که بشرط سعادت ازلی معصود اصلی خواهد یافت. از صفای قلب و صلاح وقت هر انصافی که در ضمیر این حضرات مخمر بود اگر یکی از هزار در یابد عاقبت کار شناسد و لب بر انکار و تشیع نکشاید. جمع اصحاب از صفات تا کبار مظهر انوار نبوت مهدی. و مظهر آثار برکت سرمدی اند. حسب قول جناب رسالت مآب که اصحاب ما مانند نجوم اند در دینک هدایت بر هر کسیکه این اقتدا سازید راه یابید. باید بصورید که عرف و قبول که این حضرات برکات را در سعادت و عبادات بصحبت جناب فیضآب نصیب بود هرگز کسرا حصول نرسد. هم امان کامل و قوی که از تواتر برکات نزول وحی. حاوی روز بروز در ترقی و تزیید بود. حضرات اهل بیت نبوت و اصحاب رسالت بعد حجاب نور احمدی عمده خلایق اند. حضرت طلحی [ص ۴۳] و حضرت زبیر که در حرب جمل صریح آماده حرب و پیکار بر نقص بیعت جناب حیدر کرار بودند انجام کار یکی بر دست یکی از لشکریان امیر دست بیعت داد و رو بجهت نهاد. حضرت علی مرتضی بوضوح این حال

گفت : که وی بهر حال بهجنت می رفت الا پروردگار مانخواست که
 بی حصول بیعت ما درانجا تشریف برد - یکی بر دست یکی از
 لشکریان امیر شهادت یافت - حضرت علی مرتضی بوضوح این حال
 گفت که بشارت یاد قاتل ویرا ناشر دورخ - پس چنان انصاف
 مخصوص این حضرات بود که از عرایشان صورت پذیر نشود -
 اندکس لعین در امام حسین از حر الاولین و آخرین بر غبت و تعریض
 خلائق بر انکار انسانی کبار شعار داشت - چون منزلت نبوت بر جناب سرور
 کائنات ختم بدیروت در عقاید فاسد از ابوان خلافت و امامت بر
 روی عالمیان وا ساخت و بعضی با عداوت و بعضی در محبت اصحاب
 بجهت ضلالت انداخت - آیات و احادیث بسیار در فضایل اصحاب کبار
 از مباحثین و انصار وارد ارشاد می دارد حضرت خیر الانام که
 سب اصحاب ما نثارند زیرا که اگر کسی از سه رار کوه احد
 امان در نماید در سوت برار یک مد ایشان نباشد - اندر کتب
 فیض اسباب فصلی الحفظ حضرت خواجه ابو محمد بن محمود حافظی
 بخاری مدنی بروایت ابن عمر می آید که گفت رسول مقبول فرض
 گردانید خدای کریم رسماً محبت و اخلاص اصحاب ما چنان که بر
 جمیع امت فرض گردانند نماز و روزه و حج و زکوة ، هر کسیکه
 ایشان در محل عداوت و عناد در آید هیچ یکی از عبادات و
 طاعات وی قبول نشود ، بلا حساب ، مورخ رود - بروایت جابر انصاری
 در مشکوٰۃ المصابیح وارد که گفت جناب رسول مقبول برگزید
 حضرت حق اصحاب ما را بر جمیع عالمیان سوای پیغمبران و رسولان
 و ازان اصحاب انتخاب کرد برای ما چار بار کبار - در فردوس
 الاحبار مذکور که جناب نبوت انتخاب فرمود : که ما شهر علم و
 اهورا که اساس آن و عمر دثوار آن و عثمان مقرب آن و علی در

آن - اکنون از روی کمال استقلال طبع و فهم رسا و حسن ظن و لطافت قلبی در خیال باید آورد که فضیلت این حضرات با برکات باقتدای احکام شریعت [ص ۴۴] بر منصب ظاهر حسب ترتیب خلافت باشد که هر یکی بیعت دیگری برضا تسلیم کرد، زاعی و خلاق رو نداده هرگفتگوی اصلی و غیر اصلی که درین محل اندر کتب معتد و غیر معتد اعیان و اغیار فایق رونما شود از ارکان ایمان و عمایده عقاید اسلام نباشد - و هر چند که خلافت خلفی راشدین در ظاهر حال بطریق اجماع است قرار یافت الا در حقیقت از روی تفریق و ترتیب ارشادی و مقصودی حضرت رب العزت و آن صدر بشین بارگه نبوت بود، که اخبار صحیح و آثار صریح از آنحضرت بر تقدیم و دحیر منزلت خلاف دلالت دارد، بیت:

هر نفس از حضرت جان آفرین
بر وی و اصحاب وی باد آفرین

باقی ماند اینجا تصریحی دگر ضروری که عصمت کامل از جمیع صفایر و کبایر در اعتقاد مخصوص برای حضرات انبیا علی نبینا و علیهم السلام باید داشت، اطلاق آن بر غیر ایشان صورت جواز ندارد - هر صفایر که با بعضی ازین حضرات نسبت کرده اند چون خوردن حضرت آدم صنی جنس گندم با وصف ارشاد: تا کلاوا هذه الشجرة از سر مهور و نسیان بود، فی بقصد معصیت و عزم مخالفت فرمان حضرت حق، بل که در عین معصیت ایشان رحمت عام و حکمت تمام درج بود، بعضی انبیا که قبل از امر نبوت مرتکب امری از منهیات شدند می سزد که در منزلت افراد غیر کامل بودند و تا منزلت مذکوره که مکر و که صحو از لوازم منصب اولیای

قصر عارفان

طریقت باشد امکان دارد که در حالی سکر چنان بعمل آوردند و آن در حضرت باری از انتقام رستگاری دارد بعضی محقق از صوفیان که بعد شرف نبوت بعضی از انبیا را منسوب با هیچ صغیره دارند از باعث سکر لایق اعتراض می شود که باثبات کبار ارباب تصوف و تحقیق انبیا دوام صاحب اند باسقامت احوال و بصدور قصوری عذر خواه و تائب و مستغفر گردیده اند - و سبب از معاصی بهچندین روایات فضیلت دارد بر متقی و عذر ایشایان در حضور پروردگار غفار بطل عفو استیجاب یافت - و حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی قبل از نبوت صاحب افراد کامل داشت - العرض عصمت قطعی بر حضرات اصحاب نبوت خصوص کلیات ازان جماعت بعاید گردانند از اصول شریعت و طریقت ثابت نمی گردد - بهر حال محارباتی که با علی مرتضی و امیر شام رو داد بر ظاهر نه حق جیب حضرت قوه بازوی [ص ۴۵] مصطفی بود - ادرین مجذلات ظهور خطای صریح از طرف امیر شام در دل عقیده باید داشت - خطایی دیگر هم بوی منسوب باشد از سبب صاحب خلافت نبوی که جامع فضائل صوری و معنوی باشد علی الاعلان و ادعای باطل قل حضرت عثمان اصلاح و اجازت وی برای رجوع بخلاق و استقلال امارت و فروغ رباست و رو آوری با لشکر حرار در میدان مجادلت مقابل حیدر کرار بطرز بدوت و ترغیب صغار و کبار بر نقص بیعت آن با وقار و ارسال ابن ملجم بدکردار برای شهادت آن شاه دلدل سوار و توثیق پیمان و عهود دروغ از روی تحاریر وثیق با حضرت قره العین مصطفی نور دیده مرتضی او محمد حسن امام وقت و باوصف یافتگی امارت زهر دهی حضرت وی بوساطت یکی از اهل قرابت بوعده زر و نعمت و قرار داد ایالت بعد خود بطرز ولی عهدی بر نام مردود

اثام یزید پلید بروی باد - جزبکه استحقاق آن دارد از روی افعال
و اقوال خود و نصایح آخر وقت بطور وصیت با وی مشتمل باشد
و تصرف بر اکار و عاید غرب و خاص آل رسول منقول بعضی
از ارباب علوم و اجتماع این خطایای صریح را خصای اجتماعی
قرار دهند و امیر شاه را درین امور مجتهد شمارند که خصای مجتهد
قابل انتقام عیبی و خجالت دنیا نباشد - بعضی حصرات درین محل
ارشاد سازند که این عیب بجاهل و غفلت باشد و هووالاصح -

منزل سی و یکم در دگر خلفای راشدین علیهم الرحمة الی یوم الدین

افضل خلاقی بر نیابت انبیا فایق امام المسلمین [ص ۶۶]
امیر المؤمنین اکسیرالایمان و التصدیق حضرت ابوبکر الصدیق اهل
طریق وی را سر آمد اهل مرید و مجرب می شمارند و اندر حقایق
سرخیل ریب معاملات و مشاهدات می دارند - در مقالات وی است
دار ما فی و احوال ما عاریبی و انفس ما معدود و کسل ما موجود -
از مساحت وی است فراخ گردان بر ما دنیا را و نجات ده ازان و
از آفت آن ما را که این اسارت بود از فیر اختیاری غیر اضطراری
تا همه شکر نعمات گوید و هم باخلاص ازان وا رهد که دنیا را
بدار و حال خود را مستعار می دانند - منقول که در تعبیر خوابی
راهبی بوی ظاهر کرده بود که در سادات قریش عنقریب رسول عربی
پدید آید - تو در حیات وزیر او باشی و بعد ممات خلافت یابی - و
پس از بان زاهدی که در علوم کتب آسمانی کامل و قریب چار صد سال
بعمر بود بدریافت در آمد که وی از اعوان نی آخر الزمان باشد و از
درختی دوزار بشارت یاب گردید - رسول معبول در فضایل وی فرماید

که ما کسی را دعوت اسلام نکردم که در اول توقفی و تردیدی
 نکرد، مگر وی که بغور ایمان آورد بنا برین حدیق اکبر سه - و دو
 ایام هجرت ز رب العزت وحی آمد که حدیق با تو مهاجر گردد -
 ازان بعد دوام وی را حصر حق باین حظت خواند و نیز حضرت
 خیرالایام گفت که الحق یجلی الخلق عاماً و لای نکر خاصاً - مقدار چهل
 هزار دینار با خود داشت تمام و تمام آنرا حضور خیرالبشر
 حاضر آورد - شعی سه در پوشید و سیخی آهنی بران رده - همان
 ساعت حضرت روح الامین بر لباس وارد شد و رسول مقبول گفت
 که امروز بر موافقت عمده اصحاب تو جمیع ملائک حکم پروردگار
 نازل شده که گنیم سیاه ... و سیخی سیاه بر آن زبده است :

شکر آن چهل هزار دینار دهند

تا سیخ گنیم عشق را بار دهند

حدید بار اگر نه بخورد ورنه در مدت مناخر و مرز
 گردید - تمام است در معمولی بودی و چون وقت - عمر در آمدی آهی
 بردی از صدر مبارکش بر آمدی و نفس سرد از دل بر شدیدی
 که اطراف [حریم] و حواصط بوی شتاب برین ارن امش
 گرفتی و سنف شکافت دود آگین و تارک کشی - غریه وی را بر
 خلافت یعت کردند بر مسیر رفت و گشت : که بر امرب حرمین نیم
 و نبودم - و روزی و شی ارادت آن بر دل ما گور نکرد سر و
 جهر از حق نخواستم و راحت دران ندارم و ما را رست بدان نبود -
 آخر وقت وصیت کرد : که تاوتم را بدروازه رسول برید و بگوئید
 که بر آستان تو فلانی آمد، اگر مجاز گردد حاضر آید - بصورت کشادگی
 دراجا و الا در بقیع مدفون سازید - آنچنان بعمل آوردند در وا

گردید و دنیا رسید که در آریه حبیب را سوی حبیب : حضرت عمر
اکثر گفتی که کاش ما یک موی بودمی از صدر مبارکش - و حضرت
علی مرتضی بوفاتش گفت که بودم بحیات وی مانند کوهی که
نی حرکت تواند داد آنرا عواصف و نی زایل نواند گرداند آنرا
قواصف ، و نیروی سابق ، باشد از آنان که خلافت عالم دران اختلاف
نمایند -

بود ابو بکر با علی همراه تو زبان فضولی کن کوتاه
آفرین خدای بی همتای بر ابو بکر باد و شیر خدای
منزل سی و دوم در ذکر امام اهل تحقیق در بحر محبت
غریق قدوه اصحاب حضرت ابو حفص عمر ابن خطاب
رضی الله سبحانه عنه

از مدالای وی است که عزلت راحت بود از هم نشینان ید -
مراد ازین انقطاع قلبی باشد از محبت خلائق که محالطت ظاهری
مان ضروری نماند - و بن خاص صفت وی که راحت عزلت نشان داد
بظ هر در امارت و خلافت بوعلی داشت - از مناجات ویست : روزی
گردن ما را قتل در راه خود برسان موت ما را بمصر رسول خود -
وایل حال از قبایل قریش تکفل خیرالبشر کرده ندای غیب از
قلب چندین اصنام و حیوان دیو گوش وی بصدقت نبوت در دادند -
و چند آیت قرآنی هم دید و از بیان صادقان وصف حضرت شنید
و بار نشیب و فراز و حسن و قبح عزیمت آگاه گردید - آخر پیامبری
بغض نوسیل سعید بن زید ایمان آورد - حضرت حق با سلام وی فرحت
و سرور فرستاد - جناب رسول مقبول اکثر دعا کردی که خدایا
بدین ما را باسلام و هدایت وی تقویب ده - چون بشرف قبول دعوت

در آمد گفت نه و با آب ده اعلام اسلام در عالم عالی فرما
 ، امر حق بی خوف و خسر [ص ۸۸] ظاهر نما - روز بروز از
 صلات و رعب او فتوح اسلام پدید آمد - لب وی فاروق اعظم
 از آن است که دین محمدی بذات او تقویت پذیرفت و فرق در اهل
 ایمان و اهل کفر ظاهر و عیان گشت - و خوف کفار از دل اسلامیان
 و ایذا دهی ایشان رخاست - بعد از هجرت جناب سرور کائنات
 کسانی که از حرم سبزه می شدند بخواب فریشتن اخفای اراده میکردند - وی
 با اعلان راهی گردید - کسی را یارای حاجت و تکرار و مخاصمت و مجادلت
 نبود - قال صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم الحق ینطق علی لسان عمر -
 و الحق آچنان بود ، که در اکثر اواخر که اصحاب مشاورت
 میکردند - حکم پروردگار بر قول و رای وی نازل گشتی - فضایل
 وی حدی ندارد - بحسب خبر البشر روزی از حدت رب لعرش
 پنهانی رسید : گر ، را بعد از صاحب صدر خلت خیالی بودی
 صدیق اکبری بودی ، و در صوفی نه پس ر تو نه صاحب صدر
 شریعت و مخصوص محبت ما هستی حبیبی بودی و روق اعظم بودی -
 در ایام خلافت وی اولین روم و شام و عراق و فارس و خراسان
 تا حدود هند و سند در تصرف اسلام در آمد و شوکت و حشمت
 روز افزون پدیدار آمد - کرامت باطنی وی ز حواری هم چندان است
 که در تحریر نگنجد - رود بیل را نوشت که عذاب قدیم را
 بگذاشت و قوم مصر از رود نیل ، سستی نجات یافت - روری از
 بالای منبر یکبارگی گفت : که ، یا - ربه این زیم من استری الذنب
 فقط ظلم ، العجل - جیل (ای ماریه این زیم هر کس گرگ را شبان گوسفندان
 سازه ظلم بود ، بالای کوه بر ا) حاضر و تکرار در آمدند - و این
 کلام علی مرتضی کرم الله حل عطشه وجه رسانیدند : که ماریه

در عراق بود ، همچو سخنان مخاطب وی چنان جالب باشد .
 علی مرتضی رضی الله جل جلاله عنه گفت : ملاک ادب و شرف در
 بر وی انکار آرید وی کاری آغاز ندارد که جواندهی آن در در
 نتواند . چون ساربه از حرم سوی در لشکر خود بدر نهانند
 بفصلی راه رفت از یک ماه بود . بعد چندی واردان آمدند و خبر
 کردند که روزی مجاهدین دین از لشکر ساربه در قتل و جدال
 محالین را معاقب کردند و متاع فراوان در تاراج برده بالای
 جبال جمع و فراغ آوردند . اعدای یورس نمودند در میان جمع
 اسلام و آن در آیند . تا که ندای حضرت فاروق رضی الله سبحانه عنه
 سماعت داد . و از خدع دشمنان [ص ۹۴] آید و بالای دوه
 پشت پناه شد . و حسب استفسار عبدالرحمان بن عوف حضرت عمر
 بن خطاب را از طراز گردید که بفرمود این حال بی اعتبار است
 و همچو این مردم در ده از اسرار کفار وارهند و پشت بالای
 دوه ده از حمله رسیدن وی اول کسی بود که لقب
 امیرالمومنین برای وی قرار دادند و سال هجری در وقت وی بصلاح
 حضرت عمر اثرم است حل به وجه ایجاد نمود . اعدای صوفیان
 در لباس و عیالات در دین و معاشرت و رفاقت نفسی بوست .
 در عدالت . حساب دست قوی داشت . هر ده که ابی بجم
 عبدالرحمان بن عمر فرزند خود را حد زند . غلامی . و افصح نام وی
 را خواند . و بتو حاجتی دارم اگر بر آری آزادت کنم و دو صد
 دینار بشکات دهم . وی قبول کرد . اشارت فرمود که صد ضرب
 تازیان بر این پسر بی محابا باید زد ، حرمت شفقت را رعایت نباید
 کرد . او را استون مسجد بست . در ضربت اول پوست بشکافت .
 پسر بسم الله حل شانه کرد . فریاد گفت : که خوش نامی بر

قصر عارفان

روان را بدی - بشربت دهم بسر گفت : مضیحت شدم، عمر گفت : ای
 سر مضیحت نه مت زسب بر ازی بود - ای غلام بزن هرگاه نوبت
 بهت رسید بسر گفت : ای پدر بر ما رحم فرما - پدر گفت : خدای
 یو از ما رحیم سرا ای غلام نمک زن - با چهل شد پسر رازی بود که
 بی سر از حرقت ضربات جگرم سوخت - پدر گفت که آتش دوزخ ازین
 حریق تر خواهد بود - چون بشمار پنجاه در آمد فریاد بر آورد :
 ده ای پدر نجاتی فرما - جواب یافت که اگر ر دوزخیان بخیف
 نمایند همه بر تو بخیف روا دارم - شمس گفت : ای پدر بگذار
 دمی بر آرم - پدر ارشاد کرد که در صورتی که اهل دوزخ را مجال
 دم زدن بودی سرا سر بجز کردمی - در نوبت هماد گفت : که ما را
 بکار آمد ما بکریم - حضرت عمر گفت که کر در حفظ یو اهل رود
 گریز - ما سر ضربت بهشتاد و صد و عیدائرحول بهوش کردند اصحاب
 لبه سفارش وی دادند که ای امیرالمومنین سبب ضربت باقیست
 بعمل فرما و او را خلاص ده - پیخ داد که سبب را در عمر این
 اعتقاد باشد که عاصیان را گزارد بی گناهان را معزیر - شد - وفتیکه
 بود ضربت آخر شد بسر از حیاب خود نومد گردید و ر غالبقدر را
 وداع کرد و گفت السلام عینک یا است حضرت عمر - سوز دل بحیب
 گشت که ای جان پدر سلام خدای کریم بر نوباد - هرگد - غور حضرت
 خیرالبشر رسی سلام ما برسان و گزارش ده [ص .] که پدرم
 قرآن میخواند و حدود شرعی با قامت میرساند - پسر وی از اتمام صد
 ضربت تمام گردید - بعد اقامت حدود وی را باز کردند پدر پدر
 مراقش رنجور شد و آواز بر آورد که اگر پدر ترا بجزای فعل تو ادب
 کرد که آن اجل ترا باعث شد ایزد تقدس و تعالی بر تو رحمت
 کشاد - همان ایام چهل کس از سادات اصحاب که بک ازان حضرت

علی مرتضی بود اندر حوٲ شاعده نمودند که بسر در حضرت خیرالبشر حاضر و آنحضرت از حال پدر و دیگر اصحاب پرسیان است - حضرت عمر در تقسیم غنائیم که از توح اسلام می رسید خود را و اولاد خود را گاهی ترجیح نساختی و نصایب اهل نبوت بواقعی لحاظ داشتی - هنگام فتح فارس و تصرف بر اقلیم یزد جرد شهریار نوشیروانی مال فراوان بدست آورد که قیاس نتواند کرد - آغاز انقسام آن از قرۃ العین نبی و علی کرد - یک هزار درم بهحضرت امام حسن و یک هزار درم بهحضرت امام حسین داد - پانصد بعبدالله جل شانه پسر خود بخشید - وی اعتراض کرد که ای پدر بخدمت سید الانام شرف صحبت و هجرت دارم و در چندین غزاوت حاضر و شریک بودم که هر دو صاحبزادگان دران زمان خورد سال بودند ایشان را دو چندان میدهی - حضرت عمر گفت که حق شان آن بود حق تو این - بدین تقریر حیرت عبدالله سبحانه زیاده شد آنکه بصراحت بین طراز گردید که ایشان را حد چون محمد مصطفی و جدہ چون خدیجۃ الکبری و مادر چون فاطمه زهری و پدر چون علی مرتضی ترا نشاید که دعوی تساوی درخت و محنت صاحبزادگان کنی - کسی از خلائق بعد انبیا فوق و فصیلت بر ایشان ندارد منزلتی و منقبتی که ایشان را حاصل کسی را نبود - ای پسر بعد ازین هرگز خود را بر ایشان بیاس منما و حد خود را بشناس - ما که پدر توام و منصب خلافت دارم و حقوق بیت المال در تصرف و تدبیر منست اگر رعایت اهل خود روا دارم و حق شرف فرزندان جناب رسول مقبول شمارم در عشر حوایده ششم - ربه تدبیر باین منزلت ملکداری صبر و قناعت ازای گردانیده تا پیرامن کرباس خشن یا چهارده پیوند می پوشم - قوت از نان جوی سبوسی میکم - اثر صولت و صلابت ما در عالم

قصر عارفان

منتشر کسری و قیصر و فقیر و دیگر فرمان روایان نزدیک و دور معدوم و منهدم شدند و جمیع ممالک ایشان در تصرف اسلام در آوردم - آب روان نیل که هر سال [ص ۵۱] دختری صاحب جمال با مال و منال از مصریان می گرفت تا جاری می گشت از بیم دره ما چنان جریان پذیرفت که هرگز روی باز آمدنش نماند - بهر وادی گذرم افتد دیو لعین چهل روز بدان راه نرود - این جمیع اوامر از لوازم خلوص و صفای ما بحضور حق بود که او را بهر و جهر یکسان هستم و روز و شب در بیم و ترس آن باشم که اگر در حریم ممالک اسلام گوسفندی را پای مجروح گردد ازان غافل مانم در یوم قیامت از جواب آن در مانم - در ایام مجروحی حضرت عمر علی مرتضی تشریف آورده فضائل و مناقب فاروق از حد رسیده بن کرد و گفت که کاش حق تعالی از دنیا ما را چنان عطفی رساند که صحایف اعمال ما برابر وی باشد - پادشاهی ما هر دو صاحبزادگان سعید و رشید بعیادت ایشان آمد دید که وی می گریست - پرسید که ای امیر مومنان چرا گریه می کنی؟ گفت ای پسر رسول خدا بدان گریانم که درین آوان بعد از فراق شمع یوم حشر وحی سماوی انقطاع دارد - از ختم کار خود ترسانم که استحقاق درخت جنت دارم یا مستوجب درکات دوزخم - حضرت علی مرتضی گفت: ده بشارت میدهم ترا که از اکابر اهل جنتی، مکرر از خیر الامم جمع دارم که مهتران و بهتران کهول بهشت ابوبکر صدیق و عمر فاروق بل مدارج ایشان زیادت باشد - ازان و سروران جوانان جنت حسن و حسین خواهند بود، بل منازل ایشان زیاده باشد - ازان حضرت عمر باستماع این کلام از غایت ابتهاج و فرحت و سرور گفت:

که هر دو صاحبزادگان سعید شاهد باشید بر این تقریر که پدر عالیقدر شما از حضرت سید الاولین و آخرین روایت کرد تا روز قیامت اگر عمر مضطر شود شرط شهادت و تأیید ادا سازید - در وقت اخیر ابو عبدالرحمان عبدالله - سبحانه عمر فرزند خود را نزد حضرت عایشه فرستاد که اجازت قبر در جوار امیرالمومنین حضرت صدیق خواهد که آن حجره بیست - عبدالله - سبحانه رفت و پیام پدر گفت - وی در جواب فرمود : که آن جای برای خود تجویز داشتم - چون حضرت عمر را خواهش و آرزوی آنست بر وی ایشار کردم - اجازت پدر رسانید - وی وصیت کرد که بعد از ما چند بار ذکر از وی استجاری در باب اگر بر قول او ثابت ماند فهو المراد ، اگر باقتضای این معنی که کسی از مرده رعیت نورزد قاتل فرماید در گورستان اسلام بری - عبدالله سبحانه بعد از انتقال پدر باز نزد عایشه آمد وصیت پدر [ص ۷۲] نقل کرد وی بگریست و گفت که رحمت حق باد بر حضرت فاروق اکبر که در حیات و ممات ظلم را ناپسند داشت - بر اجازت اول قیام دارم - حضرت عایشه فرا یاد خاطر داشت قول رسول مقبول که در اینجا ما را و ابوبکر و عمر و عیسی این مریم را مدفون سازند - تراچستان بدفن آن محل مجاز گردانم ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر -

منزل سی و سیوم در ذکر عزیز عثمان

افران جامع قرآن حضرت ابو عمر عثمان این عفان بوفور علم و حلم و حیا و رضا و کرم و رحم و نعم و حشم مدوح و مخصوص بود - متصف برضای کبریای و متجلی بصفای مصطفی - سالک راه اخلاص و اقب طریق اختصاص چون روز حرب الدار اجتماع برآستان

وی گردید ، انصار وی قصد مدافعت کردند . همگنا نرا محامنت کرد .
هر یکی از غلامان وی سلاح برداشت بامان اعلام کرد که هر کس
سلاحات بر ندارد از مال و ملک ما وی آزاد باشد . اندران وقت نور
دیدۀ مصطفی حضرت امام حسن مجتبی تشریف آورد و گفت که ای
مقتدای بر حق بی اجازت و ارشاد تو با گروه اسلام مجادلت و مدافعت
بسیف کردن نمی توانم . اگر فرمان دهمی از تو این بلا را رفع
گردانم . جوابداد : که ای این اخی ما را بخون ریزی اهل اسلام
حاجت نیست . امر پروردگار فایق بر جمیع تدابیر و بر حق است و
این علامت تسلیم بود بورود بلا و مدارج خلب مانند حضرت خلیل .
پس درین موقع عثمان چون ابراهیم خلیل و حسن چون جبرئیل و
نوحا چون آتشی بود الا حضرت ابراهیم در بلا نجات یافت و
حضرت عثمان محبت نجات . تعلق بها دارد و ثواب تعلقی فد ، هرگز
مهربان در دولت برای ایشان بتصد قتل داخل شدند مصحف محمد
روبروی ایشان بود . سوره بقره می خواندند . اول آن اشیا بر هر دو
دست ایشان ضرب شمشیر زدند که خون جاری گردید و بر آب ؛
فسیکفیکهم افتاد . ایشان با یکدست خود آن خون از مصحف دور می
کردند و می فرمودند قسم بخدای کریم که این اول دستی است
که تحریر کرده مفصل آنرا . قاتلان ایشان همگان در مدت قلیل
بد مرگ مردند . جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم روزی
این ماجرا را به حضرت عثمان بیّن کرده بودند و در فضایل ایشان
ارشاد کرده اند که برای هر نبی رفیقی در جنت خواهد بود رفیق
ما عثمان [ص ۵۳] این عفان است و نیز هفتاد هزار مستحق دوزخ
بشفاعت وی در جنت در آیند .

منزل سی و چهارم در ذکر غریق بحر بلا حریق نار و لا
مقتدای اولیا پیشوای اصفیا محرم اسرار نبوت محرم راز
صفوت نایب رسول زوج بتول ابن عم احمد مجتبی قوت
بازوی مصطفی خاتم خلافت ناظم ولایت باب العلوم
اولین و آخرین امیر الاسلام و جمیع مومنین ولی مطلق
وصی برحق محبوب قرین اقارب امام مشارق و مغارب
اسد الله جل شانده الغالب حضرت علی مرتضی ابن ابی
طالب رضی الله جل شانده عنهما

هم نبی را وصی و هم داماد
چشم بینمبر از جمالش شاد
عشق را بحر بود دلرا کان
شرع را دیده بود دین را جان

آیات و حدیث متواتر در فضایل و مناقب حیدر صدر نازل و
ناطق و کسی را چون وی افتخار و اعزاز دارین و قرب و منزلت
بدرگه پروردگار و بارگه احمد مختار از روی مجاهدات ظاهری و باطنی
و مشاهدات خفی و حلّی و خوارق عادات و شوارق کرامات حاصل شده -
ذل لرسول صلی الله جل شانده علیه و آله وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه و
انا و علی من نور واحد - این فریق صاحب تحقیق روی ارادت و سر
افادت به حضرت وی دارند - وی را کمات لطیف و نکات بدیع در توحید
تصوف است که قبل از وی کسی نگفت و بعد وی کسی نگوید - و عجایب
و غرایب و کشف و شواهد ولایت از حضرت صمدیت بضمیر تجلی
تخمیرش ودیعت نهادند و ابواب اقسام علوم و فیوض و رحمت و برکت

ار بقاء خزان رب العزت بر روی پا کش کشا دهند - در شجاعت و سخاوت
و عزم و جلال عہد و نظیر ندارد - همچنان در وقار و تحمل
و صفا و رضا و صبر و توکل و بقا و فنا عظیم المثال آمد ،
راعی :

وہ علی جسکی کرے خالق اکبر تعریف
مصطفیٰ اس کی کرے ہر سر منہر تعریف
یعنی ورنہ میں ہو اس کی مکرر تعریف
اور ملائکہ بھی کرین اس کی فلک پر تعریف

ذکر حضرات دوازدہ امام علیہم السلام

وی امام اول بود از حضرات دوازدہ امام علیہم السلام -
میسوست کہ در جنگ صفین لشکر وی جای فرود آمد - کہ مردم
بحاج آب شدند - [ص ۴۷] آن جا دیری بود - از اہل دیر نشان
یافتی آب دریافت کردند - وی فصل بعید ظاہر کرد ، لاجرم رجوع
بحضرت امیر آوردند کہ مجاز فرما تا بر تلاش آب راہی شویم
و شاید زندہ آنجا رسید کہ از محابت تشکی کمال قلق و اضطراب
داریم - حضرت امیر گفت کہ حاجت باین دوا دوشی - باطراف
و جوانب نظر کردند - زمینی را کندیدن اشارت فرمود - قدری
غار شدہ بود کہ سنگی پدید آمد - ارشاد کرد کہ آن را بردارید
زیرین آن آب جاریست - ہر چہ زور و قوت کردند برداشت آن
امکان قوت بشری نبود - بنا برین بذات خود التفات ساخت و بدست
حق ہرست آن را دور انداخت - آبی حافی شیرین بر آمد - همگان
سیر خوردند - و بعد رفع حوائج بدستور آن را بسنگ و گل پوشش

کردند - صفان دیر این حال دیده قریب حضرت امیر آمدند و گفتند
 همانا که رسولی : پاسخ داد که فی - باز گفت از ملایک مهربی - فرمود
 فی - گفت پس کدام کسی هستی؟ ارشاد کرد که ما وصی رسول مقبول هستیم -
 وی تلقین شهادت خواست و ایمان آورده ظاهر کرد که در کتب
 قدیم ما مرقوم بود که این آب ظاهر نسازد مگر رسولی و وصی
 رسولی و پیش از ما بسی از مقیمان این دیر منظر وی ماندند -
 شکر حق که ما بر آرزوی خود رسیدیم - حضرت امیر چندان
 گریست که محاسن شربش از آب دیده تر گردید و گفت که شکر
 اوتعالی حضرت وی ما را فراموش نداشت و در کتب خود مذکور
 ساخت - همچنان روزی لشکر وی کنار آبی فرود آمد آنجا نیز معبدی
 قدیم بود - زاهدی با چند کتب حاضر آمد و آن را خواند - در
 نص جناب نبوت مآب و اوصاف اذکار اصحاب امت تا غایت این که
 روزی قیام نماید برین کدر دریا شخصی که اقرب بود از روی
 قرابت و دین با وی و محادلت نماید با شامیان قتل با وی شهادت
 باشد - بعد این معاملات این آورده در لیلة التعریر که جنگ سخت
 با قابض شام رو داد او بشهادت نهاد - حضرت بشرف اسلام وی
 که از روی اخبار کتب سماوی بود - با جمع اصحاب خود زار
 گریست و شکر گفت که پروردگار ما بعنایت خاص خود ما را در
 کتاب الابرار یاد داشت - و بوفات وی نماز خواند و در قبرش
 رساند - و بر زبان راند که او از اهل بیت ما باشد - از
 کوفیان جوانی بود - پی او حضرت امیر که باعدای دین جدال
 و قتل می نمود ناگه زن خواست صباخی - حضرت امیر کسی را
 فرستاده جای نشان داده که مردی [ص ۵۵] و زنی باهم نزاع
 دارند - هر دو را حاضر آورد - گفت که : امشب مشازعت شما طول

قصر عارفان

گرفت - جوان التماس کرد که با وی نکاح کردم - چو نزدش در
آمدن نهرتی خوردم که اگر توانستی همانوقت از پیش خودش
دور کردمی - با ما رنجشی آغاز نهاد تا فرمانت رسید - حضرت امیر
آن هر دو را در خلوت طلب کرد - ازان زن پرسید که این جوان
را می شناسی ؟ گفت : فی - گفت ما ترا نشان دهم بشرطیکه در کلام
راست و درست و صدق ورزی و انکار نهازی - گفت هرگز خلاف
نگویم - آنکه ر زبان آورد که تو دختر فلان بودی - گفت بلی -
گفت که بهم پسری تمشق داشتی ، بدرت تخواست که ترا با وی
مناکحت نماید - وبرا زجر کرد ، روزی بضرورتی بیرون آمدی و ترا
با وی صحبت افتاد ، حامل گردیدی - با مادر گفתי از پدر غنی
کردی - چون وضع حمل شد مادر برا بصحرا رسانید - فرزند را در
چادر پیچیدی و زیر دیواری انداختی - سگی در آمد - خشتی بران راندی
که از اتفاقات وقت بر سر مرزنت رسید تا سر وی بشکست - مادر
بو پاره از پارچات خود خرق کرده بسر وی بست - زان بعد ترا
حال وی ظ هر نگردید - زن مذکور اعتراف کرد که واقعی حال
چنان بود که تو ارشاد کردی - ازین راز جز مادرم کسی آگاه نبود -
پس ازین خبر داد که بامداد فلان قوم او را بردند و پرداخت
کردند - تا جوان گردید و نوبت اینجا رسید که با تو عقد کرد -
جانب جوان اشارت ساخت تا سر خود کشاد - علامت ضرب و
شکست پدیدار بود - فرمان داد که این فرزند تست - حق تعالی وی
را نگاه داشت از چیزیکه بروی حرام بود - زمانی کوفیان بحضور
امیر شکایت کردند که امسال آب فرات طغیانی آورد و زراعت
ما برهادر می رود - از خدای کریم در خواه که قدری آب کمی بپذرد -
برخواست جای رسول مقبول بر دوش و عمامای وی بر سر و برد

وی در بر و عصای وی در دست گرفت، کنار فرات آمد - سعید بن شهیدین با وی بودند - بعضا جانب آب اشارت کرد - یک گز کم شد - کوفیان عرض کردند که زیاده میخواهم - ده بار دیگر همچنان اشاره کرد بقدر دو گز دیگر کمی پذیرفت - کوفیان فریاد بر آوردند که کار ما درست گردید - در بعض اسفار در کرهلا در آمد چپ و راست نگرست و زار زار بگریست و زود از آنجا گذشت و گفت که این عمل خوابیدن شتران ایشان و موضع مردن ایشان - اصحاب ازین [ص ۷۶] حالات پرسان شدند - گفت اینجا قومی را قتل سازند که بی حساب در جنت روند - کسی تاویل این کلام تا واقعات کرهلا ندانست - برای وی رب قدیر دوبار از صابت خود رد شمس کرد که آفتاب را جانب مشرق از مغرب گردانید - فضایل وی حدی و غایتی ندارد - چون از دست عبدالرحمان بن ملجم بلید زخم برداشت و مراتب شهادت یافت صاحبزادگان و لا تبارار عیب آواری سماعت کردند که بیرون روید وصی رسول را نما گزاری - همکن بر وی آمدند - آواری دیگر آمد که عهد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در گزشت ، وصی او شهید شد، نگهبانی امم کدام خواهد کرد - آواری بجوابش بسج در آمد که هر که سیرت ایشان ورزد پسر وی ایشان نماید - بعد سکون ندا صاحبزادگان اندرون تشریف بردند - دیدند که نعش شریف را بعد غسل کفن پوشانیده اند - حسب وصیت ایام حیات بر سریری بگری بردند - آنجا حجری کافوری رخشنده از تور بود - از کندنش وسعتی رونما شد - دران مدفون کردند و آن را برابر و مستور گردانیدند - روزی رشید عباسی شکار کژن بان ناهیت رسید - غزالان پناه بگری آوردند - هر چند جانوران حیاد بر کردند هر یک ناصراد برگشت -

سلطان در پی تفحص این ماجرا گردید - آخر از پیر سالان آن نواحی دریافت رسید که قبر علی مرتضی اینجا بود - پذیرفت و آنجا عمارتی کرد - تا زنده ماند هر سال آمدی و زیارت کردی - حالا او را نجف اشرف گویند - و در حوالی بلخ موضع است که باستان حضرت امیر لقب دارد - هر که میخواهد که بنگرد حضرت آدم و هاب و ی و را و حضرت یوسف و حسن و ی و را و حضرت موسی و جلاله و ی و را و حضرت محمد و خلق و ی و را علیهم السلام نظر کند بعلی مرتضی از کلام معجز نصم و است که خیر الامور غای غیب بحق بود ، بیت :

دفتر ایجاد را سرمد علیست
لابق هر حرمت پیعد علیست

منزل سی و پنجم در ذکر سعید شهید نور دیده مصطفی
ابو محمد امام حسن مجتبی

وی را در طریقت نظری تمام و دینی لایف و حقایق شکر بود - قال فی حال الوصیت علیکم بحفظ السرائر فان الحق مضاع علی الضمائر - بعد از پدر عالیقدر مدت شش ماه زمان خلالت نوب را ختم گردانید - متصرف شام چون بخوبی در خیال خود داشت که وی [ص ۷۵] فساد را مکرده میدارد - قبل ازان که نوب محذرت لشکر شام با قیس بن سعید سردار دوازده هزار موج حضرت امام برسر پیام مصالحت فرستاد که چون ما را بمات پیش آمد امیر اسلام حضرت امام باشد - و بر این سخن وثیق نوشت و عهد بست - حضرت امام بالای منبر رفت و گفت که مدام فساد را دوست نمی داشتم - حالا چون دیدم که متصرف شام در طلب حکومت و امارت بر اصرار و پراختیار می گردد ، از جهت صلاح که امت خون اهل دین ناحق خواهد شد ، این کار بوی گذاشتم - حق تعالی

والی ساخت وی را برای چیزی که مقرون بوی است ، یا برای شری که در ویست - هرگاه فرود آمد شخصی پرسید که با قاضی شام بیعت کردی؟ جواب داد که سلاطین این گروه را حضرت حق بهجناب خیرالبشر نمایند که بالای منبر وی یکی بعد دیگری می رود - این مشاهده بر وی گران و دشوار آمد - آنگاه پروردگار عالم بشارت فرستاد که: انا اعطیناک الکوثر و انا انزلناه فی لیلة القدر لیلة القدر خبر من الف شهر - که بواقعی حکومت اهل شام بلا تجاوز و تفاوت هزار ماه بود - در عهد حضرت امام هرگاه قدریان شایع شدند خیرالتابعین حضرت حسن بصری حضرت امام تحریری کرد که ای فرزند رسول و ضای چشم او رحمت جهان آفرین و برکت آن بر تو باد - شما جمیع بنی هاشم چون کشتی روانید اندر دریای ژرف و ستارگان روشن و علامات هدایت و امامان دین هر کسی که اطاعت شما پذیرد مانند تابعان حضرت نوح نجات یابد تو چه فرمایی؟ بحیرت ما در قدر و اخلاف ما در اطاعت تا بدانیم که روش تو دران چیست شما ذریت رسول مقبول اید و هرگز انقطاع نخواهد پذیرفت - علوم شما دوام که از تعلیم علام الفیوبست عز و جل و او نگاهدارنده و حافظ شما و شما نگاهدارنده و حافظ خلایق و السلام - امام علیه السلام جواب نوشت هر چیزی که رای ما استقامت دارد آن باشد که هر کسیکه بقدر خیر و شر از خدای کریم ایمان ندارد کافر گردد - هر کسی که معاصی بوی حوالت نماید فاجر بود - انکار بقدر مذهب قدر و حوالت معاصی مشرف خیر باشد - اندرین حال بندگان اندر کسب خود مقدار استطاعت از پروردگار مختار اند و دین ما درمیان جبر و قدر که جمیع خیر و شر از تقدیر رب تقدیر مقدر گردید اما [ص ۵۸] باختیار و ارادت بشری بوجود

رسید و هر چند که امیر شام بعد حصول امارت بحسب تفویض و اجازت سبط رسول هزار دو هزار تحسین و آفرین بلیغ بر حضرت امام کرد که همچو بذل و جوانمردی از کسی امکان ندارد، الا با وصف آن خاطرش بیارامید و بواسطت خاتون حضرت امام ویرا مسموم گردانید -

منزل سی و ششم در ذکر سرخیل دشت کربلا جناب
سید الشهداء صابر برضا سعید شهید مصور خوارق
خفی و جلی ابو عبدالله جل شانہ حضرت امام حسین
بن علی علیهما السلام

تا حق ظاهر بود اتباع آن فرمود - چون حق فقدان پذیرفت
تیغ از نیام بر گرفت و تا جان عزیز فدای راه دین نگردانید هرگز
نیا رسید - ویرا در طریقت حق کلام بلیغ و رموز دقیق بود، چنانکه
اشفق الاحوان علیکم دینکم مراد این که نجات در متابعت آن و
آفات در مخالفت آن - و نیز فرماید که غایت اطاعت سالکان راه
حق آن باشد که از حد اختیار خود برخیزند و در واجب الوجود
چنان استغراق پذیرند که خود را در میان ندارند و فنا در بها
سازند :

شاهست حسین - و پادشاهست حسین
سرمشای دین و دین پناهست حسین
سر داد و نداد دست بر دست یزید
حقا که بنای لاله هست حسین

منزل سی و هفتم در ذکر سراج اهل دین سرتاج اهل یقین
 امام مرحوم و سید مظلوم ابوالحسن علی زین العابدین
 بن حضرت امام حسین

در کشف دقیق و باری حقایق زیرالاهر و اترم العصر
 بود . بعد حوادث کربلا چون وی را با جمیع اهل بیت امام در
 دمشق نزد بزیذ پلید آوردند یکی پرسید یا علی و اهل بیت رحمت بامداد
 شما چنان بود؟ گفت بامداد ما چون بامداد قوم حضرت موسی بود،
 از جور و بلای قوم فرعون که فرزندان ایشان را قتل کردند و زنان
 ایشان را در بند آوردند، همچو حنای سخت از قوم ما بمارسید که فی
 بامداد می شناسد فی شبانگاه . خداوند کریم را شکر گویم بر نعمات
 وی و صایرم بر بلیات . و مادرش حضرت شهر بانو بود بنت یزد جرد
 شهر بر بن خسرو برویز بن هرمز بن نوشیروان عادل . بعد فتح
 مملکت فارس در خلافت حضرت فروق اعظم چند دختر شهریار
 در بند آمدند . علی رضی فرمود که دختران سلاطین لایق تکریم
 اند . یکی در عند حضرت امام حسین در آورد که از آن امام
 زین العابدین [ص ۹۰] ولادت یافت . یکی محمد بن حضرت صدیق اکبر
 را عنایت کرد که از وی امام قاسم بوحود آمد . یکی بعبد الله بن
 حضرت عمر بخشید که از وی عالم متولد گردید . وفات حضرت
 زین العابدین بزهرا دهانی ولید بن عبدالملک بن مروان دفن در بقیع .

منزل سی و هشتم در ذکر برگزیده عالم فخر نسل آدم
 ابو جعفر محمد بن علی بن حسین

معروف بامام باقر مخصوص بود بدقیق علوم و لطایف اشارات .
 جابر یکی از اصحاب رسول مقبول صلی الله جل شانہ علیه و آله و سلم

وی را سلام نبی رسانید ، بدین عنوان که روزی آنحضرت ارشاد کرد : ای جابر شاید تو زنده مانی و ملاقات کنی با یکی از فرزندان ما که وی را محمد بن علی خوانند - خدای تعالی وی را نور و حکمت مرحمت نماید - سلام ما بوی رسانی - و فاتش بزهر هشام بن عبدالملک ، دفن در بقیع -

منزل سی و نهم در ذکر یوسف جمال طریقت و معبر کمال معرفت ابو محمد جعفر بن محمد بن علی بن حسین

معروف به صادق علی حال نیکو سیرت آبادان سریرت دقیق الکلام قوی المعانی ، عالم بعلوم ربانی و اتم اسرار کتاب ، جامع دانای رموز غایب دفتر نور و نکت و ثمر صاحب تحوّل مصحف حضرت فاطمی زهری و جعفر احمر و جعفر اصفی مادرش ام فرده اسما بنت امام قاسم بن محمد بن صدیق اکبر و ما در ام فرده اسماعیل عبدالرحمان بن صدیق اکبر - ابو جعفر منصور عباسی وی را زهر داد - اندر بیع مدهون و آن قبرسب در حرم رسول که دران حضرت امام حسن و امام زین العابدین و امام باقر را دفن کرده اند -

منزل چهلم در ذکر کلیم طور عبادت خلیل خوان سخاوت حلیم و سلیم امام هفتم ابوالحسن موسی بن جعفر ملقب به کاظم علیه السلام

رشید عباسی وی را در بغداد طاب داشت و همانجا بزهر دهی یحیی بن خالد بر مکی در خرما ی قر - برضوان شتافت ، قبر در مقبره قریش واقع بغداد - .

منزل چهل و یکم در ذکر مخزن جود و سخا معدن
نور و صفا هشتم امام ابو الحسن علی بن موسی
معروف به رضا

وی را رشید ثانی از عباسیان ولی عهد خلافت خود کرد
اصرارش پذیرفت، الا در ختم تحریری که درینباب کردند حضرت
امام رقم ساخت که الجفر و الجامع بدلان علی ضد ذالک - آخر کار
همچنان رونما گشت که در انگور تازه زهرش داد - خوارق که
از روی بحالت نزع و تا دفن جسد شریفش بروایت ابوصلت
وقوع یافت [ص ۶۰] از عجایب روزگار بود - مدفن مقبره رشید
اول واقع سرای حمید، معروف مشهد مقدس -

منزل چهل و دوم در ذکر فروغ خاندان نبوی ابو جعفر
محمد بن علی معروف به تقی و جواد

هنگام نعل پدر عالی قدر هفت سال بعمر شریف بود - همدران
زمان بفضایل و مواهب حضرت رب العزت شرف امتیاز یافت - رشید
ثانی ام فضل دخر خود بوی ساکت کرد و معتصم عباسی
وی را زهر داد - قریب مرقد جد بزرگوار در بغداد مدفونست -

منزل چهل و سیوم در ذکر گوهر عالم افروز بحر
رسالت ابو الحسن علی بن محمد مشهور تقی و عسکری

وقت وفات والد بزرگوار شش سال عمر داشت - ازان وقتیکه
سجاده امامت بذات پاکش زب و رونق پذیرفت انواع کرامت
و کمالات از وی ظاهر شدن گرفت - خلائی عالم بوی رجوع آورد -
متوکل عباسی را توهمی رو داد بنابرین بسکونت دیار عراق مامور

کرد، پسرش مستنصر زهر داد - مدفن در سر من رای سامره، نواحی بغداد شریف -

منزل چهل و چهارم در ذکر گنج معرفت کان فتوت ابو محمد حسن بن علی

لقبش ذکی و سراج و عسکری، در ایام اقتدار معتمد عباسی بجنّت خرامید و نزدیک خوانکه پدر آراستند - بروایت صاحب تاریخ طبری معتمد عباسی وی را زهر داد -

منزل چهل و پنجم در ذکر آفتاب اوج کرامت صاحب دین و ملت ابو قاسم محمد بن حسن مهدی

ولادت با خیر و سعادت وی در سال دو صد و پنجاه و پنج از هجرت رسول مقبول - در امت محمدی جمیع قریب اهل مذهب از خواص و عوام هر ملت اتفاق دارند، بر پدیداری وی در آخر وقت قریب قیامت و هم در غیبت وی اختلافی نیست، الا فرق و تفاوت در این معنی واضح که مهدی موعود همین امام محمد حسن عسکری خواهد بود یا دیگری از آل رسول و بنی فاطمه - گروهی بروایت ابن مسعود صحابی حدیثی نقل سازند که گفت حضرت رسول مقبول صلی الله جل عظمه علیه و آله وسلم که آخر وقت از اهل بیت ما شخصی پدید آید نام وی مانند نام ما و نام پدر وی مانند نام پدر ما، و بروایت ابواسحق از علی مرتضی علیه السلام آرند که از نسل امام حسن مردی خروج نماید باسم نبی ما و گروهی بوجود شریف وی قابل و اختفای وی از روی صلاح وقت گویند و دو غیبت قرار دهند، یکی قصیر تا ختم سفارت در سال سیصد و هفده [ص ۶۱] هجری دیگری طویل تا ظهور - و از عارفان طریقت حضرت

شیخ العصر محی الدین ابن العربی حسب اشارة باب سیصد و شصت و ششم از کتاب فتوحات مکی بخروج حضرت امام مهدی بن حسن عسکری ایما می سازد. الا در همان کتاب می فرماید که وی از بنی قاضیه خواهد بود. صاحب اسم رسول و صاحب کتیب جد خود امام حسن و صاحب فصول الهمم از حضرت امام مایک روایی آورده که مهدی موعود این امام حسن عسکری باشد. و حضرت شیخ عزیز ابن محمد النسفی در کتاب مقصود اقصی می نگارد که حضرت شیخ سعد الدین هموی یکی از اصحاب کبار حضرت شیخ نجم الحق والدین فردوسی در حال حضرت امام مهدی کتبی نکلس و غرایب حالات عجایب تصرف که هیچ بشر صورت امکان ندارد بوی مظلم ساخت. مرادش ظاهراً بوجود با جود و بست. در عالم احتفا چون وی ظاهر گردد اختلاف مذاهب باطل که در ملت نوی شایع است برخیزد، ظلم و بدعت بر کنار گردد عدل و رافت استوار پذیرد. عارف ربانی حضرت شیخ علاء الدولت رکن الدین محمد صفائی رحمه الله سبحانه علیه در عروة الوثقی بذکر ابدال و اقطاب و دیگر رجال الغیب می نگارد که وی چون مختفی گردید بدوایر ابدال رسید و در وقت قطب اعلیٰ مسمی علی بن حسین بغدادی قطب ابدال شد و بعد وفاتش بر مراتب قطب ارشاد جایافت و هفده سال بران منزلت ماند. بعد آن برضوان شتافت و در بقیع دفن یافت و عثمان بن یعقوب خراسانی بر منصب وی سرفراز گشت. و بعد از او احمد اصغر از اولاد عبدالرحمان بن عوف جاگزین گردید و بر این تشدیر امام محمد بن حسن عسکری مهدی نباشد. و در حالات حضرت قطب الوقت شاه بدیع الدین صاحب ایمان محمودی قاضی محمود کشوری و

شیخ عبدالرحمان چشتی صابری جامع کواشف آن قطب ارشاد و صاحب کتاب مرآت الاسرار می نگارند که حضرت وی بعد عزیمت از دیار شام حسب اساره جناب رسالت مآب و حضرت علی مرتضی در عالم طاهر از حضرت امام آخر الزمان تعیم و تکمیل پذیرفت و الحق علام الغیوب -

منزل چهل و ششم در توضیح حال حضرات چهار پیر و چهارده خانوادگان علی صاحبهم رحمة الله سبحانه

باید دانست که حسب تصریح منزل بست هشتم فیض باطنی جناب کرامت انتساب حضرت علی مرتضی قوه بازوی مصطفی چنان که قابل تسلسل تا روز قیامت و مشعر [ص ۶۲] نتائج عاقبت و توسل تعلق بدان موجب امن و عافیت دو عالم باشد متعدی گردید بر چهار حضرات منبع البرکات که اسماں چار بر صورت جامع حقیقت گویند و اصل ملامت این فرقی دانند - یکی حضرات امام ابو محمد حسن دوم حضرت امام ابی عبدالله حل شده حسین علیهم السلام و این هژ دو سعید شهید سبط رسول فرزند بتول حامل کمالات و ذات و امامت اند سوم حضرت امام مت و شیخ امت سند لعارفان سیده التابعین فروغ قلب عنصری خواجه ابی سعید حسن بن ابی الحسن بصری - وی قریب چار صد اصحاب جناب رسالت مآب را زیارت کرد همه فیض صحبت برداشت و با چندین فطرات از شیر حضرت ام سلمه رضیع گردید و در مصاحبت حضرت امام دوم ابو محمد حسن رسید صاحب سر یزدانی سید محمد کرمانی بدست حق پرست حضرت محبوب ذات مسره از صفات مرقوم دیده می آرد که روز و ذات خواجه حسن بصری وقت شب از غیب آوازی آمد ان الله جل عصمة اصطفی آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل حسن چهارم (۴) حضرت قطب طریقت

و ارشاد خواجه ابوالعجد کمیل بن زیاد وی علاوه از انعام مرتضوی منزلت شهادت نیز مزید یافت که حجاج بن یوسف ثقفی ویرا براه ظلم شهید ساخت و تفصیل چارده خانواده در منازل جدا در ذیل می نگارد -

منزل چهل و هفتم در ذکر خانواده زیدیان

منسوب بحضرت قطب عالم شیخ اعظم خواجه ابوالفضل عبدالواحد بن زید بصری - وی صحبت خواجه حبیب العجمی الفارسی المصری نیز داشت و از دست خواجه حسن بصری و خواجه کمیل ابن زید خرقات خلافت یافت - هرگاه بر سجاده ارشاد قیام پذیرفت بار اول که پنج اشخاص معروف از اینای عبدالله جل شانه بن عوف در بیعت وی در آمدند نسبت آبایی واجدادی و مصری و دیاری از غایت عقیدت و رسوخ بحضرت شیخ عمو گردانیدند و بر نام نامی سرید حق پرست موسوم گردیدند - زان بعد هر کسی که در دیره صاعق رسید ، همون لقب منسوبی معروف گردید - خرقه کمیلی از دست وی شیخ او یعقوب السوسی انقل پذیرفت و خرقه حسینی شیخ فصیل بن العیاض حاصل گشت خواجه عبدالواحد چنان قبول داشت که روزی بدعای وی برای درویشان زر آسمان بارید -

منزل چهل و هشتم در ذکر خانواده فضیلیان

[ص ۶۳] منسوب بحضرت قطب ولایت خواجه ابوالفیض جمال الحق والدین فضیل بن العیاض مکی - بعضی وی را خواجه ابی علی فصیل بن عیاض بن المنصور التمیمی در ابتدا گویند راه زنی کردی - زمانی با گروه توابع خود عقب کاروانی گرفت ، اندران جماعت شخصی

قصر عارفان

قاری بود - این آیت بر خواند : **الهیان للذین امنوا تسخعون قلوبهم**
لذکر الله جل شانه فضیل بغور انتباه پذیرفت و ازان کار برآمد
و بخدست شیخ عبدالواحد بن زید بصری پیوست و بعد ریاضت و
عبادت بهخلافت معزز گشت و استفاضت او بغیضان معنوی علاوه
از شیخ عبدالواحد هر طریق اصلی از روی صحبت و حصول نعمت
از چندین حضرات دیگر هم باشد یکی از حضرت محمد باقر یکی از حضرت
امام محمد جعفر صادق یکی از امام اعظم نعمان کوفی یکی از امام
ابا عتاب منصور بن المعتم بن عبدالله جل شانه السخی الکوفی مضر
هر دو امام همام بهحضرت آبای کرام خود متصل که امام ابی
جعفر محمد باقر از حضرت امام زینالعابدین امام بافت و در عمر
قریب بهه ساسکی اندر دشت کربلا از جد محمد خود سیدانشهدا
و سندالسعدا نعمت پرداخت و بزبان جبر سلام حضرت جبرالانام
بوی رسید و از امام جعفر برکات صدیقی یوساط امام قاسم جد
فاسد (نانا) خود مشرف گردید و مسند امام اعظم ظاهر که وی
از حضور نبوت بحواب سلام شرف اندوز و باجتهاد او امر و نواهی
شربعت مصطفوی مسمور و متور شد - دو سال در صحبت امام
جعفر صادق بسر برده انواع برکات و لطیف قلبی جمع آورده و
امام ابا عتاب منصور کوفی از چندین کبرای طریقت و شربعت
قبض اندوخت یکی از ابی بکر محمد بن مسلمه بن شهاب الزهری وی از
محمد بن جبر وی از پدر خود جبر بن مطعمه الفرشی الصحبی وی
با وجود شرف صحبت جناب رسول کریم مجز درین طریق از حضرت
ابا بکر صدیق یکی از ابی مریم ربیع بن حواش العیسی الکوفی، وی
از حضرت عمر فاروق و علی مرتضی - یکی از ابی عمران موسی بن
زید الراعی البغلی، وی از خیرالتابعین قدوه العارفین بحرالاسرار

یعنی حضرت خواجه اویس بن عامر القرنی بهره اندوز - وی کسی باشد درین فریق که فصایل و مناقب بی حد و حصر دارد با وجودیکه در وقت آنحضرت بود الا بچشم ظاهری بجمال جهان آرای نبوت نرسیده بدیده باطنی استحصال نعمت فرمود - حضرت عمر و حضرت علی برای رسانیدن [ص ۶۴] قمیص و ردای اشرف جناب سید الانام و سلام آن سرور انبیای کرام و ایمای دعای خیر و برکت در حق امت مامور شدند و یکی بحضور دگری هر دو لباس خاص در عرفات بوی پوشانید و مصروف بدعای خیر گردانید و خودش در خلافت حضرت صاحب ولایت نبوی هنگام عزیمت محاربات امیر شام حاضر آمد و دست بیعت داد و پیراهن خلافت بردوش نهاد هم بجنک صفین از دست باغیان شام شهادت یافت - فیض اویسی از طفیل وی در عالم شامع -

منزل چهل و نهم در ذکر خانواده ابراهیمیان

منسوب بحضرت سلطان التارکین درهن الناسکین خواجه ابو اسحاق ابراهیم بن ادهم بن سلیمان بن منصور بن یزید بن جابر نجرید و تبرید وی از جاه و منزلت دنیا و خیر باد سلطنت بخارا یا بلخ از روی روایات صحیح بهدایت حضرت خضر و الیاس علی نیما و علیهما السلام بود زان بعد چندی بصحبت این هر دو حضرات پرداخت و از دست خضر خرقه خلافت و از حضرت الیاس تعلیم اسم اعظم یافت و بصحبت حضرت خواجه ابی علی فضیل بن عیاض در آمد و شانی رفیع بهم رسانید - خرقه خلافت از چندین حضرات پوشید - یکی بانعم اصلی شیخ خود یکی از امام محمد باقر، یکی از امام محمد حنفی صادق، یکی از امام ابی عتاب منصور بن المعتم بن

عبدالله جل شانہ السلمی الکوفی ، یکی از ابی عمران موسی بن زید الراعی که ذکر این حضرات در منزل چهل و هشتم گذشت ، یکی از دست شیخ الامام المعمر المغربي الجبلی که از اصحاب کباریا توابع نامدار باشد معروف بصوفی ما ورا النهر و در وسط اردبیل و جیلان آرامگاه دارد ، هم صحبت کبرای اسلام دریافت - امام اعظم کوفی وی را سیدالعرفه گنت - ابوالقاسم جنید بغدادی در حق وی مناسبت العلوم گفت ابی یحیی مالک بن دینار صاحب حسن بصری وی را سی عزیز داشت - خواجه داؤد بلخی صوفی حران از طعام غیب وی را بهره ور ساخت ، مدت پنجاه سال مجاور حرم بود - ادهم قلندر بلخی والد بزرگوار او که از روی تقرب به عشق در خاندان سلاطین بلغ نسبت خویشی داشت - حسب روایت بعض ارباب تواریخ از اولاد حضرت فاروق باشد ، الا صحبت ندارد هم چنان یادگیری اولاد صابی از وی صاعرا پدر شعی بلخی ابراهیم از وی در بلغ هم عصر خواجه ابراهیم بن ادهم بود - شخصی زاهد و پارسا ، هفت پسر والا گهر داشت - یکی ازان [ص ۹۵] شفیق بلخی که اول صاحب رای بود - آخر صاحب حدیث گشت و شمع وقت ، تمام عمر بر قدم توکل و صبر رفت - در انواع و اقسام علوم تصانیف عالی دارد طریقت و حقیقت از ابراهیم ادهم گرفت رحمة الله سبحانه علیهما - کسانی که خود را اولاد ابراهیم ادهم شمارند در حقیقت از اولاد ابراهیم ازوی ناند -

منزل پنجاهم در ذکر خانواده هبیریان

منسوب بحضرت خواجه امین الحق والدین هبیره البصری - وی خلافت یامت از حضرت خواجه مدبدالدین حذیفه المرعشی ، مرید

سعید حضرت خواجه ابراهیم بن ادهم بود این جمیع فضایل مرتضوی
بوسایل هر چهار پیر بی نظیر و نعمات و برکات ذکر حضرات
جامع الصفات حسب تصریحات منازل ما قبل در ذات حضرت خواجه
امین الحق والدین هبیره البصری استجماع بذبرات و از روی
توضیح منزل ما بعد به حضرات چشت ارباب بهشت مشتمل
گشت .

منزل پنجاه و یکم در ذکر خانواده چشتیان

منسوب به حضرت خواجه شریف الحق والدین ابواسحق شامی
عکس ، وی پادشاه دارالملک هدایت بود . سر سلاسل چشت و مقتدای
ابن لقب شریف و بنای این نام لطیف . هر که از دیار شام در بغداد
بمصور خواجه کریم الحق والدین علوی الدینوری مرید سعید خواجه
هبیره البصری قصد ارادات حاضر آمد خواجه نام پرسید، وی گفت
ابواسحق شامی . بران ارشاد رفت که بعد ازین ترا چشتی خوانند
و پیش رو این نسب شمارند تا قیام قیامت چند سال باهتمام تمام در
منازل مجاهدت سیار ماند آخر بنی مقامات تعالی درجات رساند . آنگاه برای
اشار نعمت خاص رو برو نشاند و بزبان گوهر نشان راند که حالا بانعمات
موروثی خاندانی از عطای ربانی مالا مال شدی جانب دیار چشت باید رفت
و دست خلافت عاصی باید گرفت . هر کسیکه آینده باتو و فرزندان
تو خواهد پیوست وی را چشتی بهشتی خواهند گفت چنان که وی
حسب ارشاد در چشت وارد شود . حضرت خواجه ابی اسحاق شامی
چشتی در آمد ، پدر بزگواوش شریف ابن الشریف و سلطان و امیر
آن ولایت بود . نسب اشرف وی تا امام دوم بلرین ترتیب حضرت
خواجه ابی احمد ابدال ابن سلطان فرستاد این سید ابراهیم ابن

قصر عارفان

مید یحیی ابن سید حسن ابن سیر محمود المعالی ابن سید ناصرالدین
 ابن سید عبد الله ابن سید حسن مثنی ابن امام دوم ابو محمد حسن ابن علی
 مرتضی شریف السلام خواجه ابی اسحاق [ص ۶۶] شامی در سال
 دو صد و شصت هجری زمان خلافت معتصم وارد چشت
 گشت و در همان سال ششم رمضان شریف خواجه ابی احمد ولی مادر
 راد قدم در وجود نهاد و بسال دو صد و هشتاد بیعت کرد -
 در ثمانه و خمس و خمسین در خلافت ابو بکر عبدالکریم تابع
 بن مطیع بتاریخ سوم جمادی الثانی بعالم بقا شتافت اوایل منزلت
 ابدال داشت و بعد آن بترقی ازان منزل قطب ابدال و تصرف
 بر ولایت فمری یافت و چون وی منزلت ابدالی ورزید - بر وفق
 وراثت این فض ازان وقت در اکثر خواجهگان چشت بطریق انضمام
 بهم رسید - خواجه ابی اسحاق بعد تربیت کامل خواجه ابی احمد و ایشار
 نعمانی بخندانی متصرف شام گشت و هماغجا رغب حیات بعالم مدیست
 مرفت مدرس در عکا از بلاد شام واقع و بروایت ابن عبدالرحیم
 کاذرونی بر مزار قایض الانوارش چراغی از غیب می رسد و تمام
 شب روزان می ماند و بهیچ آفت ارضی و سموی متضرر نگردد -
 شخصی متاسب این حال گفت بیت :

اگر گیتی سراسر باد گیرد
 چراغ مقلان هرگز نمیرد

و همچنان مبرور که در کاذرون چراغ خواجه ابو اسحاق
 کاذرونی می سوزد و تا قیمت خواهد فروخت و طریق حضرات چشت
 آن بود بر طبق رسوم مستنون در مشهور و قصبات و دیهات سکونت
 ورزند و خلق را بحق هدایت سازند و دستگیری خاص و عام نمایند
 و بر طریق پیران مستحکم باشند و از نواهی محترز و باوایر مستعد

و ریاضت عزیز دارند و در تعظیم مهمانان بجان کوشند و سماع و اهل سماع را تعظیم دهند و هر قوم و هر فرد انسانی را بهتر از خود شمارند و با هر فریق از راه صلح صحبت دارند و عرس پیران بشوق سازند و دوام نظر ایشان بجانب وحدت وجود باشد و در کثرت نیز جمال احدیت مشاهده نمایند و اول مریدان را لا موجود الا الله جل شانہ فہمانند و بدان مراقب گردانند و جامع باشند در صحو و سکر و یکی را بر دیگری چندان ترجیح ن شمارند ، چنان کہ طیفوریان و جیدیان انکارند و هر چند ذوات حضرات انبیا معرا باشند از شواہب سکر الا استجماع بر لطایف سکر و صحو خاص برای آنحضرت بود کہ گاهی باطلاق استغراق لی مع الله وقت ایخ گفت و زمانی در مد عرفہ ک حق معرفتک صک نیث سفت - سکر و صحو دو وصف اند [ص ۶۷] بندگان مہبول را و فاجمیع اوصاف را در خود دانی سازند خود محبوب باشند ، و نا مجرد بصفات نشوند جمع صفتیں کی توانند سد ؟ پس جامع هر دو صفت گروهی باشد کہ قدم بر قدم حضرت رسول روند و حضرات چشت در آداب و تواضع و اخلاق و بذل و اہثار و دلداری چنان خوگر شدند کہ هیچ قوی از ایشان رو گردان نشود اخفای اسرار از اغیار شعار دارند ، و عقل را بر علم فاضل دانند - حضرت رب العزت آدم علیہ اسلام را مخیر گردانید در عقل ، و علم وی عقل ورزید و بر مراتب و صناعرفان رسید ، و عزازیل بر علم خود مغرور ماند ،

بیت :

شد عزیز آدم چو استغفار کرد

خوار شد شیطان چو استکبار کرد

قصر عارفان

و بر جمیع امور صوری و معنوی بر اراده حق روند . چنانکه
اسما را وحی بود اولی را بجای آن الهام باشد وراثت انبیاء عدا
را مراد از همین مراد شد ، و اصلی مشرب ایشان عشق و نکسار
و ترک و اشر باشد ، ندکی مجامعه باهی ذوق و مشاهده برمانید
اربی رو اکبر خانودگان در بر زبان آرند که هر یکی ازین حضرات
پروانه عالم را مفت یافت و چشمت شمر بست در ولایت خراسان
شعب جبال بر لب دارالخلافه هرات معروف بشفلان پیران و همه
موضعی در وسط آخ و مدن ابر سواد عظم هندوستان حضرات ما از
شهر چشت خراسان معروف بشفلان اند درین معنی سید علاء الدین
اودهی متخلص بوحشی در سرجیع بند مشهور گوید نظم :

در بیابان درد حیرانیم راه شهر دوا میدانیم
گر در هندوستان شدیم چپ دل کشن خراسانیم

منزل پنجاه و دویم در ذکر خانواده عجمیان

منسوب بحضرت خواجه محمد حبیب بن عسی المعنی البصری
البصری وی اوایل مالداری بود . ده عادت حق بوی رو آورد
بصفت حضرت خواجه حسن البصری حبیب و بر منصب دین
معزز گشت لکنیکه بوی رجوع آوردند معنی مستبید . . .

منزل پنجاه و سیوم در ذکر خانواده طیفوریان

منسوب بطیفور شاهی قطب حق دایرید نظامی اهل صحیح و
اخیر و احوال عرب و ارباب تواریخ اختلاف دارند در بیان خلاف
[ص ۶۸] این قطب* و حربه بانواع و اقسام چند یکی این که ابی

بزید طیفور بن عیسی بن مروشان زاهد بسطامی دگر ابوزید طیفور
بن آدم بن عیسی بن زاهد بسطامی دگر اول ابوزید اکبر و زنی
بامریه اصغر لقب دارد آرامگاه و نشو و نمی هر دو از همان شهر
یکی اینکه اول سنی حضرت امام بود ثانی عابد - یکی اینکه احدی
ازین هر دو سنی امام علی رضا بن موسی بن جعفر صادق بود که
وی را نیز جعفر گویند یکی این که اسب ظهری به باطنی
ابوزید به دق اصلی ندارد خلاق در خلاق شهرت پذیرفت اصلا
استفاضت وی از امام جعفر بن موسی کظم باشد - آن هم بغیر
رسانی روحانی از باعث تخروی از حضرت خواجه معروف کرخی
بهر حال از نوی تحفیه حضرت این خانواده و معتمدین ارباب
نه رنج از اولین و آخرین استیباط و اثبات می پذیرد که از مشاهیر
دن عربی که دیر دیر از مصائب و مصائب وی در کتب و صحیح
نقد شده اند و اثری ازین صاحب احراز و آرز خود علی مرتضی
اول مرتضی مسطور و سرسب و نامش در این
صحیح و در این عهد و حواشی نه به به و حواشی در این
و در این مرتضی حرجی و شریف و چه حضرت حرجی اول
نقد و حق وی گوید نه به به در قوم ما به به جبرئیل با به
در ملک و بهای مدی که ساکن راه بودید بآن عزم شده
مدت با بزید شد و به به طریقت مدح ابتدای حقیقت حضرت
شیخ ابو سعید اواسخیر در حق وی فرماید که هجده هزار عالم
را با بزید پر می بینم و با بزید در حضرت حق محو - شیخ الاسلام
بهر هرات کلام وی به که در حالت سکر گفت درست میدارد
و بر آن دلیل لقب می آرد یکی بود - کسیکه از روح پر فتوح
حضرت امام جعفر صادق رضی بطنی بطریق اویسی به به و در

عنه ناصر محبت یکصد و چهارده شیخ کبر برداست - یکی ازان
 احمد خضروی یکی ازان ابو حفص حداد یکی ازان ابو زکریا یحیی
 بن معاذ لاری یکی زن خواجه شفیق بن ابراهیم آزدی بلخی یکی
 ازان ابو علی سندی در شرح شطحیات شیخ روز بهان نسلی آورده اند
 که باو نیز گوید که از ابو علی علم ما در توحید آموختم و او
 از ما الحمد لله جل سانه و فل هو الله جل عصمة احد در صورتی که
 ذکر وی بشام رسید - سماع باشد ، آن عمر معروف خوانند بود که
 ذکر خبر وی بدین شد و مد در هیچ [ص ۶۹] از ذخایر کبرای
 درست رقم پذیر نشده هر چند که خلاصی فراوان در صحبت فاضلی
 وی تعلم پذیرفت ، مانند برادر زاده وی شیخ محمد عمر یسطامی مرشد
 شیخ محمد عبدالله جل سانه دانستنی و شیخ محمد المغربی مرشد شیخ
 ابوزید لعشکی الاعرابی الا ازین که خود قطب حق از امام
 هشام بطریق اویسی نصیب گردید - صاحب نسبت نوی از وی هم
 بنابر مسدوف الذکر بر مقصود خود رسید چون عرف رانی حضرت
 خواجه ابوالحسن علی ابن حمزة ابن سلیمان خرقان و عارف صمدیت
 حضرت سید محمد بن احمد المیار شامی قمر الله سبحانه مر هم لیس
 و هرگاه نسبت حق بر سران صحو و معانی برز گرفت - مر
 صادق از ادب حاکم نس شیخ محمود شیخ مسعود شیخ ارشد شیخ
 احمد در ول در دیره اخراج او در آمدند و خود را بوی مستحب
 گردیدند و صغوری گردیدند .

منزل پنجاه و چهارم در ذکر خانواده کرخیان

مسئوب بحضرت خواجه ابی المحفوظ معروف بن قیروز الکرخي
 وی هر چند بعضی صحبت چندین حضرات بارکات برداشت الا حروف

خلافت از دست دو حضرات یاقوت یکی از امام هشتم علی بن موسی
ملقب برضا وی از امام موسی کافیه وی از امام جعفر صادق وی
یکی از والد ماجد خود امام محمد باقر و یکی از جد فاسد خود امام
قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق بار عار جناب رسالت مآب نعمت
باب شد و امام محمد باقر از حضرت امام زین العابدین و نیز جناب
سیدالشهدا حضرت ابی عبد الله الحسین متحول دست کربلا امامت
و فیصل یاقوت اندران زمان پنج یا ده سال عمر داشت ، و حساب
شهادت مآب از برادر اکبر ابو محمد حسن و پدر والا قبر ابو الحسن
و مادر فرخنده اختر سیده السب و طعمه زهرا و جد بزرگوار سیدالارار
محمد مصطفی احمد مجتبی خرقاب پوسید هم چنان امام دوم از والد
ماجد و والده ماجده و جد والا تبار بر منزلت رسید حضرت سیدالاولین
والاخرین بواسط حضرت روح الامین و هم در منزلت باب قوسین
از حضرت رب العالمین در جمیع اواصر و نواهی و علوم طریقت و
حقیقت و سایر اسرار و انوار معزز گردید ، و چندین هزار کلام
معجز عظم بی توسل و بی حجاب از حضرت حق شنید و امام
قاسم یکی از هفت فقهای شهر و پدر ام فرده مادر امام جعفر صادق
بود . هم مادر ام فرده اسماء عبدالرحمان بن حضرت ابی بکر الصدیق
و لدلک [ص ۷۷] قال الصادق ولدنی ابو بکر مرتب و امام
و هم مدوح در صغر عمر حساب ابو عبد الله جل شانه سلمان فارس
اصفهان را رنارب کرده و بعد نوع طرز اویسی از روح پر فتوح
وی مکتب طریقت شد . وی صاحب عمر ضویل و صحابی جلیل
است . وصی حضرت عیسی را دهنه رسول کریم وی را وقتی از اهل
بیت خود خواند ، و نیز گفت السباق اربعة انا سابق العرب و الصهب
سابق الروم و المسلمان سابق الفرس و اللال سابق الحبش در خلافت

قصر عارفان

حضرت عمر وی مدانی مد ، و در خلافت حضرت عثمان همانجا
دو ده سال عمر وی زیاده از چهار صد سال و دو صد و پنجاه سال
مقبول لا با وصف شرف صاحب جلال رسول مقبول امام جعفر بن
تیمه اشرفی مذکور در منزل چهل و هشت خاندانه فضیلت نعمت
دوست از صدیق باو در بار سیدالارکان گردید وی اول از حمیدی
رسیدن و حسین حضرت سید المرسلین شیع العبدین بود - یکی از
جامع فضل شریف و طریقت ابی سلیمان داؤد بن نصیر طای
خراسانی کوفی ، وی از حضرت امام موسی کتم شرف صحبت یافت
و سید خلافت گرفت وی از ابو محمد حبیب بن عیسی العجمی فارسی بصری
و وی از ابی سعید حسن ابی الحسن البصری که یکی از چار پیر
طریقت جامع حقیقت بود ، بشرح منزل چهل و ششم و اسباب
پذیرفت از اکثر تابعین حق بین منهم ابو حنبله حبیب بن سالم
الرامعی که از حضرت سلیمان فارسی مدوح مخطب به سلیمان الخمر
ابن السلام از حضرت سیدالانام به صحبت ظاهری مجاز و علاوه ازین
دو حضرت امام علی رض و ابی سلیمان داؤد صی پیران صحت و
نسب طریقت حضرت خواجه معروف کرخی بسیار اند - چنان
که سعید بن عبدالعزیز شامی دیگر کوفی و عمر مکی و پسر حنفی
او این اصحاب خواجه ابی سعید حسن بصری اند ، و آخر خواجه
بشر حنفی بن حارب بن عبدالرحمان صاحب حوجه فضل بن عیاض
مکی خواجه معروف عرکه پدار بقا رحمت دارد - از سبب تصور
وحدت و خود علی الاطلاق و کثرت تواضع و اخلاق که بر هر
نریق و از هر طریق اشار می گردید - اگاز چندین ملت و دین
و عوید از تجهیز و تکفین وی شده - خادم که محرم راز وی بود
کلب که شیخ وصیت کرده که هر قومی که چنانچه با بردارد

از آن قوم و سبی - آخر بعد چنان برار داد بدست هیچ فرقی جز زه او
 از زمین نشاء نشده جز اهل اسلام ارباب طریقت [ص ۱۷] و بعد
 نماز هجده که وفات کرده بود - مدفون کردند - و بعد از آن وی
 تریقی مجرب باشد تعویجات و احادیث دشوار - و فاس در دو حد
 هجرت کبرخ مراد از هفت مواضع قواع بغداد باشد معروف از آنجا بود -

منزل پنجاه و پنجم در ذکر خانواده سقطیان

منسوب بحضرت خواجه ابو نعیم سوری ابن معس السقطی
 مفسر بضم الحیم و فتح الفین المعجمه و الکسر الله معانشدید وی
 صحبت بسیاری از کمالات طریقت در دست - مانند خواجه فضل بن
 عیاض و خواجه بشر حلی و خواجه حسب راعی و ابی جعفر سماک
 بغدادی و حارب محسبی و خلافت از خواجه معروف کرخی یافت ،
 امام اهل تصرف بود -

اول کسی که در بغداد لطیف حدیثی و توحید گفت او باشد
 اوایل سلسله فروعی کردی نه مع مانیت قبیل مراد از آن باشد -
 و در ... ی در آن طرف آتش افتاد بعضی
 می گفت در آن نوعی ... جواب ... آتش را در آن
 صاحب - چون مدینه آمد محبوس شد - و در مدینه اشر
 کرده - سبب معروف پیوسته و محشوات بی اندازه کشید - حال
 را گوار و مرید در آن خواجه ابراهیم حنبله رسید و اکثر کبریای

* سلسله - بحر که تاریکی آخر شب - اهل آن تاریکی آخر شب در آمدن -
 جهاد بن معس محدث ملحد شد کوفی است - تعس در تاریکی آخر شب رفتن و
 در آن تاریکی بر آب وارد گردیدن بقول غلامه الراء ای ورد ناه بطن
 غلبه اصواء اراعلنا صاوه بطن ۱۲ منتهی الاکرم ۱۳ -

مدد و شرافت وی مستفیض شد.

منزل پنجاه و ششم در ذکر خانواده جنیدیان

منسوب بحضرت خواجه ابوالاسم جید بغدادی وی منندای عارفان و بشوای کمالان بود. حواجر زاده و صاحب نعت اصلی ابوالحسن سری منقش و با ابو محمد حارث بن اسماعیل جسی و محمد بن علی وصاب و محمد بن منصور طوسی و ابی محمد فلاسی و اکثر اعیان و ب صاحبیت دایم مبول جمع فری طریقت و حجت حق علی الخلیف بود. دهر دفتر از کمالات و کرامات وی پر اند.

منزل پنجاه و هفتم در ذکر خانواده کاذرونیان

منسوب بحضرت خواجه ابوالاسحاق محمد ابراهیم بن شهریار کاذروی. وی در صغر عمر جوهری قبل دایم. روزی حضرت شیخ ابو علی حسین بن محمد وروز آندی اکثری هروی صاحب نعت مسیح او عادت به سجده محمد بن جعفر الشمراری را روی گذراند. و ملاحت نامش در حیات آورده و گفت که دست بر دست ما نهاده و درین عمل آورد. آخر حضرت مراد و شیخ او بحصل علوم دینی و اکسایب مدار نامش میراث عظیم است و او را منصب بدار رسد و صاحب حجت شده گردد. مسیح او عادت به سجده [ص ۲۴] از خندی در صدای خواجه ابو محمد رویم بن احمد بن نزار بن رویم مهری بغدادی و ابو محمد رویم یکی از عمایه فیض یاران سید الاوتاد بغدادی ابوالاسم جید بغدادی صاحب منزل ما قبل این منزل باشد.

منزل پنجاه و هشتم در ذکر خانواده طوسیان

منسوب بحضرت خواجه علاءالحق والدین طوسی. وی از کثرای

طوس بود ، و شیخ نجم الحق والدین کبری که از سوی وردوس بود هر دو با هم رسم اتحاد و اخلاص و محبت و وادعت داشت داشت . روزی هر دو بزرگوار عمداً ن شدند که عمر ما بسر آمد و کاری بر نیامد آخر هر دو نزد شیخ ابو نجیب ضیاءالدین عبداللہ در سمروردی آمدند ، و طاعت و ارادت و ما فی الضمیر خود صاف کردند ، وی گفت ما هم این داغ اثلا داریم و شما در سمر موافقت کنیم با همگان بحضور حضرت حواجه و حوہ بدین احوال فاضل رسیدند ، و تسبیح هدایت و ارشاد ورزیدند . فاضل عم حبیبی شیخ ابو نجیب ضیاءالدین و صاحب نعمات از دو حضرات بود . حضرت شیخ سعید الدین قرطبی عارف بزدانی در مہاج العباد الی بیان المعاد گوید که دست هر دو حضرات شریک یکدیگر باشد . در بوسیدن حرمت ، برکت یکی از بزرگوار خود شیخ المعہ نجیب الدین محمد بن عبدلہ سجده بن سعد محدث صدیقی سافعی سمروردی معروف ابن عموی وی از شیخ احمد اسود دینوری وی از شیخ شفاء دینوری وی از سید الاولاد بغدادی صاحب خانواده پنجاه و ششم منزل یکی از غنی برج رجبانی وی از شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن فضل نم وندی وی از ابو عبدلہ حل شانه محمد بن حبیب السمروری مدد دہرہ منزل ششم و ہفتم الغرض فاضل بعد اتمام دہرہ ہفتم فاضل شیخ علاء الدین و شیخ ضیاء الدین را در منزل مقصود رسانید و برای رعایت اخلاص دوس و سمروردی هر دو را منحصر کرد ، و برای ہفتم شیخ نجم الدین شیخ ابو نجیب ضیاءالدین ایما کرد .

منزل پنجاه و نہم در ذکر خانوادہ سمروردیان

مسوب حضرت شیخ ابو نجیب ضیاء الدین عبدالقاہر بن

عبدالله سبحانه بن محمد بن عبدالله سبحانه بن سعد محدث شافعی
 سمروردی بکری صدیقی جد بزرگوار او محمد شیخ المعمر نجیب الدین
 بود صاحب نعمت شیخ احمد دینوری حسب تصریح منزل پنجاه و
 هشتم ز اولاد محمد بن ابی بکر صدیق رفیق بار غار جناب رسالت
 مآب و شیخ ابو نجیب ضیاءالدین خرقات خلافت و نعمات و برکت
 از چادرین حضرات پوشیده و هم چنان از چندین حضرات فیوض
 صحت و باب طریقت و تقنین اذکار و تعلیم اشغال مشرف گردید -
 هر یک [ص ۷۳] نسب وی قوی و لایق تسلسل و تعدی و
 معتد و مسند باشد - یکی از قاضی ابو حفص بن شیخ المعمر عم
 حقیقی خود چنان که در منزل مذکور گذشت یکی از حضرت محبوب
 سبحانی غوث الصمدانی سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی صاحب
 خانواده منزل شصت و دوم یکی از شیخ ابوالفتح عبدالدین احمد
 بن محمد بن محمد احمد العزالی الطوسی وی از شیخ ابی بکر بن سعد
 اسحاق طوسی وی از شیخ ابی النعمان علی بن عبدالله سبحانه طوسی کرکری، وی
 از شیخ ابی عثمان سعد بن سلام مغربی فیره ای عاقر حرم مطهر نشاپور، وی
 از شیخ ابو علی از کاتب الحسن بن احمد مغربی، وی از
 ابو علی احمد بن محمد رودباری، وی از خواجه ابوالقاسم حمزه
 بغدادی مکی از شیخ حماد بن مسلم بن ردوه الدباس بغدادی، وی
 از ابی سعد محمد مغربی، وی از ابی بکر احمد بن عثمان مغربی، وی
 از ابی الفضل عبدالواحد التمیمی وی از پدر خود عبدالعزیز تیمی
 وی از ابی بکر جعفر عبدالله سبحانه شلی بن یونس المصري بغدادی
 مرید سعد ابوالقاسم جنید حضرت شیخ الشیوخ مالک راه شریعت
 و طریقت سرتاج عارفان مفتی صوفیان شهابالدین ابی حفص عمر
 بن محمد بن عبدالله جل شانہ بن محمد شیخ المعمر بن عبدالله جل عظمه

بن سعد محدث ممدوح برادر زاده حقیقی شیخ ضیاءالدین ابو نجیب ، صاحب خانواده این منزل و درین نعمات هر چهار حضرات از عم نامدار خود مکسب و مستفیض باشد و عوارف المعارف وی بر طبق و انداز آداب المریدین صاحب خانواده واقع و بعد عم محترم سجاده گزین خانواده سمروردی گردید و عالمی از وی فیض ظاهر و باطن رسید و شرف صحبت با برکت حضرت قطب العصر غوث الدهر جیلانی در آمده و آنجناب در حق وی بر زبان حق ترجمان آورده که انت خیر المشهورین فی العراق بروایت سید شاه اشرف جهانگیر سمّانی درج لطایف اشرفی علاوه از سید عبدالقادر جیلانی شیخ شهاب الدین خرفت ذکر بطریق خلافت از دست شیخ ابو مدین مغربی نیز دارد که صاحب خانواده منزل هفتاد و هفتم باشد -

منزل شصتم در ذکر خانواده فردوسیان

مسسوب بحضرت شیخ ابوالجباب احمد نعم الحق والدین کبری فردوسی بن عمر بن محمد عبدالله سبحانه الحقوقی کامل وقت و محترم روزگار و فیض از نعمات چندین حصار نامدار بود - نوری قوی داشت - اول در اثنای تحصیل علوم دین بشهر تبریز باها فرخ تبریزی مجنوبی صاحب حال و محبوبی باکمال [ص ۳۷] لباس خود بوی پوشانید که تغیر در قوای ظاهری و باطنی وی پدید آمد و عظمت کرامات ظاهر گشت - زان پس باتفاق صاحب خانواده طوسی بحضور شیخ ضیاءالدین ابی نجیب صاحب خانواده سمروردی آمد و برفاقت هر دو حضرات تا دولت شیخ ابو حفص قاضی رفت و چندی موافق ارشاد او در اطاعت شیخ سمروردی تعلیم پذیرفت الا از غایت

تبحر در هر علمی که با محنت ظاهری حصول کرده و فتح باب آن
 - تلفات با نای تبریز بوده بر هیچ کسی از عرفا اعتقاد قوی نمی
 آورد - ابکار سماع نیز داشت زمانی در دبار خوزستان رفت و رنجور
 گشت - در خانقاه شیخ اسماعیل قیصری در آمد، وی او را جاداد و
 بیماری دراز شد درین محل خود فرماید که با وصف شدت مرض
 چندان شمع فدا نموده که از سماع هر روزه ملال می برداشتم روزی
 شیخ در سماع گرم شد و بر بالین من آمد و گفت میخواهی ازین
 مصائب و ارمی گفتم آری دستم گرفت و دران محفل رفت حویش
 را قندریست یافتیم، گویا هیچ اندوهی نداشتیم، اعتماد آوردیم و مرید
 شدم و مدتی آنجا بودم و از احوال اطن خبردار شدم - روزی در
 خیال گذشت که حالا از اکثر اسرار باطنی واقف گردیدم و
 استعداد ظاهری من را شیخ دیدی باشد - شیخ بر خطره وی آگاه یافت
 و ارشاد صاحب ده سر را خدمت شیخ نمود، سر باید رفت آنجا نزد
 همان خطرات محذور حاضر ماند - شیخ عمر را ب حساب مصر در خدمت
 شیخ راز سنان فرستاد شیخ را دید که وضو می سازد اندر حال
 آمد ده باین قدر میل آب وضو جابر نباشد شیخ بر بوهیم فسی
 مایز شد و دست بر روی وی اسانده، شور مخمیر و از خود بی حرکتید،
 و دران حالت بخود می دید که قیامت قائم شد - مردم را می گهراند
 و در آتش می اندازند - بر ره گزر دوزخ آواره باشد و بالای آن
 شخصی قیام دارد هر کسی توسل خود بوی ظاهر می سازد او را
 خلاص می دهد او را نیز بوسایل وی امان دادند - بر فراز از راه
 مذکور رفت دید که آن شخص شیخ روز بود - بر قدم قتاد، وی
 میلی بر قضای زد چنانکه که بر او افتاد گفت که زین بعد اهل
 حق را هرگز انکار نسازی و سوء ظن ایشان در دل نیاری هرگاه ازین

مشاهدات معنوی باز آمد دید که شیخ نماز شکر وضو را سلام داده روبرو رفت و قدم گرفت شیخ در معاملات صوری نیز همان ضرب و همان کلام بعمل آورده آن فساد کی برطرف گردید و شیخ کبری از تصرف و ضرب شیخ روز در منازل مقصود رسید [ص ۷۷] باز در خدمت عمار یاسر واپس فرستاد و مکتوبی بوی داد که هر قدر مس داری بفرست که زر خالص گردانم و پیش تو روان سازم الحاصل شیخ کبری سوای بابا فرخ تبریزی از شیخ اسماعیل قصری بعد صحبت شیخ روز اصل خرقه پوشیده و بخرقات برکت از حضور شیخ ضیاءالدین ابی نجیب سهروردی و عمار یاسر و شیخ روز و حضرت غوث الدمر مشرف گردید ، و انتساب و تسلسل در سحرات از روی قوت نست بوسایل هر پنج حضرات دست باشد - هم سبب فردوسی بدامادی شیخ روز شرف یاب شد - بابا فرخ تبریزی از مجدورن مصبی و محبوبان فیض حق بود :

در عالم درغیب آن دل که مجذوب الهی شد
شود کوتاه دست غیر از ملکی که شاهی شد

و ذکر حضرات طریقت از شیخ محمد اسماعیل قصری در مطلب ارساد حضرت خواجه ابوالمجد کمال ان ریاد اندر منزل و بست بهم مند حرفات از تحریر قلمی دست حق پرست حضرت سلطان المشایخ و تحقیقات صاحب نفعات و منافع العباد الی بیان المعاد و تحف البرره گزشت و صاحب عروة الوثقی حضرت شیخ علاءالدولة سمانی عارف ربانی نیز چنان می نگارد که اسم باسم باین زیاد ثابت می دارد ابی یا سر عمار بن یا سر بن محمد بن مفرالبد لهسی از خلفای کامل البضاغت شیخ ضیاء الدین صاحب خانواده سهروردی و شیخ

قصر عارفان

رور بهمان کبیر کادرونی مصری نیز از فیض یابان صاحب خاندان
 مدوح بود - العرض شیخ - حواریم رخصت یافت و آنجا تقاره خدا
 ربانی نواحی سریداسی دو فریق شدند بعضی بر لقب فردو یان
 منسوب شهر مولد و منشای وی بعضی کبرویان منتسب بدات
 شریف وی که کبری لقب داشت و این لقب وی از آن باعث
 قرار یافت که در ابتدای حال از وقور علم و رسی طبع با هر
 کسیکه بحث میکرد غالب می آمد و ابوالجناب بفتح جیم و تشدید
 نون بعد استحصاال سند صحیح از اکابر وقت محدثین زمان ، حضرت
 سرور کائنات وی را کنیت بخشید معنی و مراد آن که بقصد و
 اراده اجتناب عام کرده از ماورای حق و غالب که مد عضای
 این کنیت و معاودت از معدن و روم بقور بجرید ورزید و شریف
 تبریزی پیش ازین بود از مسلم خرافات ده موسوم باراد و
 خلافت و برکت باشد درین خانواده خرقه ارادت را تعبیر حاصل
 خرف [ص ۷۶] نماید که آن از شیخ اسماعیل قیصری بونید ، وی
 نسبت دو جانب دارد یکی از محمد بن مالکمل - کون لام کسر کاف
 تا کمیل بن زید یکی از خانواده سهروردی ابو نجیب سعدالدین بن
 ابی یاسر عمار بن یاسر و روز بهمان کبیر فارسی و اسماعیل قیصری
 و شهاب سهروردی برادران هم طریقت اند شیخ فردوسی در فوایح
 الجمال حال ریاضت و مجاهدات خود تفصیلاً می نگارد لقب شی
 وی شیخ ولی تراش باشد ازین که بطر حق مظهر وی در حالت خاص
 بر هر کسیکه می افتاد وی را کشایش باطنی رو می داد - روزی
 شیخ سعد الدین را در خاطر رفت که درین امت کسی باشد که
 صحبت وی در سگه اثر دهد وی بنور این خیال در سگی که بیرون
 خانقاه بود نظر انداخت تصرف و منزلت در وی پدید آمد جوق

جوق سگان بر وی جمع آمدند ، و بادب ایستادند بعد چند ساعت
بهمان عظمت بی خودی وفات یافت . در قبر در آوردند و بران
عمارت کردند این شعر اشارت بر این حال دارد ، بیت :

یک نظر فرما که مستعنی شوم ز انبای جنس
سگ که شد منظور نجم الدین سگ را سرور است

روزی بالای هوا بازی دنبال صعوه می پرید بیک نگاه شیخ
صعوه بار را در چنگل اسیر کرده حاضر خانقاه آورد. روزی سوداگری
بطریق سیر در خانقاه وارد شد شیخ دران وقت حالی قوی داشت.
بیک نظر وی را صاحب ولایت گردانید و گفت ده در شاکت خود
در شاد حالی مصروف باش و دست نه می دور و نزدیک رسد و
مجمع اهل دکان عالم گردیده آخر حال منمده سرور. آن کامل الطریقت
مجمع اسرار و حال خودش وی را بهم رسانید و ربیب هشاد سال
در دنیا ماند . ولایت بحر و سمند وی در سال پانصد و چهل
و ویت بشهادت در سن صد و هجده اندر قل عام خوارزم بهسب
مغلان چنگیز زمانی سلطان سنجر بهحضرت شیخ بحریر فرستاد که اگر
سریف بین دیار ارزانی دارند و قدوم بر لب لزوم درین نواحی
آرند ولایت سیستان که ملک نیمروز ماسد بوستان باشد در مصارف
درویشان خانقاه برای دوام مقرر سازم. وی در جواب نوشت، رباعی:

چون چتر سنجری رخ بختم سیاه باد
جز فقر اگر بود هوس ملک سنجرم
زان دم که یافتم خبر از ملک نیم شب
صد ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

[ص ۷۷] هر که خبر شهادت مجدالدین بشیخ رسید متغیر گردید ،
و سر سجده نهاد بعد دیری بر زبان راند که در قصاص فرزند
مجدالدین از حضرت رب العالمین درخواست کردم که ملک از
صلصا خوارزم شاه بستاند - اجابت کرد این حال بسططان رسانیدند
طشت پر از زر و جواهر آراست و بالای آن شمشیر و کفن داشت
و خود بحضور شیخ حاضر آورده بغبت عذر و عجز در آمد که
اگر دیت قبول شود حاضر و اگر قصاص مسطور افتد بلا عذر حاضر -
حضرت شیخ در جواب گفت : کن ذالک فی الکتاب مسطوراً دیت
فرزندم تمام ملک خوارزم بل که ایران و توران و سر تو و بسی
نامداران و خلائق و نیز سر ما - لاجرم سلطان دادیده خون بار از مجلس
بدر رفت و نومید از مال و جان منتظر نشست تا در سال شش صد
و پانزده بعد هشت سال از تفریق مجدالدین یا در شش صد و هفده
که بروایت ثنی همان سال شهادت وی بود چنگیز خان بعد فتح
خسار با هشت لک معلان خون خوار دیار تاتار از مورا شهر عزم
دع سلطان محمد خوارزم شاه شد و بصراحت تمام نوشت تا هوشیار
باشد - سلطان پسر خود رکن الدین را در تخت گاه گذاشت و خود را ب
عزیمت جانب خراسان بر افراشت پسران چنگیز خان محاصره دارالخلافه
کردند و محاربات سخت بر روی کار آوردند حضرت شیخ در وقت شیوع
خبر آمد معلان اصحاب و احباب و مریدان و طبایان خود را که بفر
جوار بودند فراهم آورد شصت و چهار هزار بشمار در آمدند بعض اعیان
اصحاب را گفت که حالا زود از اینجا بر خزید و بطرفی راهی شوید که آتش
عظیم از جانب مشرق بر افروخت و عالمی را تا نواحی مغرب بسوخت
چنان آفت در اهل اسلام گاهی رونما نشده باشد و بر قضای مبرم - دعا
و دوا هیچ چیزی اثری ندارد ما را فرمان باشد که چنانکه در ایام

راحت با مردم این ولایت و شهر سربک بودم در وقوع آلت
نیز مفارقت نورزم ماموران معذوران بر وفق ارشاد شیخ راهی شدند -
هر که دنداریان قریب مصر جرجان که پی تخت خوارزم ود آمدند
شاهزادگان چنگیزی از مناقب شیخ وایت بودند پیام فرستادند که
شیخ با رفقای خویش از شهر بدر آید ، پذیرا ساخت ، وی را که
بشرکت دران جماعت و شهادت ما ذون بود - شیخ صیرالدین
ابو نصر نیز دران ایام پنجاه هزار مردم از سادات و مشایخ و
مربدان [ص ۷۸] و خویشان در اطراف بلخ با خود مجتمع داشت -
آخر کار پسر خوارزم شاه ندب مقاومت نیاورده از شهر گریخت -
شاهزادگان پی خبر ازین معنی بودند - پیغام بر مصر آوردند - شیخ هم
بارفا در محاربت پرداخت - آخر وی را تیر باران کردند و شهادت
رسانیدند - هرچم کافری بدست داشت که بعد شهادت هم از دست
حداساخت لا حرم هرچم را بریدند - مولانا جلال الدین رومی در مین
این حال گوید ، نظم :

ما ازان محتشمانیم که ساغر گیرند
نی ازان مفلسکان کان بر لاغر گیرند
یکی دست می ساغر ایمان نوشند
یکی دست دگر هرچم کافر گیرند

تمام خلایق خوارزم زیر و زر گردیدند زنان جوان و طفلان
صیر اسیر شدند باقی زیر بیع در آمدند و چنان حوادث از همانوقت
بدست چنگیز خان در ممالک توران و ایران و خراسان ظاهر شدن
گرفت که در چندین سال تمام قلمرو آباد خراب و برباد گشت و
لک در لک مردم مقتول گردیدند - درنشا پور هفت لک مردم
بقتل آورد ، غریق بحر اسرار حضرت خواجه فرید الحق والدین بن
ابراهیم اسحاق عطار از ایشان بود - بعد خوارزم جانب اکثر ولایت

و قلاع استوار پناه می جستند فوج تانار عقب نمی گذاشت، آخر در یکی از جزایر مازندران با هزار ارمان در گشت و بی کفن مدفون گشت .
بقول صاحب گزیده همت پسر داشت که ازان جلال الدین و غیاث الدین و رکن الدین زیاده شهر اند . هر یکی جد و جهد بعمل آورد الا نامراد در چند مدت نامی و نشانی ازین خاندان در عالم ناپیدا شد .

حالا ذکر مختصر بعضی از خلفای نامدار حضرت شیخ
عالی وقار توضیحاً کرده می شود

یکی ازان شیخ ابو سعید محمدالدین شرف بن ابی الفتح موبدالدین بغدادی حضرت شیخ وی را بفرزندی قبول کرده و روپروی شیخ مسند ارشاد آراست . ترکان خاتون مادر سلطان محمد خوارزم شاه . بوفور اعتماد در وعظ شیخ می آمد . حامدان در حالت مدهوشی بر پادشاه رسانیدند که مادر تو در نکاح شیخ در آمد . از غایت غضب حکم کرد تا در جیغون اندازند . روز دگر ندامت برداشت خود را مع طشت زر پر از در و گوهر بحضور شیخ حاضر ساخت اما تیر دعای شیخ بهدف مقصود رسیده بود . بعد چندی ظهور گرفت ، تفریق محمدالدین نیز ماثر زبان شیخ بود که خود شهید البحر [ص ۷۹] در رباعیات اشارت صریح بآن می نماید . شهادت وی در سال یازده یا هفت یا هفده بعد شش صد هجری باشد . ولادتش در هانصد و پنجاه و شش جمال زیبا داشت . خاتونش که از نشاهور بود جسد شریف وی را در نشاهور برد در سال هشت صد و سی و چهار ازانجا با سفر این نقل کردند . مزار فیض الانوار حضرت شیخ کبری در خوارزم فیض رسان خلایق . شیخ محمدالدین را واقعات و مشاهدات و سوال و جواب واقع از حضور پر نور حیات النبی در

حق شیخ الرئيس که بوی بزور قوه علوم میخواست تا بلا توسل نبوت
 به حضرت حق رسد - هر چند مع کرده شد، ازین اراده پس افتاد در آتش و
 حضرت شیخ رکن الدین در چهل مجلس و عروة الوثقی ثابت گردا ینده این
 مشاهده را ببول مولانا جمال الدین چلی یکی از منتسبان خاندان امام غزالی
 که وی زمانی از دیار شام بروم می رفت ، در اثنای راه بشرف زیارت
 رسول مقبول مشرف شد و از عاقبت کار چندین مشاهیر روزگار
 پرسید و جواب هر یک یافت - مختصرش این که بن سینا را خدای تعالی
 بوفور علوم در ضلالت انداخت و فخر الدین رازی مردی معاتب
 و حجت الاسلام مجد غزالی بر منصور رسید و امام الحرمین ابوالحسن
 اشعری نصرت دین بعمل آورد - مولانا موفق الدین کواشی نیز
 در آن مجلس بود - شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفرای کرق
 القا پذیرفت از حضرت رب العزت که هیچ حیرتی با حیرتی امام مجد
 غزالی نمی رسد که سلوک تمام ناکرده به حضرت ما آمد و مولانا
 جلال الدین در مثنوی بحق صاحب تفسیر کبیر گوید ، نظم :

گر بامستدلال کار دین بدی

فخر رازی رازدان دین بدی

یکی ازان شیخ سعد الدین مجد بن موید بن ابی بکر بن ابی الحسن بن
 مجد حموی صاحب کتاب محبوب و معجبل الارواح و دگر تصانیف
 بسیار شیخ صدرالدین قونوی در صحبت وی رسیده ، کلامش دقیق
 و جزئیده بصیرت باطنی انکشاف پذیر نباشد - در سال شش صد
 و شصت و پنج اندر نساپور وفات یافت - یکی ازان شیخ سیف الدین
 باحرری حضرت قطب العالم فریدالدهر بخدمت وی رسیده گلبی و
 دعای خیر یافت - هر روز هزار کس در مایده وی طعام می خوردند -

از وی است، بیت :

هر شب بمثال پاسبان کویت
[ص ۸۰] می کردم گرد آستان کویت
باشد که بر آید ای صنم روز حساب
نامم ز جریده سکن کویت

یکی از ان شیخ نجم الدین رازی ، وی از خوارزم در حوادث
چنگیزی بر آمد و بروم رفت، آنجا با شیخ صدرالدین قونوی و مولانا
جلال الدین رومی و سید برهان الدین محقق ترمذی و شمس الدین تبریزی
و محسن الدین ارموی هم صحبت مانند و کتاب مرصاد العباد مشتمل
بر پنج باب و چهل فصول در طریقت قسام مرده از خاص و عام
نوشت و آن را بر نام سلطان علاءالدین سلجوقی متصرف روم توسع
کرد . زمانی که حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین مہروردی ،
خیمت خلافت از جانب ناصرالدین عباسی یکی از خدمتگاران نزد
سلطان ممدوح رفت شیخ نجم الدین کتاب ممدوح را بطریق اصلاح با وی
آورد ، شیخ الشیوخ دید و پسندید و نظم خود مہتری چند بر حکم
نوشت . زان بعد تفسیر بحر الحقائق نگاشت و در سال شصت و پنجاه
و چار و ثانی ہجری در بغداد برون مقبرہ سری سقطی و جنید قروی
وقع . یکی از ان شیخ جمال الدین عن البرہان کیلی قزوینی . یکی از ان
شیخ رضی الدین علی صاحب خداوادہ غزنوی مدکور منزل ہشاد
و پنجم یکی از ان مولانا محمد بہاء الدین ولد ابن حسین ابن احمد
بلخی بکری از اولاد حضرت صدیق اکبر . مادر مولانا دختر سلطان
خراسان علاءالدین بن خوارزم شاہ بود کہ بارشاد رسالت پندہی در
عقد ولد مولانا در آمدہ و جناب سید الانرار وی را سلطان العلما

لعب داد ، او را در شریعت و طریقت رجوع خاص و عام به حصول
انجامید . مولانا فخرالدین رازی و غیره حد آوردند و بشاه بلخ وی
را به خروج متهم کردند . لا جرم از بلخ بر آمد و در بغداد رسید .
مردم پرسیدند که کاروان شما از کجا می آید و کجا خواهد
رفت . گفت من و الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله . این کلام بشیخ
شهابالدین رسید ، گفت که قابل آن نباشد مگر بهاءالدین . از شهر
برای استقبال برآمد و اعزاز کرد ، نوبت بجای که موزه وی را
بدست خود بر آورد . بعد آن عزیمت حج کرده جانب روم رو
آورد . چار سال در آذربایجان و هفت سال در لارنده ماند . آنجا
مولانا جلال الدین را به عمر هیجده سال کتبخدا ساخت و در ثلاث
و عشرین و ستعایت سلطان متولد شد ، بعدش سلطان عصر ایشان را
در قونیا جا داد ، همانجا مولد بهاءالدین ولد هیجدهم ربیع الآخر
سال شصت و هیجده [ص ۸۱] وفات یافت . یکی ازان بابا کدال
جدی ، وی را شیخ کبری ارشاد ساخت که در ترکستان بآبادی
جند راهی شو ، آنجا مولانا شمسالدین مفتی را فرزند باشد احمد .
مولانا ابن خرقه ما بوی رسان و در تعلیم وی دریغ مدار . زمانی
شمسالدین تبریزی در صحبت بابا کمال مکتسب طریقت بود و
فخرالدین ابراهیم العراقی نیز بفرموده مخدوم زکریای ملتانی آنجا
ویم داشت . هر دو زیر تعلیم بابا مجاهدات و مکاشفات بعمل می
آوردند . شیخ عراقی فتوحات هر روزه خود را در لباس نظم می
اراست و بحضور بابا گذرانیده تحسین می یافت و بابا باقتضای محبت
از شیخ تبریزی می پرسید که بابا شمسالدین ترا هم چیزی
نشایش دست میدهد . وی التماس می آورد که مارا بطفیل بابا
ریاده از عراق فتوح غیب رونما می شود ، الا طبع موزون ندارم

که آنرا در جلوه اشعار آرایم - بابا کمال در حق وی دعای خیر کردی که حق تعالی ترا مصاحبی دانشور روزی گرداند که حقایق و معارف طریقت بهام تو آراید - از روی قبولیت این دعای ما با حضرت مولانا جلال الدین رومی در مصاحبت تبریزی در آمد تا درهای عرفان به چار سوی جهان روان گردانید و سرگشتگان وادی ناکامی را بزورق عنایات تبریزی بساحل عاقبت رسانید - مولانا از والد ماجد خود تعلیم پذیرفت و بعد نقل آن مرحوم ده سال از سید برهان الدین محقق ترمذی در شریعت و طریقت در فتون دین و اسرار یقین فیض گرفت سید از عماید تلامذه و فیض یابان مولانا بهاء الدین ولد و از سادات عظیم الشان ترند و بسا صاحب حال و قل بود زمانی که عمدة العارفین شهاب الدین سهروردی در روم آمد پیش سید به زیارت رفت - سید برخاکستر جا داشت از جای خود حرکت نفرمود فی سلامی و کلامی بر زبان آورد - شیخ از دور تعظیم کرده بنشست و بعد چند ساعت رخصت گشت - مریدان از سید موجب سکوت رسیدند ، گفت که روبروی اهل حال زبان حال باید فی لسان قال - سید اکثر می فرمود که عالم بشیخ صلاح الدین زرکوب قونوی دادند قالم بشیخ جلال الدین مولانا رومی - مزار وی در دارالفتح قیصری واقع - مولانا را در صفر زمانی که از بلخ با پدر والا قدر عازم بغداد بود در ملازمت شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری نیز فتح باب معرفت رو داد خود گوید، بیت :

کرد عطار گشت مولانا

[ص ۸۲] شربت از دست شمس بودش نوش

و جای دگر فرماید، بیت :

عطار روح بود و سنایی دو چشم او
ما از پی سنایی و عطار آمدیم

حضرت شیخ عطار از عالی منزلتانی فنا فی الحق و مخزن اسرار
توحید و صاحب عظمت قطب وحدت بود - یک صد و سی سال
عمر یافت - در پانصد و چهارده شرف ولادت و در قتل عام تقواریان
چنگیزی شهادت نصیب شد و چون در محاصره نشاهر تغاچار نویان
داماد چنگیز خان بقتل رسید بدین غضب بر وقت فتح تمام خلافت
قرب هشت لک صغار و کمار زیر تیغ کفار در آمد - وی مدت
هشتاد و پنج سال در نشاپور ماند - نزد بعضی عمر شریف وی یکصد
و پانزده سال - شیخ ابراهیم بن اسحاق پدر والا قدر حضرت شیخ
مرید قطب المجدد قطب الدین حیدر زاوی آری صاحب خانواده
مرزا نود و هشتم بود - هم در منوچهر شیخ عطار نظر قبول و
عرفان از مسیح حیدر یافت ، چنان که از بر تو فیض وی در عالم
شعور و شیب حدیثی نامهر نام نامی آن پیر گرامی در نظم دل
پذیر آورده و اول هر که راهنمای درویشی - بل تجدد ورزید - دست
شیخ رکن الدین اکاف که در آن وقت عرف کامل بود تائب گردید -
و چند سال در دایره اصحاب وی ماند - زان بعد حرم رفت و بسی
از اکابر طریقت را در باب و از هر یکی فیض و صحبت یافت و
چندین هزار کتب تصوف و توحید جمع ساخت و هفتاد
سال بفرام آوری حکمت صوفیان و حقایق و دقائق ایشان مشغولی
داشت - تصانیف بسیار از شیخ عطار هم در نظم و نثر آید درین
روزگار بادگار و صاحب دیوان اشعار آخر عمر در منزلت عالی فنای
احدیت رسید و بر کنار از جمیع اشغال و اذکار عزلت گزید و خرقه
از دست شهید بحر حقیقت شیخ مجدالدین بغدادی پوشید در چندین

کتاب معتمد مرقوم که نور منصور حد یکصد و پنجاه سال بر شیخ
عطار متجلی گردید - مثنوی مولانا را ابتدای اسرار نامه باشد که
شیخ بوی داده ، ارشاد کرده بود که ترا کفایت می نماید - از
منظومات حضرت شیخ اسرار نامه و هند نامه و مصیبت نامه و
وصیت نامه و حیدر نامه و بدل نامه و وصل نامه و نعل نامه و
بیسرنامه که بعد شهادت نوشت و مختار نامه که دران التزام رباعیات
باشد و منطق الطیر و جوهر ذات [ص ۸۳] و دیوان غزلیات و در نثر
تذکرة الاولیا و اخوان الصفا و چهل رسایل دیگر - هر کتبی را در
هر منصب خود که می نگارد شعاع و لطافت آن مقام دران ظاهر
کلام می نماید ، جوهر ذات در حالت منزلت فنا فی الحق گفت و
بیسرنامه در حال استکمال صفت جلا و جمال آرزوی فای صوری و
معنوی و نقای مجازی و حقیقی - یک قصیده طویل دارد اندر بیان
وحدت در کثرت - چندین ارباب تحقیق اهل دل شروح آن رقم کرده
اند آغازش این است :

ای روی در کشیده بازار آمده

خلقی باین طلسم گرفتار آمده

مزار شیخ در نشاپور بشهر شاد باغ معروف شهر بازرگان
اول عمارت قبر فاضل بعبی کرد که مکر شیخ بود بعد مشاهدۀ
مراتب او در برزخ زان پس منارل روم در وقت رمضان ابوالفنا
حسین مرزا بسعی امیر علی شیرنوازی بنا یافت - و در بعضی تصانیف
اهل تواربغ مذکور که وی مرید شیخ صنیعان پیر اصفاهان بود -
کسی که حرف انکار از وضع رقاب غوث الدهر جیلانی بر زبان
آورده ، در وبال آن مبتلاگشت ، آخر برفاقت یکی از دو مریدان خود

که معیت وی را تا زمان ابتلا در بلا گوارا کرده بودند البته پذیرفت و بعد از تقصیر بامیر دستگیر در آمد و مامون العاقبت شد. و آن دو مرید را شیخ عطار و شیخ محمود مغربی قرار دهند الا خود شیخ عطار حکایت شیخ باچار صد مریدان در منطق الطیر می آرد بدین طرز که شیخ صنعان پنجاه سال مجاور حرم ماند و چهار صد مریدان صاحب کمال بود، چند شب متواتر خواب ناکاسی دید آخر بروم بر دختر ترسائی قریفت. مریدان مفارقت ورزیدند. مریدی دگر بود غیر حاضر وقت بعد رسیدن آنانرا زجر و توبیخ کرده مشغول بالتجا و دعا بجناب کبریا داشت. آخر رسول مقبول بر مرید مذکور شفقت کرد که شیخ ترا نجات دادم و شیخ ازان بلا برآمد. و دختر ترسا بشرف اسلام درآمد و هر دو قرین یکدیگر مردند و قریب قریب آسودند. شاید مراد ازان مرید ذات شیخ عطار باشد و انکار شیخ صنعان بوضع رقاب قطب الانطاب که درین حکایت مرقوم نباشد عالی سبیل التحقق جای اشتباه ندارد. حالا چندین اشعار حضرت شیخ شهید از جوهر ذات اینجا رقم می پذیرد که خبر از علو منزلت وی میدهد، نظم:

کجایی این زمان عطار اینجا
[ص ۸۴] یقین شد بر سر اسرار اینجا

زحلاج این زمان مانده است باقی
عجایب بین که کدیت مست صافی
درین صورت بگو اسرار اینجا
که بر میداری از دلدار اینجا
بگو عطار ایندم جملگی فاش
چو دیدی در درون خویش نقاش

بگو عطار تو از جان میندیش
 حجاب خویشتن بردار از پیش
 چو منصور است بردار حقیقی
 درون تو نمودار حقیقی
 دما دم می نمایم راه توحید
 دما دم می برون آیم ز تقلید
 چو جان دانست در عشق تو مشهور
 ازان خواهیم گفتن راز منصور
 عجایب جوهر منصور آمد
 که جان او حقیقی نور آمد
 منت منصورم ای جان جهانم
 که اسرار تراهم بر تو خوانم
 منم منصور ای دانای بی چون
 که خواهیم گشت اندر خاک و در خون
 هر آن کو هجو تو آید درین سر
 ز سر بیرون شود بر سر نهد سر
 چو خوان عشق سر ما راست اینجا
 ازان عطار سر باز است اینجا
 چنان منصور و ازم در حقیقت
 لقا هرگز نیای موعده صورت
 مرا خود با وصال بار کار است
 که دلدارم کنون در عین دار است

وصال یار بر ما گشت اظهار
 ازان بر دار عشق افتاد عطار
 که در عشقم نمودار حقیقت
 مگر و تکیه این دانی ضرورت
 چو بر دار است ما را پایداری
 ازان بر دار کردم استواری

الغرض مولانا جلال الدین رومی پور سعید سلطان العلماء
 مولانا بهاء الدین ولد بلخی قونوی رومی از چندین حضرات نعمات
 یافت و آخرین صحبت وی که نوبت کمال منزلت داشت با حضرت
 خواجه قطب ابدالی قوی الاحوال شمس الحق و الدین بن محمد بن
 علی بن ملک داد تبریزی است ، چنان که از تواتر کلام آن عالی
 مقام مستفاد می شود ، نظم :

هیچ کس از پیش خود چیزی نشد
 هیچ کس را از خود انگیزی نشد
 دانه انگور و تخم خربزه
 تا بر دهقان نشد چیزی نشد

هیچ حلوائی نشد استاد کار
 تا که شاگرد شکر ریزی نشد
 مولوی رومی نشد صاحب کمال
 تا غلام شمس تبریزی نشد

وی را بعضی مرید صلا بان تبریزی شمارند بعضی بتوسل بابا
 کمال جندی انکارند اکثری بر آن اند که فیضیاب نعمت از شیخ

محمد رکن الدین اسحاق متجاسی بود که صاحب شیخ قطب الدین ابهری یکی از مجازان صاحب خانواده سهروردی باشد -

منزل شصت و یکم در توضیح اجمالی اتصال خانوادگان
مذکور الصدر یکی با دیگری و استخراج [ص ۸۵]
خانوادگان دگر حسب تصریح منازل آینده

واضع باد که خانواده فردوسی منسوب بشیخ نجم الحق والدین احمد خیونی خوارزمی شافعی جرجانی بوساطت خلفای شیخ ضیاء الدین میرسد بسهروردی و کاذرونی بخانواده جنیدی و آن بسفلی و آن بکرخ و آن بوساطت داؤد طائی سوای حضرت امام بخانواده عجمی و خانواده طیفوری نیز بحضرت امام و چشتی بخانواده هبیری و آن بایراهمی و آن بفضیلی و آن بزبدی و عجمی و زبدی بحضرت خیرالناس رضیع ام المومنین خواجه حسن بصری و قطب الارشاد خواجه کمیل بن زیاد و نسبت این هر دو حضرات و معبدین شهیدین علیهم الرحمت و الغفران الی يوم الدین بحضرت امام المشرق و المغارب اسد الله جل شانہ الغالب علی ابن ابی طالب متصل ، وی را فیض معنوی و صوری از سید المرسلین خاتم النبیین احمد مصطفی محمد مجتبی صلی الله جل شانہ علیه و آله و سلم برحمت ارحم الراحمین وبرا بوساطت روح الامین و نیز بلا توسل ، وی، از حضرت رب العالمین و هم ازین چهارده خانوادگان خانواده بسیار شایع و فامدار تصریح بعضی از مشاهیر درین موقع در منازل جدا ذیل این توضیح می نماید -

منزل شصت و دوم در ذکر خانواده قادریان

منسوب بحضرت قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی ابو

محمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی و فرزند سعید سید ابی صالح بن
سید موسی عبدالله جل شانہ ولی بن سید یحیی زاهد بن سید محمد
سیف الله جل عظمه مورت بن سید داؤد سیف الله سبحانہ مورت بن
سید موسی ثانی بن سید ابی عبدالله جل شانہ حسنی بن سید موسی
الجون بن سید عبدالله سبحانہ محض بن سید حسن مثنی بن سبط اکبر
جناب سرور نور دیدہ مرتضی امام ابو محمد حسن مجتبی بن حضرت
افضل الوصی اسدالله جل عظمه الغالب علی ابن ابی طالب و از نعمات
باطنی تا آہای کرام فیضیاب ، ولادت باخیر و سعادت وی اول
شب ماہ رمضان شریف سال چہار صد و ہفتاد خواہ ہفتاد و یک
رو داد - مادہ تاریخ مولود مسعود وی لفظ عشق و با عاشق باشد
و باعداد لفظ کمال و کامل در دنیا ماند کہ نود و یک سال باشد
و شب انتقال بقول اصح نهم ربیع الآخر سال یک صد و شصت و
یک در خلافت ابوالمظفر یوسف مستخر بن مقتضی عباس تواریخ
وفات از عشق کامل و کمال عاشق و مشعوق الہی شصت و دو
می بر آید [ص ۸۶] سید حفیظ الله سبحانہ یکی از فرزندان حضرت وی
در تاریخ ولادت فرمود ، نظم :

تاریخ ولادت و حیات وفاتش

از عشق کمال و کامل و عشق عیان

۹۱ ۵ ۹۱ ۳۷۰

دگر سنینش کامل و عاشق تولد

۹۱ ۳۷۱

وفاتش دان ز معشوق الہی

۵۶۲

دگر سال مولودش ز اوج کبریا
گفت هاتف زیب تاج اولیا

۳۷۱

دگر سال مولودش که پس رنگین تر است
شد رقم محبوب عبدالقادر است

۳۷۰

دگر سال مولود آن مغلی شان
هاتفم گفت کاشف دو جهان

۳۷۰

دگر عقل سال نقل آن عالی شیم
صاحب فردوس عالی زد رقم

۵۶۲

شاه ابوالمعالی فرماید رحمه الله علیه سبحانه ، نظم :

سلطان عصر و شاه زمان قطب اولیا
تاریخ سال وقت وفاتش چو خواستم
کامد و ثبات او ز قیامت علامتی
از راوی حدیث بگفتا قیامتی

در عمر نوزده سال در بغداد آمد از جیلان و در مدت هفت سال
در جمیع علوم عقلی و نقلی و دقائق و حقایق فردالوقت گردید و بهست
و پنج سال تجرید و تفرید ورزید و چهل سال بارشاد مصروف ماند یکی بسبب
ارادت وی به آبای کرام خود چنان که گذشت یکی از شیخ محمد سارک
مسعود بابی سعید ابن شیخ علی المعروف بفضل الله المخرمی السلمی بن
شیخ رضی الدین ابی بن شیخ مهران الطوسی وی از شیخ ابی الحسن
علی بن احمد بن محمد بن یوسف القرمی الاموی الهنکاری ، وی از

شیخ ابی الفرح محمد بن عبدالله سبغانه الطرطوسی، وی از شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التیمی، وی از شیخ ابی بکر عبدالله سبغانه جعفر بن یونس الشبلی، وی از ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید القواریری صاحب خانواده منزل پنجاه و ششم و شیخ ابی الفضل عبدالواحد از پدر خود شیخ عبدالعزیز التیمی که مجاز از شیخ ابی بکر شبلی بود نیز اجازت دارد. یکی نسبت صحبت حضرت غوث الدهر با حضرت خضر یکی نسبت صحبت وی با صاحب منزلت غوث الدهری که در اوایل تشریف آوری وی اندر بغداد بوده حضرت سید با دو کسان دیگر بر وی رفت به حضرت گفت [ص ۸۷] که در حضور مردان حق باحیان ارادت صادق که تو داری باید آمد و در حق هر دو کس دیگر که هر یکی قصد امتحان داشت بدعای بد پرداخت، همچنان انجام یافت و بسید ارشاد ساخت که این منزلت بعد ماترا باشد، و خود شایب شد. یکی نسبت صحبت وی با ولی امی سیدالاولاد اکرم الناس شیخ حماد دبس که ذکر اسمای پیران طریقت وی تا جعفر شبلی در منزل پنجاه و نهم گزشت. یکی نسبت صحبت وی با شیخ تاج العارفین ابوالوادی بغدادی مع خرفات تبرکات و حکایت آن چنانکه چون سید عبدالنادر جیلانی در محفل وعظ شیخ تاج العارفین وارد شد وی بر سر منبر بود ساکت گردید و گفت با حاضرین که در ملازمت ولی خدا رسید. در جبین وی نوری می بینم که از مشرق تا مغرب می تابد و از منبر فردوس آمد و هر دو چشم وی بوسید و بیان طراز شد که از امروز وقت تو خواهد بود. خروس هر کسی بانگ کند و سکوت ورزد الا خروس تو تا قیامت مدام در بانگ باشد. پس پیراهن و سجاده و تسبیح و عصا و کانس

چوبین بحید تقویض کرده فرمود که چون وقت تو در آید مارا یاد دار. سند مشایخ تاج العارفین در ختم منزل بست و نهم مذکور شد که وی ارادت بشیخ ابو محمد النبیکی دارد که صاحب نعمت شیخ الشیوخ ابی بکر هواز الطایعی اوبسی بود. رسیدگی خرقه ابوبکری دست بست تا شیخ اما بعد این صباح باثبات می رسد و ظاهراً بعد وی غایب شد و فاتهش در سلخ ذی قعدة سال هانصد و نود هجری، قبر در رباط بعقوبی و غالب که شیخ ابوالوفای خوارزمی شیخ تاج العارفین ابوالوفای بغدادی مذکوره صدر بود که و فاتهش در هشت صد و سی و پنج بعد مدت مدید از وقت قطب العصر جیلای واقع واردات وی بشیخ ابوالفتوح فرزند مولانا بهاءالدین کبری بود از اشعار شجره منظوم شیخ خورزمی و حلال خواجگان خاندان فردوسیان چنان مسعود می شود که شیخ ابوالفتوح بارشاد والد خود التساب طریقت از مولانا بعد دانش صد کرده و مولانا دانش مند مجاز از مولانا بهاءالدین کبری والد مانع شیخ ابوالفتوح و شیخ کبری از مولانا احمد فرزند مفتی محمد شمس الدین مولانا و برادر کلان مولانا دانش مند ممدوح بود و مولانا احمد از بابا کمال حدی چنان که در خانواده شصتم ذیل بابا مد نور مرقوم شد [ص ۸۸] در وقت حضرت غوث الاعظم منزلات قطب العصر و غوث الدهر که در هر عصر و آوان جدا جدا می باشد بذات واحد وی اجتماع است و کرامت و عظمت و تصرف و برکت که حضرت رب لعزت از خزاین غیب وی را روزی گردانید در امت مهدی کسی را میر نباشد. حضرت حق بر قلب وی تجلی کردم تا کلام قدمی هده علی رقة کل ولی الله جل شانہ بر زبان آورد چیزی را که کبار اولیا در جواب و خیال دیدند وی بچشم ظاهر می دید. قدم بر قدم رسول مقبول

بود مذهب امام حنبل داشت هفتاد هزار کس در مجلس وعظ وی از جن و انس و ملائک حاضر می شدند و چهار صد کاتب بسمان کتابت موجود می بودند تا هر مطلبی که از زبان گوهر فشان استماع می کردند در تحریر می آوردند و ارواح اکثر حضرات انبیا تشریف می آوردند و جناب رسالت پناه صلی الله جل عظمه علیه و آله وسلم نیز اکثر برای تربیت و تائید وی تجلی افروز می گردید قوت بیانی وی از تصرفات و برکات لعاب دهن سرور کائنات محمد مصطفی و مخزن تصرفات علی مرتضی بود که اندر دهن وی بحالت خواب در ابتدای حال افکند و برای تکلم ایما کردند که از آن ابواب خزاین هر سخن بر روی او مفتوح گشت و از سال پانصد و هشت و یک بر سر منبر نشست و مدت چهل سال وعظ گفت و بوضوی عشا نماز بامداد میخواند و پانزده سال بعد عشا تا سحر با پای واحد قایم بوده ختم قرآن مجید می ماند از جمیع منازل افراد در گشت و بر منزلت محبوبی و راحت و خوبی فایز گشت. از اولیای طریقت محمدی مصروف بر این منصب صرف دو حضرات با تصرفات و اصل شدند.

منزل شصت و سوم در ذکر خانواده نوریان

منسوب به حضرت شیخ ابوالحسن احمد بن محمد نوری بغدادی وی شاهباز طریقت و بالا پرواز حقیقت بود. از مریدان صاحب منصب خواجه ابوالحسن سری سقطی و صاحب مذهب از مذاهب عشره تصوف با خواجه ابوالقاسم جنید و خواجه ذوالنون مصری و احمد حواری و محمد بن علی قصاب صحبت داشت. چون در سال دو صد و هشتاد و پنج از دینار رفت خواجه جنید بر جنازه او گفت ذهب نصف هذا العلم بموت النور. پیروی [ص ۸۹] صاحب خانواده پنجاه و پنجم باشد.

منزل شصت و چهارم در ذکر خانواده خضرویان

منسوب به حضرت شیخ ابو حامد بن خضر ویای بسخی. وی از کبار مشایخ خراسان بود. اکثر کبرای طریق را در بهت که او تراب نعشی و حاتم اصم و ابراهیم ادهم و ابوحنص حداد و بازید بسطامی از آن حضرات اند. پیر ارادت وی شیخ ابو عبدالرحمن حاتم بن الاصم ابلخی، وی مرید خواجه ابو علی شفیق بن ابراهیم از دی بسخی، وی مرید حضرت خواجه ابراهیم بن ادهم قسدر بلخی، وفات در سن ۴۳۰ -

منزل شصت و پنجم در ذکر خانواده انصاریان

منسوب به حضرت شیخ الاسلام خواجه ابو اسماعیل عبدالله بن شانه بن ابی منصور محمد انصاری هروی. وی از اولاد ابویوب انصاری صاحب رحل رسول مبول بود. بعضی از اولاد وی در وقت امیرالمومنین عمر الخطاب با معیت حنف بن قیس با سی و یکم هجرت در خراسان آمدند و در هرات سکونت ورزیدند و رن مصر فرخنده اثر در اطراف ولایت و حوالب هند و سند منتشر شدند. ولادت وی ثانی شعبان سال ۳۳۰ و بسمن و شحاتت موسم بهار اتفاق افتاد. حضرت خضر در ملاد وی بشارت داد که فرد التوب شود، شرف و غرب را نور ور گرداند. از صغر عمر ن جوانی علمی باقی نهاد که وی بدان کمال اهم نرسانید. زان بعد در مجاهدت اهل توحید در آمد و از متعدد ارباب حل اخذ صریقت کرد. یکی ابو عبدالله بن شانه محمد بن فصل بن محمد طاقی هروی یکی ابوالحسن بشری یکی شیخ ابوالحسن خروانی یکی خواجه شریف حمزه عتبی بسخی یکی شیخ احمد حاجی یکی شیخ ابو علی زرگر یکی شیخ ابواسماعیل احمد

بن حمزه صوفی شهر بمو یکی شیخ ابو سعید ابوالخیر مهنوی -
 اصلی ارادت صحبت و تلقین وی درین فن از ولی الاهی عارف ربانی
 قطب الوقت خواجه ابوالحسن علی بن جعفر الخرقانی باشد - وی را
 بطریق اویسی چند که در منزل پنجاه و سوم ذکر یافت - تصرف
 قوی از روح بر فتوح طیفور شامی قطب حق بایزید بسطامی حاصل ،
 وی را باطن از روح بر فتوح حضرت امام جعفر صادق ، وی را سوای
 نعمات امامت آبادی از جد فاسد خود امام قاسم بر طبق شرح منزل
 پنجاه و چهارم تا صدیق رفیق و شیخ خرقانی را درین طریق ارادت
 ظاهر از شیخ ابوالمظفر مغلان الترمذی الطوی باشد - وی از شیخ ابو
 یزید العسقی الاعرابی وی از شیخ محمد المغربی [ص. ۹] وی از بایزید
 بسطامی قدس سرهم السامی مجاز و شیخ خرقانی از حضرت شیخ الشیوخ
 غوث الدهر ابوالعباس احمد بن محمد عبدالکریم قصاب آملی نیز
 مستفیض که در تحقیقات اکثر عارفان منزلت غوث الدهری بعد
 شیخ آملی از روی نقل و تعویل بشیخ خرقانی رسید و بروایت
 غالب منصب نعمت وی بر شیخ خرقانی و سلطان الوقت ابی سعید
 فضل الله سبحانه بن ابی الخیر احمد بن محمد محسنوی تقسیم گردید -
 بهر حال در فیض یابی شیخ خرقانی از شیخ الشیوخ آملی طبری جای
 اشتباه نباشد و شیخ مدوح اخذ طریقت کرد از شیخ محمد بن عبدالله
 جل عظمته الطبری، وی از شیخ ابو محمد احمد الجریری که صاحب
 کرامت عظیم بوده بعد شیخ خود ابوالقاسم جنید بر جای وی سجاده
 آراست و ره نوردان وادی طلب را بر منزل مقصود افراشت و سلطان
 الوقت ابی سعید صاحب نعمت دو حضرت است ، یکی شیخ ابی الفضل
 محمد بن الحسن السرخسی، یکی شیخ ابوالعباس قصاب، مدوح بالا و شیخ
 سرخسی از شیخ ابی نصر سراج طوسی معروف بطائوس الفقراء مجاز وی

از ابو محمد عبدالله سبحانه بن محمد مرتعش جری وی از اصحاب خواجه ابو حفص حداد نساپوری و صحبت یاب خواجه جنید بغدادی و خواجه ابو عثمان جری و ابو بکر شبلی بود - خواجه ابو حفص عمر حداد از محشمان این گروه و شیخ ملازمت و هم صحبت بایزید بسطامی و احمد خضروی و میر ابو عثمان جری و شاه شجاع کرمانی باشد، وفات پیر هرات در چهار صد و هشتاد و یک، مزارش حاجت بر آر عالم و خانواده وی بسی معظم -

منزل شصت و ششم در ذکر خانواده* صفویان

منسوب بهحضرت شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی، وی مرید و د مام شیخ محمد ابراهیم زاهد گیلانی و از اولاد حضرت امام موسی علی رضا بود - اندر تربیت طالبان هدایت مریدان دست قدرت کامل داشت - اهل دلان با معانی چندانی که از تعلیم وی ادب آسوز و نصیحت اندوز شدند و در اوقات دگر شاید بصحبت شیخ واحد نشده باشند شیخ زاهد مرید میرسید محمد جمال الدین تبریزی، صاحب نعمت شیخ محمد رکنالدین اسحاق سنجاسنی بود، - خدا ما قبل وی در آخر منزل شصتم مذکور شد -

منزل شصت و هفتم در ذکر خانواده* زاهدیان

منسوب بهحضرت خواجه بهرالدین زاهد - وی مرید خواجه فخرالدین زاهد، وی مرید خواجه صدرالدین [ص ۹۱] سمرقندی وی مرید خواجه عبدالسلام هارما وی مرید خواجه قطبالدین عبدالمجید هروی، وی مرید صاحب خانواده کاذرونیان مذکوره منزل پنجاه و هفتم بود -

منزل شصت و هشتم در ذکر خانواده شطاریان

منسوب به حضرت شیخ عبد الله جل شانه شطار مندوی نسب وی
 به حضرت شیخ الشموخ سهروردی می رسد و حسب وی طیفور شامی
 قطب حق نابزید سظامی، بدین شرح که وی مرید شیخ محمد عارف
 طیفوری وی مرید شیخ محمد عشقی وی فرزندی و مرید شیخ محمد خدا
 فی مورا، السهری وی مرید خواجه ابوالحسن علی بن جعفر بن سلیمان
 الخرونی نعمت یاب روحانی از طیفور شامی و جسمانی از مولانا طوسی
 برقی تصریح منزل نصب و بیعت و پیروی و چهره و صفت رفیق
 در شرف و بویاس حضرت امام از حضرت صادق با وی و سی سی مریدی
 در روی مصطفی - نسکه اول بر لقب شطار اسماء یافت از خانواده
 صوفی وی بود - پدر صلاح صوفی سهروردی شامی - پسر از روی
 نسب آن در حق و با حق صورت پذیرد - شیخ محمد شرف کولباری
 مرید کامل البصایب شیخ حمید معروف مداحی حضور شاه ظهیر
 مرید محمد شیخ ابوالفتح سرمست فرزند و - جد آری پدر والا
 در محدوده شیخ و در محلی از صاحب این خانواده در حواهر
 حمید ارساد می نماید که قل احی صلی الله جل شانه عبید و آله
 و سلم نزل علم انتظار قبل الفرقان فی صدری بحیثیت الایمان
 من الارل الی الابل - پس آن علم از جناب رسالت پناه صلی الله
 جل شانه عبید و آله و سلم به حضرت علی ایدر و از وی در عرفی است
 اشعار یافت و ازین که شیخ عبد الله حشانه آن را بوجوه احسن ضبط کرده
 شیخ محمد عارف وی را بدین لقب نواخت و بدین وصیت و نصیحت
 راهی هندوستان ساخت که در هر شهری و دیاری گذر کنی و
 بوقت منبری نثاره زی نا هر کسیکه طالب راه حق باشد خود
 را با رساند و چون با مشایخ روبرو رسمی پرسی که اگر چیزی

دارید و ایشار کردن توانید برای تحمل قبول آن حاصر و چیزیکه
ما دارم از آن قصر نیم - العرس شیخ شطار با درویشان
بسیار تجمل تمام از هر قسم ضرورت سفر و حیم در هندوستان
شریف آورده قصبات [ص ۹۲] و مداین و مواضع پنجاب
و سند و پورب و اوسط هند را گردید. آخر حال بدبار جنوبی رسید. اکثر
خاص و عام هر دیار بوی فضیلت شدند و خانواده وی قروغ عظیم
گرفت و خود هم از بعضی حضرات متمتع شست. روزی در نره مانکپور
وارد شد، محدود شیخ حسام الدین و سید راجی حیدر به گردیزی و
شاه سیدو عزم ملاوت شیخ کردند و فرار دادند که وی مسافر
رسد و به مقصد صاحب می رسد. به سید راجی روم - الا همان
روز سیدو به خود آمد. صاحب بهوالان بخشیده بودند از باعث
عرفانی قابل می کردند. که بحسب اتفاق مریدی دای پدلی مرید
در هند آورد. آن را کشاد و به سید و سید کردند. راجی حیدر
شاه، استر شاه سیدو رسید و مجموع محدود خود بود و غرم
گردید. چون در اثنای راه رسید مریدی چند پان مرید در دوه ای
اورای عریض درختی گراسد - پان حوردد و محدود دوه را بجای
آلاه در سر راه به شیخ شطار حواله نمود. ایشان حیرت مرون
خیام برای مسئول ایشان پرداخت و آفت می رسد. که مسافر به
آتش فقر بر درم حسام الدین حیدر و سید ما سیدو - عرس شد. تمام
ملاقات گردید. در زیر درختی بودند. شیخ شطار همان شعار نه
شعار داشت ظاهر صاحب - محدود از روی کمال استعاده و فروسی و
عایت تواضع و عجز جواب داد که آن همه چیزی ندارم
که بخدمت گذارانم و هر چیزی که از حضرات خود یافتم عنور
از مطالع آن فارغ نشده ام که دیگر آموزم - شیخ شطار بر اولوالعمری

وی آفرین آورده گفت الحمد لله سبحانه که درهند عارفان کامل اند که همای همت آنان از دو عالم بالا پرواز دارد. ازان بعد جانب جونپور رفت. مخدوم شیخ محمد معروف شیخ قاذن منیری و دگر اهل ریاضات چون شاه داد و سرمست سررهپوری و غیره در اطاعت وی در آمدند و سلطان ابراهیم شرقی پادشاه جونپور و امرای وی اعتقاد آوردند. روزی پادشاه عرض کرد که شما دعوی حق نمایی می نمائید چرا بر ما چیزی ظاهر نمی سازید. شیخ گفت هر کس برای کاری خاص آفریده شد. شما را بکار سلطنت امر کرده اند. باز گفت که درین بارگاه مردم بسیار اند. بر کسی دگر تصرف فرمائید. شیخ جواب داد که جوهر قبل مشروطه پادشاه ملتمس گردید که از چندین هزار کس حاضرین کسی جوهر قابل نباشد. شیخ جانب جوانی زیبا رو که بر سر پادشاه مگس رانی می کرد [ص ۹۳] رو کرد. نگاه بی شعور گردید و آداب ملازمت و جلال کلی از دیش افتاد. جانب مریدان شیخ روتنهاده جمیع اهل مجلس متحیر ماندند. روز دگر شیخ ازانجا بر آمد و طرف مالوه رفت. پادشاه باعزاز وی را در پای تخت آن ولایت که شهر مندو بود جاداد. از کتاب لطایف اشرف چنان استفاد می شود که هرگاه سید بی نظیر سید اشرف جهانگیر بسیاحت آن دیار رفت شیخ شطار در بعض اذکار و اشغال از حضرت سید افاده پذیرفت. حضرت مولانا عبدالحق محدث محقق دهلوی در اخبار الاخیار فی اسرار الابرار فرماید که ارادت وی از روی پنج توسل بشیخ نجم الحق والدین کبری می رسد و از تصانیف و رسایل شاه محمد غوث گوالیاری و شیخ بهاءالدین ابراهیم عطاه الله جلثانه انصاری قادری شطاری و ثمراته الحیات جمع آورده. یکی از مریدان شیخ برهان الدین صدیقی خاندیسی مرید شیخ محمد عیسی

زنداله برهان پوری مرید شاه محمد عارف لشکر یکی از عمایده فیض
 یابان شاه محمد غوث موصوف و ذخیره شطاری چنان ثابت می گردد
 که شیخ عبدالله جل شانہ شطار از خاندان حضرت غوث الاعظم
 رحمته "الله جل عظمتہ علیہ رحمته" واسعتہ" نیز اجازت لایق تسلسل داشت و
 تصدیق این بصراحت از روی وادید بعضی شجرات خاندان قادری،
 که بوسایل این حضرات سید عبدالرزاق خلف الصدق آن قطب
 آفاق منتهی می گردد می شود، الا در تقدیم و تاخیر اسمای حضرات
 متوسط در سید ممدوح و شیخ موصوف اعتماد کافی بهم نمی رسید و چنانکه
 در چندین شجره از روی ترتیب مرقوم دران بعضی محالات عقلی
 واقع - بهر هیچ اسمای مذکور بوضع صحت آغاز از سید نامدار و
 و انجام تا شیخ با وقار در ذیل می نگارم: یکی ازان سید ابراهیم
 یکی ازان سید جعفر یکی ازان سید علی یکی ازان سید محمد یکی ازان
 سید عبدالغفار یکی ازان سید محمد ثانی یکی ازان سید عبدالرؤف
 یکی ازان سید عبدالوهاب که درین خانواده مرشد عبدالله - بهمانه
 شطار - در خیال می گزرد نیز عجب نمی نماید که این حضرات در
 اولاد صاحب خانوادہ قادری باشند - مرقد شیخ عبدالله جل شانہ
 درون حصار شهر مدو بولایت مالوه واقع ، اولادش دران نواحی
 شایع ، شیخ پیر میرقی یکی از ارباب توسل خاندان وی که با نورالدین
 جهانگیر پادشاه آنجا رفت بر مرقدش عمارت رفیع ساخت -

منزل شصت و نهم در ذکر خانوادہ نقشبندیان [ص ۹۴]

منسوب بحضرت خواجہ بہاءالدین محمد بن "محمد البخاری، نسب شریف
 وی بر محمد بن ابی بکر صدیق، انتہا می پذیرد - ظہرا کسانی کہ دعوی
 سیادت دارند و خود را در اولاد حضرت خواجہ ممدوح شمارند

بدین جهت خواهد بود که وی را صرف دو دختر بودند یکی در عقد
 امیر سید ابوالخیر ترکستانی در آمد و سید محشم در حضور نقش بند
 تربیت و تعلیم پذیرفت و اکثر در مواعع سفر صاحب سجاده خسر
 ماند و فرزندانش لایق و زاهد شدند و نوبت در نوبت بر سر مرقد
 صاحب خانواده و ام پذیر گردیدند و آن حکم اولاد دارد - دختر
 ثانی با خواجه علاءالدین عطار محمد بن محمد بخاری کتبخدا شد ، از وی
 خواجه حسن عطار بوجود آمد - ولادت حضرت نقش بند در
 محرم سال هفت صد و هجده هجری - خواجه محمد بابا
 ساسی وی را در نظر قبول خود آورده امیر سید مسعود کلال را
 برای تعلیم وی تاکید کرد - از مفر عمر آثار کرامت از وی ظاهر
 شدن گرفت - وقتی خوابی دید و بر وی آن در خدمت خلیل اتا رسید
 و در صحبت شش سال عجایب حاصل مشاهده افتاد ، آخر
 پادشاه ملک ماوراءالنهر بر او مذکور قرار بداد ، شش سال در
 وقت صحبت هم روقت - حب ، بعد روان ملک و مال ظاهری از
 وی رخصت شد - با دو صد هزار درین اما حضرت خواجه عبدالغفری
 بن عبد حلیل غجدوانی در علم باطن بر وی متجلی شد و تعلیم ذکر
 خفی و طریق بعضی ریاضات سریع الاثر و متابعت احوال و افعال
 حضرت خیرالبشر کرد - حضرات سابق این خانواده ذکر جلی بعمل
 می آوردند ، زان بعد رجوع بسد امیر کلال مسعود آورد و سید
 حسب ارشاد خواجه محمد بابا در تربیت وی بجان کوشید تا کار بر
 حد کمال رسد آنکه روزی در مجمع اصحاب ارشاد کرد که بابا
 بپاه لدین هر چیزی که از خواجه محمد بابا رسیده بود حسب
 وصیت وی بر تو ایثار گردانیدم و مرغ روحانی تو از قفس بشریت

برون آمد ، الا بلند پروازی و همت عالی داری ترا مجاز می سازم
 که هر کجا مرید یابی دربابی و با نعمت خلافت مشرف گردانید .
 بعد ازین خواجه نقشبند بغدادی انا شیخ قثم ترکی رفت ، وی یکی
 از منتسبان خانواده منزل هفتاد و یکم بود . قریب چهار ماه بحضور
 وی مانده انواع فیض باطنی اندوخت آخر خرقه برکت پوشانیده
 گفت که در جمیع فرزندان خود ترا فرزند دهم و از جمیع مقدم
 قرار دادم . پس ازان حضرت خواجه در صحبت [ص ۹۵] بعضی از
 مقبولان و دوستان حضرت حق در آمد و هوادید مکی و جانور آفتاب
 پرست نام رسید و آن هر دو چارهایان بر وی گویان شدند و
 دعای مستجاب بجناب کبریا کردند که آثار آن از روی ترقی
 نمایان پرو هدید آمد . اندر اخبار معتمد دارد که حضرت خواجه
 محمد بابا شماسی قبل از ولادت آن سرخیل نقشبندان انتظار مقدم
 خیر وی می کشید و چون جانب مساکن و مولد وی می گذشت
 بوی معرفت رب العزت ازان نواحی در مشام جان بابای ممدوح می
 رسید . روزی گمت که آن بو زیادت پذیرفت شاید که وی پیدا شد .
 روز چهارم از ولادت جد خواجه وی را در نظر بابا در آورد
 بفرزندی بابای ممدوح شرف اندوخت . و نیز بابای موصوف تا وقت تامل
 خواجه در قید حیات جسمانی بود . نیز حضرت نقشبند هری هفت
 سال در خدمت مولانا محمد عارف دیگ گرانی یکی از عمایده خلفای
 سید امیر مسعود کلال سوخازی بخاری ماند و فیضیابی وی از
 مصاحبت شیخ سلطان الدین و شیخ ابوبکر زین الدین هم بایضاح می
 در آید . شیخ اول مرید مولانا شیخ احمد بن مولانا شمس الدین مفتی
 جندی ترکستانی باشد ، که ذکر وی ذیل بابا کمال جندی در
 خانواده فردوسیان منزل شصتم و در خانواده قادریان منزل شصت

و دهم ذیل تج العارفین گذشت و شیخ ابوبکر زین الدین
تیب آبادی هر چند در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هروی بود
الا بغایت اتباع شریعت اواب طریقت بر وی مفتوح گشت و طرز
اویسی از روح هر فوج حضرت شیخ ابونصر احمد بن ابی الحسن
جامی نامی مخطوب بشیخ الاسلام احمد جام معروف عارف زنده پیل
آورده پذیرفت - امیر صاحبزانی تیمور گورگانی مرید شیخ زین الدین
ممدوح بود اکثر در خدمت وی حاضر می شد و در اصلاح احوال
رعایا و برابا و اشاعت ارکان دین و رواج سعایر اسلام مشاورت می
جست - و در اشارات غیب و فتوحات لا ریب بر وفق ارشاد شیخ عمل
می آورد - هم شیخ در حق امیر ممدوح از روی ترویج اواصر و
نواهی ملت معظمی مجدد مایه مبسم گفت و این لقب عالی در
مکتوبات نمی وی نوشت - و شیخ ابونصر رنده سل ایضاً باب از
روح حضرت سعدون الوفی شیخ ابو سعید [ص ۹۶] فضل الله حل
سانه ان ابوالعبیر مهنوی و حسب وصیت وی جماعت باب خرات
صدیقی را شیخ ابو حاضر فرزند شیخ مهنوی بود مشغول که آن
خربت از حضرت صدوق ردی در بار جاب مضامین حضرت
بابرکت مدلول مراتب رنده و فی ان ساقط او سعید است و یک
حضرات با تصرفات دران سعادت و عبادات کرده آخر وقت از پل
و لا در فرزند ارجعید تفویض وقت که هنگام رسیدن جوانی نوحط
احمد نام نوی سیار در حبیب و محبت شیخ مهنوی چهل عارف
کامل بر منزل مقصود رسیدند از تعلیم وی اکرم و افضل آنها
شیخ جام باشد نومل شیخ مهنوی تا شیخ ابو حفص حداد و
مقتدای بغداد اندر منزل انصاریان ذکر یافت بجای در منزل جلالی
و ما سوای آن نصریح یابد عمر شیخ مهنوی هزار ماه ، وفات در

نسب جمع چارم شعبان سال ۴۴۰ در خلافت ابو جعفر قیوم بن
 قادر ، اما ولادت شیخ جهم در ۴۴۱ و انتقال در ۴۴۷ ، مدت عمر
 نود و هفت سال - وی در مصنف خود گوید که بعمر بیست و
 دو سال توفیق ادب یافتیم و بعد ریاض هجده سال در عمر چهل
 سال ما را برای هدایت خلائق مأمور کردند - اوایل وی امی بود
 رب العزت بفتح باطنی وی را چندان علوم ظاهری کرامت کرد
 که در هر فنون تصانیف عالی دارد - از قوی تصرفن عالی مدارج
 شد که اندر است مهدی در هر چهار صد سال عزیزی باچنان جاه و
 حشمت صوری و معنوی پدیدار گردد جمع تصنیفات خود به دلائل
 قرآنی و احادیث رسولی آخر الزمانی توثیق پذیرد و کسی از علمای
 روزگار و عرفای نامدار بر کلام معجز نضام وی معترض و حجب
 آور نباشد و هر چند تا آخر عمر بر حسب حق برسد وی پنج صد
 هزار مردم بایب و مرید شدند و اکثر اهل عروا علی خاندان
 از وی فیض اندور گردیدند - لا حول حرات صمدی بصاحب روایت
 است نماید که بعد از وی نصیب دمام یکی از فرزندان نامدار و
 مریدان کامکار شد و کعب رفت - العرض خواجه بهاء الدین شمس شد
 بحصول چنان نعمات چندی حضرات دوازده حج رفت و بعد از
 استجماع فضایل و برکت برمسند هدایت و ارساد شست - بسی
 شاهبازان اوج معرفت چون خواجه علاء الدین عطاء محمد بن محمد البخاری
 سرشد افضل الغضلا [ص ۹۷] عارف ربانی مرید شریف جورجانی
 و خواجه محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری معروف پارسا
 صاحب کتاب فضل الخطاب و خواجه علاء الدین شجودانی و مولانا
 محمد یعقوب چرخي و مولانا شیخ محمد فغانری و خواجه شاه مسافر
 خوارزمی و مولانا سیف الدین ساری و غیرهم در دام ارادت وی در

آمدند و بر مقاصد رفیع بر آمدند وفات حضرت خواجه بهاءالدین عمر
نقش بندی بعمر هفتاد و چهار سال در قصر عارفان واقع یک فرسخ
از بخارا در تاریخ سوم ربیع الاول سال ۷۹۱ وقت خلافت امیر تیمور
صاحب قران بود بیت :

رفت شاه نقش بدان خواجه دنیا و دین
آنکه بوده شاه راه و دین و دولت ملتش
مسکن و ماوای او چون بود قصر عارفان
قصر عرفان زین سبب آمد حساب رحلتش

لقب نقش بند از باعث کسب وی از آبا و اجداد بصنعت
کمخواب بانی باشد - هر چند هر یکی بقدر فکر خود اندرین باب
تاویلی جدا وارد کرد الا اصح همین می نماید -

حالا ذکر شجره جاری این خانواده کرده می شود

شاه نقش بدان از امیر عمید مسعود کلال سبو خاری بخاری مجاز
وی از سادات کرام بود عالی منزلت کسب داشگری* کردی در
معاوره بخارا داشگر کلال را گویند چهار فرزند فضل و چهار مرید
کامل داشت - امیر طراغا پدر صاحبقران به حضرت سید اعتقاد
فراوان آورده بود - اکثر ملتزم حضور خدمت وی می مانده امیر را
نیز در صغر عمر بشرف زیارت سید رساند و در عنفوان جوانی نیز
چند بار نزد آن کاشف راز بزدانی حاضر گردیده نوبتی هفت نان شعیر
بغایت شفقت مرحمت کرده ارشاد فرمود که پاره ازین هر هفت
بخور تا هفت اقلیم عالم مسخر تو گردد - نوبتی یک مشت شعیر
بریان بوی بخشید و بشارت گردانید که بشمار هر جو یک سال شاهی

* ف داهی گر در معاوره بخارا کلال را گویند و نیز مرشد حضرت شاه

نقش بند سید مسعود کلال بودند، سبحان الله :

ذات صفات بوجهی نکو هر کو بهی سو هر کا هو

در خاندان تو ماند و آن قریب چار صد بود بر وفق آن خلافت
 در خانواده وی قائم ماند و آن زمان بحساب صحیح تا فردوس
 آرامگاه حضرت محمد شاه و آمد قهرمان ایران منتهی می شود - بعضی
 ارباب تواریخ تحریر کرده اند که یک صره جوز بود که سید بامیر
 عایت فرمود بعضی خرما گویند اختلاف در جنس واقع فی در قدر ،
 وفات سید در سال هفت صد و هفتاد [ص ۹۸] و دو سال دوم
 جلوس امیر بر تخت سمرقند بود - سید از خواجه محمد بابا سماسی وی
 از خواجه علی را متنی خوارزمی معروف بهزبان حضرت مولانا روم
 در حق وی گفت، بیت :

گر نعیم حال فوق قال بودی کی شدی

بنده اعیان بخارا خواجه نساج را

وی بصفه نساجی کسب و شاغل بود - اکثر رباعیاتش بر لسان
 مردم یادگار و مختصری در شرایط حصول عرفان و هدایت طالبان
 مسمی محبوب عارفان و چندین رسایل توحید و تفرید بوی منسوب -
 عزیزان وقت مانند شیخ ابوالمکارم رکن الدین صاحب عروه در
 مسایل طریقت از وی سوالات کرده اند و حضرت عزیزان از خواجه
 محمود انجیر نعنوی ، وی از خواجه عارف ربوگری و از خواجه
 عبدالخاق بن عبدالجلیل عجدوانی عجدوانی ، وی از کبار اولیای
 نامدار بود ، صحبت دار حضرت خضر و طریق ذکر خنی از وی
 تعلیم پذیرفت الا حضرات ما بعد وی تا سید کلال ضبط و ربط
 آن کلی بعمل نمی آوردند، بنا برین در وقت خواجه بهاء الدین عمر
 وی را در عالم باطنی ایمای تجدید آن کرد که بوجوه احسن
 قرار گرفت - وی هر روز بقوت ولایت و تصرف در حرم نماز می

گذارد - مرشد خواجه شجردوانی خواجه ابو یعقوب یوسف بن حسین بن دهره بن شعیب بوزنجروی همدانی بود که مدت شصت سال بر سجاده ایستاد ماند - حضرت خواجه هندالولی وقت عزیمت هندوستان در دارالافتض همدان به ملاقاتش رسیده در پانصد و سی و پنج جنب خرامیده حکیم سنائی شاعر عالی طبع مضامین معرفت مضمین صاحب حدیقة الحقیقین از قصاید شیخ همدانی بود - حضرت خواجه یوسف از خواجه ابو علی فضل الله سبحانه بن محمد بن علی شافعی فارمدی موسی اجازت یافت - وی از چندین عارفان فواید گرفت - اوایل در صاحب شیخ ابوالقاسم قشیری - نفعی علوم شریعت و طریقت آموخت - وی از قطب العصر ابی علی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن عبدالرحیم بن محمد دوی نشاپوری وی از شیخ ابوالقاسم براعیم بن محمد بن محمود نصرآبادی مقتدای خراسان ، وی از ابوبکر جعفر بن یوسف اسلمی مرید سعید خانواده جنیدی و بعد از مرگ از مصاحب شیخ و شری صاحب اجازت وی در سبب مرید محمد بن شیخ ابوالقاسم علی بن عبدالله سجده موسی [ص ۹۹] داشتی - وی صاحب اجازت بود - از شیخ ابو حنون سعید و سلام طرابلسی مغربی وی از شیخ ابی علی حسن بن احمد ذنب مصری وی از احمد بن محمد قاسم بن منصور معروف شیخ ابو علی رود باری - وی از مقتدای بغداد - حضرت جنید صاحب ارشاد معرب شیخ گردی از روح بر فروع حضرت خواجه ابوالحسن خرقانی بطرز ولیمی فیض دارد که صد شیخ خرقان در منازل ما قبل عیان و شیخ ورمیدی را مانند شیخ گرکای مرشد ثانی وی نسبت روحانی با شیخ خرقانی هم ثابت می گردد، علاوه برین صحبت کامل فارمدی با سلطان وقت مقتدای زمان شیخ ابوسعید فضل الله جل شانه بن

ابوالخیر محمد بن احمد مهنوی نیز تحقیق می پذیرد که شیخ مهنوی شرح منزل مصر و بهم یکی از شیخ قصاب غوث الدهر آسی وی از طبری وی از حریری صاحب سجاده حلیدی و یکی از سرخسی وی از سراج طوسی وی از مهر لعس صاحب جنید و بر وفق تصریح منزل حلالی بعد وقت سرخسی از شیخ سلمی مجاز وی از ابوالقاسم ابراهیم نصر آبادی شیخ خرابان مرشد ابی علی دقو مذکور آن شجره اول فرمندی - پس خانواده نقش بندگان بیچند طریق از روی صحبت جسمانی بعد شیخ همدانی می رسد به خانواده جنیدیان و ازان تا کرخین ما بعد آن خواه حضرات امام رسانند و بانوسایل داؤد طائی و حبیب عجمی شروع نائب عصری ابی سعید حسن بصری راجع گردانند و هم بیچند طریق از روی فیض روحانی بواسطت شیخ خرقانی تا خانواده طنبوری و حضرت امام جعفر صادق آینده خواهد به حضرت امام رساند و یا امام رسد ن محمد صدیقی قابض نعمت روحانی صحابی حلیل صاحب عمر طویل عابد گردانند درین شجره او علی فرمندی را با شیخ خرقانی وی بطیفور شامی ویرا صادق نسب و آسیب خواهد بود - باز امام را با حد رسد (ندا) خود - صحبت ظاهر وی را در صغر عمر ملازم صحابی حاصل الا فیض طریقت از روح بر لوح باقی صحبت سابق الفرس بایر غار وی را بایسد ایرار رسول مختار ظاهری و بطرز دیگر شیخ فرمندی را با شیخ گرگانی اتصال، وی را با شیخ خرقانی اتصال و در صورتی که وسایل مذکور با مولانا ابوالمظفر تسیم کرده آید گنجایش دارد تا قطب مسلسل ظاهر زیاده تصریح در خانواده کرخان و طیفوریان گذشت -

منزل هفتادم در ذکر خانواده* کرمانیان

[ص ۱۰۰] منسوب به حضرت شیخ ابو حدالدین ابو حامد کرمانی، وی مدتی در خدمت حضرت شیخ اکبر امام ملت و دین ابوبکر محمد بن علی بن محمد بن العربی العاتمی من ذریه عبدالله جل شانه حاتم بود - چندین حکایات عارفان و صالحان منقول از شیخ ابو حامد در کتاب فتوحات مکی وارد شیخ اکبر سر آمد کبرای طریقت و مقتدای ارباب حقیقت باشد - صاحب حال عالی قال از دست حضرت و چندین فیض یابان آن کمال العصر و سید بنی هاشم جمالالدین یونس بن یحیی بن ابی الحسن بن ابی البرکات بن احمد بن عبدالله جل شانه بن محمد بن احمد بن حمزه بن اسماعیل بن محمد بن عیسی بن موسی بن علی بن عبدالله جل شانه بن العباس عم رسول کریم مقبول خلعت خلافت پوشیده - سید جمالالدین بمدوح از عماید خلفای قطب العصر غوث الدهر جیلانی و بروایت شیخ حسامالدین چلبی یکی از اعظم اصحاب مولانا جلالالدین رومی ثابت می گردد که در ایام هدایت ریاضات شیخ کرمانی بحضور شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عبدالقاهر سهروردی در بغداد بود - هرگاه حضرت خواجه هندالولی حجت اولیای مقبولین محمد معین الحق والدین حسن سجزی بعد دریافت شرف صحبت جناب غوثالوقت جیلان درانجا وارد گردید - شیخ کرمان ازان عالی دودمان بشرف صحبت و عز خلافت رسید، هم ازین رو مشرب تعشق و ذوق در سماع بر وی غالب بود، جمال حقیقت در مراتب صورت می دید خود فرماید، بیت :

زان می نگرم بچشم سر در صورت

از سر معانی است اثر در صورت

این عالم صورتست و ما در صوریم
معنی نتوان دهد مگر در صورت

قطب العالم حضرت گنجشکر در صحبت شیخ کرمانی رسیده و
اکثر عالی منزلت از تعلیم وی بر مراد فایز شدند - یکی ازان شیخ
صدرالدین علی یمنی که سید شاه قاسم انوار تبریزی مرید کامل وی بود
اصل سید از آذربایجان بود بعد منصب کرامت عازم هرات شد -
اکثر از اعیان اشراف اینجا رجوع بسید آوردند - حاسدان به حضور
پادشاه وقت شاهرخ مرزا رسانیدند که اکثر جوانان خورد مرید وی شده
اند و ما را بر صلاحیت وی اعتماد کامل غیر حاصل و بعضی از علمای
ظاهری نیز با حاسدین الصاق ورزیدند که بعد ازین ماندنش درین شهر
صلاح نباشد [ص ۱۰۱] پادشاه بقول آن مشغول حکم باخراج سید از
شهر نافذ ساخت - سید برضا این حکم پذیرا نداشت تا کار بجای رسید
که وی را بزور و زجر خارج باید کرد الا بسطوت باطنی سید
کسی را یارای آن نبود که چنان فرمان سلطان بوی رساند
شاهزاده خوش خصال مالفرو مرزا بفور برخاست که ما وی را
بفور از لطایف حیل راهی گردانم که حاجت بخشونت نشود چون
بخدمت سید آمد صحبت مرغوب افتاد تقریبی ذکر عزیمت تقریر
یافت که قدرت پادشاه اسلام باشد ما را چرا ازین شهر بدر می نماید -
شاهزاده التماس آورد که خداوند شما بر قول خود چرا عمل نمی
سازند قول درویشان موافق فعل ایشان می باشد - سید گفت کدام
قول شاهزاده این شعر بخواند بیت:-

قاسم سخنی کوتاه کن برخیز و عزم راه کن
شکر بر طوطی فکن مردار پیش کرگسان

سید شاهزاده را دعای خیر و تحسین بلیغ کرده فی الحال الاغ
طلب کرده رو براه نهاده، دیوان ابرار از وی یادگار از وی است، نظم :

ای مظهر جمال تو مرآت کائنات
وی جنبش صفات تو از مقتضای ذات

هرجا که هست لمع ز نور تو ساطع است
گر کنج صومعه است وگر دبر سو منات

چون ظاهر از مظاهر ذرات عالمی
ظاهر شد از ظهور تو اسم تنزلات

اشباح انس صورت ارواح قدس شد
ارواح قدس صورت اعیان ممکنات

هر صورتی تعین خاصست در وجود
محوست نقش غیر و نشان تعینات

مشکل ز حد گنشت دران عقده زریف
ای هر تو جمال تو حلال مشکلات

قاصم شد از شراب ازل مست لم یزل
هل من مزید می زند از بهر باقیات

یکی ازان شیخ اوحده الدین اصفهانی صاحب مثنوی جام جم
که شصت سال بر ریاضت پرداخت درین باب گوید، بیت :

اوحده شصت سال سختی دید

تا شبی روی نیک بختی دید

منزل هفتاد و یکم در ذکر خانواده یسویان

منسوب به حضرت خواجه احمدیسی پیر ترکستان ، وی مرید

حضرت خواجه ابو یعقوب یوسف همدانی حسب تصریح خانواده
نقش بندی [ص ۱۰۲] و قبولی عظیم داشت مرشد حق پرست وی
را چار مریدان کامل بودند و هر چار بدولت خلافت و سجادی
مرشد خود رسیدند درگاه بعد از وفات خواجه عبدالله جل شانه برقی
و خواجه حسن انداق نوبت خلافت ارشاد سجاده شیخ همدانی بر پیر
ترکستانی رسید اندر شهر بخارا براه نمای خلایق مصروف گردید
بعد چندی اشارت غیب در آمد که خود را بدیار ترکستان رساند
خود راهی آن نواحی شد و خلایق بخارا و پروان مذهب شیخ را
بحضوری خدمت خواجه عبدالخالق غجدوانی و متابعت وی هدایت
کرد اندر دیار ترکستان شجره وی جاری و فیض وی ماری -

منزل هفتاد و دوم در ذکر خانواده سعیدیان

منسوب بحضرت سلطان التارکین ابو احمد حمید الدین صوفی
سعیدی ناگوری سوالی از کتاب اصول الطریقت فی مسایل الحقیقت
ملفوظ آن سرتاج عارفان جمع آورده شیخ عبداللادر بن محمود بن
سعید فرزند اصغر صوفی مدوح نام اصلی وی محمد بن احمد بن محمد
بوضوح می در آید پدر والا قدر وی در اوایل فتوح اسلام بر دست
معزالدین سام از ولایت دور دست وارد هند شد و در ناگور اقامت
گرفت و صوفی در آنجا شرف ولادت پذیرفت در جوانی بر دست حضرت
هندالولی تائب شد آخر بوفور علم و زهد از اعظم خنفای باصفی
حضرت موصوف گردید و شجره ارشادش* بوسایل شیخ فریدالدین
چاکپران صاحب سروره الصدر پسر شیخ عبدالعزیز فرزند اکبر صوفی
مدوح و شیخ کبرالحق والدین گجراتی و خواجه شاه حسین ناگوری

و مریدان وی هنوز بار آور حضرت خواجه محمد معین الحق و الشرع
والدین حسن سنجری شاهنشاه این اقلیم صاحب تخت و دیهیم مجمع
انوار تجلی هندالولی اجمیری باشد، فیض اندوز و نعمت یاب از جناب
حجت طریقت دریای رحمت حضرت خواجه ابی النور محمد عثمان هروی
شیخ آذری جمال الدین در جواهر الاسرار آورده که بعد تقویض
ولایت همد شاه هندوستان مالک این بوستان هرگاه درین دیار قدم
برکت لزوم آورد مرشد بر حق زمانی برای دیدار فرحت آثار آن
بدرالعارفین شمس الصالحین ایجا وارد شد - پادشاه درویش منش
سلطان محمد شمس الدین التمش مراسم تعظیم و توقیر در تقدیم رسانید،
الا روایت مذکوره از ذکر کتب و صحایف [ص ۱۰۳] حضرات
چشت که اعتماد کای بر صحت آن می تواند شد باثبات نرسیده وی
صاحب نعمت اصلی حاجی الحرمین مقتدای دارین حضرت خواجه
منیر الدین محمد شریف زندنی بعضی ارباب تواریخ ظاهر نهانید که
هر چند تشریف آوری در هند ثابت نمی گردد الا شرفای قنوح مزار
وایض الانوار قریب شهر مذکور کنار دریا نشان دهند - صاحب
سیرالاقطاب گوید که حقیر چند بار بزیارت رسیده حضرت حاجی از
مریدان نا مدار و صاحب نعمتان باوقار حضرت ظل الحق فی الخلق
قطب دایره ایمان افتخار زمین و زمان صدر آرای سجاده چشت
زیب افزای گروه اهل بهشت خواجه قطب الحق والدین مودود
مرید معید و خلف رشید حضرت خواجه ابی یوسف ناصرالشرع
والدین چشتی بود که خواهر زاده حضرت خواجه ابو محمد و صاحب
حقایق و اسرار خالی بزرگوار خود باشد وی فرزند ارشد قدوة الابرار
عمدة الاخیار صاحب منزلت و کمال حضرت خواجه قدوة الدین
ابو احمد ابدال و جاگزین آن عالی درجات و فاتح دار مومنات بود

قصر عارفان

از حضرات بارکات پیران طریقت ما اول وی منصب ابدالی گزید ، از انوقت تصرف این منصب در جمیع حضرات منضم ماند ، آخر حال بر منزلت قطب ابدالی ترقی ورزید . بعضی گمان دارند که حضرت وی در هد آرامگاه دارد ، بعضی می نگارند که در معیت لشکر محمود غزنوی وارد این دیار بوده بعد فتح و ظفر و نصب اعلام اسلام معاود چشت شد فرزند کامگر خود را در اینجا گذاشت این مزار پر انوار از وی باشد الا اصح چنان می نماید که حضرت خواجه ابو محمد مقبول بارگاه صمد بعد جاپایی بر مجادگی خواجهان رفیع الشان در عمر هفتاد سال حسب اشارت ایزد متعال با معمر فیروزی محمودی درین وادی تشریف آورد . فتوحات غزنوی از برکات قدوم وی بود زیرا که از عالم غیب وی را مأمور گردانیده بودند برین که اقلیم هند حق ولایت حضرات چشت خواهد بود . باعانت و امتداد سلطان زمان باید رفت لا جرم قبول سفر دور و دراز کرده قرین فتح و ظفر معاودت فرمای چشت گشت ، بار ثانی که پادشاه والا جاه عازم هند شد باز چنان دولت خدا داد آرزو کرد الا پذیرانفرمود . تا هم پاس خاطر شاه دین پناه ملحوظ داشت و زبده و اصلان خواجه محمد عبدالشکور سالعی یکی از عمایه خلقی خاندان خود را برمدد سلطان ذی شان راهی ساخت بقدم خیر مقدم وی [ص ۱۰۴] نیز عجایب تصرفات فتح و نصرت رونما گردید و خواجه محدوح الصدر خواه بشهادت با قامت زیر پای حصار مفتوح سرسی منزل و مرقد گزید ازین رو قبر پر فیض وی در وسط هندوستان واقع و هنوز نور و برکت و خوارق عادات و انواع تصرفات از آستانش ساطع از وقت حضرت وحید العصر فرید الدهر مزار پر انوار وی پدید آمده و پیش ازین معدوم بود ، کسی نمی

دانست کتاب تمهید شریف که از عماید تصانیف آن عالی وقار در عارفان کبار یادگار بود - حضرت قطب العالم از خودش بصورت ظاهر تعلیم یافت و عرفای نامدار چون مخدوم بهاء الحق ملتانی و سید عثمان لعل شاهرز قادری و بعضی موحدین چون گرونانک شاه و غیره گرد مقبره وی مجاهدات کرده و فیوض نعمات ربوده اند، در مثالی که قطب العالم بحضرت سلطان الاولیا محبوب الهی مرحمت کرده اند ذکر نفاس عقیقه و مسایل توحید مندرج کتاب تمهید ممدوح مرقوم حالا خانقاه وی بصرف هزار در هزار تجدید و تازگی پذیرفت - راقم چندبار بشرف زیارت رسیده و مقصود یاب مطالب خویش گردیده، درین شجره چشت برابر نسبت خواجگان علیهم الرحمت والغفران یکی با دیگری واقع بدین طریق حضرت همدالولی مرشد صاحب منزل از ابی النور هرونی وی از حاجی زینبی وی از قطب الدین مودود چشتی وی از والد ماجد خود سید ناصر الدین ابی یوسف چشتی وی از برادر مادر خود خواجه ابو محمد چشتی وی از پدر عالی قدر خواجه ابو احمد ابدال وی از - ر - اسلاف چشت حسب تصریح منزل پنجاه و یکم الا دو نسبت مزید راهم اینجا ذکر لازم آمد یکی خواجه ابو محمد را علاوه از پدر و الا گوهر از اطاب المعجاذیب شیخ قطب الدین حیدر زاوجی مذکوره منزل شصتم ذیل شیخ حضرت خواجه مودود چشتی را با شیخ زنده فیل ابو نصر احمد جام که استاد آن در منازل جلالی و نقشبندی و انصاری و ظیفوری مذکور شد -

منزل هفتاد و سوم در ذکر خانواده نظامیان

منسوب بحضرت سلطان المشایخین رحمت للعالمین مورد قبوض نا متناهی محبوب الهی واقف راز لامکانی عارف اسرار یزدانی قدوه

ارار عمده اخیار جاگزین منزل توحید صاحب منزلت تفرید جامع
فروع و اصول مقتدای اهل قبول حامل کمالات شریعت و طریقت
کامل معاملات معرفت و حقیقت محبوب ذات منزله از صفات مستجمع
فیوض غلده [ص ۱۰۵] جناب مولانا وسید ناخواجه نظام الحق والشرع
والدین محمد بداونی دهلوی فرزند رشید حضرت خواجه سید احمد
خالدی بخاری بدایونی رضوی آن جناب سیادت انتساب مرید سعید و
صاحب نعمت مزید حضرت قطب العالم زبده افراد آدم فرد حقیقت
غوث طریقت عالم علوم ربانی قائم بارکان ایمانی وحید العصر فرید
الدهر کان زر گنج شکر شیخ خواجه فرید الحق (و الدین)
مسعود فاروقی اجودهنی بیت :

کان نمک جهان شکر شیخ بحر و بر
آن کز شکر نمک کند و از نمک شکر

رباعی :

کان نمک و گنج شکر شیخ فرید
کز گنج شکر کان نمک کرد پدید
در کان نمک کرد نظر گشت شکر
شیرین تر ازین کرامتی کس نشنید

وی از عمایه خلفای باصفای حضرت قطب الاقطاب فردالاحباب
محیط دوایر امکان سرخیل ارباب عرفان مستغرق دریای توحید
سیاح بیداری تفرید سراج عرفا سرتاج صلاح فانی فی الحق باقی در
وجود مطلق قتیل خنجر تسلیم و رضا در یکتای بحر مجد و علا
خواجه قطب الحق والدین - بخیار کاکای اوشی چشتی دهلوی ، وی

قایض دولت و نعم هم وارث جاء و حشم آن صدر نشین اورنگ
ولایت صاحب کشف و کرامات مصدر فیوضات لم یزلی مظهر تجلیات
ازلی متصرف ولایت هند و سند حضرت سید السادات مجمع البرکات
خواجه معین الحق والدین حسن منجری اجمیری ، باقی بشرح منزل
ما قبل:

ای شربت عاشقی بهجامت
وز دوستی زمان زمان پیامت
صیوحان لطیف و پاک را چرخ
بگذاخت تا سرشت نامت
شد سلک فرید از تو منظوم
زانت که شد لقب نظامت
سودا ز دکان عشق حق را
تسکین ز مفرح کلامت
جاوید بقامت بنده خسرو
چون شد بهزار جان غلامت

منزل هفتاد و چهارم در ذکر خانواده صابریان

منسوب بهحضرت مقتدای طریق رهنمای تخلیق کشاف دقیق
عرفانی صراف نقود رحمانی عارف شان جلال واقف برهان کمال
مہتدی راه مستقیم بر قدم حضرت موسی کلیم عمده اکابر بخدوم
سید علاء الحق والدین علی احمد صابر [ص ۱۰۶] کلیری - وی سید
عالی نژاد مرید مجاز و خواهر زاده و داماد حضرت فرید الدھر
قاروقی مدوح الصدر بود شانی رفیع و سطور ظاہر داشت - شیخ کبیر

با وی عنایت خاص رعایت می کرد هر چند حسب روایات صحیح و حکایات صریح خلفای حضرت گنج شکر را پایانی و شماری نباشد، الا ازین دو حضرات کرامات خاندان فریدی بسی فروغ عظیم گرفتاریت :

شیخ ما شیخ است مولانا فرید
همچو او در خلق مولانا فرید

منزل هفتاد و پنجم در ذکر خانواده سراجیان

منسوب به حضرت سراج عارفان مرات هندوستان شیخ سراج الحق والدین عثمان بنگالی وی از اصحاب عشره معززه خلافت حضرت سلطان العارفین محبوب رب العالمین سید نظام الدین اولیا بود - اقلیم شرق هوی کرامت گردید تصرفاتش عیان و کمالاتش بی پایان در جلوه ظهور رسید -

منزل هفتاد و ششم در توضیح استخراج خانوادگان دگر

منقولست که وزیری بود از معتقدان شیخ ابو اسحاق کاذرونی هر چند میخواست که شیخ از وی چیزی قبول نماید مسر نمی گردید روزی، وی چندین از بندگان خود آزاد گردانید و ثواب آزادی بر حضرت شیخ رسانید و اطلاع آن بشیخ فرستاد، شیخ در جواب پیام داد که رسالت تو بما رسید و شاکر احسانت شدم الا باید دانست که آزاد گردانیدن بندگان مذهب ما نیست - بنده گردانیدن آزادان شمار خود دارم -

ازین چهار ده خانوادگان همه اکثر سلاسل منتشر
بمعالم است .

هر صاحب ارشادی عظیم که بر سجاده طریقت رهنمای خلاقی

گردید و مردم گروه در گروه در بیعت و اطاعت وی در آمدند و در طاعت و عبادت از روی اثر صحبت وی ذوق و لذت دیدند و صفای قلبی ورزیدند از غایت عقیدت و حسن ارادت خود را منسوب و منتسب بنام نامی و لقب گرامی حضرات وی گردانیدند و دیگر القاب و اسمای آبی و مصری و قومی و فرقی خود را در ذات پاکش قاپود کردند، بیت :

عاشق رویت کجا بیند بکس
بسته مویت کجا باید خلاص

ذکر سلاسل چند دیگر نیز بطرز اختصار کرده می شود.

منزل هفتاد و هفتم در ذکر خانواده مدینی

منسوب به حضرت شیخ ابو مدین شعیب بن حسن [ص ۷۱] بن حسن مغربی - وی بر کمار عرفا و صاحب طریقت غالب بود - گروه کاملان از وی پذیرای تعبیم گردیدند ، یکی ازان محی الدین بن العربی بود که در فتوحات خود اکثر ذکر فضایل و مناصب حضرت وی می فرماید و در تاریخ یومعی مرقوم که سند محی الدین عبدالقادر جیلانی شیخ مشرق و شیخ ابو مدین مغربی شیخ مغرب هر دو بزرگوار هم عصر اند -

منزل هفتاد و هشتم در ذکر خانواده عیدروسی

دوم ازان عیدروسی منسوب به حضرت شیخ عبدالله جل شانہ ابن عبدالرحمان مکی عیدروسی وی از اولاد حضرت امام جعفر صادق و صاحب معارف و حقایق بود -

منزل هفتاد و نهم در ذکر خانواده رفاعی

سیوم (۳) ازان رفاعی منسوب به حضرت شیخ احمد بن ابوالحسن الرفاعی، وی از اولاد حضرت موسی کاظم امام و در خوارق کرامت عالی مقام بود -

منزل هشتادم در ذکر خانواده شاذلی

چهارم ازان شاذلی منسوب به حضرت شیخ ابوالحسن علی الشاذلی صاحب سند دعای حزب‌الحق این چهار سلال در اعمار مغرب و آبادانی سواحل بحر شایع روسی از مدینی و شاذلی از رفاعی انشعاب دارد منتهای هر چهار باچندین وسایل بسند الاوتاد بغدادیست -

منزل هشتاد و یکم در خانواده احرار

پنجم ازان احراری منسوب به حضرت حواجه زمر الدین عبیدالله هدشاه احرار فیضیاب نعمت از حضرت مولانا یعقوب چرخ‌ی غزنوی آله صدق ارادت به حضرت حواجه سر سلال نشی بندی و هم به حضرت خواجه محمد بن محمد علاءالدین عطار بخاری دارد ، عطار نیز از عماید خفای نشی‌بندیست نابین در بعضی شجرات ابن خانواده بلا توسل عطار حضرت چرخ‌ی از صحبت صحبت نشی بندی مسلم دارد و حضرات خواجه ابو محمد پارسا صاحب کتاب فصل الخطاب و خواجه ابونصر پارسا فرزند ایشان و خواجه عطار فرزند علاءالدین عطار و خواجه علاءالدین عجدوانی خف الا خلاف خواجه عبدالخلی عجدوانی و مولانا نظام الدین خاموش و مولانا محمد سعد الدین کاشغری و امام عبیدالله سبغانه اصفهانی و سید شریف جرجانی از

صحبت و نعمت باطنی یافتگان این خانواده اند مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی هر چند (ص ۱۰۸) ارادت بحضور مولانا کاشغری دارد الا در اکثر تصانیق خود خواجه احراری را بعد فضایل گوید از وی است :

چو فقر اندر قباى شاهى آمد
بتدبير عبيداللهى آمد

منزل هشتاد و دوم در ذکر خانواده علای

ششم ازان علای منسوب بحضرت خواجه سید محمد ابوالعلای اکبر آبادی مرید سید عبد الله مبعاده مرید خواجه محمد بهیلى مرید خواجه محمد عبدالحق مرید خواجه احرار نهشپندی موصوف البدر در تعلیم مریدان یکتای زمان بود اکثر اهل ارشاد بوی تربیت گردیدند، حضرت سید محمد ترمذی کاپوی از خلفای وی است -

منزل هشتاد و سوم در ذکر خانواده جلالی

هفتم ازان جلالی منسوب بحضرت سید جلال الدین مخدوم جهانیان بخاری اوچی وی را فیض و نعمت و خرقات ارادت و برکت از حضرات متعدد رسیده قریب چهار صد مشایخ ربع مسکون را دریافت و از هر یکی فراخور حال هدایت و ارشاد یافت جد بزرگوارش حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی از خلفای اعظم مخدوم بهاءالحق ذکریی ملتانی و اول از قبایل سادات بود که از بخارا در دیار هند نزول کردند - مخدوم ملتانی صاحب نعمت حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو حفص عمر السهروردی بن محمد بکری و حضرت شیخ الشیوخ خلافت از عم بزرگوار خود

حضرت شیخ و حضرت شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عبدالقاهر
 سمروردی و حضرت غوث الاعظم قطب العالم ابو محمد محی الدین
 سید عبدالقادر جیلانی دارد و سید جلال سرخ بخاری چون حسب
 الارشاد مخدوم ملتانی سر زمین اوج را برای سکونت و اقامت خود
 آبادان گردانید و با دختر سید بدرالدین سندهی منعقد و متاهل گردید
 فرزندان لایق بوجود آمدند. سید احمد کبیر الدین سید محمود بهاءالدین
 سید محمد صدر الدین مخدوم جهانیان بروایت صحیح فرزند سید احمد
 کبیراند هر چند در ساحت اطراف و اکفاف عالم از یکصد و چهل و
 پنج ارباب طریقت خرقاب خلافت و برکت بوی رسیده الا چهارده
 سلسل جاری او شایع در سحرات مختصر ذکر می یابد یکی بوسایل
 آبی کرام خود سید احمد کبیر سید جلال بخاری سید الموبد
 علی بخاری سید جعفر بخاری سید محمود بخاری سید محمد بخاری
 سید عبدالله جل شده سید علی اسقر سید جعفر مرتضی آینده
 بحضرات امام علیهم السلام یکی از عم [ص ۱۰۹] عالیقدر
 خود سید محمد صدرالدین یکی از شیخ نجم الدین اصفهانی مرید شیخ الشیوخ
 حضرت شهاب الدین سمروردی یکی از حاجی الحرمین سید المحدثین
 بو سعادت عصفی الدین مطری مرید ابو عبدالله جل شده محمد بن قاسم
 المغربی صوفی بغدادی مرید شیخ رشیدالدین صوفی مرید شیخ الشیوخ
 محدوح یکی از شیخ امام الدین برادر سجاده نشین شیخ الاسلام امن الحق
 والدین کاذرونی یکی از شیخ علی مجذوب و دیری یکی از حضرت
 مخدوم نصیرالدین چراغ دهی یکی از حضرت مولانا شمس الحق
 والدین بهیمی یکی از شیخ قطب الدین منور هانسوی یکی از شیخ حسام
 الدین ملتانی و این هر چار حضرات از خلفای باصفای جذب محبوب
 ذات جامع البرکات اند، یکی حضرت شیخ ابوالفتح و کن الحق والدین

رکن العالم فرزند سعید و مرید حضرت شیخ صدر الدین عارف خلف
الرشید و مرید حضرت مخدوم ذکریای ملتانی یکی از حضرت شیخ
الحرمین ابو سعادت عقیف الدین امام عبدالله سبحدانه ابن اسعد یافعی
بنی مخدوم جهانیان مدت دو سال در حرم ملازم صحبت ایشان بود
عوارف شیخ الشیوخ و دیگر کتب تصرف از وی صحیح و تحقیق
کرده خلافت یافت - روزی وی گفت که زین پیش بسی
حضرات نادرالعصر عزیزالوجود بدیار حضرت دهلی بودند
حالا طلعت و روش ایشان شیخ نصیر الدین محمود برپا میدارد
گویا وی چراغ دهلی است مخدوم را همانوقت ذوق حضور خدمتش
درگرم عزیمت دوستان قرار داد امام یافعی از خاندان قدریست
مزیل حرم و صاحب تصانیف عالی چون تاریخ مرآة الجنان فی معرفت
حوادث الزمان و روض اربابین حکایت الصالحین کتب تاریخ یافعی
محتویست بر حالات و افعات سال شمس و بدهاء وفات حضرت وی
در شصت بالای هجرت . . . رسم حرم وی را در قبر حضرت
ابو شیخ جمال الدین بن فضل بن سعد مدفون کردند یکی از حضرت
عبد عسی مرید شیخ ابوالقاسم فاضل فرزند و مرید شیخ حمدا و العکرم
فاضل مرید شیخ ابوالفیض قصب الدین مرید شیخ الحق ولدین
علی افصح مرید شیخ شمس الدین حداد یکی از خلفای قطب العصر
غوب الدهر جیلانی یکی از حضرت سید حمید الدین سمرقندی وی را
مجلس باطنی [ص ۱۱۰] از دو پیر طریقت رسیده یکی از سید قطب الدین
بن سید محمد بن سید احمد چشتی برادر زاده و مرید سید محی الدین
علی بن سید احمد چشتی فرزند و مرید رکن الحق والدین سید
احمد چشتی خلف و مرید قدوة الدین سید ابو محمد چشتی پسر و مرید
حضرت خواجه قطب الحق والدین مودود چشتی یکی از حضرت ابو محمد

شمس الدین ابن محمود بن ابراهیم فرغانی مرید شیخ محمد عطایای
 خالدی مرید شیخ احمد مولانا فرزند مفتی محمد شمس الدین جندی مرید
 بابا کمال جندی و خلعت یاب خاص حضرت شیخ ولی تراش فردوسی
 پیر بابای ممدوح و حضرت خواجه مودود چشتی را درین سلک
 مودودی حلالی در بعض رسایل و شعرات برونق حکایت ملاقات ایشان
 با حضرت شیخ الاسلام ابونصر احمد جام ارباب تواریخ و حالات
 اولیای حق در طرز آن اختلاف دارند، حصول فیض نعمت و اجازت از
 شیخ الاسلام جام علاوه از حضرات چشت فراردهند - شیخ جام از
 کبار اولیای حضرت حق و صاحب تصرفات باهره بود در کتاب
 سراج السائرین یکی از تصانیف خود فرماید که تا حال یکصد و هشتاد
 هزار کس بر دست ما تیب گردیدند و شیخ ظہیر الدین عسلی یکی از
 اخلاف ایشان در کتاب رموز العہد یق می نگارد که بر دست پدرم
 بیش صد هزار کس مرید شدند - مرشد شیخ جامی آیه رحمت و شایباز
 اوج طریقت شمس شاه حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر مہنوی بود که
 نعمت یاب از حضرت شیخ الشیوخ ابوالعباس نصاب آملی و مرید
 شیخ ابوالفضل محمد بن حسن سرخسی بودند - وی مرید طوفان الفقرا
 ابونصر سراج طوسی مرید ابو محمد عبداللہ سہجہانہ بن محمد مرتعش
 نیشاپوری - یکی از خدای حضرت خواجه ابوالقاسم حمید بغدادی
 حضرت شیخ ابوسعید بعد انتقال شیخ سرخسی حدیث حضرت
 شیخ ابو عبدالرحمان بن محمد بن حسن التمیمی صاحب تفسیر
 بحرالحقایق و طبقات المشایخ اکتساب فضائل کرد که حضرت وی
 مرید ابوالقاسم ابراهیم بن محمد نصیر آبادی نیشاپوری یکی از
 اصحاب جعفر شبلی مرید رشید امام بغدادی محموم جهانیان در سفر
 زیارات خود حالات عجیب ترقیم می فرماید خزائن جلالی از

ملفوظات وی است - حالا توضیحاً اسمای بعض از خلفای ایشان که سلاسل جلالی بوسایل شان در اطراف هند جاری تحریر می پذیرد [ص ۱۱۱] حضرت سید صدرالدین راجو قتال برادر خورد حقیقی مخدوم حضرت سید ناصرالدین محمد حضرت کبیرالدین اسماعیل فرزندان مخدوم سید محمد اشرف جهانگیری سمنانی از اصحاب حضرت علاءالحق بتگالی مرید اخوی سراج نظامی حضرت سید محمد اجمل بهراچی از اصحاب حضرت شیخ بدیع الزمان اوبسی طیفوری حضرت شیخ امام حافظ سراج الدین کلهوی حضرت مخدوم شیخ قوام الدین لکنوی حضرت شیخ یوسف ایرجی از اصحاب حضرت شیخ اختیارالدین عمر ایرجی مرید قضی محمد ساوی یکی از خلفای حضرت چراغ دهلی حضرت شیخ فخرالدین مهنوی حضرت شیخ علاءالدین ساری -

منزل هشتاد و چارم در ذکر خانواده "مداری"

ششم ازان مداری منسوب بحضرت قطب الحقیقت فردالطریقت شاه بدیع الدین ابو اسحاق شامی - وی از اولاد پاک نهاد انبیای بنی اسرائیل بوده از ابام طمویس لوازم ولایت کیمی از وی ظاهر می شد - حدیث شامی از نوادرالمصران وقت مدتی بحاجی و دقیق وی را بهعلوم متعارف و فنون کیمیا و همیا و سیمیا و ریمیا متعجب گردنید بعد رحلت والدین تحریر و تفرید ورزید و عازم بیت الرب گردید - در گوش حق نبوش وی ندای غیب در دادند که در حرم رسول ما باید رفت، بر طبق آن بر در نبوت اعتکاف کرد، بعد چندی راهی نجف اشرف گشت و مدتی از روی مجاهدات ظاهر و مکاشفات باطن جمیع منازل تصوف را طی ساخت - جناب علی مرتضی وی را تفویض امام مهدی آخرالزمان فرمود حضرت امام در عالم صوری

باطراف جبل شمال روی زمین تمام کتب سماوی که بر حضرت انبیای بنی آدم و پیشوایان جنات و مخصوص حضرات ملائک مقرب نازل گردید تعلیم نمود، فرغان مجید و توریت و انجیل و زبور در اکوری و جاجرمی و ستاری والیان و مرات و عین‌الرب و سر ما جن - و مظهر حضرت شیخ عبدالرحمان چشتی درین محل می فرمایند که در خلقت جن و انس بر طبقات ارضی اشتباهی لاشی فی - و هم بقول اکثر مفسرین ثابت که قبل از آدم خلفای جنات شرفیاب خلاف ارضی بودند - پس اگر بدقتضای نفرستاده شده رسولی مگر بزبان قوم وی کتابی بر زبان نازل شده باشد از قدرت آفریدگار محب نمی نماید و بعضی اولیای کبار خلافت [ص ۱۱۲] جنات و ملائک را تسلیم دارند از روی مشاهدات معوی - چنان که قدوه ارباب توحید بحوالعرب فرماید که حضرت زب‌العزت جمیع انبیای بشری بها نمایند جز انبیای جنات و ملائک و مستغرق بحار نامتناهی حضرت شاه نعمت الله جل شانہ کرمانشاهی گوید که در مکاشفات روزی بسمای چارم رفتم، یکی را دیدم از فرشتگان که بعظمت قدر بر کرسی مرصع از جواهر و زر جایگاه داشت و گرد وی هفتاد هزار ملائک باد تمام قیام - بر عود منزلت وی متحیر شدم - یکی از حواشی وی گفت که یکی از خصای پروردگار - گفتم که غیر از حضرت آدم پدرم دیگری از خلفای اسریدی کیست؟ بر این کلام خود آن عالی منزلت ما را پیش خواند و گفت که پدر تو از خلفای روی زمین بود، آیه در قرآن لفظ فی الارض نخواندی؟ سر فرو بردم که در علوم حق ما جاهلانیم - بحسب فوق کل ذی علم علیهم تواند بود که بر هر آسمانی و هر زمینی یکی از خلفای حضرت حق کامران باشد، و نیز قول وی تعالی که نبود

خلافتی و امتی مگر آنکه گزرد دران قوم بیم و خوف دهنده ، تائیدی قوی و شاعدی برین دلیل تو ند بود که رسالت هر دو فریق بل فرق دیگر هم و نزول صحیف بر آنان رونما شده باشد - الغرض حضرت امام وقت بعد استکمال مدارج شاه بدیع الدین را حائب نجف اشرف رخصت و منصرف گرداید و ازانجا با نعمت باطنی و خلعت معنوی سرفرازی یافت و در حرم رسول آمد - ازانجا شارب پذیرفت که بعد ادای شکر نعمات و حج و زیارات عازم دیار هندوستان شود و باطاعت فرزند نبوی حضرات خواجه معین الحق والدین حسن معجزی در جای مقرری اقامت نماید - حضرت سید اشرف جهانگیر فرماید که ما و او هم سفر یودیم از بیت الرب ، وی درین نواحی راهی گردید ، ما برای سیاحت دیار روم رفتیم - قاضی محمود صاحب کتاب ایمان محمودی گوید که شاه مدار بعد از طی منازل خشکی بر چهار قدم نهاد ، ناگاه در وسط بحر بادی تند وزید ، چهار تاهی ورزید ، یازده کسان بالای سطحی طرفی رول گردیدند - بعد از چندی ده کسان بغیت گرسنگی و نهایت تشکی حال دادند ، صرف شاه مدار دتی و سلامت ماند - انعام کار بر عمارتی گزر افتاد ، آنجا پیری نورانی بصورت انسانی یا لباسی [ص ۱۱۳] فاخر بود - گفت بیا شاه مدار صاحب ما در انتظار تست - آخر در باغی لطیف و ایوانی رفیع مرصع برد که دران تخت یاقوتی با دیگر حواهر و بران مردی بر تجلی از جمال و جلال جلوه گر و نعم و حشم فراوان در خورد میسر - شاه مدار با وصف استجماع چندین فصایل بر مضایل برآید رفعت شان و جلالت سر وی بی خود افتاد و سر بسجده نهاد - او دست ایشان گرفت و برداشت و برابر خود نشاند و طعمی از شیر و برنج خوراند و لباسی پوشاند و برزبان موافقت راند که ای شاه مدار

بعد ازین ترا طعم و شراب و لباس دنیا حاجت نماند ، خوری یا نخوری و لباس تو دوام پاکیزه ماند ، گردی و غباری نپذیرد . امروز در عالم منکوت و باسوت ترا قطب الوقت شاه مدار گویند ، بعد ازین فردی از افراد انسانی ازین لقب منسوب نشود . حالی می ناید که حضور هندالولی حاضر شوی . ازین وادی و جبال که نشانت دهم بخیریت و سلامت برسی . ولایت صوری و معنوی تو در حیات و ممات نکسان خواهد ماند . شاه مدار چون ازین منزل رفیع بر آمد اثری از آن عمارت ندید ، رفعت و در کرمه معجز گردید . مراقب و مکشف گشت ، ندای غیب آمد که آن شخص با نور و برکت سرخیل ملائکه عصریست ، صفت حلال و حامل احادیث موصوف و تصرف بر روح مسکون دارد ، این روح تصرف و بست که بلا توسل از حضرت حق آحر می نماید و بسا بر انبیا و اولیا می رسد . هرگاه بر او ضروری رسد چند هزار نام وی در آفتاب و سیاحت پیدا خواهد ، تا ایست محد خواهد ماند . نام مشرکین است خبیثی شاه مدار شکر و حب بوجود ادا کرده در پی تفحص راه شد که ابدال هنسکان بر وی صحر شدند و در اول مدت بسرحد کجرات رسانیدند . چندی اسجا سر برده جوی جوی مردم بوی گرویدند ، آخر در اجعیر شریف آمد و مجاورت آستان مزار بعضی الانوار حضرت هندالولی گزید . بالای کوهسار معروف کوتلا بهاری جای اقامت شاه مدار بود ، که تا حال آجا را منیرک پدارند و چراغان افروزند . زان بعد بفیام لب جوی قریب چون پور ماذون گردید و راهی منزل مقصود گشت در کالهی آمد . آنجا معاملاتی چند با قادر شاه حکم و حافظ محمد سراج امام واقع گردید که در کتب و رسائل [ص ۱۱۴] سیر اوپای حق که تفصیلاً ذکر یافت . عارف نامی حضرت سید عبد الواحد یلگرامی در کتاب مجمع فضایل سبع سنابل

تصریحی دیگر بران افزایش کرده - از دعی حافظ مجد سراج بعد آن در جونپور آمد - درینجا شیخ حسین معز بلخی مرید با نعمت حضرت شاه شرف یحیی منیری رسیده نصف باقی کتب عوارف المعارف شیخ الشیوخ بحضور وی تعلیم پذیرفت - در دیدار اول سر بر زمین آورده این شعر بر زبان حال راند :

چسان گویم که حق صورت ندارد

چو می بینم عیان ذات مصور

هر گرانگاهی بر جمال با کمال وی فتادی بی اختیار سر بسجود نهادی، بنا برین دوام نقاب سیاه پوشیدی - در منازل درویشی این منزل صمدیت بود - حضرت شمع علاء الدوله سندی در تصانیف خود فرماید که هر گاه صمدی در مقام صمدیت رسد اکل و شرب باقی نمی ماند - اکثر علمای ظاهر آن وقت چون قاضی شهاب الدین دولت آبادی، و قاضی مجد مطهر کاپوی و قاضی محمود کستوری و قاضی صدر جهان جونپوری اوایل حال در پی انکار شاه مدار تحریرات کردند و جماعت کثرت در محل مناظره و بحث در آمدند - آخر روی ارادت و عقیدت به حضرت وی آوردند و هر یکی نعمتی فراخور حال یافت - در لکهنؤ شیخ سینا فرزند شیخ قطب را که در ابام طفلی مجاور مرقد منور مخدوم شیخ قوام الدین بود از مراتب ولایت وی آگاه گردانید و بعطای جانماز خود او را بسجادگی و مخدوم نشانید - در کشور و اطرافش سیاحت کنان در جای مقررری وارد گردید - مدت پنجاه سال در هند فیض رسان ماند - طریق وی اویسی بود، از ارواح قنسی حضرت علی مرتضی و طیفور شامی و اویسی قرنی و علمدار مکی، تا زمانی که شاه مدار درین دیار

نیامد این مشرب اویسی انتشار نیافت - مخدوم شیخ سعدالله جلشانه
 کبسی و از کنتوری در باب اسکشاف این مشرب حضرت سید اشرف
 جهانگیر خطی نوشت - وی پاسخ آن تفصیلاً نگاشت و صداقت و
 رفعت این طریق بخوبی خاطر گزین ساخت - بری توضیح نام بعضی
 از خلفای حضرت شاه مدار اویسی ترقیم می یابد حضرت جهانگیر
 ممدوح حضرت شیخ مینا فرزند معنوی حضرت شیخ قوام الدین و
 مرید حضرت مخدوم سارنگ مع گنوی [ص ۱۱۷] خلافت یافت از
 حضرت سید صدر الدین راحو قتل بخاری اوچی برادر مخدوم جهانیان ،
 حضرت قاضی شهاب الدین دولت آدی، حضرت ناصر محمود کنتوری،
 حضرت قاضی مظهر کاپوی، حضرت قاضی، شهاب الدین قدوائی
 حضرت سید احمد ، د پای کز لوبی جوپوی حضرت سید جمال الدین
 بهاری، حضرت سید اجمل بهرابعی، شاه حودن ارغی، شاه بهیک
 قنوجی، شیخ شمس ناسب لکوی، شیخ مدھن مدیدی سندیدی، شاه
 مها مدار کندری، شاه اعلای بکلی شاه عبدالرحمان چسبی مداری که
 خلافت و نعمت از حضرات بوسایل خاندان حضرت مخدوم مسیح
 عبدالحق رودلوی دارد بدین نوسل ازین خانواده نیز فیضیاب است
 که وی از حضرت شیخ عبدالرحمان قدوائی وی از مسیح ابوالفتح قدوائی
 وی از شاه مجد عالم مداری وی از شاه سعد مداری وی از شاه
 میران مداری وی از شاه متها مداری وی از پدر علیقدر خود قاضی
 محمود کندری وی از حضرت شاه بدیع الدین قطب مدار و هم از
 توسل روحانی حضرت ایشان بطریق اویسی نصیب باطنی اندوخت - در
 جمع و تالیف مرات مداری گوید که بعد از اجتماع رسایل ایمان
 محمودی قاضی محمود کنتوری و غیره مشتمل خاص حالات قطب مدار
 و التفات بر التفات از کتب دیگر از مدتی میخواست که بهجمع و تحریر

آن پردازد اما چون بعض از حویر حضرت ایشان خلاف رسم اهل
عالم بود مبادرت کردند بمی توانست ، و نشان تیر ملامت رباب
ظاهر نبود ، با برین چندی سال این آرزوی دلی در بوقت ماند . در
سال یکمزار و شصت و چار هجری در مکن پور بر مزار لایع
الانوار و رد گردید و بنوع نعم و سعادت رسید ، بشارتی تازه و اجزای
بر آوازه یافت که خاطر ما مصروف و اعانت و امداد تست ، هر
جاوی سهوی و خطای رو خواهد داد از حضور ما دران باب آگاهی
خواهد رفت . بدین مذهب آواز و امام آن اتفاق افتاد . انتقال حضرت
شاه مدار در سال هشتصد و چهل هجری در سلطنت سلطان ابراهیم
شرقی بمصر یکصد و بیست و پنج سال بود . اندرون حجره خود آوردند .
مردان نجیب کلاه و چادر پوشانیدند و عازر قرار شدند . زان پس
در حجره از خود نکشید . حسب الامر ده ماه بهمد میسر جهان
[ص ۱۱۶] حوینوری عماتی عالی لای حجره بنا نهادند .

منزل هشتاد و پنجم در ذکر خانواده غزنوی

امام زین شریعتی و سبب حضرت شیخ رضی الدین علی بن سعید
بن عبدالجبار لای غزنوی . وی در اوایل حال بصحبت حضرت شیخ
ابو یغیوب خواجه محمد یوسف همدانی و حضرت شیخ خواجه احمد بسوی
یوسف . بعد ازین که حضرت شیخ نعم الدین فردوسی فروغ گرفت
حسب بشارتی که در خواب بوی نمائیدند بحضور وی راهی شد .
صورت شیخ بر وفق روایت بود ، رشادش چند اربعین بر آورد ، کارش
بکمال رسید و از فدوة زمان گردید . و علاوه از شیخ خود صحبت
یکصد و بیست و چهار کاملان طریقت دریافت و از هر یکی خرقات
و تبرکات لایق حاصل ساخت . بعد از وفات قریب یکصد خرقات و
تبرکات نسیم بر خلفای کامل الاحوال در تحویل فرزندان وی

ای بود - شیخ در اطراف جهنم سیر کرده اندارش در انحراف
 اقلیم فتاده و از هندوستان گردیده در حضور حضرت شیخ ابی رضا
 بن نصر در آمده چندی ملازم صحبت وی ماند و امانت جهت رسول
 مقبول و خرقه از حضرت شیخ حاصل کرد - حضرت شیخ علاءالدولاب
 مسماى ز روى تحقیق خود می نگارند که آن امانت از جهت حضرت
 رسالت پده مخصوص برای شیخ غزنوی بوده - هم صاحب غرودالوثقی
 فرماید که آنرا مشاهده کردم در کرباسی پیچیده و بالاس کاغذی
 دوزیده و بران غلط حضرت شیخ رضی این عادت مرقوم بود :
 هذه المشط من امشاط الرسول صلى الله جلشانه عبیه و آله وسلم
 وصل الى يده الضعيف من صاحب الرسول صلى الله جل عصمه عبیه
 آله وسلم و هذه الخرقه وصلت من ابی الرضا رتن الى
 هذا الضعيف حالا باید دانست که حال حضرت ابی الرضا حاحی رتن
 الهندی و حال ابی الوو عبدالله سجده چنگال کجری و حال او محمد
 معمر المعری و حال ابی عبدالله حسنه بن عبد مزین مکی که هر
 یک از حضرات از اصحاب رسول بودند و ربیب بگردد واقع
 و اعل شعر و ارباب تواضع در تصریح و صحت حالات این
 حضرات سی اختلاف دارند - مترحم صواعق و صاحب بواذر
 انوار در پی انکار اند در باب صحاب رس عسلی و معمر مغری و
 حکیم محمد وسم و حاحی محمد خون ذکر حاحی عبدالله سجده چنگال
 بصدفب تحریر نموده و حال عبدالله سجده مکی سوای از کتب
 حدیث و سیر نبوی [ص ۱۱۷] حضرت سید نجم الدین غزنوی
 و حضرت شاه محی قنبر عباسی از روی تحقیق در تصانیف خود
 ترقیم می سازد - و حال رتن هدی در کلام حضرت شیخ سعد الدین
 حموی و شیخ احمد جوزقانی مرقوم و حسب تصدیق صاحب

عروه لوثی در نفعت بذکر شیخ غرنوی مندرج - بهرحال حاجی رتن و حاجی عبدالله جل شانہ از وزیران و نریمان فرمان روایان ہند و گجرات اند - یکی بوقوع معجزہ شق القمر و یکی بتقریب سفارت ایمان آورد و معمر مغربی کسیکہ در مائۃ ثلاث از ہجرت خود را صہر ساخت و از انروا بر آمد و حدیث من شہ الورد از جناب رسول مقبول روایت کرد - عبدالله جل شانہ مکی کسیکہ نوہت آخر در مائۃ خامس از انزوای مالت بر آمدہ بواسطت سید خضر رومی طربس خود بعالم شایع ساخت و بطول اعمار ہر چار حضرات و انزوا و اختفا و حصول انواع برکات و حسنت بدان وسایل دعای خیر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ جل عظمتہ علیہ و آلہ و سلم بود کہ از قدرت رب قدیر کار ساز و خالق بی نیاز و اثر معجزات و قبول دعای حضرات انبیا خصوص جناب فیض انتساب باعث ایجاد اعیان نبی آخر الزمان طہور همچو امور خیلی عجیب - و چندان بعید تصور نباید کرد ، زیرا کہ از افراد بشری حضرت عیسی و حضرت ادريس علی ابیہا و علیہما السلام بر چارم آسمان و روضہ حبان و حضرت خضر و حضرت الیس بر طہبات ارضی زندہ و سلامت اند و در حیات و احتضای حضرت امام خانم ولایت ہدی دعای ہر عصر از اصناف اہل عہدہ این امت مصطفوی باختلاف اقوال روایت و حکایہ دارند و خروج دجال بد مال نزل لایق تسلیم ، و طولانی عمر اکثری از اہل دین نبوی در کتب صحیح مروی ، چون حضرت سلمان فارسی کہ در بعض روایات عمر ایشان قریب یک ہزار و چار صد سالہ منقول و باتفاق ارباب تحقیق و اصح قریب چہار صد سال منقول و جابر کہ وی همچو سلمان فارسی از اصحاب آنحضرت بود طویل العمر و سلام آنحضرت بجناب امام محمد باقر

رسانید و اکثری از اهل اذکار و صاحبان حبس دم از روی جهد و کسب همچو شعار دارند و بدعای بعض مقبولان و اولیای حضرت حق بعضی از اهل افکار بشرایط قبول اسلام بحیات ابدی و زندگی سرمدی (ص ۱۱۸) بشارت باب و مانند حضرتین سیاح و کفیل درمندگان مخصوص از اغیار در حجاب اند کمالاتی - علاوه برین در مملکت سیاه پوشان شخصی هنوز زنده و موجود - هر کس که آنجا رسیدن تواند بلا تکلف وی را دیدن و حکایت وی شنیدن می تواند و زخمی دارد از دست حضرت علی مرتضی و حضرت محمد مصطفی صلی الله جل شانہ علیه و آله و سلم برای زبادت عمر وی دعای مقبول کرده و خون از زخم جاریست - خاکسار یعنی مصنف این کتاب از پنج اشخاص معتمد که بلا حجاب با وی کلام کرده استماع دارد - اکثر اران کسانی که در محاربت خراسان از همدان طرف سفر کردند در سفرنامهجات خود این حکایت نادر تحریر کرده اند - و در بعضی تواریخ سلاطین نامدار و ملفوظات اولیای کبار هم مذکور و مرقوم است - خاکسار بزیارت حضرت حاجی رکن همدی و حضرت عبید الله جل شانہ عمده دار مکی مشرف شده - انوار فضل و برکات بر مزار ایشان ماطع و لامع -

منزل هشتاد و ششم در ذکر خانواده همدانی

دهم از ان همدانی منسوب حضرت امیر محمد علی بن شهاب بن محمد همدانی جامع بود به علوم ظاهری و باطنی - و صاحب تصانیف عالی وی را در سلاسل قادری علی ثانی گویند - باعتبار شیخ ابوالحسن علی هکاری وی اول در ارادت حضرت شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ سبحانہ مرقد فانی در آمد الا کسب

طریقت بحضور شیخ ابوالبرکت تقی الدین علی رومی سمائی کرده ، بعد رحلت وی باز شیخ محمود ممدوح پیوست - هر دو از خلفای نامدار حضرت ابوالمکارم رکن الدین علاءالدولت احمد بن محمد سمائی اند ، وی مرید حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمان اسفرای کسرفی مرید شیخ جمال الدین احمد جوزقانی - یکی از اصحاب حضرت شیخ رضی علی غرنوی امیر همدانی بامثال فرمان شیخ خود چند نوبت بسیاحت ربع مسکون پرداخت و صحبت یک هزار و چهار صد اولیای حق دریافت - در مجلسی چهار صد کامل طریق را زیارت کرد - ابتدای اسلام دو کشمیر دل پذیر از برکت قدوم ویست - خائقاء وی آنجا هنوز قایم و مردم آن ولایت بس اعتقاد بحضرت امیر همدانی دارند - مرقد مبارکش در ختلان واقع و حضرت خواجه ابو محمد اسحاق ختلانی از عمایده خلفای حضرت ویست -

منزل هشتاد و هفتم در ذکر خانواده زر بخشی .

یازدهم از زر بخشی مشی منسوب بحضرت شیخ منتخب الدین زری زر بحس دولت آبادی - ذکر حر ایشان در کتاب [ص ۱۱۹] سیر الاولیای کرمانی و نواید النواد اسیر مہجری نشر نماد ، الا در تذکره الاصفیا و خیر المعاص و تاریخ حاجی مهدی و تاریخ حکیم دسمی ارقام پذیرفت که وی از عمایده خلفای حضرت محبوب المہن بود - از حضر ایشان بعطای مصلا و خلعت و عصا و مثل خلافت یافت و به ارشاد خلائق دیوگر زمانی که محمد شاه تغلق از اعیان دهلی آبادانی دولت آباد کردن میخواست بدان نواحی شتافت و هفت صد از اهل دربار با خود داشت که باجارت حضرت سلطان المشیخ مهرمی و رفقت وی نفل و حرکت از دهلی قبول کرده

قصر عارفان

بودند. شاه منتخب هنگام رخصت عرض کرد که ریاست تقاضای غمخواری دوستان دارد، ما را خود آن حالت نبود. حضرت مراقب گردیده گفت که صرف این قدر خلایق هر شب بعد از نماز تهجد شما خواهد رسید. همچنان بود که تا حیات شاه منتخب هر شب درج زرین از غیب ظاهر گردیدی که صبح از زیر سجاده بر گزفتی و صرف ما یحتاج کردی، ازین رو معروف بزری زربخش گردیده. روزی که شاه در دولت آباد و در یافت حضرت بنور باطنی دریافت و از مولانا برهان الدین غریب استفسار کرد که شاه منتخب برادر شما چند سال بعمر بود. حاضرین کلام استنباط کردند که لباً رحلت فرمای جاودانی گردید. بعد چندی خبر آوردند که همان تاریخ وفات ایشان بود.

منزل هشتاد و هشتم در ذکر خانوازه نوربخشی

دوازدهم ازان نور بخشی منسوب حضرت سید السادات سید محمد نور بخش صاحب کتب سلسله معجب عرب. وی در طریقت از اعظم خدای حواجه ابو محمد اسماعیل حلالی بود که ذکر حیر وی در طریق همدنی تحریر یافت و صاحب مجوده ایشان شیخ الاسلام حضرت سید محمد علی نور بخش و خلایق گزین شیخ الاسلام سید محمد ثیاب نور بخش که از حضرت ایشان نعمت و خلالت خانوادین قادری و سهروردی و فردوسی و غزنوی و همدانی و نور بخشی در خانواده چشتی نظامی گردیده، بدین طریق که سید محمد ثیاب نور بخش بجاز این سلسله نعمت و خلالت دادند. و شیخ حسن محمد بن احمد بن نصیر الدین بن محمد الدین بن سراج الدین بن کمال الدین المستفیض من حال العقیقی حضرت مخدوم نصیر الحق والدین چراغ دهلی.

منزل هشتاد و نهم در ذکر خانواده مجددی

سیزدهم از آن مجددی منسوب بحضرت [ص ۱۲۰] قیوم ربانی
 مجدد الف ثانی سرهندی فاروقی - وی آیتی بود از آیت ربانی و نعمتی
 بود از نعمات یزدانی و حضرت شیخ جلال الدین سیوطی در کتاب
 جمع الجوامع حدیثی مذکور کرده که گفت جناب رسالت مآب در
 امت ما شخصی بوجود آید که وی را صلت خوانند و خیلی خیل
 خلاق بشفاعت وی در بهشت در آید - بقول اثر ارباب عرفان
 مورد حدیث صلب وی بود ، چنان که در مسوولات حضرات مجددی
 تعصبات ذکر یافت - و در آن حضرت بیعت در دلام خود بر مثل روح
 اختلاف مسایل وحدت وجود که از مدت قریب هزار سال و پانصد
 حضرات صوفیان کبار به آن مانده اند مضاف بود نیز فرماید که
 الحمد لله الذی جعلنی صلیباً بن الحارثین - حضرت شیخ عبدالاحد فاروقی
 پدر علیمدر وی از عارفان زمان بود ، ارادت و خلافت از شیخ رکن
 الدین حلب اکثر حضرت شیخ عبدالعزیز حنفی گنگوهری دانست و
 هم از شیخ حنفی - وی بطریق اویسی از روح حضرت مخدوم شیخ
 عبدالحق رودلوی فیضیاب بظاهر خلافت از شیخ محمد عارف پسر و
 مرید و شیخ احمد عارف فرزند رشید حضرت مخدوم محمود دارد -
 شیخ رودلوی صاحب نعمت حضرت مخدوم شیخ جلال الحق والدین
 کاذرونی پانی پتی فرزند معنوی و مرید حقیقی حضرت سید شمس الحق
 والدین ترک صاحب ولایت پانی پت و فیض نعمت از حضرت
 سر سلاسل خانواده ، صاریان و شیخ حنفی از خانواده کان دیگر
 هم اجازت دارد - یکی از شیخ درویش بن شیخ قاسم اودهی
 دهلوی که هم از پدر بزرگوار خود مجاز و هم از سید بدهن

بهرایچی مرید سید اجمل بهراچی خلافت باب از حضرت شاه
 بدیع الدین مدار ظفوری و حضرت مخدوم جهانبان بهاری و شیخ
 قسم از علمای صوفی و صاحب کتب آداب السالکین و مرید شیخ
 فتح الله حل شانه دهلوی اودهی، مرید حضرت شیخ حکیم محمد
 صدرالدین طبیب دل بن احمد شهاب ماجر دهلوی مرید حضرت مخدوم
 (نصیر الدین) چراغ دهی حاگرین سعده حضرات نظامیان بود، که
 یکی از شاه عبدالسلام جونپوری سجاده آرای سه به حضرت شاه قصب
 الدین به دل صاحب نعمت حضرت سید مخدوم بهراچی غوث لدهر
 می الشیر تهر انداز خری بن حضرت سید نظام الدین حشمتی عربوی
 مستنقر هم حضرت سید خضر رومی وارث موصی و برکات
 حضرت عبدالله سعاده ابن عبد العزیز عمیردا، یکی صاحب [ص ۲۱]
 رسول مقبول - شرفی که به شیخ عبدالغفور گمگوری از مشاهیر
 روزگار و اهل ذوق وحد و سماع گردید. رسائل متعدده در ادب و
 جور و طرز و انداز و آداب و شرائط سماع بوی مسووس و هم
 وی را کتابی دیگر مشتمل بر هفت فتون مسعی بهادر رسول -
 حضرت مجدد اول کسب طریقت از والد محد خود کرده بشوق
 مزید عازم سفر گردید. قصد دیار عرب و طواف بیت لرب بود. ندی
 راه به حضرت دلی گذر نمود. حضرت خواحه محمد بی بی حق بی
 فی الوجود مرید خواجگی محمد امکنی فرزند و حاشین حضرت خواحه
 درویش محمد خواهر زاده صاحب سجاده حضرت خواحه مولا محمد زاهد
 ولی یکی از خلفای کبار سر خانواده احراری بصره ن عالیشان بود -
 بوی پیوست و در صحبت دو و نیم ماهی فیض فراوان بر گرفت و از
 تکالیف سفر ر آسود - زان بعد آنچنان قبول عظیم و رجوع خلاق

خدای کریم بوی کرامت گرداند که صاحب نصرفات باطنی
و خوارق ظاهری و مجمع فضایل و مرجع سلاسل گردید :
کسی چون وی بلوح ارجمندان
نزد نقش بدیع از نقش پندان

در خانواده قادری از شاه سکندر کیتھلی هم اجازت داشت ،
وی مرید جد خود سید کمال کیتھلی وی از سید فضیل کبیر وی
از سید گدای رحمان وی از سید شمس الدین صحرای وی از
سید احمد عنیل وی از سید بهاءالدین وی از سید عبدالوهاب وی
از سید شرف الدین مال یکی از محاران بیعت و پیمان خلافت
حضرت سید محمد عبدالرزاق فرزند حضرت قطب العصر غوث الدهر
حیالی عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم و خازن الرحمان شیخ محمد سعید
فرزند صاحب اجازت و ارشاد حضرت مجدد اند - کتب حضرات
اقدس و نعمات السرور و مجاهدات مجددی و مکتوبات احمدی از
ملفوظات حضرت ایشان است -

منزل نودم در ذکر خانواده خوارزمی

چهاردهم ازان خانواده خوارزمی منسوب به حضرت شیخ حسین
خوارزمی - مرید مخدوم اعظمی حاجی محمد حبوشانی مخدوم مخدوح از اولیای
کبار متاخرین و مقبول دبار و حوار خود صاحب نعمت از خاندان
و همدانی بود ، مرید شیخ شاه علی بیوادی مرید شیخ محمد رشیدالدین
فردوسی اسفراینی مرید شیخ عبدالله جل شانه برمش آبادی مرید خواجه
ابو محمد اسحاق ختلاتی -

ختم یافت ذکر چهارده خانواده بعد چهارده بعد چهارده

[ص ۱۲۲] و مجموع آن چهل و دو (۴۲) خانواده‌گان باشند .

منزل نود و یکم در توضیح استخراج خانواده‌گان

چون توضیح اکثر سلاسل بامتزاج یکی با دیگری شهرت پذیر اند
ذکر بعضی ازان ضرور می داند که از کثرت شیوع آن
و رواج ارادت و عمیدت دران بسی ارباب عالم جوین حال تسلسل
آن خانواده‌گان می باشند و ازین که بعضی طریق بنام نهاد این
سلاسل اوصاف غیر صحیح دارند نادانان عصر مخصوص انکار
ورزان گرامساولیای حضرت حق هم از روی جهل و هم برای تعاهل
این خصایل پیروان نامی را بر فضایل گرامسپشواکان طریق راجع
گردانند و حال آنکه البیس لعین را جز آن که باحیل و حشم خود
بر آن استی را مبتلای و سوس و آمده بر افعال قبیح سازد شب و
روز کاری و سعاری فی - در حیثت این پیروان زانی در گروه
سیطانی درآمده اند - زبانه تر واجب فد که مختصری در ذکر اصول
خانواده‌گان عالی پر دارد گو در مروع آن فوزی راه نما بسد و این
حجت فی مخصوص هر چهارده خانواده‌گان است نه بعد ازین در
تحریر حالات آن هفت قصر مصروف دارد پس که بعضی ازین درسی
دیل چهل و دو ذکر یافت و بعضی آیه مد کور خواهد درخشد - حالات
ترقیم می پذیرد بامداد ایرد پانز و ضلیل صاحب لولاک و
آل اظهار و اصحاب کبار و اولیای حق و علمای بر حق و تصدیق
ارواح حضرات چشت اهل بهشت خصوص جناب منک المشایخ صاحب
الاولیا سراج الاصعیا حجت العاسقین محبوب رب العالمین حضرت خواجه
سید نظام الحق و الشرع والدین افاض الله تعالی حل شانه فیضانهم
علی قلوب المعتقدین حالات باقی از پنجاه عشر خانواده که التزام

ذکر آن در خاطر دارم -

منزل نود و دوم در ذکر خانواده قلندری حسنی حضری

یکی از آن قلندری چشتی حضری منسوب به حضرت سید حضر
رومی - وی صاحب نعمت حضرت ابو عبدالله جل شانہ بن عبدالعزیز
مکی علمدار صاحب رسول مقبول صلی الله جل عظمتہ علیہ و آلہ وسلم
و مجمع خواری کرامات و انواع تصرفات بود ، لباس قلندری در
برداشت و دوس مشیخت می نواخت - در دهلی بحضور حضرت نصرت
الاقطاب اوشی چشتی از نواحی روم آمد و چندی ملازم صحبت ماند -
حضرت خرق و خلافت و مثال [ص ۱۲۳] اجازت در جای قیام
وی روان گردانید - وی قبول کرده بسر و چشم نهاد و از حضرت
خواجه رخصت گرفت - و بهمان روش جانب دیار مشرق مسافرت
کرد - چون در سرهرپور نواحی جونپور وارد گردید حضرت سید
نجم الدین و شاه بیتا دل در ارادت وی در آمدند - خود بهعطای
نعمت و خلافت منصور روم گشت - بواسطت این هر دو صاحب
ار - - - - - در همد مروج عظیم گرفت - شاه عبدالسلام جونپوری
شاه عبدالقدوس جونپوری و سید محمد شاه بهرائی و شاه محمود لکنوی
و شاه عبدالرحمان خان ، لاهرپوری و شاه مجسی عباسی لاهرپوری
و غیره اثر از مشایخ کبار و عارفان نامدار درین سلاسل بودند -
حال امام عبدالله جل شانہ علمبردار در ضمن حال حاجی رتن همدی
بخانواده غزنوی اند ذکر رفت - و در سلاسل طبوریان و مداری و
مجددی هم اشارتی رفت ، حالا مختصری دیگر از حال خیر مال حضرت
ایشان ترقیم می پذیرد که در بعضی رسائل مانند کشف الرموز
شاه باسط علی و مرآت قلندری شاه علام الدین الہدایای احمد و شرح

آن مصداق الاولیا از شاه عبدالرحمان فرزند ایشان و تفسیر نوحید
 ز شاه مراد رسول نام نامی ایشان ابو عبدالله سید بن عبدالعزیز
 مکی علمبردار حضرت رسول مقبول می نگارند و از اذکار قدری
 جمع کرده فاضل محمد معین الدین پنا و مراد ابوالوحد سید شاه فصل
 سی بن سید صدر جهان بن سید عفت الدین هرگسی و ابی العسکین
 زده شاه مجتبی بن شاه مصطفی از اولاد حضرت حاکم در اذکار و
 ذکر و طریقی و طرز دم کشی سلاسل قدری و چشتی و قدری
 و سهروردی در سال یک هزار و پنجاه هجری تحریر کرده و اثر
 سرجم کلام اعجاز نساء حضرت سعید نسید امام ابو محمد حسن که
 وقت آخرین در معنی الحمد به حضرت سیدالشهدا شاه کرالا تعلیم
 فرمودند و شاه عبدالرحمان ثانی آرا در قید تحریر فارسی در آورده
 و کتاب حجت العارفین شاه مجی صدر بابضاح می در آید که نام
 کریمانی ایشان حضرت عبدالعزیز مکی بود. از کتب حدیث و سیر
 نبوی و اسماء الرجال بروایات صحیح فصل و مساف و صحاب
 وی با جناب که حضرت رسول مقبول ذات میگردد که از عماید
 فریش و علمبرداری عساکر قریشی از آن و احداث تعقی خاندان
 ایشان بود. هم در سفری علم رسول هسمی برداشت در فتح مکه
 شرف ایمان دریافت. [ص ۱۲۷] بعد ازین تصریحی که نسبت حال ایشان
 از روی تحقیق و تصدیق کبار عرفان و عماید این خاندان ثابت می
 رسد در تحریر می در آمد. روایتی این که حضرت حرثیل امین آتی
 از بارگاه پروردگار به حضرت خاتم رسالت وی آورد. عبدالعزیز مکی
 معنی آن در ذهن خود تجرید و تفرید کامل استنباط کرده بران
 عمل گردید. نوبت بجای که ریش و پروت و بوی سرهم پتراشید

و روبروی جناب رسالت مآب آمد. آنحضرت برآید صورتش و دریافت
این حال بهاضربین مخاطب گشت و گفت که اینست صورت اهل
جنت. الا چون وی در رفت که در حقیقت معنی آیت و شان نزول
و مفهوم و مستفاد آن چنان بود که وی تصور نمود اثر حجی
در وی پدید آمد. از جناب خیرالاولیه درخواست که بعد ازین در کوهی
یا غاری منزوی گردد تا وی را کسی نداند. آن حضرت مجازش
کرد و دعای خیر و برکت و درازی عمر بحق وی فرمود. روز
دیگر چند کسان دیگر همان لباس سترده موی بر قامت خود راس
کردند و بحضور آن سرور در آمدند. حضرت پیام برحق ارشاد کرد
که اینست صورت دورحان. اصحاب سماع کلام مصاد در وحدت
حالات طاعری وی و آن معجزه دیدند. آنوقت آنجناب تصریح کرد
که وی از هر حال این حرمت کرد محو رسد و آن از روی
ارادت و طمع و حرص این شعار ورزیدند: لا حرم محبوب شدت
روئی دیگر آنکه عبدالعزیز مکی سوق مجاهدت نفس غالب داشت.
روزی حضور حرمالشرف استماع کرد که مرا تفریدی و بجزی
مرحمت فرما و برای بچه در حای به صحرای رخصت نما که از
سرور نفس و ارمه و پی بشویش نسائی زنده‌ای بسر برم. آنحضرت
چند بار بدست حق پرست و انگشت سهادت جانب وی اشاره کرد
و بر زبان حق ترجمان راند جرد جرد بغور این ارشاد تمام موی
جسم وی از فرق تا پا خود بخود بر افتاد. وی بعد یافتن دعای خیر
رو بوادی فراق نهاد و در کوهی انزوا گزید. در ایام خلافت
حضرت علی مرتضی میرآمد و یاولی وصی بیعت کرد. زان بعد در
غاری دیگر اشکاف کرد، در مائة ثلث از هجرت باز خود را عالم
ظاهر ساخت و با حضرت سید جمال الدین یکی از عمایده خلفای

قصر عارفان

حضرت صفور شامی قطب حق ایازمه بسطامی چندی صحبت داشت و از ایشان اجازت خاندان طیفوری برگرفت در بیابانی منزل ورزید - در ماهه خامس ازان اخفا بیرون خرامید و با حضرت سید خضر رومی [ص ۱۲۷] در پی تعلیم ماند - آخر لباس نعمت خود بر قامت زیبای آن علی تبار پوشانید و در منزلکه حارمی آرامید - ربه الواصلین شاه مجتبی قلندری در محبت العارفین فرماید ان الشیخ عبدالعزیز المکی قد عس علی وجوده الارض سب منات سباً عام باحترره ولهم اربعة فوور و فام من کل قبر اربعین سباً والتبر الرابع فی احودهن و ما قدم من هذه المهر و قبر احمد الشیخ فرید الحق والدین تعبت قدمهم منهم القبر تحتهم - راقم زمانی که بمدد طالع رسا بعرض شریف حضرت کنج نکر نوت حضوری بدست بزیارت جناب فیضآب حضرت عبدالعزیز مکی نیز شرف و سعادت دریافت - از درکه قطب العالم جبب صحراهای یارنس و دستان واقع بحر دیوری محصور و حوایش بسی از صفا و شهادتیم دارند و خلاق آینده آسوده -

منزل نود و سوم در نکر خانواده قلندری چشتی شرقی

دوم ازان قلندری چشتی شرقی منسوب بحضرت شاه شرف ابدس بو علی قلندر پانی پتی - وی از مستغرقان بحر بوحید و قوی الاعمال و شاکر الاحوال سرسار جام تفرید بود - صاحب جذب و تصرف ظاهری و باطنی و مقبول حضرت حق و صاحب منصب قطب ابدائی ارباب سیر و یواریح اهل عروین در ذکر و اند شریف ایشان مصوریده اند که حضرت شیخ فخر الدین عراقی صاحب نعمت و دیوان غزلیات مرید و داماده حضرت مخدوم بهاء الحق ذکریای ملتانی پدر عالی قدر آنحضرت است - با وصفیکه این معنی صحتی ندارد بل پدر

شاه شرف سالار فخر الدین عراقی بود فی شیخ فخر الدین عراقی و
 فرقی صریح در هر دو حضرات از حسب و نسب و لقب و ادب
 و طرز سیاحت و طریق ریاضت که بردانشوران ذی شعور واضح و
 آشکار تواند گردید، برای آسانی توضیح مختصری از حال هر دو
 حضرات با برکت درین ضمن بر مگردم. شیخ فخر الدین عراقی بمحمد ابراهیم
 زم دارد. از دواخی همدان و بصغر عمر بعد از حفظ قرآن بمحمد جمیع
 علوم ظاهری آموخت و به آواز فصیح بالای منبر تذکر و تدریس
 می کرد. با پسری زیبا رو از جماعت قنندران نرد عاشقی باخت و
 در تعشق آن صاحب جمال از همدان عزم هندوستان گردید تا دار
 الامان ملتان رسید. از آنجا متعوز بگردید و در ارادت مخدوم منتانی
 آمد. بعد چندی مخدوم وی را بحضور بابا لعل جندی مرستاد.
 [ص ۱۲۶] آنجا شمس الدین تبریزی هم بود که ذکر آن
 لاجتی در خانواده فردوسی منزل شصتم تحریر یافت. بعد واپس رسی
 سیح عری از حضور بای ممدوح مخدوم وی را در اربعین نشاند.
 غزلیات عالی مضمون در حلاوت سرای اسنا کردی و به آواز خوش
 خواندی. مردم آن غزلیات وی را بدرد و یاد و یاد وی در کوی
 و بازار می سرانیدند. هم سفرانش بطریق انکار این حکایات بسمع
 حضرت شیخ رسانیدند. روزی شیخ بدر حجره وی آمد و محفی قیام
 کرد. لعل جانموز این غزل در ترنم داشت و خواهرزاده شیخ
 الشیوخ سهروردی بود، نظم:

نخستین باده کاندز جام کردند
 ز چشم مست ساقی وام کردند
 زلالی از لب لعلش چشانند
 خضر را آب حیوان نام کردند

بخود گفتند ارنی لن ترانی
 بموسی قام عرض الهام کردند
 چو خود کردند راز خوبستن فاش
 عراقی را چرا بدنام کردند
 نهان با محرمی گفتند رازی
 جهانی را ازین اعلام کردند

حضرت شیخ در روز کرده کمب که کار نو انجام گرفت و
 بیرون آورد - بعد چندی دختر خود وی منعم گردانید - از وی
 کسرالدین اسماعیل ولدش پدید آمد - حضرت شیخ میخواست که بعد از وی
 دختر اول دختر ثانی بوی - سوب سازد شیخ صدرالدین عارف مدع
 آمد - مدت بیست و پنج سال (۲۵) در مدین حرمش - حضرت شیخ بود همام
 رحلت نمود - حضرت شیخ صاحب خلافت وی مرجع گردید - هم عذران وی
 سلطان سکایت رسانیدند که اکثر صحبت با خود را صاحب جمال و
 خوبرویی کمال دارد، همچو شیخ کی لای سجده بخود رسیده - وی
 بسمع این خبر خود عزم زیارت حرمش سرینین کرد - بعد از حصول
 این درلب جانب روم شرافت و نصرت حضرت شیخ او اعمالی بود
 صدرالدین اسحاق الخواری مصنف کتاب فصوص و ذکر ک و
 مفتاح العیب و تفصیح ربانی و تفسیر فاتیح صاحب نعمت حضرت
 شیخ اکبر محی ملت و دین بن علی العربی در آمد، خصوص بحضور وی
 تحقیق کرد - همدران ایام لمعت محتوی بیست و هشت لمعات چنانکه
 فصوص بر بیست و هشت فص بنا گردیده نوشت مولانا خاوری شارح
 در تحریر این جمع لامع و سراج ساطع پیشگاه صدر فونوی [ص ۱۲۷]
 نسبت فخر عراقی گوید ، بیت :

جو در سنبل چرد آهوی تاتار
نسیمش نانی مشک آورد بار

یکی از امرای روم برای وی خانقاهی لب رودی بنا نهاد ،
آغا می ماند - بر حسن قامی قوال پسری نعشق داشت با و تنبکه حضرت
مولانا حلال الدین رومی رده بود فخر عراقی در حضور صدر
فوبوی بود - بعد از او در مصر آمد - سیدان مصر مرید وی شد - ازین
سبب لقب دیگر وی شیخ الشیوخ مصری است - روزی در بازار می
گذشت ، پسری دند حسن و جمال در خات لطافت و نازاکت
از کنش گری - بر وی فرست و تعشق پذیرفت - زن پس قصد دیار
شام کرد - حسب الامر شاه مصر امیر شام با عماد دمشق در استقبال
آمد فرزندی جمال با کمال داشت بر وی التفات ساخت - پسر و پدر
در قدم سیح فتد و ارادت آوردند - تا مدت حیات همانجا بماند
برد - مری و عزمی خیری نکرد - نسخ کبیر الدین اسماعیل فرزندش
هم از آن آغا محصور پدر روم و نسب طریقت پذیرفت - حضرت
سیح در سال سی صد و هشتاد و هشت بعمر هشتاد و دو سال
فرزند و اصحاب خود را وصادی لای سرفراز گردانید و بدیار
شام بخرامید - در وقت نزاع ابن رباعی می خواند ، رباعی :

در سابق چون قرار عالم دادند
مانا که بر مراد او آدم دادند
زان قاعده و قرار کان روز افتاد
فی پیش بکس وعده و فی کم دادند

قبر وی صالحای دمشق نقای مرقد بانور و صفای شیخ
محمی الدین ابن العربی واقع و قبر کبیر الدین اسماعیل ملذانی فرزندش در

قصر عارفان

جسب وی، و هماچا قبر - شیخ اوجده الدین کرمانی - این روایت در شرح حائوری، و هم در عنوان برجست عراقي و مجاهدات قانونی و شرح فصوص و نفحات الالهی و تذکره الانبیاء تفصیلاً تصریح پذیرد - و مولانا محمد حامد جمعی ناموه دعلوی مشاعره خود بسیر و سیاحت اطراف شام در سحرالدین بعد ذکر شیخ عراقی بذیل حنفی، مخدوم مستانی فرماید که قبر فخر الدین عراقی و میر محی الدین عربی قریب قریب واقع و عربزان آن نوحی بدین عبارت اشارت نمایند که هذه بحر العجم و هذه بحر العرب - سالار فخر الدین عراقی از نواحی کرمان و از اولاد صاحب علوم و احسان حضرت امام اعظم کوفی بود که نسب شریفش بسالطان عادل نوسمره نرسیده می پیوندد - ارادت و عصبیت وی حضرت [ص ۱۲۸] سید عارف ربانی شده محمد کرمانی یکی از بزرگان شده عصب الله علی - نه ولی کرمانی بود - در وقتی یکی را اجداد این را خوب محاسبه کرده و تاتار امجاد که در آن نسیم فتح و فیروزی بر قبیل ایشان وزید از انوقت لقب سالاری بر خاندان ایشان قرار یافت - سالار عراق بعد بحصل علوم ضروری از غایت اخلاص روی نزد دایرة صعب شده کرمانی در آورده - در چهارده سال که ریاضات شای کشید در منزل به تصود رسید - بی بی به خط جمال والده ماجده حضرت شاه شرف خواهر حضرت شاه کرمانی بود که بعد یکایک سالار محرانالدین در آمد - و از وی شیخ ذکاء الدین عراقی و حضرت شاه شرف بی بی و چون آمدند - نظام الدین عراقی را شاه کرمانی در فرمودی خود قتل کرده بود - شاید بدین خیال بعضی از آن کسانی که خواه را در اولاد شیخ نظام عراقی شمارند دعوی سبادت دارند - لغرض شیخ نظام عراقی عزم مسافرت کردند -

اول بدو و سنده آمدند - زان بعد در هند تشریف آوردند و خدمت
 مسرف داروغدان مامور داغ سپان رساجت شاهي مقرر شدند - چون
 حدیسی - ل توطن مایوف معصرف شدند و اند بزرگوار ایشان و مادر
 مهران در فری ایشان وارد آمد - و در پانی بت توطن حدیسی
 کردند - ولادت باخیر و سعادت حضرت شاه شرف د پانی بت اند ق
 اند - رحمت والدین نیز آنجا رو داد - اندرون گنبدی مختصر جانب
 شمال برون شهر آرامگاه دارند - حضرت - ه شرف در سال شش صد
 و دو هجری نبوی شرف ولادت یافت - که "زهی شرف"، ماده تدریج
 آن در اکثر رسائل و بواربع مرقوم و بر لسان مردم معروف -
 زمان سلطنت سلاطین غزنوی غوری بود که ابوالفضل شهابالدین
 عرف معزالدین محمد سوم در همان ایام اندی راه شریفین در منزل
 دمیک شهید شد و قصه الدین ایبک بر بخت جلوس کرده - و ازین
 رو ده حضرت شیخ فخرالدین عراقی در سال شصت و شصادمه
 شصت بعمر شصت و دو سال زین سال وی اندل کرد - چنانکه
 در جمیع کتب معتبر مد دوره مصرع از روی حساب ضروریست
 ۸۰ در سال شصت و شش فقر ولادت یافت، بر سال ولادت وی
 چهار سال بعد از ولادت شاه شرف باشد - و عراق ولایتی بود چون
 عرب و هند و فارس و سیستانی مصری و شهری - چندین امصار و
 مشهور مشهور و غیر آن داخل ولایت عراقست و دو سرزمین
 لب آب [ص ۱۲۹] معروف عراق است، یکی از عرب که آن را
 عربی خوانند یکی از عجم که آن را عراق عجم خوانند -
 اندی بی بحثی مفید معانی هستی بر اواخر اسمای ولایت دلالت
 می نماید بر هر فردی از افراد مردم آن ولایت و هر گروهی
 همچنان بر تمام سکن بلاد و قریات آن جمیع اهل عرب را

قصر عارفان

خواه مکی باشد خواه مدنی خواه جدی خواه مستطی در هند عربی
خواهند گفت و جمیع اهل هند را خواه از دهلی باشد خواه آگره
خواه لاهور خواه متن در غرب هندی گویند - شیخ فخر عراق
از نواحی همدان بود ، که وسط عراق عجم قزوین و
دامغان واقع - و سالار فخر عراق نواحی کرمان که بر
کنار جنوبی عراق عجم باشد - حالات سالار عراقی در
اذکار قدسری نعمتی و منقوضات صوفی رشید گنجوری و تاریخ
قبایلی اندراج یافت. حضرت شاه شرف را روز بروز شرف و سعادت افزود
و تحصیل عدوه داری از مولانا سراج الدین مکی و مولانا
نجم الدین دمشقی و مولانا سید معین الدین عمرانی و مولانا رکن الدین
سامانی و غیرهم عمایه فضیلتی ولایت که از حوادث چنگیز خانی
دربین دیار هد تشریف آورده بودند و هر یک بمناصب و خدمات
لایق و جاگیر و معاش فراخور حال شرف امتیاز داشت و اعلام
درس و تدریس و فیض رسانی می افراخت کرده مدت چهل سال
زیر مناره شمسی مدرس بام بهشت قصر مسجد قوت الاسلام ماند و
مدت پنج سال در جبال قریب دریای حین دهلی مجاهده پیش گرفت
و در اوقات ضروری اشتغال تعلیم و تدکیر دینی هم شعار بود -
غیاث الدین بابن آنجا مدرسی و مسجدی و منزلگاهی قرار داده
بود که آغاز شکار افگنی گاهی اراجا کردی ، وزان بعد بمرزغن در
آمدی و یورش کتان نا عهد پور رومی و مسامت پیچده گروهی
طی کردی ، آنگاه طعام نهاری خوردی - عهد پور ده گروهی ریوازی
جانب جبال بود - چون امیر تیمور صاحب قرائی ر جهان نمای
فیروزی بعزم تسخیر دهلی ، مورچال بست و از جانب اقبال خان

و غیره قابضان فیروز آباد مدافعت پذیرفت ، لا جرم آن را بگذاشت و لب جمن شمالی دهلی ساخت - فرود که خیام شاه تیمور بگرد قیام که وزیر با بدیر وزیر آباد نام نهاد ، آبادانی وایر صورت گرفت - در عهد ایالت عالیاب خضر خان مقرر و مراتب زراعت و جمع آن آبادانی مقرر گشت - چند بار از جوش و جروش دریا نقل و حرکت از طریق بطرفی واقع گردید بهر حال [ص ۱۳۰] هموز وزیر آباد بجای آباد - آثار بعضی از عمارات قدیم بر فراز جبال قایم و یک مناره خشتی قریب آن که بای آن تحقیق نشده و آادی شاهجهانی طولاً بشمال و جنوب در اوسط این مناره و مناره سنادج فیروزی واقع - و اکثر اولیای طریقت درانجا خوابگاه دارند، مانند شاه مجذوب مرشد سرمست یزدانی شاه سرمد یهود کشانی و سید شاه عالم قادری که از ایشان فیض باطنی بسید امیر جهان دهلوی رسیده و خلاق کثیر از برکت قدوم این حضرات در حوالی آن جاگزین - زبانی بعضی بر سالان دهلی نقلاً بروایت اسلاف دریافت میگردد که طرف شمال مناره عمارت غیاثی بود که آنجا شاه شرف اعتکاف فرمود از بعضی سارفتن طریق استماع دارم که شاه شرف را منزلت قطب ابدالی از مجاهدات این اعتکاف مرحمت گردید - شاه مجذوب و حضرات سرمدی هم این منزلت داشت الا بعد از ول شاه سرمد و اران هنگام صاحب این منصب عظامه القادر مشرف بر قلب حضرت اسرافیل متصرف ولایت قمری حضرات مجذوب اند ، نوبت بنوبت چون جذب عنایت پروردگار حضرات وی را بخود کشید از دنیا و کار دنیا کلی انقطاع ورزید - کتب درسی که درکار داشت جمع آن را در دربی جمن انداخت و میحب اطراف شعار ساخت -

بسی از اکابر عرب و عجم و هر یک اقالیم را دریافته بعد چندین سال
 معاودت کرده در پانی بت منزل گردید - عجایب خوارق عادات و
 کرامات بر دست حق برسد وی ظاهر گردید - متبسی انوار ولایت از
 روح بر فتوح حضرت علی مرتضی قوه بزروی مصطفی بود - توسل
 ضاهری از حضرت شیخ شهاب الدین عاشقان عاشق مرید حضرت
 شیخ امام الدین ابدال مرید حضرت شیخ بدر الدین غزنوی یکی از
 اعظم خلفای حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب قطب الحق بختیار کاکی
 اوسنی چشتی حاصل دارد، نیز از حضرت قطب الاقطاب فیض باطنی
 روحی میسر در ایام فروغ خود منزلت قطب ابدال داشت - چندین
 بطعام و شراب حواس نکرد - خصوص در آخر عمر چنان اسفراق
 و سکر غالب بود که خدام بعد چند چند روز طعامی و سرابی
 بحضور وی می بردند و ندا می کردند که خدا نمی خورد نمی نوشد -
 گاهی که در گوش حق نبوش وی ندای مردم می رسید می گفت
 که ما بندگیم - معذرت و می نوشیم [ص ۱۳۱] و ندی طعام
 و آب میخورد - بعد وی حضرت مخدوم شیخ عبدالرحمن
 رودلوی صاحب ولایت قمری و دی منصب قطب اندانی گردید - انواع
 تصرفات از مرقد منورش که هم در پانی بت و هم در گردل
 واقع جاری و بر هر زمینی که در عالم میر و طبر چندی پیام رسر
 شده اند چون بوته کهنه و باگوتی و جبال شمالی و پشاور و کابل
 و شیراز و لب بحر فارس و بدخشان و میان و بحر عرب و غیر
 آن که شمارش قریب یک صد و پنجاه مواقع خواهد بود و آنجا
 ریاضات کشیده اند از برکت قدوم حضرت ایشان آن سر زمین بر
 فیض و درخشان - تکمیل محذیب نوبت آخرین بعد فیض یابی از
 حضرت شیخ علاء الدین مجذوب اکبر آبادی و حضرت شاه سرمد

کاشانی شاهجهان آبادی بر آستان فیض رسان وی می شود - حضرت ترک صاحب ولایت پی پت در وقت وی بود الا قبل از شاه شرف وفات فرمود- حضرت مخدوم شیخ سلطان شمس الدین ترک پی پتی جلال الحق والدین کاذرونی صاحب نعمت حضرت شاه ولایت مقبول و فیضیاب برکات خاص حضرت شاه شرف است - چون فیض ازلی و نعمت اصلی حضرت شاه از حضرت خاتم ولایت نبوی محتوی بطریق اویسی باشد اهل ارشاد اکثر خواه سالکان خواه مجذوبان طریق ممدوح از وی فیضیاب شدند و می شوند - هم از اهل انسلاک بسلاسل دیگر و هم غیر منسلک در خاندانی از عابدین و زاهدین درویشی مشرب و صوفی مذهب الاراری بمحاذیب التزام و تخصیص باشد- چندی برای مجاورت مزار فایض الانوارش تا لیاقت نفویض منصب و ادای خدمت بهم رسانند لقب دیگر بخشی الاولیای عصر - شاه شرف زباده از یک صد و بیست سال زندگانی کرد - سلاطین هند اکثر از وی استمداد کرده اند - علای خلجی چند بار حضرت امیر خسرو را بواسیل حضرت محبوب الهی فرستاده غیاث قتلغی زمانی این رباعی همدست معتمدی بحضور وی ارسال کرد ، رباعی :

که راست کند صورت مردی و زنی
که بشکند آن طلسم جانی و تنی
کس نیست که استاد قضا را برسد
کش بهر چه سازی و دگر می شکنی

حضرت شاه شرف بهر جوابش نوشت ، رباعی :

شرطست که در امر خدا دم نرفی
این نوع که هستی تو مردی نرفی

گل را چه مجالست که پرسد ز کلال

کز بهر چه سازی و چرا می شکنی

[ص ۱۳۲] قاضی خداندین سزای که از اکبر وف و محاسب

زمان بود حامی شریعت مهدی شوارب حضرت شاه شرف بدست خود
اصلاح کرده، بعد آن شاه دواء آن را بوسیدی که در راه شرح احمدی
درست شده - قاضی چندین پسران لایق داشت - م یکی زین لعابین
پسرش قاضی محمد معین الدین ایرجی از عدت انتظار گوهر - در حضرت
شاه شرف حسب نصیب دینی وی خدمت ولایت سلطانپور ابرح
گردید - هنوز در عالم برزخ متصرف آن ولایت و اولادش در آن
نواحی اکثر از مشاهیر روزگار شدند - شیخ احمد یحیی منیری مرید
شاه شرف الدین - در کارنوی از متوسلان و معتقدان حضرت شاه بود -
بدعای شاه ولادت شاه شرف یحیی منیری رو نمود که مشایخ
مشاهیر هند در خاندان فردوسی شد - شیخ شرف الدین امروهی صاحب
ولایت امرویه نیز هم عصر شاه بود - دیوان غریب آبدار و مکتوبات
لطیف دارد و بعض رسایل حضرت شاه شرف منسوب و حالات و
حکایات تفصیلی در سیر مشایخ و تواریخ مذکور و اکثر دوهزار هندی
بر لسان مرده ازان جناب مسمول - مسرور جان از امر ز دلال علی خاندان
بود شاه شرف را بوی الفتی و محبتی در رعیت نعشی و تعقی مدح - و مدح
قبل از - - - قبر آن والا نژاد حسب وصیت حضرت شاه بالین حضرت وقع
نیده - مای منبره بیمای شاه از سادی جان و حصر جان در دال
علاءالدین خلجی گردیده - در ایام حیات بهر دو اراده کرده که برای
ما قبله ی بسازند - بدلیل اشارت وصایا و حمیه در تعمیر منبره
دفن - اصلی جسد مبارکش در پی پت ریاض معتمد هر چند و دت
شریفش در بوکه کهیژه شد و بهر در کرفال هم -

منزل فود و چهارم در ذکر خانواده قلندری نعمتی کرسیانی

سوم از ان قلندری نعمتی کرسیانی مسوب به حضرت مجمع فضایل لاساهی سید شاه نعمت الله سبحانه کرمانشاهی - بعض خدای بزرگان وی در هند آرامگاه دارند، خون سالار بخر الدین عراقی و صوفی مجد خازن و شاه فرخ مرادی و شیخ طوسی و بروایتی این حضرات سوای طوسی و شمول قطب جمال فریدی قرابت قربت به حضرت وی دارند - وی از اولیای کبار و احمدهی مشایخ نامدار بود - تصرف قوی داشت - اکثر کملان در صحبت او برکت وی تعلیم پذیر شدند - خون اکثر مردم گمان قوی دارند که ریارتگاه وی در حصار اندرون شهر هانسی واقع و در بعض رسائل و تاریخ آنچه در نظر در آمد و این معنی صحیحی ندارد ، [ص ۱۳۳] ضرور افتاد که مختصری از حال سید ابوالفتح حضرت شاه نعمت الله عربی شهید هانسی برنگارد -

حضرت وی از قدهای سهدای اسلام هند بود - سید سلطان احمد یکی از عرفای عرب و مردم روای ولایتی خواهر زد حقیقی سید ابوالفتح مدوح حسب زهد و تقوی و اتباع اوامر و نواهی شرعی در خمر و عرفان حضرت حق در ضمیر داشت و لوای اقتدای سر لشکری افواج مملکت می افراشت - شبی جناب حضرت خیرالبشر را در خواب دید که وی را بنزوه هند بشرح و بسط و داد رسی عصاره ایام می سارد - تصریح بشارت اینکه در نواحی هانسی عصاره دختر زمره چین بن حسن و جمیل دارد - قاض حصار هانسی یکی از نبأثر پرنسی راج تنور وی را بجز و تعدی می خواهد - روزی و تاریخی تعیین کرده و مهلتی برای چند ماه داده - پیش از انتضای

وقت مذکور فتح آن حصار و تسخیر آن قرار ناپد ساخت و بقیع و قمع آن طایف کج رفتار بند برداشت - صبحگاه بخوابیده ظاهر نمود وی حدوت آن فرمود که ای حال حمیده خصال ما را نیز شب بصاعت تو فرمان داده اند - العرض هر دو جهاندار با پناه هزار سوار جرار عزم گردیدند - کار مملکت و دیار بر فرزندان صغیر و عمائد دناست شمار تفویض و ائثار گردانیدند - هرگاه در نواحی غور آمدند سلطان معزالدين محمد بن بهاءالدين سام معروف بشهاب الدين غوری از صدمات زحمات محاربات و عزوب هند و سند صحت یاب و باز آماده حرب و پیکار با بکصد و سیست هزار سوار نامدار بود، الا در انصرام لوازم محاربت سعی میکرد - ایشان بوادید توقفش از وی پیش قدمی نمودند - بسال پانصد و هشتاد و هفت هجری درین نواحی نزول اجلال کردند - قاض اطراف با جمعی فراوان از پیادگان و سواران و قیلان در مدافعت روان شد - چار بار محاربت و قتال رو داد - هر بار هزیمت و هراس بر لشکر هند افتاد - نصرت اسلامیان از غیب ظاهر شد - توب پنجم غازیان عرب های حصار در آمدند - حصاری دیدند پسند و رفیع خندق عمیق و آبی روان غریق، حوالی حصار یک یک گروه حار اندر آهنی مفروش - هوا نمایی این حال - وصف فتوح سواره حصار عظیم بر عساکر عربی مدیدار گشت، مگر چون ساربان شبی و ساربان لاریبی فرین ظفر و سعادت و ضامن فتح و نصرت بود - و لا حه و سلطان علیشان هم صلاح گردیدند و همگان [ص ۱۳۷] پیاده پا شده خار آهنی را با وجود تیر بارانی و توب آمدن حصاریان بر چندند و لب خندق رسیدند و آن را خاک و خاکش را رار کردند - دیوار حصار که رفعتی بی اندازه داشت بنور آن معنی که برچم

اقبال دست عدو مال شاه ابوالفتح آنجا رسید برای تعظیم غازیان
 نصرت قرین در خمد لشکر اسلام بی تکلف بالای حصار درآمد - چهار
 پاس کامل صل و جدال ماند ، روز ممری فتح نصیب گردید - قابض
 حصار جمعیت فراوان بقتل رسید و عصار (کنجد گر) بیچاره از
 بالای وی عاقبت یافت - سید ابوالفتح بفتح حصار شریک شهادت چشید -
 اندرون حصار لب دیوار شمالی مزار و مشهد پرافتخار حضرت
 ایشانست - وقت زیاره عجب ذوق و برکتی آنجا مشاهده می افتد
 که در تحریر نگنجد - قریب آن در وسط حصار قبر سید کریم الله
 جل عظمته شهید برادر کبیر - در چوبه بدو واقع و بر برج
 شرقی قبر ساجی و زیر دیوار حصار مدبری دور بالین مشهد خال
 بزرگوار خوابگاه سید سلطان احمد - رخ قبر از جانب ممری اندکی
 انحراف دارد ، چند بار درست کردند همچنان میگردد - از پاس ادب
 شاه ابوالفتح که اندرون چار دیواری طرف پایان از وی آسوده اند
 و متصل قریب چار گروهی رسمی جانب شمال شاهراهی که بشهر
 حصار فیروزی میرود گنج شهدا واقع ، چندین چار دیوار محاط در
 بعضی یک در در حصی زبد بفر شمار در اکثر بلا حد و شمار
 از فراوان فوئل شهدای لشکر اسلام تابع هر دو نامداره الا جمیع
 صور بصورتی نشان مدور بعضی پست بعضی مرتفع مناره نما ، تا دو
 ذرع آنجا هم قبری محرف مانند قبر حواهر ز د شاه - روز ثانی عید
 حاس و عام اینجا زیارت روند و بر قبر سید نیز تقریب عرس
 اجتماع خلایق در حالی یک بار می شود - از شهدای این گروه تا
 بیست بیست گروه اطراف و جوانب آسوده اند - چنانکه سید جمال الدین
 اندرون شهر چند زیر فصیل قریب درگاه سید شاه امیر رضوی صاحب
 ولایت آرامگاه دارند و فیض بغلایق می رسانند - همدان زمان

نعمت الله جل عظمته ولی کرمانی بود که در آخر عهد سکندر و اوایل دولت ابراهیمی در هند آمد و بعد از سیاحت اطراف در پانی پت تشریف آورد و اقامت گزید - و شیخ عبدالرزاق جل شانہ جہجانی و شیخ فریدالدین کرمانی و شیخ موسی امروہی و شیخ عبدالملک انصاری معروف شاه امان پانی پتی در توحید و تفرید از وی اکتساب فضیل صوری و معنوی کرده اند - طرف مغرب پانی پت قریب عیدگہ در چار دیواری مختصر زیر اسجار قبر امیر واقع و همانجا شیخ امان و شیخ کرمانی و شیخ امروہی و چندین از عارفان و معتقدان دیگر وی آرامگہ دارند - اکنون جمع استیفاء دیگر ہم از واجبات متغفل و آن این آید بعض در جومع خود رقم کرده اند کہ سادہ نعمت الله جل شانہ ولی کرمانی قریب دہی آورده و اصحاب تصحیح و حواشی تصریح فرمودہ اند کہ قبر مبارک حضرت ایشان در آبادی صاحب فرای در آمد بدین قریب دگر حیر شیخ عارف - الله جل عظمتہ شاه نعمت الله جل شانہ دہوی سرور بس - محمی مساد کہ وی از سر لشکران فزل و سالاران موافق عیشی بود - ہم عصر شاه ترک صاحب ولایت پی پی ہر دو قریب یکدیگر تجرید و ترک روزگار کردہ اند - ترک صاحب ولایت بحضور مرشد حق پرسی رفت و صاحب ولایت گشت [ص ۱۳۶] و شیخ عارف در محمی کہ حالا زیارت گاہ وی است اقامت پذیرفت - مزار پر انوارش واقعی در آبادانی صاحب قران ثانی داخل چار دیواری شہر پناہ دہی حال گردید چنان آستان حضرت شمس العارفین شاه ترکمانی بیابانی و محجر سلطان رضی دخت صاحب تخت بادشاہ عرفان پناہ شمس الدین التمش مسجد

قصر عارفان

کلان خانجهان فیروزی و نشیمن جنب آشیانی و حصار اسلام شاه سوری کامل الافراد شاه احمد فرهاد خراسانی فیض روحانی بعد چند صد سال از ایشان حاصل کردند در ایامی که سرهنگان فرخ سپر حسب الامر شاهی بشکایت بیجی سادات مقتدر خلافت بعد ناخست و سراج خاندان نواب سمس الدولت خان صادق وی را برای قتل می بردند و بضرورت ادای نماز در مسجد خود رفت ، هرگاه بعد فراغ دست دعا برداشت شاه ترک صاحب ولایت و شیخ عارف زیر منبر بر دست راست نواب مدوح بعشم صاهر رونما شده و دعای نجات نعیم و این معنی تفهیم کردند که سرهنگان شاهی باید گفت که بشاه راه راست شما را جانب معسل برسد براه گرداب زیر ارک ستمانی بروند - جان والا بدر بکمال تعویب برخواست ، بگینی از جواهر گران قیمت در دست داشت آن را مع خام تقربض آن گروه صاحب و اسیر در خواست که بدان راه برید رسم بود که مجرم را جانب قتل که با ساز و باز می بردند مخصوص برای امرا و عماید زیاده اهتمام می کردند - نشیمن کوکی محاذی قتل گاه بر سر راه بود زمانی که وی این حال دریافت بغور سر و پا عربان نزد پادشاه شافت - آخر شفاعت وی فرح سر از خون ربری ناحق خان صادق در گذشت و مرگ و منصف وی دولا گشت - راجع مخطور بزیارات مقابر اکبر از حضرت مذکور این خانواده شرف یاب شده -

سنزل نود و پنجم در ذکر خانواده قلندری و

جمالی ساوجی .

چهارم (۴) ازان قلندری جمالی و سماجی منسوب به حضرت سید

جمال الدین بجزد ساوجی ذکر خیر وی مولانا حمید قلندر چشتی
نظامی یکی از مریدان حضرت مخدوم نصر الدین چراغ دہلی در
ملفوظات خیر لمجانس بدین تہج می فرماید کہ روزی مخدوم از
ما پرسید کہ ترا صوفی گویم یا قلندر خوانم قلندر چہ مان بشمارم
کہ مردی متعلمی عرض کردم کہ روزی حضرت سلطان المشایخ
از سر مانیدہ نیم قرصی ما را عنایت ساخت چون بیرون خراسیدم
چندین قلندران بر دروازہ بودند از ما چیزی درخواست کردند
اشارہ کردم کہ چیزی حاضر ندارم پاسخ دادند [ص ۱۳۷] کہ
نیم قرصی کہ از حضرت شیخ یافتی ہمادہ ای ہما درویشان برہ
صغیر بودہ - بر کشف آن گروہ متعبر ماندم لا جرم فرص بہجنس
تفویض کردہ بارہ بارہ کرد - ہمگن خوردند درین صحن
بدو علی قدر از حضور شیخ آمد ہدوہف حال تاسف کرد کہ چرا
دادی تعمی بود - همچنان ہر ہر دو بہحضرت شیخ رفتیم - حضرت
شیخ محضب نوالہ ارشاد کرد کہ مولانا قاج الدین خاطر جمع دار ہست
وہمراہ خواہد شد - چون حضرت شیخ قلندر خواہ مخدوم نیز ہست
گوید در کنار گروہ - در محلی دیگر بذکر ابن شعر :

کہ صوفی گہی قلندر چیست
چون قلندر شدی قلندر باش

حضرت مخدوم گفت کہ ترا چہ وقت کہ قلندر شوی و ما را
چہ وقت کہ تذکیر گویم اگر فرمان حضرت شیخ نافذ نمی گردید
جفا و تنای خلاق باید کشید کجا ما و کجا شہر بودی کوی
و بیابانی و دستی بر گزیدی و مکرر ابن شعر بر زبان آورد :

در عشق نجای خانداری است
بجنون شو و کوه گیر و بغروش

صورت شخصی که نو گرییدی وی از آن جنس بود که وی را رس هم گران آمد پتراسد - در محلی دیگر حضرت مخدوم ارشد آمد که روزی فسری در خانه قیام می کرد در آمد شیخ در حجره بود بر سجاده خفته قیام کرد - بدرالدین اسحاقی ادب وی نگاه داشت - چیزی نگفت و طعام پیش آورد خوردن گرفت و گاه سز بر آورده در کجکول خیمه می کرد که سجده شیخ شدن شد - بدرالدین اسحاقی پیش رفت و گفت بی فسری شورید و کجکول بردست - حضرت کجکول از درون حجره هر سه دست فسری بردست که نما بخش فسری در حیات گفت که در میان دست بردارند - هر سه بردارند و رود ندارند - شیخ - رفت شربت که بر دیوار کجکول بر دیوار زد بنور از آن آمد - حکای دیگر در آن آورد که چون مخدوم مدتی از حضور شیخ اسحاقی در شرف در منزل ورود آمد - چندین فلان نیز همسایان بودند - چون شب در آمد مخدوم فسری را دید که از فوق تا با نورانی بود بر وی رفت و گفت نو اینجا چه کنی؟ گفت ای زکریا تا فسری که در هر عامی خاصی هست و آن عام را بدان خاص بحسد مدحیم بی حکایت حضرت مخدوم چراغ دینی بر زبان گوهرشان آورد - لیسکه سکی فسری بر آن کرد مفتی بود شیخ جمال - اوحنی هر کس وی را کتب روان گفتی هر کرا فتوی دقیق و مشکل بودی - بی آوردی - بی رجوع [ص ۱۳۸] با کتابی جواب - بی نوشتی در آن وقت بزرگی بود - نام وی نعمود روزی چندین این پوشان در جمع وی در آمدند و باز گردیدند -

آن بزرگ گفت چه سکای آزاد دارند - نسخ جمال دران مجمع حاضر بود -
 بر ربانش رفت که مرد آنگه باشم که سکای بهتر ازین پیدا سازم
 پروردگار داد که آن چه وقت بود که وی این سخن بر آورد -
 چون برخاست او را حی بداد که بگریه می کرد تا چنان شد
 که ریش همه بترسید و برآی در پوید و در کوری در آمده رو
 بطرف بیت الرب متحیر چشم لا سبب آن بزرگ را حیر بردند که
 مولانا جمال الدین ساوجی را حایل حایت رو داد - وی باجمع خود
 آمد از ریز لداخت و در حی وی از احب گویا که آن از ریز آبی
 بود بح که بی تکلف فرو رفت - غتلائی دیگر در پی بحث در آمدند
 و تشک از آن حالت قدری در هوش آمد بوی مخاطب شدند که
 خلاف شرع کردی و ریش چرا ترا سیدی - سر در پلاسی کرده بر
 آورد ریشی سفید با داف دیدند - لاجرم خلایق بر گردید وی قفسر
 ماند و در ذاب سیرالعارفین حضرت مولانا جمالی دهلوی می آرند
 که قلندری که وقت سب در مشاهده محموم زکریای ملتانی در آمد
 جامع بود معلوم صاعری و باطنی عبدالقدوس نام داشت از دیار
 موصل بمصر رسیده آتن حضرت سید جمال الدین مجرد ساوجی
 کسوت قدسی پوشید - احمد بائی حوالی پوش مغربی از شهر اندوس
 مهری بود از مردان سید محمد عبدالقدوس - بوی ارادت صادق داشت
 محموم بهوب باطنی وی را بخود آسید و از آن جماعت ظاهر دار بر
 آورد هم مولانای محمود فرماید که احمر در مصر و نواحی آن
 رسیده زبانی معتمدین اجتماع یافت که سید جمال الدین در مصر بود
 بصورت و معنی جمال باکمال داشت مصریان یوسف ثانی لقب کرده
 بودند - زنی از قبایل عماید مصر مفتون جمال وی گردید و اغلب
 اوقات بشویش ده احوال وی میشد ازین رو سید از مصر بر آمد

قصر عارفان

و سر زمین وی مناب رفت از مصر عقب روزه راه دارد زن مذکور هم عقب سید پارسا در آنجا رفت و در وقت این حال حضرت سید جمال - بحضور پروردگار دست برداشت که جمال ما تعجب پذیرد همانوقت ریش و روت وی تریخش آن ده آن زن را طلب کرد وی بواحد این حال از وی دو گزیند و بعد از آنکه حضرت سید رحلت کرد هم تنها مدفون گردید سر زبانی وی سبب لطف [ص ۱۳۹] و با برکاست و چندین انبیای سی اسرائیل آنرا پسندیده اندران پس هر درویشی که جانشین شد ثروتمند شو و ریش و روت قراسید رقم حروف گوید که زمان این حالات حضرت سید جمال الدین مجرد ساوچی مفتی مصری در هیچ کتابی در مصر احقر نرسیده و بی سال تصریحی در مابین ثالث هجری یافت ظهور از اروای ثانی در ذکر حضرت سید محمد علی در کلامی سید می گردند و لا در حالات این حرف سید سید جمال الدین یکی از عمای خفای صفور سید محمد و صاحب سر و در حین صفوری بر لوف و در بعضی رسائل در حال فندری حضرت سید محمد برزم پاک ایشان دادم در صورت ملاقی گردیدن شیخ عبدالعزیز مدح عجب نمی نماید که چنان که احبار حیوانه طیفوری از حضرت سید حضرت سید واصل گردید - امام حوهر فندری عبدالعزیزی بسید جمال رسیده رسیده در موقوفه فندری حوهری دگری این خیالات یافت شود - حضرت مولانا سید محمد افضل فندری عباسی هم ارشاد می کردند که حز تذکره ملاقات و اجازت حیوانه طیفوری شرحی در حالات دیگر ندیده ام -

منزل نود و ششم در خانواده قلندری سهروردی مرتضوی

پنجم از آن قلندری سهروردی مرتضوی مسوب به حضرت شاه

مرتضی منسوب به حضرت شاه مرتضی اندک سوتی وی از درویشان کامل و عارفان واصل بود ریاضت بعمل آورد - آخر بر دست شاه عبدالرزاق صحرای معروف بر راق پاک که از اصحاب مکر و جذب قوی ارادت گرفت - وی مرید شاه الیاد زاهد وی مرید شاه پیران دهلوی وی مرید شاه بهمنی عرب کزب مرید شاه محمد عارف مرید شاه محمد اسحاق مرید شاه داود صاحب احزاب حضرت سید صدر الدین راجو قتل بهاری اوچی دم خانواده شاه مرتضی و اندی دختری بود زهره جمال و هری تمثال از عمه بر افوام آن نواحی لب رودبار سوتی در دیار شرقی هند که شاه و مرشد وی آنجا بود به قرق عذقی در حالت امتحان و ایذا رسانی قوم بر دست شاه اعتقاد و ایمان آورد -

منزل نود و هفتم در خانواده قلندری سهروردی رسولی

ششم از آن صدری سهروردی رسولی منسوب به حضرت سید شاه عبدالرسول بهادر پوری وی در کوهستان نواحی الوری می بود حدیثی بهر دست و مصروفی فوی اندر خواری عادات بردست وی شاعر می شد قص و نعمت را به [ص ۱۰۰] نعمت الله سجاده شادوب دست وی از شاه - و - مصری وی از شاه حبيب بحر وی از شاه غلام علی وی از شاه مرتضی به سوتی مدوح لصدور -

منزل نود و هشتم در خانواده قلندری حیدری ترکی

هفتم اران قلندری حیدری ترکی منسوب به حضرت شیخ حیدر زاویای ترکستانی وی از اصحاب حال فوی بود آهن گرم از آتشدان آشگران بر گزینی و ازان دست کلای و سلاسل پای و طوق و زنجیر ساختی و ماسد زبور پوشیدی و ضرری بوی فرمیدی خدمت

در روی داشت ، چون معالان چاکری عذر تسخیر ولایت هندوستان
 میداد اهل دیر خود را خرد در بردید نه معالان در پنه دوشی
 می آید به در عالم رو با وی کستی گرفته وی شایب آمد ما را
 بر زمین انداخت او تن برور سر خود بخت بخت به دوست خود
 را بزند و خود بدری رفت و بپایید کس آخر بهد حسدی
 همچنان واقع گردید .

منزل نود و نهم در خانواده قلندری شریفی ناولی

هشتم از ان قلندری شریفی ناولی مسوب حضرت شاه محمد
 قرب ناولی ، وی از اعظم آند برآوری بود عمر صفر از حضرت
 شاه شرف ولس روحانی شاه پس بهور حسب امدی حضرت حضرت
 شیخ محمد ابراهیم رامپوری صاحب وی از حسدی حضرت حضرت
 ، بهمد انکه می صاحب احزاب حضرت شیخ محمد یحیی صاحب
 دوم شیخ احزاب پس به سر به شیخ حضرت شیخ
 به بدوس شکوئی بود به در سلاطین و در بدوس شکوئی به
 برافت به شیخ رامپوری هم به وقت شاه شرف از خلفه خود برآمده
 شب راه برای بهمن حرم به حسدی ناولی به
 او در بر درختی شرف به دو بار به شیخ شایب به به
 به نصب ان جوان در به به سکر برور به حسدی ناولی به
 وی به حسب معنی در به به در آمد به او به حسب به
 از حسب به به شرف شایب داد نه به مکمل به به و به
 مردمان خاندان بومی کنم به کنی در انداز و بهغال و به رفت و
 به بهاد و از به به شریف ناولی به در وی به معالان حضرت خود
 عارفان و به اکثر دویق آزادی استر به می کردند به به به
 به شرف هم در عظیم آباد و هم در ناول وقات در اعظم آباد و ساز
 عافت در ایم حیات در ناول برما کرده بودند [ص ۱۳۱]

منزل صدم در خانواده^۱ قادری رزاقی بانسوی

نهم ازان قادری رزاقی بانسوی منسوب به حضرت شاه
 عبدالرزاق بانسوی در اوایل حال بهمد تحصیل و کسب علوم
 و فنون خود را در لباس ظاهری مخفی میداشت و در سرکار شاهی
 روزگار فوجی می ساخت - روزی در دهلی صاحب دولتی از اعیان
 خلایق در اثنای تعلیم از عالمی در بحث مسائل خرق و التام
 غلوی نصم میکرد - بطرز انکار شاه دران جمع حاضر بود ، برخاست
 و انکار وی و رفیقانش بحرق عداوتی دجال ساخت - چند روز
 پارتی حبس و مارک در کمر شاه - روزی و سه ازان حد
 شد و در محبت همجنس دست داورده ، بکس اعتقاد راسخ
 ورد - چون بوفوع این کرامت شهرت شد مانند پادشاه در
 شهر و دور انتشار دست لایم برت را در کرده حسب
 بشارت نبوی برنی حصول دست بعب عزم خدمت حضرت شاه
 عبادت شد خدای بجزی در در - ازان صرف شاه جدا بجا اسارت
 نبوی سبب کرد آسای راه ، هر دو حضرات ملاقات دست
 داد ، هماغا بعد بیعت فدای خلایق بوسانید و کامیاب مقاصد متعرف
 کردند - ازان بعد مرجع اعلی دل و پشواوی خاص و عام دیر
 خود کردند - سی کمالان طریقت چون مولانا محمد نصام الدین بکهموی
 و سه محمد اسماعیل بکرامی در ارادت وی در آمدند - شاه را مریدی
 بود صاحب حال شاه محمد اسحاق شاهجهان پوری ، بعض ارکان شریعت
 در حالت سکر زوی رعایت نمی یافت - مردم ظاهری در پی انکار
 در آمدند - روزی در مسجد جامع وی را حسب الطیب حاکم وقت
 حاضر کردند و ایذا رسانی وی بحجبت شریعت اراده نمودند -

بعد قبول احکام شرع مهدی گفت که ما را چون منصور تصور
 نسازند ، اگر یک نفر موی از جسم ما قطع پذیرد همان قدر از
 جمیع حلالی شهر و دینار انقطاع خواهد داشت - هر کرا حیل
 دسد باشد امتحان نماید - کسی را برای دم زنی نماید ، نزد
 اجتماع جمع دارم که ساه مهدی را مریدی بود عالم و
 داخل از اعیان شهر بسی معتقد و متقی راه حق و محبت درویشان
 و از بابین و عنابر خود که عماید روزگار و اکثر از شاگردان
 وی بودند قطع تعقیب دنیوی کرده پیوند بهضرب ساه کرده بود -
 روزی در شارع عام به پاکی شان دوان می رفت و نعلین پای شاه
 در بغل داشت ، ناگاه سواری امیری از آن جماعت از محاذی پربدار
 کشت ، وی چیزی خورد یا در پرده شد به نعلین محیی نورد -
 درویشان پیچید [ص ۱۴۲] بهر حال چون ساه بدولت برای ورود
 آمد خواه بهور بطنی به بهضرب سکتب کسی بر اس حال آگاهی
 یافت - این که مکمل وی مدد سر دشت بهور برده - ساه
 را می خود ساه سر و ریس بران و بر جر سوار برده -
 ملاوت همان امر که از وی حجاب شدی دارم - وی شد
 عید و همحال عمل آورد - حجاب بود ز حجاب ضمیرش کنی
 زو ل کرب و یکی از وادلان حق کسب مزار - کسی در ساه
 و - واقع و حاجت روای حلالی - مریدی وی حدی ساهی تجری
 احلالی دملان عصر در طریق و دیری بود - ساه ساهی از حدی جمع
 فردن از و چون علما در سر حجاب پیوند سرتب و طریقت برده - ساه
 حجاب احداث روح بهضرب آمد - ساه روی و روح بهضرب محیی
 بن العری مددگار شاه گردید - که هر یک سفتبر ساه و ساه
 ظاهر و عرووی باطن را حجاب شفیقت - ساه روی را ادب آورد پاشد

ازین تمویر اعتقاد آورد انکار ورزان کشمیر اجتماع کردند ملا بادشاه را مسخر کردند چون دعوی ربوبیت می کند قتل وی لازم آمد جمیع فراوان در بخشی وی در آمدند - مریدان در پی مدافع شدند مع ذلک خود از روی حجره رفت هر کسیکه تابع و تبر بر در حجره می آمد و طریقی بر ملا می افتاد مطیع میشد و سر عجز بر انقیاد می نهاد -

[ص ۱۰۰] در عهد اورنگزیسی ملا را شکایت بعضی از حسدان در دهلی صلب نمودند تا دارالاستنباط لاهور آمد، درین وقت مدعی قوی وی دخیی القصب ملا قوی بود معالیه دیگر سفر نمود ملا بدر باب این حال - مدعی در تاریخ جموس وی بماده ظل الحق تحریر کرده فرستاد شاه بر طبق آن از سفر دهلی معاف داشت - ملا صاحب دیوان و دیگر تصنیف شکر فست - سال یکم هزار و هفتاد و دو ارس جهان رحمت فرمود مزار مبارک کس حاجب روای اهل کشمیر - دیگری مع حبیب عطار از وی مرزا محمد کامل بیگ بدخشی فضل و کرامت را در تاریخ احمدی محمد عبد مشکور کشمیری و از وی مر مرشد کشمیری دیگری شیخ احمد ساسی که صاحب ریاض و صبر و دعوت بود - ترک و تحریر شعار داشت با شیخ احمد دعوی ز حد معاد بود اکثر نزدش می ماند و هم برار وی در خطیره شیخ عبدالغنی ساسی پدرش در دهلی آرمگاه دارد در بیج و دانش در دهم شعبان سال هزار و پنجاه و سه - دیگری شیخ احمد دهلوی وی فرزند شاه عبدالغنی دهلوی و مانی و مرید مجاز ملا شاه بدخشی - دیگری شیخ حسین اربین فرزند شاه عبدالرحمان جان باز نقی پوری که شاه مجسمی در اوایل سلوک سیدایب سال تحرم حضرت حضرت که مر بود برگاه در باغات هاپڑ در آمد سواری فدای دار از غیب

[illegible]

۲. نهم مبرزای از دماغ معرفت
گز برای خویش حماسی ز کلمن داشتیم

و حجت - بول حرکت و مسودت لقب اذکر معنی ذکر و
در باب انراست در ... حجت اذکر بسم رب آر و می آگردد شد
... در هزاره یک صد و نود و پنج از دست معلان نجف
حق تاریخ ششم ماه محرم سال مذکور شهادت وقت یافت عین
حیات ... در بیستم چون برای نفوس روح مزار در دیوان
[عص ۱۷۶] ایشان ول دیدند بسر ورش برآمد ، بیت :

در لوح سربست می باشد از سبب تحریری
که این مسئول را جز بیگانه نیست تفصیری

شربت و طریقت بودند - درین انقلاب عزم سفر حجاز کردند و با قوافل اکثر از معتقدان و مریدان بغیریت آنجا رسیدند و چندین سال بهر و حرمت دران دیار بسر بردند - اکثر اهل عرب فیضیاب نعمت و انسلاک درین خاندان گردیدند از سابق هم بعض خلفای حجاز حضرات شیخ محمد سهرندی و جانجانان [ص ۱۴۷] و شاه غلام علی دران نواحی آن ساعت این طریقت کرده اند - زباده از یک سال می گذرد که ازین دهر ناپایدار بدارالقرار انتقال فرمودند - حافظ شاه غلام رسول ویران که از عمایه تلامذه نادرالعصر خاقانی هند شیخ محمد ابراهیم متخلص بذوق و از مریدان صافی نهاد حضرت شاه احمد سعید اند تاریخ وفات ایشان مظهر اسلام رقم کرده و باقتضای رسایی طبع و لطایف فکر در استخراج این ماده بسی مراعات و مناسبات لفظی و معنوی از جانب وی لحاظ رفت - قطع نظر از نام صاحب خاندان و محل وفات و موقع نقل و حرکت تاریخ ولادت حضرت شاه احمد سعید مظهر بردان است و نام بعض خلفای دیگر حضرت جانجانان - صافی قاضی بانی پتی و شاه سجاده آرای دهلی ترقیم می یابد مولوی سناء الله جل شانہ منبہلی مولوی نعیم الله جل عظمتہ بهرانچی مولوی عبدالرزاق مولوی غلام بھیمی شاه محمد حمیل شاه محمد سعید خان چند ابیات از نتایج افکار ایشان ترقیم می پذیرد :

باد روزی که دلم معتکف کوی تو بود
مژہ جاروب کش کعبہ ابروی تو بود

شب نمودند بمن قامہ اعمال مرا
صبح دیدم که بدمتم سرگیسوی تو بود

می دمد سبزه خودرو بهزار مظهر
بسکه پر معتقد سلسه موی تو بود
یاد روزی که ادا بنده دیدار تو بود
چشم بیمار تو و زلف گرفتار تو بود
شمع سان جای بهر بزم ازانم دادند
که سرم داغ بهشق گل دستار تو بود
نمایش مظهر چو بکویب گزرد چشم مبهوش
آخر این مرده همانست که بیمار تو بود

دیگر

میسر هم نشد در خواب هم دیدار یار من
بلی این بود مزد دیده شب زنده دار من
بخاکم آمدی و بس که برگرد تو گردیدم
برقص آمد جو سنگ آسیا لوح مزار من

دیگر

دهد کز مشهد ما تشنه لبی می روید
ابر ایستاد برین مزرع و بسیار گریست
کیست امروز بجز مظهر دیوانه ما
آن که هر شب بتضای تو صد بار گریست

دیگر

ای باد صبا ادب ضرور است
این مشهد ماست گلستان نیست
این است وفا که بعد قتل
از کوی تو خون من روان نیست

دیگر

شده در دل گره از بیم تو فریادی چند
ماند در شیشه ما نفس پریزادی چند [ص ۱۴۸]
عندلیبان منشینید درین باغ که من
قفسی چند گمان دارم و صیادی چند

دیگر

از فریب باغبان غافل مشو ای عندلیب
بیس ازین ماهم درین باغ آسیای داشتیم

بر جای سنگ شیشه توان بر سرش زدن
طفلان دماغ مظهر دیوانه نازکست

جای سنگ طفلان بارهای شیشه باید زد
جو مظهر میرزا دیوانه نازک طبیعت را

مظهر ز ما برید و دگر یاد ما نکرد
دیوانه خوش نبود ز وضع کرخست ما

غیرت دلیریت آه کجا رفت کجا
سبزه تربت من وقف غزالان شده است

مپرس باعث ضعف قوای ما مظهر
که گشت پیر ز پیداد نوجوانی چند

عیب ایشان واقف از نقصان خویشم کرده اند
همچو عینک کرد چشم دیگران بینا مرا

ما تشک ظرفان حرف این قدر معنی کنیم
دانه اشکیم ما را گردش چشم آسبا است

باین فرصت چه حظ باشد ز سرگستان ما را
که رفتن لازم ایشانست چون آب روان ما را

منزل صد و سوم در خانوادهٔ چشتی نظامی فخری

دور هم اراک حسی به من فخری - خوب - حضرت سید
نوبت بحر اولی و آخر من محبت بی محسوب غیر مجموع - حد
سیع بخار نفوذ و آب حاصل کتاب صادق است - کاف انحاء
نظام حلالی حسب درج - تک - عن - سید - مولانا - بحر - فخر الحق
والشرح والدین قدس الله عن سانه مدلی - هم - بی - حضرت حدی
الرسید و در زید - عهد - راج - الواسع بحر مدشقی - حضرت - مولانا - بحر
نظام الملت والدین اورنگ آدی وی ز عابد - حدی - متحقق
با خلائی الحق و مصف باوصاف الحق وی فی الحق - حضرت سید
کلیم الله جلشانه جهان آبادی بود - حضرت سید از بی - اراک و من
جامع فصل و کمال صاحب وحد و حال معدن شریعت بحزن
طریقت مصدر انواع فیوض و برکت در حیات و محاسب - حد - حصول
اجازت ارشاد از حضرت مصف حضرت فرد طریق سید رحیمی الممدی و
حج و زیارات پنجاه سال در ساعدهاها آمد درس و تدریس طه و
تعلیم و سخن فترا بر سجده فر و رسالت استمداد - است - بحر - از
برای نماز جمع و با عبادت [ص ۱۴۹] پای نسبت از دولت برای
خود متجاوز نفرمود نعمتی که از حضرت طیب الحرم موی مورد
فیوض مصطفوی شیخ خود ناف جز بر طالب صادق ابشار نکرده
تصانیف شگرف و نادرا نه مشاهر دارد چون مرقع و کشکول دران

فرماید که قبل ازین صرفی دو ختم که بن را در لباس درویشی
راست نماید امروز که غره ذی قعدة سال یکهزار و یکصد و بیست
و یک باشد لغات درپوره درین کشکول فراهم آوردم در مجالس
اعراس حصرات چش اغیری را از نمی دادند بیست و یکسال دیگر
بعد اجتماع کشکول زنده ماندند درین انقلاب روزگار باقتضای
آنکه چراغ مقلان هرگز نمرد باوصف صفای تمامی عمارات
حوالی سرار شد. شش فایم و حاجت روای خلائی حضرت شیخ الحرم
ارادت صادق السیاح فرید لایزال حضرت شیخ محمد چشتی دارد، وی
فاروقی نسب و در حسب از اولاد خواهر حمیمی حضرت مخدوم
نصیر الدین چراغ دهلی و با درد و سوز و عشق دلمروز و اهل
نصایف نامدار و از عماید صاحبان روزگار بود. اشهر مصنفات وی
کتاب آداب الطالبین که دران جمیع موازم که بر طالبان از برایت طریق
واحب نماید اندراج فرماید و رفیق الطلاب حاذب الی رب الارباب
در اتباع سالکان باحکام سراج نوی مشتمل بر پنج فصل در هر فصل نکات
مدافع نوش و الهامات رب العالمین بعد از اربعین دران طرز صفای
قلب و مسوی و قطع معایق از دنی در چهل منزلت می نگارد و
هدایت المشایخ متضمن بر بیست و هفت هدایت که بعد از طی منازل
برسد سجده کی. شیخ طریقت را در معاملات با حضرت حق و با حلالی
ضرور رسد و بوضع التوحید که بطرز خاص و عام و اخص بیان
فرموده و لب هدایت مختصر و لذات منتهی بر بیست و هفت لذت محتوی
مرید صاحب نعم و ارشاد هم مرزند شرف الاولاد قطب الاولیا
حضرت شیخ ابی صالح محمد معروف بشاه حسن محمد بن شیخ احمد
بن سید نصیرالدین بن شیخ مجدالدین بن شیخ سراج الدین بن
شیخ کمال الدین العلامت الفاروق مستفیض من خال الحقیقی و هو

قصر عارفان

حضرت محمود نصیر الحق واسرعت والعلب والدین چراغ دہلی جاگزین ولایت حضرت با برکت نظام ملت و دین سلطان مملکت بدین شمع انجمن دین و جمع الحق علی العالمین نابد حضرت شیخ حسن محمد درین خانواده از عمائد حضرات خواجگان است [ص ۱۷۰] و از حضرات متعدد فیض و نعمت یاف یکی از آبای کرام خود چنان کہ تصریح پذیرفت یکی از شیخ جمال الحق والدین کہ از حضرت شاه محمود الحق را حس معارف وی از شیخ علیم الحق والدین وی از شیخ سراج الحق والدین وی از پدر عالیقدر خود شیخ جمال الدین خواهر زاده حضرت محمود مدوح و در سیر و سیاحت اطراف عرف صحبت کبرای هر طریقہ دریافت و از چندین سلسلہ راجع و شایع رشد خلافت یافت نعمت خاندان عالی قادری و نوربخشی از حضرت سید محمد نجیث نور بخش حاصل فرموده در حضرات چشت مضمون صاحب و محتجب مباد کہ درین خانواده نور بخشی نعمات و برکات چندین خانوادگان گرامی و سلسلہ نامی چون جنیدی و قادری و سہروردی و فردوسی و غزنوی و ہمدانی مضمون و مشمولست اجازت خاندان خالص سہروردی از حکیم شیخ بہاء الدین گرفت کہ تسلسل ارادت وی بتوسل دہم بہ حضرت شیخ محمد اسماعیل شہید سہروردی منتهی می شود، وی از عمائد خلفای حضرت مخدوم رکن العالم ملتانی آیندہ حسب توصیح خاندان جلالی حضرت شیخ جہان آبادی را بسی مریدان مجاز بودند الاعظم و اکرم ہمگان حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی و حافظ شاہ محمود شاہ جہان آبادی بودند۔ وطن آبا و اجداد حضرت شیخ در قصبہات حوالی و توابع ملکہ اود بود از اتفاقات وقت بدیار حوی نقل و حرکت روداد والدہ مالدہ فخری از خاندان حضرت سید محمد ابوالفتح

صدر الدین بسو درار خبرگی و نسب سربس حضرت شیخ صدیقی
و بعصرت شیخ اشيوخ سهروردی می رسد . هرده مرشد حق برست
حضرت شیخ را رحمت ر دهی جانب اورنگ آباد کرد مجاز
بیعت و صاحب خلافت خود گرداند و خدمت فخر و کرامت پوسانید .
خرقی دیگر مرحمت فرمود که آن برای کسیکه بار اول در
دایره اطاعت دست بعت تو در آمد نزد تو امانت باشد .
وی صاحب نعمت ما و تو و حضرات خواجگان خواهد بود .
حون حضرت شیخ در اورنگ آباد رسید برهنمائی حلالی مصروف
گردید . قبل از دیگران حضرت بحر جلدان آرزوی بیعت کرد .
حضرت شیخ بخیال این که مزلت نسی کا اول در بیعت وی در
آمد پادشاه شیخ خود مبداسبت افعال مسکرد . آخر اصرار
صاحب راده از حد گذشت و از حضرات چشت مهم و مبشرگشت که
[ص ۱۵۱] شامل چرا داری که خدمت شیخ و نعمت تو نصیب
فرزند نسب . همانوقت با بیعت و لعین خرم معزز ساخت . انتقال
حضرت شیخ جهان آبادی و حضرت شیخ اورنگ آبادی در سال
واحد بود یک هزار و یکصد و چهل و دو هجری . و در آخر
خدمت مولانا را معروف قاضی کریم الدین بعصور خود
طلبید و هم آغوش کرد و بقایا نعمت جلدانی با پد و
صاحب د جهانی اشار فرمود سال عمر حضرت مولانا دران آوان
بشمارده رسیده بود که ولادت باخیر و سعادت در سال یکهزار و یکصد
و سب و پنج است بعد از حضرت مولانا . قصای و در سرکار
ظام استک ناصر جنگ خدمت نیت بخشی هم بار خان سپاه سالار
فوج میل کرد . بعد چندی مرک و تعزید ورزید و عازم حضرت
دارالخیر گردید و مجاور آستان سلابک دریان همدالولی ماند و بعصول

قصر عارفان

احارث و سارث در سالی ده هجده شاه پادشاه مدار عارف حرامه
و احمد شاه فرزندش بر تخت عهد جنوه گر گردید یک هزار و یکصد
و شصت هجری بحضرت دعبله آمد و مدت چهل سال کامل درین
دیار مروج افروز بخندان حبس ماند و نصب وقت و حضور زمان
و بسوای اهل دلان گردید - از شرق تا غرب و از شمال تا جنوب
بحر هند و سید اکبرین خواص عالم و نوادر انصاریان افراد سی آدم
روی اردب و حسن عیبت بحضرت وی آوردند - عجب نصرت
کامل و عجب حوارق جامع و علمی وافر و حمی دفع ضرر مسعود
روین محمود سانی رفیع اخلاقی وسیع منفی عام بر حلالی رحمتی
تمام بر خواص عیبتی بدیع بر طایبان راه حق و جدی قوی بر باطن
مساعدی داسی ده سربیع و نصربیع آن برون از حد بحریر و افزون
از اندازه بفریر باشد ، بیت :

آن عقل کجا که در کمال تو رسد

وان دیده کجا که در جمال تو رسد

اهل ظاهر و اهل باطن - حدال حصول و برکت و تندرست
و حسابات از داب والا حساب حضرت وی حصول عیبت ده سر
اوقات دیگر موده سید - اوصافی سحر و انواری سدر و مسرت
غالی و صریبی بدیع و زریه جو - هر چند انوری سر احوال حوا
در حجاب ارباب ظاهر کردی الا سهرت احوال و حادث وی از
دو دو حساب ندای عیب گردید - هر برتری و هر برتری
[ص ۲۰۱] از حال سعید و سوه سوده وی حلاقی داشت - احتجاب
نور ولایت از حسن باط وی صورت غنی گرفت و در فوا
و افعال وی بافضای قبول عام کسی را یارای حجب و اعتراض
نبودی رحمت روحانی و نعمت دو جهانی بحضرت وی بر سبیل ثواب

و نوای از حضرت چپ بطریق اویسی رسیده و در صغر عمر از جناب رسول مقبول در محل رونا چندین [۹] یعنی مرحمت نائب و حرقت برکت از سیخ فانی قبل بعث و بعد از رسد و تمکین بر سجاده ارشاد حضرت قطب الاقطاب باقی عبادت فرمود و حضرت سلطان المشایخ علمی که مریدان صادق نخری در مجلس خاص آن هر دو چیز را بر سر و دست آن سرتاج اهل دلان و دستگیر در ساندگان دیده و حکایت عصبی آن از بیان در فسان نسیده اند - الا عجب دوی و حالی در انبوت بر حضار غالب بود که برای دیدار آن نعم عظمی نسی ندایب - خرز نعمه صمان صادق و - دل راسخ عجب روی با کسره دایب که هر ده نایب بر دست حق برسد وی مخصوص و رسوخ عصب و ارادت و عزم و جمع حفظ از ملامی و باغی بیعت کرد - بداء در حضور و غیب بکران حال وی بر حضرت مولانا واجب و لازم بود تا برکی کافی و بحریدی وای نصیب امر وی شود چنانکه مقبول است که شخصی حضور وی از جمع معاصی بر عتب نعم نائب شد و گفت که در برت دیگر افعال مسیح نه - دل سعاری دانیم بخوار ام الا در سرب حمر ده روح و ساء بدان عادت دارم - بی احوال دعای برده که از آن هم وارعه ارشاد کرد که می را در اختیار تو گذاستم که می نوش مگر این بدر احتیاط واجب شمار که سادرت سرب شراب در حضور مانگی - وی عرض کرد حاشا که روبروی حضرت چنان که و این ارشاد را بجان و دل پذیرفت و عهد بست زان بعد بر در مسکده اگر می گذشت و یا در حرم برای خود راغب بدان می گشت یا با حریفی همدم عارم شرب آن می گردید تا در صغرای بعید ناس خیال می رسید پھر جا قبل

از حوض رسی حضرت مولانا را جسم ظاهر حاضر می یافت - آخر
بعد چند روز احقر در دمن شرد و رو به رفته ن در کدست
و یکی از و اصلان گشت ، بیت :

سپزه دشت است و سرو باغ و شمع انجمن
یار من هر جای هست و جابجا می زندش

بسیار صاحب حضرت مولانا [ص ۳] جمع هرکس
فخری حسن بعبادت غری است تصحیح و جمع در کتاب
صحب و سرف حضور حضرت نروح نام حضری حواحد حسن
نضری : حضرت علی مرتضی بود ، بروی مصطفی و کتاب مختصر
نظام بغداد فارسی حسب فرمایش اولاد حضرت قطب اعظم
احمد علی مولوی محمد برکت الله حل سانه نجیب آبادی که از فضلی
بمدار و صدقای با و در ابتدای لشکر بخشی امیرک نواب نجیب خان
بهادر بود - هرگاه بیشکده حضرت مولانا دولت حضور دریافت
و در مدرسای فخری امام ساخت از لشکر نجیب الدولت بهادر
هر روز ستر سواران غرض و حضور زادت مدد نوی می
آوردند - وی روزی ذوبه حصی در جواب نامی یکی را این
ساگردان خود نوشت و اندران جمع مکتوب هر یک
بمدر سرور دانی کرد ، شخصی - و حسن و برن را بر همه و برده برخی
از فضل مولوی - بی صاحب - در مکتوب همه و برده بر صاحب
هر برقی عبدالسمیع حل در حسن محمد و احد بن حضرت مولانا می دارند
که حول حضرت شاه ولی الله حل عظمه محبت - مولوی ، بوه علمی
خود با کار ملاقات حضور حواحد حسن نضری - حضرت علی فخریری
کرد گفت که امروز در خانه کسی نخواهد بود که جواب آن

تواند نوبت و رد بران تواند کرد - حضرت مولانا صاحب ووفقی ازلی
 در حوسن فخرالحسن در کمال خدایت و بندت شکست و از همان
 دلایل اتحادی محدب دعوای طلال بول وی صورت گرفت خود باطنی
 را دران دخی بود چه سواد خاهر را خواهر رد کرد آنچنان
 که معترض را برای خوب دمی بماند و میر عبوضعلی یکی از
 مرسان و مریدان رشید شاه مدح الدین سید داری نعمت یاب مولانا
 در قواعد فخری آورده که چون فخرالحسن ندیدن حجاب اعتراض
 فرما در آمد گفت که مولانا تکلف مدب نکیم [؟] باشد بگر بر ما دادند
 و از مفوضات شاه مهدی سدار البر آباد ایضاح می یپذیرد که بسمع
 این خبر بر زبان حضرت فخر زسان گشت که وی را مسر نشود که
 در همان نزدیکی شاه محدث ازین قای سرا رحلت بدارفا کرد اندرین
 رسال فریب اشعار دورن عامه مبعث را بعد باحضر مولانا محمد احسن
 الزمان صاحب هندوآبادی بعدقی مدال و موصح مسمی ببول
 مستحسن فی فخرالحسن بعبادت فصیح و ارسادات مدح در عربی
 نصف بر آفت ممدوح فروزده شد و ثبات مد نور ایضاح بدبرفت
 و عالمی رو در غمده خوسن شویب گرفت خون [ص ۱۰۰]
 حضرت مولانا بیمار شده علاج نکردند و حکیمان حادثی را رموزند
 در روا و علاج فایده در برخواهد بود و ما ندیدم خواهد شد و
 معصی ز سر و برج حضور مدوی به دلای شاه هر سکوت
 دایب فرساده وی گفت که خدا مولانا نخواهد زینت بار گران
 مع بعد و تلای و بای بر خود قبول کرده اند اگر اندکی زیاده
 مسطور بود چرا بار عظیم آسودگی حلابی بر ذات سریف کشیدند -
 مسمول نه همدان بیماری ارساد می کردند نه اگر احیاناً ارین
 خوارض صعب بیه چند طریق دیگر ورزید - یکی آنکه لباس مشایخ

قصر عارفان

یوم جمعی و طویل و عمامی سی و حز الیه زیرا که درویشان اهل ارس
 بهر احوال خود در بنای دیر می کردند حالا آنجا سی احمدی در
 بوم درویشان دهنده می بود عن بومس فی مکر و فریب و دما
 و جمع و زربده و دام پرور کهنه و دین دوان در حواص و
 غوام عارفان شهرت ببر میسد یکی که رسی قصر بسازد ، شر
 بیماری هم بگیرند و می فرمودند بی طریق مسوون ارما متروک
 بود مکر پروردگار که حالا ناسد یکی آنکه در مجالس و محافل
 شهر بلا قد و انیم دس محبوب حق از روی نفیس رسوخی و ارادی
 تمام بود از پاره صدف که بعد اندارس ز روان صدقاری بحی
 مررضی خان فرید بخاری طرف مرار سرب می افتاد از موبدی
 بدسار می نهاد عصر آنسال بحال خام و آمان موبد سحر و موح
 چند بار آن را دردمند در حالت لرصدری بحال بیماری اصحاب
 لقب که عرضی باجماس بی مقصود بخیر نماید بحضور حضرت
 سیدل احسان گرامید معجون غری دادند روز دوم آن صبح
 دو هزار مباح بری ساعه ان حے نور از دیر حوی در رسید و
 بمروحب دام دام حرکت میسده نرسد حدام این آنسال عبادت
 نسرب آوردند و عرض کردند به صحن محاسن که به به به به
 هر جا که بخوبیر نرسد حاضر در حوب لقب به به به به به به به
 هم درحوب آن حی بر فصح جدا شد به به به به به به به به به
 صحن محاسن که روح جدا شد به به به به به به به به به به به
 زن بعد و صی به به به به به به به به به به به به به به به به به
 آمدند و النمس نمودند که پشت مسجد برای قبر سلطان التارکین
 برای حضرت جای عاقبت بخوبیر نرسد آحاب از بس [ص]

مسرور لوقت دید و شکر حق حق و علی ادا کردند نه بار
ماند ایم رندانی بعد از آنکه بحاج خدمت نسی نگردید وقت انتقال
چند بار این شعر بر زبان می رانند، بیت :

وقت آن آمد که با عربان سوم
جسم بگذارم سراپا جان شوم

حاجی محمد امین بمسندی یکی از مریدان ... ولی الله جلشانه
محدث دهلوی که حضور مولانا هم ارادت صادق داشت در وقت
عسل انجذاب بخمال آورد که حضرت نفس بند و احرار درس حال
چشم مارک خود و از کرده بد آن وقت بعضی مخصوص آنان بود
بفور این تصور آنجانب هر دو چشم جهان بی کشادند - حاجی چند
بار دست بست و گفت نصیر نصیر - کسانیکه قبل از بدین آنجانب
آن حی بر فضی را دیده بد می فرمودند که حالا بسی کشادگی و
فراخی از برکات قدوم ایشان درآید، مساعده می شود - هر چند خلایق
و بر از بعضی حضرت مولانا صاحب ارشاد شدند - الا اسعای
... بعضی از اصحاب و داران حق و احباب و مریدان فضیلتی
که مشعر روزگار اند - در این سخن بسیار بدید - هر نسی که
... در روز بعد و صاحب بصرات آن نواحی گشت و فروع
حدای رحمت ظاهری و باطنی صورت گرفت مولانا شاه نور محمد
... مولانا ... جمال الدین رام پوری مولانا شاه فیض الدین
... مولانا ... ساد پور محمد بریلوی سید شاه بدیع الدین سید واری
... محمد عظیم قدوری حاجی الحرمین شاه هلال محمد دهلوی حاجی
الحرمین ... خدا بار سوزنی مولوی محمد برکت شاه جلشانه نجیب
آبادی مولوی محمد عظمت الله جل عظمته اکرم آبادی سید

شمس الدین لوتوی سید محمدی دهلوی سید محمد شفیع الدین سید
 محمد عبدالدین سید علام محی الدین سید رحیم بخش شاه امان
 شاه الحرم شاه ابوالحسن شاه رفیع الدین سید محمدی سید اکبر آبادی شاه
 عبدلله سجانه عازی الدین حای مولوی محمد رحمت الله جل شاه
 فضلی مولوی محمد عبدالقادر فتح پوری مولوی محمد روح الله سجانه بریلوی
 مولوی محمد امجد مراد آبادی مولوی محمد مکرم خان مولوی نورالحق
 خان حافظ مغل بیگ حافظ محمد سید حافظ علام سید روح حافظ محمد ارشد
 صوفی دار محمد صوفی عبد رحمان سید احمد سید عفو حکیم محمد انصاری
 حکیم امیرحسن مرزا حسن مرزا حسین صدیق خان محسب محی الدین
 خان لوبول حواحه شمس الدین مودودی [ص ۱۲۶] حواحه عوث
 عذاب پوری سید محمد الدین داهری سید نور الدین حسینی حافظ
 حوسنی حافظ نوری نواب محمد کامکار خان نواب عاری الدین خان -

حالات حضرت فخرالوقت و الزمان

هر یکی از این اشخاص این خاندان بدر جمع و جمع چون سید
 محمدی سید و سید شمس الدین و برادر زده سید سید الدین و یکی
 از معتقدان سید محمد عمر دیر و محمد اکبر و روح آبادی در مکتوبات
 و ذخایر و رسائل مختصر فراهم همچنان چند رسائل در تصدیق
 حضرت شیخ اورنگ آبادی در نظر در آمده و در ذخایر ماحرین
 که دیدن این پر کرده رسیده اکنون حضرت چیت این خانواده بعد
 مدوم چراغ دهی تا حضرت قطب الحرم شیخ محمدی مدنی عصبه لاهوت
 نمی گردد الا در شعره الافوار بغری که حضرت سید محمد رحیم
 بخش یکی از شرف صاحب یابان و معازان حضرت مولانا کتاب
 مبسوط و مسلسل از جذاب رسالت مآب تا حضرت ممدوح جمع فرموده

برخی از حالات این حضرت عم اندراج بهسرفت و سیه ممدوح تا سال
هزار و سوه و پنجاه هجری درین دمار فتن رسدن حلاق بود .

منزل صد و چارم در خانوادهٔ نقشبندی مجددی ناصری

سیزدهم اران نقشبندی مجددی ناصری منسوب بهحضرت خواجه

محمد ناصر دهلوی بیت :

محبوب خدا خواجه محمد ناصر

حق راه نما خواجه محمد ناصر

وی از سر زادگان عالی شراد معزز بهصور شاهان بایری بود منصب
لایق داشت ناده سوز و دوی محو طای و خدا رسی بروی غالب
نمود بر لب ورزید و بهخدمت حضرت شیخ سعد الله جن سیه محطوب
سیه محمد دس دهلوی ناصر گشت سیه ممدوح از دو بزرگوار نامدار
فصل ناصری . رد یکی از شیخ داس احمد عبدالاحد سهروردی معروف
سیه گل دهلوی معزز از حضرات بدر و عم خود شیخ عروه الوندی و شیخ
حارون الرحمن یکی از شیخ محمد صدیق سهروردی اسره حضرت مجدد هرگاه سیه
جمع اصحاب خود . برای حضوری خدمت خواجه محمد زیر هدایت
درد سیه محمد ناصر هم بچوید ارادت به سیه محمد رسر کرد که وی از
حضرات متعدد بهمت باب باطنی بود چون شاه گل و شیخ محمد صدیق و
ابوالعلی و شیخ نقشبند متقی الغرض بعد تکمیل برهنای خلایق
ها گرفت و عارفان دمار درین خانواده صاهر سید مانند حضرت
[ص ۷۱] خوچه میردرد نه بهداف آندار درین روزگار از وی
بدتر دیوای اردو عایب فیصح و نالی درد و آه سرد و نغمات گل
بر روی نعل و درد دل که در عنوان آن می فرماید که هرگاه
رسایل نالی درد و آه سرد بختم رسید و درد دلی که داشتم آخر

نگردید لاجرم در بسوید آن پر داختم و بدرد دل مسمی ساختم و
 حشر و خواجه میر اثر که در تقوی و زهد و ریاضت و محنت همسر
 ز در بررگوار خود بود و سید شاه محمد نصیر نوابی شاه درد و
 سید شاه ناصر خان مرزند شاه محمد نصیر که در حیات پدر عالی قدر
 بهیار شرق نواحی ناصری کجج انتقال کردند بعد رحلت شاه محمد نصیر
 در سال هزار و دو صد و شصت هجری مولوی شاه محمد یوسف سجاده
 آرای خانواده ناصری گردیدند و نوبت شد ناصر امیر و شاه
 ناصر وزیر چوب ناصری که عصبی بحرف را کیده لفظ با ناصر می باشد
 ایجاد سر خندانست و در پیشگاه صاحب سجاده آداب گهی برای ادای
 تسلیه مقرر و دیگر قواعد و اصول تعلیم معتقدین بود طرز قور این
 حضرات هم از رخ بالا مدور می باشد -

منزل صد و پنجم در خانواده نظامی فخری سلیمانی

چهاردهم از آن نظامی فخری سلیمانی مسوب بحضرت سلیمان
 خیل اولیا ذکر کرد گروه سید ناصر بهار معانی که در
 خدا و سای محرم حریم اس همدم سیم دهم و طب ارباب و برهان
 مولانا شاه محمد سیدان مولوی حضرت مولانا محمد بحر الدین
 با یارن خود ارشاد می کرد به ما دانی گشوده و دم و روح
 داشتیم که شاه زنده هرور اوج پدر بوی درو و روح دست
 در دم ما خواهد در آمد - الا این آرزو همچنان در دل ما
 و اشاره بنده نور محمدی فرمود که اگر وی هم در صحبت ما برندی
 اسرار باطنی را با کسی ظاهر و آشکار نکردمی و از خداوند کارمان
 امید وارم که وی راه عالی منصبی روزی گردد که رونق حندان و
 فروغ دودمان ما باشد - مقصود ازین اقوال ذات فایض البرکات

مدوه دوران شده محمد سلیمان بود - اندرین حال اصلی صاحب نعمت
 بحر شاه نور محمد پنجابی تضایل و منائب وی صرف این بدر کافی
 که چون شاه سلیمان صاحب منزلتی عظم در دایره ارادت و
 خلانت وی در آمد شاه سلیمان چه بعد دو روز از وفات حضرت
 سولان در مدرسی فخری [ص ۸۰] وقع بیرون دروازه اجمیری
 دارالخلافت تشریف آورد بعد قیام چندی متصرف پنجاب گردید -
 هرگاه بعد تشریف خلافت رهنمای خلائق گشت جهان جهان اصف
 مردم از هند و سند و عرب و عجم و عراق و خراسان در بیعت
 و اطاعت وی در آمدند و قایم و عرف شدند - تصرفات نمایان
 بی حد و بی پایان از وی ظاهر شد که در تمام عالم شایع و
 برلسن خواص عوام مشتهر کسی را چون وی شرف و قبول عام در
 وقت خود میسر نبود - عارفان کبار بدیدار جمال باکمال وی ملتجی
 و شاهان نامدار بقدم برکت لزوم وی متعنی بودند - بعد کسب مجاهدات
 و درخت نجات - مال خلائق را هدایت و ارشاد فرمود که در نوی
 واده در سگر می بود - خانقاهی وسیع و انگری فراخ داشت که در
 شماروری هزار دو هزار مسافر و مضم آرام پذیر و شکم میر می
 شدند در ایام عرس شریف حضرت گنج شکر که در ماه محرم محترم
 هر سال به تعداد خلائق بی حد و شمار از هر اطراف و دیار و
 کشایش رب جنت می شود - عجیب قدرت رب السموت والعرش و
 عرب تصرف صاحب العرس می نماید در آن نعی که حد صرف
 نعی تواند دارد با فاصلات پنج پنج ده ده گروهی گرد خانقاه و
 شهر جمع و در آن آمدن حد حد دو حد دو حد گروه مانند مور و
 میخ فراهم می آید و بر زبان هر کسی الله سبحانه محمد چار یار و
 حاجی قصص فرید جاری میبایند - جانوران خوش خو گفتاران نواحی

قصر عارفان

هم در وقت نعمات و ترقه باد فرید و حاجی قطب فرید بر زبان دارند طرز گزر از در پیشانی دلاوری و جابکدستی حلاق و حفا و حراست حضرت حق از ن تلاطم در خیال نمی گذرد جز اعتراف و عجز به جایب قدرت پروردگار و ابرار و مدق بفراس کرامت اولی کبار شاه علیجاه باقوابل طای حق به انودهن حاضر میشد. زمانی که اقتدار حکومت دیوان ساونمل صوبه مدان از طرف راحه وقت رنجیت بهادر بود روزی قفلای شاه لب بحر ذخار بر معر فرود آمد از کشتی وعبره سامانی قابل گذر آنجا مهیا نگردید زیاده از چهار صد مردم بودند بنظر قرب ووت اعز بحالی خانماء و درواره کشای مستعجل و متردد شدند. شاه عزمی راسخ و نوکلی صادق داشت عیان همت بر افراشت. [ص ۱۷۹] عصای عنایت پروردگار در دست لب بحر آمد و بدرویشان اشارت کرد که براه راست اندرون دریا در آیند و باجانوران و احمل و ائذل بسلامت و عافیت گزر کردند آنکه بذات خود گذشت و مخاطب باصحاب گفت که همچنان بظفل حضرت خواجگان در عتبی کاروان سلاسل خود را قبل از خود از متارل دشوار روان گردان و ساحل نجاب رسم - گذر بیان این کرامت ظاهر چشم دید و با دیوان راحه رسیدند از آن وقت چند کشتی خاص رای آمد و رفت درویشان حلقه دواماً قرار یافت - معر بحر و انثر اهل گذر مدار عقی آب آبی که بن کاروان گذشت از طایب و ربحان پیه نشن کردند هند - چار دمت بود هنگام گذر از ناف کسی ندوز نکرده بود غایت نکسم درع در ایامی حکومت راحه مدوح گذر نهج چهار اطراف خانه شریف افتاد - سرلشکری که از ابتدای وی شیر بهادر بود بسی تعصب مذهبی خصوص از اسلام کج روی بی حد داشت فریق اکالیان بوی رسانیدند

و دیگر ریاضت کشان قریق را چون بیدی و سودی و گرنتی و اوداسی با خود بمد و معاون گردانیدند بر این معنی که درین حوالی درویشی و ازاعوان و انصار و اتباع و خادمان وی جمع واقف اکثر با سلاحت میباشند هر روزی صد مادگوان برای خورشر ذبح میسازند - استیصال این رسوم بدعات و اشهر این جماعت باعث خورسندی صاحب مشرب و نیز بصلاح دنیاوی انسب واقفست هزار در هزار حسرت و حیف که در چنان فروغ و فراغ تبعان گورو صاحب اسلامیان در خاص عملداری گورو صاحب دین بدعات روا دارند و بجزای کردار ترسده - وی باستماع تقریر دلپذیر کمال بر آشف و بر غضب گفت که حکام فرنگ بنقریب سیر و شکار اکثر در ممالک ما گذر دارند الا بارتکاب همچو سناهی احتراز سازند این درویشان کدام باشند که بر این حرکت پردازند فردا روز قبل از طلوع بجمعیت پنج هزار سوار جرار خنجر گزار کار این کسان باتمام رسانم و انظام این مهم بطرز مخفی صورت هست - غیر از افسران اعلی و معتمد کسی بر این واقعات آگاه نبود اهل خانقاه راهم ازین اخبر اثری نرسید زسی که لشکر از فرودنده خود بعزیمت این طرف پردازد حضرت شاه این معنی سور - طن دربار - بدوی [ص ۱۶۰] از شب داتی بود که از حجره بر آمد و ایرغنی کی بر آب بدست گرفت و جانب صحرا راهی گشت چون واحد کسی بر وفق مذهب برکات سعادت گرفت - دو گروه از خانقاه شریف برده بود که آهات جهان قبا طالع گردید و فوج آماده کار زارهم قریب رسید ناگاه پنج هزار سوار شمشیر بی تمام در دست سرکردگی شهر بهادر مدکور نمودار شدند حضرت شاه محاذی و مد شاهراه قیام کرد - اول سرلشکری پیش رفتار جمال با چاه و حلال حضرت وی مشاهده کرد عنان راهوار

قصر عارفان

برگرفت و فرود آمد و خضوع و خضوع تمام در قدم افتاد و
 بودی و اجناسی و بیغ و سلاخی و زر و زیوری که ا خود
 داشت پس نهاد توبت ثوبت جمیع اسیران و سواران همچون عدل
 کردند و دست بست و دست بست آفتاب تمام ایستادند - بعضی
 مدحوس و بعضی حاموس دزد معاملات دیری کشید که اهل
 خانه و رعایای نواح آنرا آن جا حاضر شدند و این عجیب
 کرامات بچشم دیدند - هر که از جمیع سواران احدی آنچنان ناند که
 از ایشان فرود نیامده باشد و شود و جسی بضاعت بشکس نکرده
 باشد - حضرت شاه چند سراب از آبی که در دست داشت اول
 بر سر لشکر سپاه در افشاند و بعد آن بصره بصره چند شربت حباب
 دیگر لشکریان ابداحت - همگی از حالت خطراری و بی اطمینانی
 بصورت اصلی در آمدند - حضرت شاه ارشاد کرد که سلاح خود
 بر گیرند - سر سجود فرمان بها آورید و معاودت برود که
 خود کردند در آن صحرای وسیع چند انبار از نخل و جسی هر قسم
 افتاده مانند بعاشرین وقت از درویشان خانقاه و رعایای نواح اشارت
 رفت که هر یکی از آن بقدر نصیب برگرفت - خود معاذیر
 و انظر مخافه آمد - تحصیل و مصلحت حضرت بی حد و پاران است -
 همچنان کرامت و کمالات حمدی دیر و فرزند مدار وی
 زیاده از اندازه مجرب و تقریر حالا سجده حمله حضرت - ه مروج
 بخشی ذب جمیع المركب عابد پارسا زاهد بی ریا مظهر انوار ربی
 حضرت شاه الله بخش سلیمانی زاد فیضانهم رونق پذیر و درماندگان
 عالم را دست گیر و اکثر از خلفای صاحب احازت ارشاد حضرت
 شاه عالی نراد زنده و سلامت و در هر دیار رهمای حلای بدست
 بیعت اند [ص ۱۶۱] چون یکی از آن جامع صفات خفی و جلی سید شاه

فضل علی جمجمهری که در مجامعات و ریاضت و سوز و گداز و
 عشق و محبت و کلام دلپذیر بی نظیر وقت شرف سیادت بصاحت نصیب
 و عزت تراست بوسعت مشرب هم آغوش دارد این نواحی از هر کتب
 ذات وی هر نور یکی از آن علم معلوم ظاهری و عارف بر موز باطنی
 مجامع النفس قدوه اعلی یقین شاه شرف الدین ابروئی یکی از آن راه رو
 طریق سلاست صاحب اثر ریاضت شب زنده دار تهجد و نوافل گذار
 عرفان پناه حقایق دستکده شاه عبدالله سجاده فتح آردی - یکی از آن خان
 رفیع الشان - یاح بیدای طریقت سالک راه حقیقت مروج طریق
 سلیمانی مقول ربی محبوب عالمین شاه محمد عبدالشکور خان خیر آبادی
 که ز مدت چندین سال زابر حرمین و برمل ددر عرب و عدن و
 دیگر جرایر بحر جنوبی هند بوده کوس مشیخت و ارادت می نوارد
 و اکثری از طایبان حضرت حق را در منزل مقصود نیز می گرداند
 و از مریدان صادی الارادت و محبان حلیص لعقید حضرت شاه
 حافظ محمد علام علی اندس کائنوی که روشی حمید و طرزی سعید دارد
 و شاه مولا بخش نهالگیری که به حالت تجرید و تفرید اوقت عزیز
 خود بیاد خلق حقیقی خوش میگردداند شاه مولا بخش سهارن پوری
 که در سوزی و صلابت دین درهم چشمان ممتاز و شاه هیرای
 حصاری که در بدل و ایثار در محبت و ارادت سی از خواص
 و سی از عوام با من حار حضرت معتمدان غایت حضرت شاه حسن
 ظی بدل و عرفان دارنده و شاه علام رسول جی پوری باذوقی و
 شایقی در یاد حضرت شاه علی همتی و حسن پرستی شعر دارد علاوه
 بر حضرت سی از اهل دیاری و سوز و روهی و هند و
 سر و دشت بی دولت و خراسان و دامن و کوه سلمان که ما
 ن ملک بهتجاب را گویند بزبان پنجابی ۱۲ - پوتر - ملک بهتیانه از
 فتح آباد و سرسره و غیره را سوتر گویند ۱۲ - روهی - آن جا از بهتیانه که
 آب ریز از نالی نمی شود ۱۲ -

وای فریق افغانن منزل که ایشان است - از قوم هر فریق
 در فصر صحبت و برکت ارادت این آستان فوق رتبہ یغ وقت
 دارند حالا اگر برنگرم برخی از حالات و معقب عمید باران و
 حنفی اعلی دهری در کار لاجرم مذکر بعضی از مساهرات
 حالاتی بشر از حضرات - آن فطر طاهر و بطی و صبر و
 مختصر اکتفا رفت یکی از آن مولانا شاه محمد علی کمندی که فضات
 کمال و تبحر در معقول و معقول دینت و صبح موزون و فکر رسا و در
 طریقت استعداد ذی [ص ۱۶۲] و در - حیا و رفا و صبر و تحمل
 و صفت منزلت رفیع و در تعلیم طالبان خاصیت کیمیا مانند شیخ
 بحرالعجم بحر عرفی مع ملات و مکسوف که بعد از قلب ر مظاهر
 خطر وی مشهور و مکشوف میگردد در غزلیات آنداز و قصاید و
 رباعیات دلپذیر می نوشت اکثر کلام وی قبول برگه حضرت
 شاه بود - دوری در محفل جماع غزلی از وی ترجمه می کردند چون
 برین مصرع اخیر منقطع رسیدند :

بسا همراهت کاین بیمار سر بر آستان دارد

همگن را ذوق از سماع در گرفت - شاه بعد فراغ ارشاد کرد
 مولوی غزل نو حضور حضرات خواجگان حسن قبول یافت و بران
 موقع منزلت عالی دید نهاد - مولوی نخلص مکرر - یکی از آن مولانا
 شاه حافظ محمد باران قوی عظیم و بصری قوی دست زمانی در
 ایامی که حضرت شاه بعزم شرکت در ششپس در فردوسی ر می
 شد - اهل خانقاه را وقت رخصت بشد محمد باران نخواست نرسد شاه
 شخصی بیمار شدید گردید و بعد چند روز انداد خبرش بحضور شاه
 بردند اجازت خواه تجهیز و تکفین شد - گفت که حضرت صاحب
 شما مردم خانقاه را بسپردگی ما کرده اند تا معاودت شان همگن
 زنده مانید بعد تشریف آوری حضرت خواه تمام کسان وقت بیاید
 ما را تعرض نخواهد بود بعرض مکرر همان جواب داد تعجب عظیم

بمردم رو داد ده دست رزمی بی اجزای صاحب سجاده امامان آخرت
مردگان می تواند شد کسیکه ترف و منصب دارد چنان مقام دارد
بعد چند ساعت بعضی همایند الناس کردند که وی از دری مرده
فتاده و شما برای گور و کفن وی ما را مجاز نمی سازید - بر آفتاب
که ما کسی را در غیب حضرت مردن ندیم برخاست و بر جمره
آمد و دست وی گرفت و گفت که مردن هیچ معنی ندارد - حضرت
شاه عود بخفته فرمایند جمع مردم در تحویل و حذات بعد بارانند
برخیز و بگر و باز پرداز بغور آن مرده حالت زندگی برخاست و
چند روز بصحت و عافیت تمام که اثر بیماری نیز بر جسم وی
هیچ بجز نمی شد کاروبار خفته می کرد - روری حضرت شاه بخبر
بشریب آورد بعد ساعت این حکایت بهسم درد و آن مرده بعضی
و رنده متوفی را بهصور خود خواند و دست حق برست بر پشت
وی نهاد و رخصت درد که حضرت حق تو را در سنی حافظ باد بر
بستر خور و و بحواب امامت و هی گشت همدان بی [ص ۱۶۳]
حذات از تصرفات شاه محمد از آن بروایات صحیح نقل می نمایند اندکی
از سمر و یکی از هزار این - آخر - دور دین طی حذب
عالم پرورگار رقی احوال و د - کار و می وارد گردیدی آروزی آن از
خود رفتگی و بعد چندی از همان اسمری حضرت حق پیوستگی
رو داد فرای چ - ن خوار و حضرت ادر اکبر الشیوخ امام الا سلام
و بدن مغرول محمد بن ملک اشناخ محبوب رب العالمین حواحه
بضم الحق و الدین و الله ع والدین در تصریح معنی این دو بیت
حکیم - بی شرنوی ارشاد می نمایند که بعد از اظهار خوار و نمایان
حضرت درویشان را روی ماذن - نماز - ایتات حکم حالت مکر
اولیا را مستی و زندگانی دنیا را هستی قرار داده اند ایتات :

ه. چ. منمای روی شهر افروز

چون نمودی برو سپید صورت

آن جمال تو چیست مستی تو
وان سپند تو چیست هستی تو

یکی از آن قوی‌الاحوال مولوی شاه احمد الدین ابدال که در علوم دینی بهر کامل بوده در اذکار و اشغال و تعلم طالبان و ریاضات و اعمال صفوتی کافی و دست قوی داشت آن که در مکتب حضرات چشت مرفوم ده حضرت خواجه ابو احمد ابدال مشرب ابدالی ورزیده از انوقت درین خاندان اکثر خواجهگان پی رو این طریق اند بر داب مبارک وی صادق می آمد - اکثر در حالت سکر بعضی کلام مساو شریعت از وی اصدار می یافت - چون بحال صبح در آمدی ازان تائب گردیدی - چند رسایل شطحات اولیا را شرحی مختصر بر نفع قرینم داده یکی ازان شاه عبدالرحمان قادری رانوی که هر چند ارادت به خانواده دیگر داشت اما بحضور حضرت شاه بعضی کلاه اجازت سعادت سر بلندی یافت بهر طویل از چشمان بصارت معذور و بدیده باطنی بر نور گردید در آخر حال همه قیام لیل از مغرب تا طلوع هرگز از وی ساقط نشده، عجیب دلی بردرد و صورت نورانی داشت - اثر نصایح و کلام دلپذیر وی منقوش ضمائر خاص و عام گشتی در اطراف و دیار وی گروهی فاسق العقاید شریک نهاد شمع که بدلات عماید آنان اکثر از جاهلان دران صلات می آمدند الا چون باعانت بخت سعید بزبارت وی می رسیدند بعضی را در صرف باطنی و بعضی را بدلائل عقلی و نظایر نقلی براه راست آوردی - در باب شیطانی از نفحات رحمانی وی مقهور و دور دور می شدی، هم چنان برای حفظ و حیانت صاحبان توفیق ازلی [ص ۱۶۸] از وسوسه ناشاستگان این گروه شقاوت بروه در حوالی و حور فتح آباد دامت جامع المركب مولوی شاه غلام کبریا صاحب والد واحد شریف نیز عالم علی مغرب صافی مشرب بودند و ایشان مذاق تصوف و سوز دوشی فایق بر آن حاصل دارند - یکی ازان مولوی قیام الدین که

با وصف علمی نافع و منزلتی رفیع وقار و عجز و انکسار و بسال و ایثار بروی محتم بود مدتی در مسجد کاشغرین بدرس و تدریس و محنت و ریاضت بسر کرد و اکثر از کاشغریان و هم دیگران در آن محلات بعد از انتقال حضرت شاه آبدانی و حاجی صاحب و صوفی صاحب و دیگر حلقای مجازان رحمت رحمانی از وی تعلیم پذیر شدند و بعد از رحلت فرمای وی بدار ثبات مولوی محمد دار بخشی صاحب که از قلامده جناب مولانا محمد فضل و کمال حق صاحب از مریدان حضرت شاه سلیمان جاء بوده خدمت فضل و کمال و شرف توطن در قدم حضرت قطب العالم اجودهی در بر دارند تفهیم آن مسجد با درویشان چند آنجا می بودند حالا تمام آن نواحی مع اکثر مساجد مشهوره چون مسجد مذکوره و مسجد حاجی شاه محمد نصر الله سجده که اندران بعد وفات شان اخوان ملا محمد سرفراز یکی از شاگردان جناب مولانا محمد صدرالدین خان صاحب می ماندند و مسجد و خانقاه حضرت شاه محمد اسرار الله سجده قادری و دایره خانقاه حضرت صوفی شاه آبدانی مسر و هموار گردید - صرف زیارتگاه وی قایم یکی از آن مولوی جلال الدین صهر حال بادر و تدریس مشغول ماندی شغل باطنی وی از چشم طاهر بسان معنی بودی اکثر در مسجد شاه عبدالسدر ناری رحمت بی حد کرده و چند چند روز بی آب و خور کدنت آخر بر ده لیسرای حافظ محمد عبدالرحمن احسان می ماند یکی از آن مولانا شاه محمد حیات که هر چند در اوایل بعد از تحصیل علوم کسب طریقت از پشتهای حضرت قاضی محمد عاقل هم خرقه حضرت شاه کرد الا پس از حدودی باطنی اجازت کامل از حضور فخرزمان حضرت شاه محمد سلیمان کرد و مدتی درار در مسجد کنار اردو بازار محلی شاهی حصار که آن نیز اندرین انقلاب جز نامی ندارد رخت انداز اقامت

شب جمع وابر از وی متمتع فصایل ضاعری و باطنی گردیدند بعد
وی مولوی حافظ محمد عبدالرحمان که از شاگردان [ص ۱۶۸] و
مریدان وی بوده بنضایل عالی و اعمال صالح شرف و امتیاز داشت
معاده شد را بر روشن تقوی و صلاح آراست. بدیده ظاهر گو که
در چشم عالمیان بی نگه الایچثمان حقیقت از حال عالم آگاه بوده.
یکی از ان حضرت حاجی شاه غلام نصیرالدین بخری خاف سعید
حضرت شاه غلام قطب الدین فرزند رشید حضرت مولانا محمد نجرالدین
والدین هر چند فیض حمدانی بود الا نعمت سابق بر آن ورود و
اوصاف زهد و نهوی و تحمل و سجا و توکل و رفا و ضبط اوقات
کسب ریاضات و اخلاق حمیده آن برگزیده آفاق از غایت اشتیاق
محتاج اعلان و اظهار فی مرجع خلافت نزدیک و دور و مابجا و ماوای
سلاطین آل بیحور بود منصب خاص و مول عام داشت حالا
صاحبزاده عمه اله ر والا مرتب رفیع اسان با خود و به از شاه
علام نظام الدین فروغ معده این حضرت نسبت یکی از شاه محمد حسن
عسکری وی از اهرم قزاق داران حضرت شاه محمد حسن بخش بود
که حضرت وی از شاه محمد نصیرالدین و شاه علام مادت پدر و حد
خود نعمت یوم و شاه غلام مادت از حفظی به دیر بعد جاری
وی فیض از حضرت شیخ محمد چشتی مرید صاحب شیخ راهم
رام هوای آینده حسب تصریحی که در خانواده می و معددی
اشارت رفت شاه عسکری باوجود شرافت و اهزب حارسی، نصای
این معنی که چون آفتابی جهان بای از افق مشرق طالع نمید
جمع نادت و جودت و افروزی آدم و ذی روح عالم ازو
پرتو گیرند آخر حال حضرت شاه شرافت و نعمت احازت و منزلت
خلافت یافت. یکی از ان فروغ خاندان فخر زمانی فیض نعمت اصلی

سلیمانی قطب اقلیم کامرایی شاه سلیمان ثانی حافظ کلام ربانی فیوم
 بردانی سید السادات صاحب البرکت جذب حضرت مولانا حافظ سید
 ساه محمد علی خیر آبادی قریب و منزات بحضور حضرت مرشد برحق
 چنان دانست که قریب و منزات حضرت مرشد برحق بحضور
 جناب حضرت مخرازمین و حال ولایت استمال وی در مجاهدات و
 ریاضات و سیر و سیاحت اطراف و اکناف مانند مخدوم جهانیان و در
 تمکن و استقامت و عز و کرامت چون نضر دو جهان از شایب
 اشتهار کمالات فضایل وی احتیاج تصریح و تشریح ندارد چند لک
 مردم از عرب و عجم بر دست حق پرست وی ندیب و مرید شدند
 و اکثر از فیض صحبت یاشنگان وی بر صاحب [ص ۱۶۶] بدید
 عظمت و کرامت و عزت و رفعت دینی و دنیوی سر بر آوردند
 و اطراف هند از دهلی و آگره و گوالیار و احمد مراد آباد و بریلی
 و دیگر قصبات دواب و نواحی سد از حیدر آباد و بکر و شکار پور
 و ملتان و لاهور و چاندهر و دیگر آبادانی پنجاب و دیار
 حوی از حیدر آباد و احمد آباد و اورنگ آباد و دولت آباد و
 حوالی شرق از خاک آود و بهار و عظیم آباد و مرشد آباد از
 فیضان و برکاتش معمور و از طالبان صحبتش برنور مریدان نسبت
 و غلامان حضرت وی همگان بقدر وسعت و اندازه خویش شادمان
 بحسب ظرف و استطاعت خیر اندیش کامران و شرافت سیدت نسب
 و حسب وی از دودمان عالی سادات عظام قصبای حوالی آود بزرگان
 عظیم العدر وی بوقت بتوبت از مشاهیر روزگار و کماین نامدار بر
 سجده مشیخت و افتدار رهنمای خلاق آندیار مانند هوز
 هم سجدگی آبا و اجداد اندران خاندان قییم و رشد پری مریدی
 دران نظام دائم حضرت وی را شوق زهد و عبادت و ذوق

هر و ریاضت از صغر عمر در خاطر افتاد بعد حفظ قرآن معید و تحصیل علوم دین در مسافرت فریب و بعید بسی از درویشان صاحب جاه را ملازمت فرمود الا روی مقصود ندید - لاجرم به حضرت دعلی آمد و چندی اکابر اینجا را دریافت بر حسب بشارتی که از غیب در دادند به حضرت دارالخیر اجمیر رفت و پنج سال در مجاورت آستان ملائکه دربان حضرت سلطان اقلیم هندوستان نور معرفت جمع آورد - از آن بعد بر در فردوس قدر حضرت قطب الاقطاب فردالاحباب مدت هفت سال بر ریاضات شدید بسر ساخت و اکثر عتب عیرگه التمشی که مجمع رجال الغیب و منزلگاه حضرت ابوالعباس خضر و خواگاه بسی از متقدمان و متاخران اولیای حضرت حق باشد در مجاهدات صعب پرداخت تا بحضور حضرت محبوب ذات منزله از صفات ارشاد شد - دو سال آنجا اکتساب فضایل کرد شش ماه مجاور بارگاه حضرت سراج طبقات حضرات چشت ماند - روزی حضرت کمال دین و دولت صاحب طریق حسب اشارت جناب خال بزرگوار هدایت فرمای وی گردید در تکمیل زمان پانزده سال عبادت شعا که بران نتایج دارین ودیعت نهاده اند و منحصر بر عبادت حضرت شیخ فانی فی الحق و جناب فخرالدین و الحق کردیم [ص ۱۶۷] بروفق آن مدت ششماه بدین طریق گذرانید که روز در دعلی و شب در مهرولی می رسید ادرین پانزده سال تکالیف سخت بر ذات قدسی گوارا میکرد - چون آسقای مساجد حضرات و آب کشی بر هر یک چه حوالی زهرا و هر بادانی برای محتاجان و آب رسانی در وادی دهر دس و سوارع بی آب و سیرانی لب تشنگان و جاروب دهی بر آستانجات صاحب دلان بامعنی و زندگان جاودانی و مجاهدات اربعین بر آری و شب زنده داری چون وقت معید درآمد از محفل فردوس منزل جناب حضرت رسول مقبول

برسایل حضرات چشت برای عهد بیعت بسارت پذیرفتند - بدین طریق که حضرت هند الولی وی را تفویض جناب فخرالعصر و الزمان گردانند و حضرت مولانا وی را بصدر خویش چسبانید و گفت که درینولا در عالم ظاهر رهبری خلائق در بیعت حضرات چشت صاحب مروج و عالی منصب خاندان ما مولانا شاه محمد سلیمان باشد و از مدی انتار تو دارد زود بحضور وی بشتاب و نعمت دو جهانی درباب خود این روایت از خواب بیدار و بصر معاست خبردار صبحگاه عزم کرده حضرت شاه سلمین جاه گردید - همان روز حضرت شاه بنور باطنی این حد دریافت و صاحب خویش ارشاد ساخت که شاهی مرستاده حضرات خواجگان ما علیهم الرحمه از دهلی می آید و مرست مرا اینجا می رسد و هم در نسب و هم در منصب شاه باشد و بعد چند روز این ارشاد چند حضرات را برای استقبال وی مرستاد الا اوشان براه دیگر انداختند - وی روزی از مدی در مرست در دولت در آمد - حضرت شاه بجمال با جاه و جلال خود از دایره خانقاه بیرون تشریف آورد - بنور باطنی هر دو حضرات همراهم شدند و قرآن السعدین واقع گردید - حضرت شاه گفت که از سیر باز انتظار می داشتم - مگر که بر موقع وقت و محل دولت مدی می که صاحب حافظ صاحب تقبیل قدم بر کف لزوم حضرت شاه کرد از عیت استغفار از چشم گویا بر آن قدر اشک آرد و بیعت که پیراهن مبارکش و پایی شریف وی تر گردید - آخر مهر دو دست حق پرست هر دو کتف آن سید پاک گرفت و در کفار آورده همان وقت از نعم و حشم دنیوی و دینی بر نور گردانید بعد در خانقاه رفت و چندین روز در تعلیم و نایف و تصایف و اوراد و اذکار و اشغال و اعمال خاندانی

قصر عارفان

مصرف داشت و بانعمت و اجزب جانب هندوستان برای آرایش
 این بوستان منصرف ساخت بعد حصول دولت خلافت هم که هر
 روز و شب جوق جوق خلائق متعرض حال و مشوش [ص ۱۶۸]
 احوال می ماند - عجیب عجیب محنت و ریاضت دور از وهم و
 خیال و زاید از طاقت بشری را متحمل گردیدی - که جز بر
 خوارق عادات حمل نمیتواند شد - و هر که کسی متعال طبع منظور
 بودی بی اطلاعی کسی از خلائق و گروه تجرد ورزید و در دیاری
 و مصری وارد گردیدی که آنجا کسی از عیان و عوام ساسا
 نبودی بعد چندی که حسب ندای غیب اهل و نازل آن نواحی
 برکوائف شرایف آگاه می شدند و هر وضع و سرف قدر و
 منزلت در حضر و گذر کردن می گرفت - بحکم مرور از آن جا
 هم اختفا می گزیدند - رب قدیر در جلد وی چنان اعمال صالح
 آنچنان قبول بار که خود عبادت کرد که مولان و اهل دلائل
 عالم خاک قدمش کحل الجواهر دیده انتظار ساختی و آن چنان
 محبوب انظار خواص و عوام گردانید که سلاطین نامدار و امرای
 کبار آرزوی دولت دیدار وی داشتی بصریح مضایل و کمالات وی
 را چون مشقب و مجاهد حضرت شاه دفتری می ماند بفضل قادر
 قدیر در ذخیره سلیمانی اندراج یابد و عرفان مکرمی شاه
 عبدالله جل شانه نازل اند که خورد سال و از چند مدت عوارض
 بخار و قسمریره بره پامال بودم - روزی از سحر راحت در دهلز
 مکان رسیده ایستادم درویشی با طاق مسی و رومال بومی از
 ابرام گذشت و جانب مکات هندوان می رفت - پرسیدم کیستی و
 کجا می روی؟ گفت که صاحب منزلتی اینجا رسیده هم عالم و
 حافظ هم عابد و عارف هم سید و حاجی برای حضرت وی زن

بخت خواهم کرد آرد خشک روغن و نمک آمیز در طباق دارم -
گفتم باز آی که آن نواحی خائجات هندوان است - غرض که وی را
در محراب ای حوض بردم و بعد ترتیب نان دهن (روغن) پاره بران
مالیدم و شکر افشادم و سیوی از مختصر مدس [۹] و لطیف دست خود
به درویش آریه نان به خدمت حضرت وی در آمدم به حضور ایشان
بزرگی دیگر بود - ضعیفی و لاغر اندامی ریش و پروت سفیدی
چهره نورانی قامت بالا راقم آثم بنده شرمندگمان قوی دارد که
بدین صفت و علامت خان رفیع الشان صاحب العرفان محمد عظیم خان
بود - بهر حال آن هر دو بزرگوار و آن درویش خادم وار بخوش
گواری تمام آن طعام خوردند - پاره نانی دوغ آمیز بها مرحمت
کردند تا بحورم عذر بیماری کردم ارشاد کردند که طفیل حضرت
سخ ما هیچ ضرر ندهد بل هیچ اندوهی نماند خوردم و همانا که
توانا و تندرست بصحت و عافیت گردیدم - فاما حالت تقریر که جوانی
هم درود کرد عمر ضعیفی بسر آمد - بخار و قشعریره گاهی
لاحق میگردید بعد آن راست جانب ابوهر رسیدند نشان دادم
و هم گفتم که درین وادی قطاع الطریفی می دوند مسافر و مال
را دست نمی گذارند شما دو یا بوی پر بار [ص ۱۶۹] از ظروف
الاب چینی و مسی دارید و لباس فاخر چنان (چنان یعنی چگونه)
سلامت بخواهید رف کف که حرم حز یکی از کسی فترسم از
همان انام محبت حضرت شاه در دژ عرفان پناه پیدا شد و بعد
حندی دولت حضور دریافت و بعدای وی خلائق بسیار ازان دیار
در اصعب حضرت خان در آمدند - از شاه مولی بخشی فاروقی منقول
که رمی چندی حفظ صاحب جانب فارنول عزم بودند - در
سجرای با وسعت رراس حریف مرسبز و کاشتکاری بر مناره محافظ

بود یکی از قربان وی از جانب آبادانی می آمد به آواز دراز پرسید
 که فلان کار کردی وی گفت نکردم باز نام کاری دیگر بر زبان
 راند که آن کار کردی از آن هم انکار ورزید که هوز نی - کاشتکار
 بر این معنی بر آسف و بغصب بر وی بانگ زد که ای وای
 بر بونه آن ساختنی و نی باین پرداختی وقت آخر گردید جناب
 حفظ صاحب بر این کلام فصیح وی انتباه یافت و بی خود از
 اسب راهوار خوش رفتار بر افتاد - محبط دانست که شاید غلولی
 از گردش معجیق ما بر سوار رسید وی هم باضطراب در آمد و از
 سواره بلند بر جست - درین اثنا رفتی حضرت وارد شدند هرگاه
 مزارع بر مناقب و فضایل حضرت آگاهی یافت با اعتقاد و ارادت
 و مع اهل و عیال ایمان آورد - کرامات و کمالات وی خارج از
 حد و شمار بود - حضر آن در اندازه تحریر و تقریر نمی گجد - علاوه
 بر ایام ریاضات و جهاکشی مدتی و پنج سال زین افروز سجاده
 نعمت و ارشاد ماند - خواص و عوام را چون حضرات چشم دستگیری
 کردی اکثری را بر منازل عالی رسانیدی و بیشتر برابر طریق راست
 بایست گردانیدی - ز مردمان کثرت یکی عهد عظام بخان بود صاحب منزلت
 فتاوی الشیخ غایت محبت که مرید را مرید بران متخلص شود حضرت
 شیخ خود او حاصل داشت که اگر کسی ده می و دهی وی
 بر زبان آوردی ی قاب و توان بیم بسمل متعزلت گردیدی -
 آخر حال که در منازل درویشی ترقی بدیده - ده هر کسی نام
 حضرت مرشد می گرفت صرف ابقدر می گفت ده جمع ده مر و ده ص را از
 تصدق ویست - اکثر اقامت خان بدهی در مسجد عتبات مقدسه - ده
 خان بود - بضرورت وضو و غسل چند موی آب جاری کردی در
 وقتی برابر شیخ بنومای شریف ره کرد خان تاجی در آمد در

خیال آورد که از برای برکت چیزی بجیزی زبان این دیار آسوزم
 ناگاه شبانی گؤ میشی را [ص ۱۷۰] براه می راند و کلامی ناشاید
 مخاطب آن شعار داشت - خان آن را باد گرفت و غنپ وی چند کروه
 وقت تا تمام الفاظ صحیح را حفظ کرد - بآلب لاهیجای اصلی هرگاه در
 خانه وارد شد با بعضی از یاران ظاهر کرد آنان ساکت ماندند -
 روزی در دربار گوهریار آوردند که خانصاحب زبان دیار حضرت
 باد کرده اند حضرت شاه مجلسی عالی داشت روی التفات جانب
 خانصاحب آورد که ظاهر نما عرض کرد که درین عمر پیری
 زبان فصیح این دیارگی آخر نوانم ساخت - الا تبرکا چندین الفاظ
 یاد کرده ام و آن کلام تا فرجام بر زبان آورد حضرت شاه خلاف
 رسم و عادت بیحد خندید و هر یکی از مجلسیان بی اختیار گردید خان
 در تحریر عظیم افتاد حضرت شاه بخوبی دانست که وی معانی آنرا
 نمی داند - بهاضربین اشارت کرد که در جمیع اعمال خلوص
 اراده شرط آمد وی بعزم برکت اخذ آن کرد برکت یابد بعد
 برخاست که خان بر معنی آن وقوف یافت بسی خجالت وانفعال
 داشت - در نصف شب رو بروی حجره حضرت شاه دست بسته قیام کرد
 شکامی که شاه گردون بارگاه بیرون خرامید این حال به چشم عنایت
 رسید - اندرون حجره برده از نعمات سلطانی بهره ور گردانید و اکثر
 فرمودی محمد عظیم خان برادرما و روشی پاکیزه دارد این حال بر
 مصداق این شعر واقع بیت - :

مرا بساده دلی های من توان بخشید

خطا نموده ام و چشم آفرین دارم

زبانی معظمی جناب غلام حسن صاحب مغفور والد ماجد احبی

و اعزى سيد فیض الحسن صاحب استماع دارم که زبانی خان محتشم القدر

قصر عارفان

از دیار سحاب می خوار و هزار محنت و مشقت سفر دیده و
مصائب غریب راه ورزیده شامگاه در آستان ملائک دربان حضرت
سید السادات جامع البرکات فردالعین معصطی نور دیده مرتضی :

امام ابراهیم و ناصرالدین زمان
نور دوجهان دو چشم چشم ایمان
خوش طالع سونی بت که سعدین شرف
در برج یکی مزار کردند قران

آمده بعد نذر مغرب بخدمت ایشان پیوستم و از منزل و
مقام و رد پرسیده فرمودند از پنجاب واردم و یکی از غلامان
حضرت شاه سلیمان به تبع حضرت سید پاک زاد قسم ازل هر روز
روزی حدید بر ما قسم می سازد اگر مجاز دارید بر این در لیض
مظهر اعلاک پنجاه روری ورزم [ص ۱۷۱] گفتم انبساط وینماهد هر
خدمتی که ارشاد خواهد رفت عمل در آمد تواند شد . شب بخیر
گذشت صبح دیدم که از تکالیف منزل کشی بشوه شریف ایشان
سیاه و بر اندام ثور و هر دو پا خار خار و از همه فکر . بهر حال
بعد غسل و فراهمی مایحتاج در حجره پیرن جنوبی مسجد عکاف
کردند بر در آن از بالا قفل زدیم صبح و شام بدر حجره می رفتیم
زنجیر از اندرون می زدند روز هفتم صبحگاه آوز دادند که تصدق
حضرت امامان کارما که در پنجاه روز توفیق داشتیم در مدت شش
روزه راس گردید قفل وا کردم پیری دیدم یورنی در کمال
پاکیزی و لطافت جسمانی رنگ و رو سرخ مسند ادر مسع نظر از
فضایل معنوی در صورت و جمال ظاهری آن قدر تعجب بود که در
وهم و خیال نگجده . همان روز عازم دهلی گردیدم ، سخن صاحب آنجا

نام خود ظاهر نکرده بودند و این اکثر از عادات ایشان بود که با کسی نام خود غلام حضرت خان خواه غلام شاه سلیمان یا غلام عادات یا غلام حضرات ظاهر می کردند - راقم حروف حال این مجاهده منقول از مجاهد زبانی نادر العصر حاذق الزمان حکیم محمد حسن خان دریافت داشت - روزی که بر آستان حضرات امامان رهبری جناب سید صاحب والا نسب عالی حسب سماعت کرد بی تامل گفت که وی بزرگوار محمد عظیم خان عالی وقار بود یکی از مریدان نیک اعتقاد صافی نهاد عاشق طبع آزاد طرح سر دفتر وارستان سر منشی از خود رفتگان مستجمع محامد خمی و جلی سید شاه قراب عالی حالات تفرید و تجرید و تعشق و تفوق و سوز و گداز و راز و نیاز وی را دفتری می باید - ترک دنیای وی از مناصب جلیل بر حسب مضمون این شعر بود بیت :

گرچه صایب بی تامل هیچ کاری خوب نیست
بی تامل آستین افشاندن از دنیا خوش است

اول با شاه ابوالبرکت در گوالیار ارادت آورد بعد بهجناب خلابی مآب حافظ قرآن صاحب نعمت شاه سلیمان و با حضرت شرف قرابت هم داشت که از عادات اکرام و اعیان عظام کبری بود - مدتی در گوالیار بعشق و سرگردانی و زمانی در دهلی بحسن پرستی و هریشانی گذارنید چندین بار بزیارت حضرت شاه و سفر حجاز رفت - طبعی لطیف و ذعنی رسا و علمی ضروری وی را بود چند مشروبات وحشت انگیز درد آمیز حسب حال خود گفت - کلامش موزون و درد ناک است و ریاضات [ص ۱۷۲] بحد کردی قیدی و بندی بر خود نداشتی حضرت مرشد را بر حال وی مرحمتی خاص و

موافقتی باختصاص بود - نوبت آخر که بسفر حج رفت در همان دیار
 جان شیرین بجان آفرین داد - یکی از مریدان یاخبر عالم عالیقدر
 افتخار دوران مولانا محمد احسن الزمان صاحب حیدر آبادی صاحب
 قول مستحسن فی بحر الحسن که در علوم دینی نظیر و در مضایل
 درویشی تادر العصر بوده دیار جنوبی را بهدوم برکت ازوم خود
 پرنور دارد - یکی از ارادتمندان قدیم صاحب رضا و تسلیم حافظ شاه
 سلطان بخش صاحب بود که عمر عزیز بر در دوات حضرت قطب الاقطاب
 آخر کرد طرز درویشی وی خوب بود فرزندان گرامی دارد
 که روش درویشی دارند - در حضرت خیر آباد بر سجاده نعمت و
 ارشاد حافظ محمد اسلم صاحب که هم شرف قرابت و هم منصب
 خلافت از حضور حافظ قرآن نانی شاه سلیمان و مناقب زهد و
 تقوی و عشق و محبت حضرت خواجگان نصیب دارد فیض رسان
 عالمیان است -

منزل صد و ششم در ذکر اندکی گفتار در طریقت اسرار

باید دانست که طریقت عبارت است از وحب و ازوم اموری
 چند که حضرت رب العزت آن را بر بندگان خود از روی نص صریح
 واجب و لازم نگردانیده بندگان مقبول برای حصول قرب و رشد
 ارتکاب آن از لوازم عبودیت تصوریده واجبات کرده اند بهنوت
 علمی و عملی حجاب در حجاب که از باعث بعد آفرینش بی نوع
 انسانی با نور نبوت ربانی واقع دور نماید و لیاقت رحمت کامل
 دارند از صفات ظلمانی و عادات حیوانی و ارهبد و قدم بر قدم
 مقبولان از کمالات روحانی و انوار سبحانی دیده و دل پرنور سازند
 و جریان شعار طریقت بعد از قبول و تقدیم اوامر و نوامی شریعت

می باشد و نصربع لوازم طریقت در ذخایر اهل تصوف و ارباب
طریق و اصحاب تحقیق آسکار و طاهر -

منزل صد و هفتم در کلام تقویت نظام در ایاقیت و
انتخاب مرشد شایق واصل الی الحق و حصول شرف
صحبت و سعادت بیعت و احتراز استخاص صورت
آرایی جو فروشان گندم نمای دنیا داران دین برباد جاه
جویان بی بنیاد که خود را منسوب بخلافت و مجاز در
بیعت از طرف کمالی سازند و ظاهر حال در لباس
شیخیت آرایند و در باطن خیال دنیا دارند و از مکر
و تدویر عالمی را در بحر هلاکت اندازند

[ص ۱۷۳] بر ضمائر اهل اعتقاد محفی مباد که روش صاحب
منزلان بامعنی بر یک قرار معین نمی باشد - بعض طریق سلامت و
صدق و احکام شارع محار دارند بعض طرز ملامت و حلا برای
حجت را نظر خلاق شعار دارند بعض بقیود شرعی مانند بعض
مذنب عرق خورسد بهر حالی که مامور و مذنون باشند بر روی
در آید طایبان صادی را می باید که دوام از حضور دلی در تلاش
مرشد کامل جهد بلیع نه نید و هرگاه چنان نعمتی دست دهد بدست
بیعت توقف نسازند و در ذات مرشد کامل ظهور خوارق عادات
و اسراف بر حواطر مشروط نشمارند - همچنان قید و بند وی در جبا
و دستار و عصا و مصلا منحصر ندارند - اهل ایمان ابدی را بر
برهنه منق مصادات اری صرف شهادت ضمیر تنویر کفایت می نماید
و حضراتی که انوار حضرت حق برچسبن دارند حاجت بر تشخیص
و ترددی نباشد الا چنان حصرات بابرکات مصادر لوامع رحمت

ایزدی اندرین آوان و اودب نادر العصر و عزیز الوجود از انظار
عام خلایق غیر مشهور لاجرم نوزین در میزان عمل و دانش
این قدر می باید که سوای طرز ملامت ظاهر حال شیخ مالک
با حکام شریعت استعانت دارد تا اضلاع زهد و انفا بروی تواند شد
رب قدیر ولایت و کرامت را در تقوی انحصار می فرماید بمیز
صالح از طالع را دریافت اینقدری دشوار نخواهد بود که آن
صلاحیه اصلی با وضعی و احتراعی که دیگر در خیال آرد که در
صحبت با برکت وی دل از دنیا بر گردد از خطرات نفسانی و از
وسوسه شیطانی تفرق بحصول انجامد و حواس نفس بر رضای
حضرت رب العزت تعلق پذیرد از روی فروغ و فراغ دسا از خاطر
هر خیزد و صرف جذب حواطر جانب دلبستگی هم اعتماد را
نشاید که در خوارق عادات و حد طابع علی تفاوت درجات
بعض اهل استدراج نیز با صاحب نصرفات شرکت دارند و اقسام سحر
دران اثری قوی دارد علمی نافع بقدر حاجت از وقوف
احکام عام شریعت و طریقت در حضرت شیخ مالک از ضروریات
وقت شمارد که زاهد جاهل اگر بارگاهی رفیع ندارد بانی تحریک
اخوان الشیاطین از پا می افتد و حد و حدی را بی مشیخ انکار
گرداند فی مرجع ایکار در تمسح سماع و حصول دوق و شوق
بوسایل آن شکی نباشد الا اهل درس عهد ساد و در اندر هر یک
رن و اوقات چند اشخاص چنان باشند [ص ۱۷۳] صغر حلال خود
و وضع صلیحان آریند و لباس مشایخ در بر پوشند و دل عروین
ورزند و با کاملی علی طریقت معروف دهر بسبب ارادت و اجزات
خود رسانند و بوساطت حواشی و شرکای نفع خود را تسخیر کامل
شهرت دهند و انواع کرامت بوی منسوب دارند و عبادات
طویل و عادات ثقیل از یوم و شب در نظر خلایق بر روی

کار آرند و خلاق را در دام تذویر و تسخیر خود
آرند تا نفع دنیاوی صورت بر بندد نوعی اینقدر هم برحد اعتدال باشد
زیاده بر چنان دیا مردم را دست بیعت گیرند هر چند شعو
کردار قبل زوال ایمان اند حسب روایانی که در ذخایر حضرات
چشت اندراج پذیرفت الا گر قادر قدیر بفضل عمیم خود بشفاعت
حضرات عارفان نجات دهند گنجایش دارد فقط -

منزل صد و هشتم در توضیح در التجا و دعا بجناب
کبریا رب ارض و سما بحق حضرات انبیا و از روی
توسل حضرات اولیا و استمداد و اعانت هنگام ضرور
و حاجت از حوایج دین و دنیا بر طریق جایز در
شریعت و طریقت

التجا و دعا بحق و توسل حضرات انبیا و حضرات اولیا بجناب
کبریا می باید که حضرت ابوابشر آدم صلی علیه الصلوة والسلام
هرگاه از ریاض جنب بدنیا تشریف آورد بعفو تقصیر و قبول عذر
خود حیران بود - تا که در ذهر سیه وی القا بذرات و یاد آمد که
هرده خالق کریم روح خاص در قالب خاکی ما در دید سر خود
جانب عرش عظیم بلا مردم ایجا نام جنب رسول مقبول با نام
پروردگار مرقوم بود ازین رو دانستم که قدر و منزلت کسی برابر
قدر و منزلت حضرت وی نباشد بحق و توسل وی شفاعت خواست
قبول افاد فرمان آمد که وی را چنان دانستی حضرت آدم ماجرا -
گزارش کرد - ارشاد رف که وی حاتم رسالت و نبوت خواهد بود
از ذریت تو اگر وی مقصود و منظور نبودی زمین و آسمان و
عالمیان کی بوجود آمدی - جمع کلمات طفیل وی آفریدم و اهل
کتاب قدیم که دعا را بحق کاملان امتناع کرده بودند اسباب آن

حفظ عالمیان از عقاید معتزلان مقصود بود که در مشرب اعتزال افعال عباد را مخلوق عباد می پندارند و جزای آن راحق حقیقی بندگان می شمارند از کثرت شیوع همچو عقاید استعمال این الفاظ توهم از مذهب ایشان می داد بنا بران نظر بر مصلحت وقت علمای دین علی الاطلاق بعمل آوردند و الا در اصول عقاید [ص ۱۷۵] صحیح که افعال بندگن مخلوق خالق اکبر اند و عباد را دران حق حقیقی و استحقاق تحقیقی بر پروردگار کار ساز حاصل فی الا باقتضای فصل و عنایت وی و حسب وعده صریح که قرآن عید و حدیث صحیح بران ناطق اندرین حال بواسطت آن حقوق صالحان و کاملان استدعا بجناب کبریا نوعی محترز و قسمی مخطور نخواهد بود بل که نتایج سرعت و قبول بران رو خواهد نمود علاوه بر این حضرات عارفان و صاحبان بامعانی اولی الابصار باطنی از روی معاملات غیبی و مشاهدت لاریسی حجت قوی ارشاد نمایند که هر یکی از اشرف و افضل بشی نوع انسانی را با اعتماد منزلت و صورت استکمال وی اسمی از اسمای جناب باری نعن و تقرر می یابد که تہذیب و تقریب وی در عالم ارواح و برزخ می نماید چنان که هر کسی از اولیای راسخ اتباع ولایت مخصوص یکی از انبیای نامدار و عروج بر منازل پایدار - وی تحت مشکات جناب افضل کائنات شعار دارد پس سوال بحق کاملی در حقیقت اشارت بان نام نامی و اسم گرامی باشد که در هیچ شرعی و هیچ عرفی و هیچ مذهبی و هیچ مشربی و العجی و ندای و صدی بان امتناع ندارد. عالمان منزلت نیز این بجویز شمارند الا تصور و التذت محض وقت ضرورت مشروط دارند - منزل صد و نهم در توضیح ثانی در باب حضرات انبیای کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام دوام زنده اند

خصوص جناب فیضآب رسول مقبول صاحب لوای محمود که از خیل انبیا گرامی تر بود اطلاق محبت بر ذات قدسی وی خالی از ترک آداب نباشد زابران بارگه نبوت را واجب آمد که زیارت کردن نبی پاک بر زبان آرند و حیات انبیا مانند حیات جسمانی دنیاوی باشد زیرا که در حدیث آمده که جناب رسالت مآب اکثر بر قبور انبیا گذر کرد - حضرات ایشان را در حالت نماز سجود درون قبور یافت و رب قدیر حرام ساخت بر زمین که اجساد انبیا را ضایع گرداند آنحضرت بهضار در دولت جواب سلام و تحت بذات خاص ادا می نماید و چندین فرشتگان از جانب حضرت حق مامورند بر این که از روی سیاهی عالم اعمال صالح بندگان خاص بهضرت وی می رسانند و اخبار از خیر و شر عالمیان میسازند و از روی ایثار فیضان نبوت و ابراد انواع نعمت هر یکی از اهالی است بقدر وسعت از درون قبر شریف وی مستفیع و حجابات ارضی و سماوی و طبقات [ص ۱۷۶] حنت و منازل نفیر و راحت از روی پاک وی مرتفع و چنان حیات حقیقی کامل تر بود از حیات متعارف دنیا و آن که در حدیث وارد که انبیا را بعد چهل روز در قبر نمیگذارند و خود آن حضرت را روز چهارم آنجا ندارند - بر این تدبیر هم انکار از جانب این حضرات لازم نمی آید - بی انقطاع که تعلقات دوامی از مواضع قبور بل ترددی در استمرار جناب استقرار استقامت در قبر واقع الا تعلق استمراری غیر منقطع با وصف قبول نقل و حرکت نیز به مقابر بهر حال مستحق و دلایل که ظاهر و باهر بر آن قایم و آثار عجیب و نتایج عالی شامد و حضور در حضرت پروردگار افضل از اقامت در قبور و چون حضرت اولیا قدم بر قدم انبیا و متفیس فیض و نعمت از انوار نبوت اند ایشان را حیات بعد ممات

علی تفاوت درجات و تصرفات مقدر و میسر ماند بابقی تدقی دایمی
بغیر انقطاعی از اماکن و مساکن دنیاوی و اهل هدایت و ارشاد و
اریاب محبت و اعتقاد و در بعضی تصاویر بعضی اولیا حضرت رب
قدیر بر مناصب بعد ممات مانند ایام حیات ترقی پذیر شوند و استقامت
و استفاضت و استعانت بر وفق آن صورت گیرد - باقیماند حالات عام
خلایق از صالحان و طالحان که درین محل باید تصویرید که اعاده
ارواح در اجسام خاکی بعد از وفات بر نهج لایق تسلیم مرجع
اموات را در برزخ و بقای شعور جواب سلام واقفان و نیز وقوف
از حال زائران و تمسح از ثوابی که پسماندگان میت از اطعام و
اشراب محاجان و اعضای نفود و اجناس بابشان و ایجاد اوقاف رحمت
رسان و ذایع مقصود صرف لی الحق و ایصال اجر آن بر مردگان
مخصوص زمانی و مختص مکانی و تلاوت قرآن و نوافل عبادات شواغل ریاضات
و اقسام خیر و برکت و اوصاف بر و حسنت بر توقع فضل
و عنایات آن حلق ذیبت بر روح وی عبید گردانند یا که اعیار
و شعار بطرز معارف بر وی احدا سازند و بصر از غیوب مکات
قذایح اعمال و قیوت احساس و ادراک و معام حسب حال با دفع
صور ثابت -

منزل دهم بعد صدم در قبول نذر خالص بحضور قادر بی
نیاز و نذر بشرایط ایصال ثواب آن بر روح پرفتوح یکی
از حضرات بابرکت انبیا و اولیا بقضای حاجات دنیا
خواه نذر مذکور مقبول بعبادات و ریاضات جسمانی
[ص ۷۷] یا ماکولات و مشروبات انسانی و مایحتاج
سوای آن باشد و نیاز و فواتح بر نام آن حضرات بطرز -

* مدد اولیاء الله چنانکه در حیات میباشد * همچنان بعد ممات می باشد

بلکه افزون تر از آن -

تبرع و تبرک و زیارات و ایثار آخر نقدی یا طعامی
یا جسمی یا رسمی بر سایر اموات از جانب احیا بطریق
احسن و بصداقت بی ریای عالم نمای

نذریکه در برآمد حاجات دنیاوی ذاتی با صدی خالصا برای
حضرات حق قرار دهد خواه آن نذر از عبادات و ریاضات جسمانی یا
ماکولات و مشروبات انسانی یا ما بحتاج دنیاوی سوای آن باشد بر
ناذر واجب که وقت مقرر ادا نماید در صورتی که عبادتی و
ریاضتی برخود لازم گردانیده از حضور دل بآن پردازد اگر جز آن
برگزیده آنرا فراهم آورد و بصدق ارادت دربارگاه پروردگار کار بر
آر التماس نماید ربنا تقبل منا انک انت السميع العلم و نسبت آن تعام
و کمال بر فقرای متعدد صالح و محتاج از لوازم شمارد بر ذات
ناذر و اهل و عیال وی کسان وی مقدور تصرف شی منذور جایز فی
الا در حالیکه قدری زاید از مقرر فراهم آورد قدر مزید بر احباب
و اقرب صرف سازد هرگاه نذری چنان بر خود تسلیم گرداند که
بشرط اصلاح و انجام مقاصد خاطر مقداری از نمود خواه اجتناس یا
طعامی یا شرابی براه خدا بر اهل استعفی بذل و ایثار سازم و نیاز
ارواح مقدس بعضی از مصرات انبیا و اولیای کبار گردانم - برین
توقع که حضرت رب قدر ایراد چنان مشوبات بر این حضرات
مستحسن و مقبول می دارد و کاروبار عالمیان از طویل و تصدق
ایشان بمعجلت می بر آرد - آنان از مقربان بارگاه احدیث و محرمان راز
صدیث اند - لازم که مواعید را همگام معهود حاضر و موجود گردانند
تا بر طریق مذکور انقسام پذیرد - علاوه ازین دو صورت منذوره
هر طعامی که منسوب بر نیاز عارفان و کاملان یا مقصود بر ایصال
اجر و ثواب اطعام عام بر ایشان یا خیاات عابدان و زاهدان بزنند

خوردن آن بر اقسام مردم از غنی و فقیر جایز و در اهدای آن بر اشخاص غیر حاضر هم از نزدیک و دور تردد نباشد چنانکه در تقاریب اکثر ارباب اعتقاد شعار دارند و در مجالس اعراس و فواتح با تقرر بوم یا تاریخ انتقال اصحاب اعراس و فواتح ازین و از عمل بدار ثواب در کار آرند - برچنان طعام نیز اگر ربنا تقبل منا خوانند اولی [ص ۱۷۸] و الا تعلق طمع مالک طعام در ایراد اجهر آن بر صاحب نیاز کفایت سازد - همچنانست انقسام و احضار نقدی با طعامی یا لباسی یا پوشاکی وقت زیارات بر آستانجات و این حضرات با برکات بطرز توزع* و تبرک و تقرب و توقع اخروی مانند چیزی که پیشگاه یکی از کاملان وقت حاضرین دنیا حاضر آرند و در تملیک و تصرف وی سیارند و دل آن بهتر ازان در آخرت از ذات وی در خیال دارند اگر زایر تخصیص بومی و طعامی برای نیاز و اهدای این تحایف قرار داد بکی ندار الا چنان اعتقاد ندار که در ایام دگر طعام دگر مقصود وی مفقود ماند هر چند که فضایل بعضی از ایام و شهر هریک سال مذکور و خصوصیت بعضی از اقسام طعام برای نیاز بعض بزرگان بصحت مشهور باشد - طالب صادق را باید که آداب و طریق نذر و نیاز و زیارات قبور باتباع واقندای ارباب عرفان از کتاب شارع دریابد شریعت و طریقت متفاوت نشد بل که در حقیقت متعدد همان شریعت در استعمال اصحاب معانی طریقت فروغی تازه و رنگی بدیع پذیرفت که سالکان راه را بر مسارل رفع در معرفت می رساند و بخوبی داند که چنان که سوء اعتقاد بحضرت اولیا منجر بفساد عقیبت می سازد زیادت عقیقت نیز در بعض تصویر بعضی از جاهلان را ثوبت بشر که خفی و حلّی و حلّی می رساند تا زمانیکه منزلتی از شعور و فهم

نوزع - بروزن تصرف براگندی و پرهشانی - از مستخف و کشف و کنز -

و علوم و اعمال بهم نرساند بر اقوال و افعال بعض اهل دلان
بی یاک اقتدار نسازد هریک آدمی را می رسد که ثواب اعمال بدنی
و مالی از طرف خود بر اموات عاید سازد تا که اوشان بدان نفع
یاب شدید از تخفیف عذابی و عیبی که دارند خواه تفریح و راحت
دگر طریق احسن برای رسانیدگی همچو احر حیات تست اگر طعامی
پخت برای اطعام فقرا و محتاجان با نقود و جنس آماده کرد از
بهر ایشان یا تلاوت قرآن شریف ساخت و یا بر نوافل پرداخت - پس
بصدق نیت بی ربای عالم نهای بدرگه خدای بی همتای بالفاظ ربنا
تقبل منا التجا آرد و دست بدعا بر دارد که یا پروردگار غفار این
ایثار و بدل که در راه تو بعمل آوردم بفضل خاص و کرم عم
خود به درت و احباب مذکر الاسماء ثواب آن در عالم برزخ عاید
گردان - هر قدر که خود از آن در صورت بودن از اجناس مائول
و مشروب مصرف کرد از خورش ذات یا متعلقین یا متوسلان
[ص ۱۷۹] با هدایای جانب اعیان یا اجرت طعام پزان از حساب
ثواب بودن خواهد شد - هرگز مضبوط و مشروع آن باشد که هر طعامی
بهر محل که بخت در همان صرف آرد از ضیافت احباب
و قبایل و بدل درویشان و اهدای اهل دول هر چیزیکه بر
مردمان من کرده می شود بر نهج عرف و رسم بذل جمیع آن ثواب
بدر درو - اما ایثار می پذیرد همچون حال ریاضت جسمانی -

منزل یکصد و یازدهم در ذکر خیر حضرات چشت بر
طریق تسلسل از حضرت علی مرتضی قوه بازوی مصطفی
کا جناب ولایت مآب فخرالعصر والزمان حضرت مولانا
شاه محمد سلیمان بطرز مختصر باسناد اکتساب فیوضات از
حضرات دیگر بیت :

قصر عارفان

وارهد ازهر بلا و گردد از اهل بهشت

هر که او با صدق خواند شجره پیران جشت

خیرالتابعین فروغ نائب عنصری حضرت ابی سعید (۱) خواجه حسن بن ابی الحسن بصری شیخ ام و امام مدت بود از حضرت علی مرتضی فیض باطن اندوخت و بشیر حضرت ام سلمی رضاعت یافت و (۲) قطب عالم شیخ اعظم حضرت خواجه ابوالفضل عبدالواحد بصری بن زید، وی نعمت از دو جانب دارد یکی از حضرت خواجه ابی سعید حسن بن ابی الحسن بصری بمدوح یکی از قطب هدایت و ارشاد حضرت خواجه ابوالمجد کمال بن زیاد فیض کمالی بابو بعقوب موسی ایثار کرد که در وقت حضرت سلطان المشائخ عاهد در این خاندان گردید چنانکه در خانواده اول تصریح پذیرفت و (۳) قطب ولایت حضرت خواجه ابوالفیض جمالالحق والدین فضیل بن عیص مکی، وی علاوه از حضرت خواجه عبدالواحد بن زید شیخ خود از حضرت شیخ منصور بن معمر سلمی کوفی اجزت دارد که وی از ابی بکر محمد بن مسلم بن شهاب الزهری وی از محمد بن جابر وی از پدر خود جابر بن مطعم القرشی خلافت پیوست و جابر بن مطعم القرشی از اصحاب جناب رسول مقبول الا در طریقت فیض صحبت یاب بدل و صدیق ابوبکر صدیق حاصل دارد، چنانکه حضرت ابی عبدالله جل شانه سلمان پارسی باوجود شرف صحبت جناب افتخار عالمیان از حضرت صدیق مجاز باشد و فیض وی بر حضرت امام قاسم ابن محمد ابن صدیق اکبر و ابوخلیم حبیب ابن سالم راعی متعدی گردید و از امام قاسم بر حضرت امام جعفر صادق ابن حضرت امام باقر علیهما السلام رسید و نیز شیخ

منصور ممدوح سوای از ابی بکر محمد از شیخ ابی عمران
 [ص ۱۸۰] موسی بن زید راعی صاحب ارشاد که وی از حضرت
 حراالاسرار یعنی خواجه اویس قرنی بهره اندوز وی کسی باشد که
 فضایل و مناقب بی حصر دارد - باوجودیکه در عهد نبوت مهد آن
 حضرت صلی الله جل شانه علیه و سام بود الا پوشم ظاهری
 بجهل جهان آرای محمدی نرسیده اکتساب فیض باطنی فرمود - حضرت
 عمر و حضرت علی بری رساندن حرقت جذب رسول و سلام مید
 انام و دعاء حیر و برکت در حق است پیش که وی مامور شدند
 و خود وی در خلافت حضرت صاحب ولایت نبوی هنگام عزیمت
 امیر معنوی برای جنگ امیر شام حاضر شد و همدران محاربات
 از دست بغاوت پیشکان شربت شهادت چشید - فیض اویسی در عالم
 از رسول حضرت وی شیع و نیز شیخ منصور ممدوح علاوه از ابی بکر
 محمد و شیخ ابی عمران موسی از ابی مریم یعنی صاحب علی مرتضی
 نعمات گرفت و حضرت شیخ فضل بن عیاض از حضرت امام باقر
 و والد امام محمد و راه آن برکت و استفاضت پذیرفت (م) و سلطان
 نارکان حضرت ابو اسحاق ابراهیم بن ادهم قلندر بلخی ، وی بعد
 از حرا آباد خلافت ظاهری علاوه نعمات مرشد خود از روی
 مصاحبت حضر علیه السلام و حضرت امام علیهما السلام و ابوالقاسم
 بغدادی و امام اعظم کوفی فیض و موهبت برداشت و از شیخ
 ابی عمران موسی ممدوح و از شیخ ابا عتاب منصور بن معتمر السامی
 موصوف صاحب نعمت و نیز از شیخ معمر جبلی یکی از اصحاب
 رسول ممدوح که مابین اردبیل و جیلان آرامگاه دارد بعضی وی
 را در قاعین تصویر کرده اند - حسب تصریح مراتب مرقوم بالا این
 جمیع فضایل مرتضوی صاحب خلافت معنوی بواسطیل هر چار

خلفای وی و مناقب صدیقی و مناسب اویسی و فیضان جبلی و نعمات
 خضری و برکات شرعی و تصرفات امامی در حضرات چشت
 استجماع دارد - (۷) حضرت خواجه مدید الدین حذیف التمرعشی ابن
 قتاده الانطاکی (۶) و حضرت خواجه امین الحق والدین هبيرة البصری
 (۷) و حضرت خواجه کریم الدین علوی دینوری و (۸) حضرت
 خواجه شریف الدین ابو اسحاق شامی بزیل منزل چشت
 و سر سلاسل این حضرات اهل بهشت و (۹) قدوة الابرار عمدة
 الاخبار صاحب منزلت و کمال حضرت خواجه قدوة الدین ابو احمد ابدال
 (همین است پیر مرشد ابو شکور سالی سرسی) وی فرزند اسعد سلطان
 قمرساف امیر ابن الامیر و شریف ابن الشریف ولایت چشت بود -
 نسب وی به حضرت [ص ۱۸۱] امام ابو محمد حسن بن علی مرتضی
 میرسد از حضرات با برکت پیران طریقت ما اول وی منصب ابدالی
 گزید از انوقت تصرف این منصب در جمیع حضرات منضم باشد
 وی آخر حال قطب ابدال گردید - بعضی گمان دارند که در
 حضرت وی در هند آرامگاه دارد بعضی در ذخایر خود می نگارند
 که در معیت لشکر محمود غزنوی وارد این دیار بوده بعد فتح
 و ظفر و نصب اعلام اسلام معاود چشت شد الا صحیح چنان
 می نماید که خواجه ابو محمد فرزند ارجمند ایشان در عمر هفتاد
 سالگی حسب اشاره غیب با معسکر فیروزی محمودی درین نواحی
 تشریف آورد - فتوحات غزنوی از برکت قدوم حضرت وی بود -
 از عالم آمد وی را مامور گردانیدند بدین که اقلیم هند حق ولایت
 حضرات چشت خواهد بود - باعانت و امداد سلاطین باید رفت -
 لا جرم قبول سفر دور و دراز کرده قرین فتح و ظفر معاودت فرمای
 چشت گشت بار ثانی که پادشاه عازم هند شد باز این دولت آرزو

کرد الا پدر را فرمود تا هم پاس خاطر شاه غازی مسجوط ساخت
و خواجه محمد عبدالشکور عالمی یکی از عمایده خلفای خاندان خود
را راهی کرد - از معیت این بزرگوار نیز عجایب تصرفات و
نصرت رونما گردید - مرقد مورث در هند واقع و هنوز نور و
برکت و خوارق عادات از آستانش ساطع از وقت حضرت وحیدالعصر
فرید الدهر فرید شکر گنج مزار قابض الانوار وی پدیدار در
مثلی که حضرت سلطان الاولیا عنایت فرموده اند - ذکر تفاسط
عقاید و مسایل توحید بعضی از مضامین وی درج حالا حدیثیه وی
بصرف هزار در هزار تحدید و تازگی پذیرفت راجع علی التواتر
بزیارت رسیده و (۱۰) مقبول بارگه محمد حضرت خواجه ابو محمد
ابن قدوة الدین ابی احمد ابدال وی علاوه از پدر عالی قدر از
قطب المجدد قطب الدین حیدر زاوی خلایف یاف و (۱۱) ابی اسحاق
یوسف ناصر الشرع والدین بن محمد بن - معان چشتی وی خواهرزاده
حقیقی خواجه ابو محمد و از حال زرگوار صلاحیت و نعمت یافت
و (۱۲) ظل الحق فی الخلق قطب الدین مودود چشتی فرزند حضرت
خواجه ابی اسحاق یوسف مدوح که سوای از پدر خود از حضرت
شیخ الاسلام زنده بیل جام ابو نصر احمد بن ابی الحسن جامی
«متی فیضیاب شیخ ابو نصر احمد از اکابر وقت و صاحب تصرفات
بهره بود - چند لک امت مهدی بر دست وی تائب گردید ، فیض
«طبی از حضرت شیخ ابو سعید فضل الله جل شانہ بن ابی الخیر احمد
بن محمد مخصوص دارد - حسب تصریح خانواده جلالی و (۱۳) شدید النطق
«مرید بن حاجی محمد شریف زندانی [ص ۱۸۲] بعضی از ارباب تاریخ
ظاهر نمایند که هر چند تشریف آوری حضرت شیخ حاجی در هند
ثبت نمی گردد الا شرقای قنوج مزار مبارک وی قریب شهر

کنار دریا نشان دهند صاحب سیر الاقطاب گوید که حقیر چند بار
 زیارت رسیده و (۱۴) حجت الحق دریای رحمت حضرت خواجه
 ابی النور عثمان هاروی و (۱۵) شاه اقلیم هندوستان مالک ابن
 بوستان بدرالعارفین شمس الصالحین حضرت خواجه معین العلت والدین
 حسن سنجری بصحبت حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سید
 عبدالقادر جیلانی نیز رسیده و (۱۶) قطب الاقطاب فرد الا حباب
 حضرت خواجه قطب الحق و لدین اوشی بهتیار کاک و (۱۷)
 وحید العصر فریدالدهر حضرت خواجه فرید الحق والدین از حضرت
 هندالولی نیز نعمت یافت و (۱۸) سلطان المشایخ رحمت للمالین
 محبوب الهی مورد فیوض نامتناهی حضرت خواجه نظام الحق والشرع
 والدین سراج الاولیا تاج الاصفیاء منیر الحق والدین محمود فاروقی
 معروف بجراغ دهلی و (۲۰) کمال الحق والدین علامت الفاروقی وی
 خواهرزاده حقیقی مخدوم چراغ دهلی بود نیز پدر عالیقدر وی
 با حضرت مخدوم قرابت عم زادگی داشت - مخدوم کمال الدین فضل
 اجل بود علمای کبار چون مولانا احمد نهانگیری و مولانا عالم
 بانی بقی و مولانا عالم سنگ ربزه ملتانی و تاتار خان از وی
 تعلیم پذیر شدند وی خرقه خلافت از بارگه حضرت خواجه
 نظام لدین اولیای رضوی خالیدی نیز دارد و (۲۱) حضرت شیخ
 سراج الدین محمد وی خرقه خلافت از پدر خود شیخ
 کمال الدین مدوح و هم از شیخ نصیرالدین چراغ دهلی دارد - انتقال
 وی در سال هشتصد و هفتده در گجرات و (۲۲) حضرت
 شیخ علم الحق والدین محمد فرزند شیخ سراج الدین موصوف الصدر
 علاوه از والد بزرگوار از حضرت ابی الفتح صدرالحق والدین سید محمد
 ابی سید یوسف حسنی معروف گیسودراز یکی از عمایده خلفای

مخدوم چراغ دهلی اجازت دارد و (۲۳) صاحب کشف و شهود حضرت شیخ محمود معروف بشیخ راجن خلف سعید شیخ علم الحق والدین و (۲۴) قدوه اهل یقین حضرت شیخ جمال الحق والدین خلف الصدق حضرت شیخ محمود موصوف و معروف بشیخ جمن وی خرقه برکات از شیخ نصیر الدین عم خود پوشیده - وی مجاز از پدر خود شیخ محمد عارف حق مجد الحق والدین محمد فرزند ثانی حضرت شیخ سراج الدین و برادر حقیقی شیخ علم الدین و (۲۵) صاحب تصانیف لطیف حضرت شیخ ابی صالح حسن محمد چشتی [۱۸۳۰] بن شیخ احمد بن شیخ نصیر الدین بن شیخ عارف حق مجد الدین محمد بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین العلامت الفاروق المستفیض من خال الحقیقی وی یکی نسبت آهای بشرح صدر قایم دارد یکی فیضیای از عم بزرگوار خود قدوه اهل یقین شیخ جمال الحق والدین نعمت خاندان قادری از حضرت نور بخشی و نعمت خاندان سهروردی از وساطت شیخ بهاء الدین حکیم فراهم آورده مضمم گردانید و (۲۶) صاحب تصانیف بسیار حضرت شیخ محمد شمس الدین ابی المحسن بن شیخ حسن محمد مدوح سوای از والد ماجد فیض روحانی از مرقد منور مخدوم نصیر الدین محمود ابن شیخ یوسف بن محمد بن شهریار عمری فاروق اودی بر داشت ذکر بعضی تصنیفات وی در خانواده فخری گذشت و (۲۷) حضرت شیخ محی الدین ابی یوسف یحیی المدنی فرد الحقیقت قطب الموهبت الشریف وی خلف شرف سلف شیخ محمود فرزند حضرت شیخ محمد بن ابی الحسن بود از جد بزرگوار خود صاحب اجازت و خلافت و (۲۸) فانی فی الحق حضرت شیخ کایم الله سبحانه بن شیخ نورالله سبحانه جهان آبادی طریقی نقشبندی در عهد وی از سید محترم لاهوری شامل خانواده حضرت چشت گردید و

(۲۹) حضرت مولانا محمد نظام الدین اورنگ آبادی و (۳۰) حضرت مولانا محمد فخرالدین شاهجهان آبادی و (۳۱) حضرت مولانا نور محمد پنجابی و (۳۲) حضرت مولانا محمد سلیمان توسوی رحمته الله سبحانه علیم اجمعین الی یوم الدین -

منزل یکصد و دوازدهم در ذکر حضرت قادری
برطریق تسلسل حضرت علی مرتضی قوه بازوی
مصطفی تا جناب ولایت مآب فخرالعصر
و الزمان حضرت مولانا شاه محمد سلیمان بطرز
مختصر باسناد اکتساب فیوضات از حضرات دیگر

(۱) وصل جناب حضرت سیدالشهدا شهید دشت کربلا امام
همام شاکر بقضا و صابر برصا نعمت وافر دارد از جناب نبوت مآب
محمد مصطفی احمد مجتبی و از جناب ولایت انتساب علی مرتضی و از
حضرت سید النساء فاطمه زهری و از امام دوم ابو محمد حسن (۲)
حضرت امام زین العابدین (۳) و حضرت امام محمد باقر (۴) و
حضرت امام جعفر صادق وی از امام قاسم بن محمد صدیق اکبر
بابای خود نعمای صدیقی دارد سوای نعمت آبای و حضرت قاسم از
سلمان فارسی صحابی جلیل وی از صدیق اکبر وی از جناب رسالت
(۵) و حضرت امام موسی کاظم (۶) و حضرت امام علی موسی رضا
(۷) و حضرت ابی مخنف معروف بن علی کرخی وی را طریق متعدد
رو داد زیاده از نعماتی که بدربانی امام همام [ص ۱۸۴] درنصیب
افتاد یکی از ابی سلیمان داود ابن نصیر طای خراسانی کوفی وی از
ابو محمد حبیب بن عیسی المعجمی فارسی بصری صاحب ابی سعید
حسن بن ابی الحسن بصری یکی نسبت داؤد طای از ابو حلیم حبیب

بن سالم الراعی صاحب صحابی جلیل صاحب عمر طویل سلمان فارسی معروف و مخاطب به سلیمان الخیر ابن الاسلام از حضرت خیرالانام درست می شود صدیقاً یکی از سعید بن عبدالعزیز شامی صاحب حسن بصری یکی از بکر کوفی صاحب حسن بصری یکی از بشر حافی صاحب فضیل بن عیاض (۸) و ابوالحسن سری ابن مغلس السقطی از حضرت معروف کرخی و فضیل بن عیاض و بشر حافی و حبیب راعی خلافت و استمدادت دارد (۹) و ابوالقاسم جنید بغدادی مرید سعید حال خود سری سنطی (۱۰) و حضرت ابی بکر جعفر بن یونس سبلی از اسعد خلفای حضرت سید الاوتاد بغداد بود (۱۱) و ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز النیمی مسئول از وی که پدر وی عبدالعزیز بن العارث النیمی از خدمت حضرت ابی بکر شبلی بود (۱۲) و ابی الفرج محمد بن عبدالله جلشانه انطوسی (۱۳) و ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف الرمسی الهکاری (۱۴) و ابی سعید مبارک بن علی بن حسین محزومی بغدادی (۱۵) و قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید عبدالعزیز حیلانی (۱۶) و ضیاء الدین ابی نجیب عبدالقاهر بن عبدالله جلشانه بن محمد بن عبدالله جل عظمته بن سعد محدث شافعی سهروردی بکری وی فیض باطنی از دو جانب دارد یکی از حضرت غوث الاعظم قطب العالم جیلی یکی از عم بزرگوار خود شیخ وجوه الدین ابی حفص عمر قاضی برادر حقیقی والد خود قاضی از والد ماجد خود محمد نجیب الدین شیخ معمر سهروردی بن عبدالله سبحانه بن سعد مجاز صاحب نعمت شیخ احمد اسود دینوری مرید شیخ ممشاد الدینوری مرید ابوالقاسم جنید بغدادی بود هم قاضی ابی حفص عمر شیخ وجوه الدین محمود شوای از پدر عالی قدر اجازت صادق دارد از حضرت شیخ ابی الفرج زنجانی وی از شیخ

قصر عارفان

ابی العباس احمد بن محمد فصل نهاوندی وی از شیخ الاسلام ابی عبدالله سبجانه محمد بن حنیف الشیرازی صاحب ابی القاسم سیدالاولاد بغداد شاید که شیخ ضیاء الدین ابی نجیب از عموی سهروردی جد خود نیز مجاز باشد (۱۷) و ابی یاسر عمار بن یاسر بن محمد بن مطر الله بسی (۱۸) و ابی الجباب نجم الحق والدین احمد بن عمر بن محمد [ص ۱۸۷] بن عبدالله جلشانه الخوارزمی الخیدق الشافعی معروف کبری و شیخ ولی تراش اوایل در صحبت قاضی ابوحنیفه ماند زان بعد به خدمت ضیاء الدین ابی نجیب کسب طریقت کرد - بارشاد شیخ سهروردی مدتی با شیخ ابی یاسر عمار و شیخ روز بهان کبیر فارسی پرداخت هر دو حضرات صاحب شیخ سهروردی اند آخر اصل حُرُفَت کَمِیلِی از دست شیخ محمد اسماعیل قصری یافت و سَایَا فُسُخ تبریزی لباس خاص خود در وی پوشانید از شیخ سهروردی و حلفی وی نیز اجازت یاب (۱۹) و شیخ ابی سعید محمد الدین شرف بن الموبد بن ابی الفتح بغدادی شهید الدهر (۲۰) و ابی العلا رضی الدین علی بن سعید عبدالجلیل غزنوی معروف لالا از شیخ کبری و شیخ بغدادی هم اجازت دارد (۲۱) و شیخ جمال الدین احمد جورفانی (۲۲) و شیخ نور الدین عبدالرحمان کسری اسفرای بغدادی شهر بشیخ کبیر (۲۳) و ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد الحسنی معروف علاء الدولت السمنانی (۲۴) و شیخ شرف الدین محمود بن عبدالله سبجانه المزدقانی (۲۵) و امیر سید علی بن شهاب بن محمد الحسنی الهمدانی معروف بهلی الثانی از شیخ ابی البرکات تقی الدین هلی دوستی سمنانی و از شیخ ابی المیامن نجم الدین محمد بن احمد الموفق الا ذکاتی که هم خُرُفَت شیخ وی بودند

اخذ طریقت هم کرده (۲۶) و شیخ ابو اسحاق بن مبارک شاه
الحسنی المختلانی (۲۷) و سید محمد بن محمد بن عبدالله مبعثانه الحصوی
القطیفی و الکاظمی ملقب بسید محمد نور بخش (۲۸) و شیخ محمد علی
نور بخش (۲۹) و شیخ محمد غیاث نور بخش (۳۰) و شیخ حسن محمد
ابی صلح وی نعمت حضرات چشت از خاندان خود گرفت و خلافت
سهروردی از حکیم شیخ بهاء الدین وی از شیخ شعراة جلشانه
سهروردی وی از شیخ یوسف وی از شیخ برهان الدین وی از
شیخ صدر الدین وی از شیخ محمد وی از شیخ الاسلام وی از شیخ
رکن الدین وی از شیخ صدر الدین علم وی از شیخ محمد اسماعیل
شهید سهروردی وی از حضرت شیخ رکن الدین ابی الفتح فیض الله
مبعثانه معروف رکن العالم ملتانی وی از والد خود ابی المغانم صدرالدین محمد
معروف بعارف ملتانی وی از پدر عالیقدر خود ابی محمد بهاء الدین زکریا بن
محمد بن یکر الیربشی الاسدی معروف بمخدوم بهاء الحق ملتانی وی از
شیخ الشیوخ سہاب الدین ابی حفص عمر بن محمد بن عبدالله مبعثانه
البکری [ص ۱۸۶] الصدیقی الشافعی السهروردی وی اجازت از
حضرت سید عبدالقادر حیلانی دارد بخاواده قادری و از عم خود
ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی درین خانواده وی از عم خود
فاضل ابو حفص وی از پدر خود شیخ المعمر نجیب الدین معروف
بعموی سهروردی و ابن عموی هم گویند وی از شیخ احمد اسود
دہنوری وی از شیخ بمشاد دهنوری وی از جنید بغدادی وی از سر
مقطعی وی از معروف کرخی وی از داؤد طای وی از حبیب عجمی
وی از حضرت خواجه ابی سعید حسن ابی الحسن البصری (۳۱) و
شیخ محمد درندشیخ حسن محمد ممدوح (۳۲) و شیخ محی الدین ابی یوسف
بعی مدنی پدر بزرگوار وی فرزند شیخ محمد بود (۳۳) و فانی فی الله

مبعثانه شیخ کلیم الله جلشانه صدیقی جهان آبادی اجازت خانواده
نقشبندی از شاه محترم لاهوری تحصیل کرده درین خاندان چشت
شامل ساخت چنانکه علیحدہ در منزلی واضح شود (۳۴) و مولانا
محمد نظام الدین اورنگ آبادی (۳۵) و مولانا محمد فخر الدین
دہلوی (۳۶) و مولانا نور محمد پنجابی (۳۷) و مولانا شاه محمد
سلیمان توسوی قدس الله جلشانه تعالی اسرارهم -

منزل یکصد و سیزدهم در ذکر خیر حضرات
سہروردی بر طریق تسلسل از حضرت علی مرتضی
قوة بازوی مصطفی تا جناب ولایت مآب فخر
العصر و الزمان حضرت شاه محمد سلیمان بطرز
مختصر مع استاد اکتساب فیوضات از حضرات
دیگر وصل

- (۱) حضرت ابی سعید خواجہ حسن بصری از حضرت علی
مرتضی خلافت یافت و صحبت ابو محمد امام حسن دریافت و چندین
اصحاب کبار جناب رسالت مآب زیارت کرد (۲) و ابو محمد حبیب بن
عمیس العجمی فارسی بصری وی صاحب حسن بصر و قابض نعمای حضرت
سلیمان فارسی صحابی جلیل صاحب عمر طویل (۳) و ابی سلیمان داود بن
لصرطایی کوفی خراسانی و صاحب حبیب عجمی و نعمت یاب از
حضور امام موسی کاظم و از ابوہالیم حبیب بن سلیم الراعی
صحبت یاب صحابی ممدوح و نیز اکثری را دریافت از تابعین
(۴) و ابوالمحموظ معروف فیروز کرخی موی از حضور امام
علی موسی رضا و داود طای و سعید شامی و بکر کوفی و بشر
حافی (۵) و ابوالحسن شری سقطی (۶) و ابی القاسم جنید بغدادی
(۷) و شیخ محمدشاد دینوری (۸) و شیخ احمد اسود دینوری (۹) و

شیخ معمر نجیب الدین (۱۰) و شیخ ابو حفص قاضی (۱۱) و شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی وی از چندین حضرات با برکات نعمت کافی اندوخت یکی از حضرت غوث الدهر جیلی که در خانواده قادری گذشت [ص ۱۸۷] یکی از شیخ ابو حفص قاضی عم خود که درین خانواده مذکور یکی از شیخ ابی الفتح عبدالدین احمد بن محمد بن محمد بن احمد الغزالی طوسی وی از خواجه ابوبکر نساج طوسی وی از خواجه ابو القاسم علی گورگانی وی فیضان دو جانب دارد یکی از شیخ عثمان مغربی وی از شیخ ابو علی کاتب مصری وی از شیخ ابو علی احمد بن محمد رود باری وی از سیدالا وتاد بغداد یکی از شیخ ابوالحسن علی بن جعفر الخرقانی فیضیاب نعمت روحانی از حضرت طیفور شامی قطب حق بابزید بن عیسی بن آدم بن علی البسطامی و فایز منزلت رفیع از شیخ ابوالعباس قصاب آملی مکی بعد وفات شیخ احمد غزالی از شیخ الاوتاد حماد بن مسلم بن رودۃ الدباس وی از ابی سعید محمد مغربی وی از ابی بکر احمد بن عثمان مغربی وی از ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز النمیمی وی از پدر خود عبدالعزیز وی از خواجه ابوبکر شبلی یکی از شیخ معمر محمد نجیب الدین عموی (۱۲) و شیخ الشیوخ شهاب الدین ابی حفص عمر سهروردی (۱۳) و محدوم بهاء الحق ملتانی (۱۴) و شیخ عرف ملتانی (۱۵) و شیخ ابوالفتح ملتانی (۱۶) و محدوم جهانیان بخاری وی نعمات از مشایخ ربیع مسکون یافت (۱۷) و شیخ صدر الدین راجو قتال بخاری برادر محدوم (۱۸) و قاضی علم الدین (۱۹) و شیخ قارن الدین (۲۰) و صاحب کشف و شهود شیخ محمود صاحب طریقت چشت وی باعث ایراد نعمات سهروردی گردید فیضیابی که از پدر و عم خود بوی رسید در شجره چشت مذکور

ذکر فیضی که از خانواده مودود چشتی بشیخ محمود چشتی ایثار یافت بدین طریق که شیخ عزیزالله سبحانه معروف متوکل علی الله سبحانه احمد آبادی وی را صاحب خلافت ساخت وی از خواجه محمد زاهد چشتی و نیز خواجه رکن الدین چشتی کا لشکر مرید خواجه زاهد مدوح وی از شیخ یوسف بن ابی احمد چشتی وی از پدر خود شیخ ابی احمد چشتی وی از پدر خود شیخ محمد چشتی وی از شیخ علی چشتی وی از پدر خود شیخ احمد چشتی وی خلف الرشید حضرت ظل الحق علی الخلق قطب الدین مودود چشتی و شرفیاب دولت حضور جناب رسالت مآب و ندای آنحضرت (ص ۲۱) و شیخ جمال الحق والدین جامع فضایل پدری از شیخ محمود اجازت خانواده مدینی بوساطت شیخ احمد کهنو بران فرود بدین طریق که شیخ از قطب الوقت شیخ احمد کهنو وی از شیخ ابواسحاق مغربی وی از محمد شمس الحق والدین مکی مغربی وی از شیخ ابی العباس احمد بن قریش تلمسانی مغربی وی از شیخ ابی محمد صالح دکاکی مغربی وی از شیخ الشیوخ قطب زمان شیخ ابومدین [ص ۱۸۸] بن الحسن مغربی تلمسانی صاحب طریقت و خانواده مدینی طریق مدینی بچندین وسایل تا مقتدای بغداد سید اوتد و هم بطیفور شامی قطب حق دایزید بسطامی میرسد یکی این که وی از شیخ ابوالحسن علی وی از شیخ صالح ابی بکر بن عربی وی از شیخ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد بن احمد الفیزانی وی از ابوالعالی امام الحرمین جوینی وی از ابوطالب مکی وی از ابوعثمان مغربی وی از ابوعمر زجاجی وی از ابوالقاسم جنید یکی این که وی از شیخ ابو هنری مغربی وی از ابوشعب ابوب صهنای وی از شیخ عبدالجلیل وی از ابوالفضل جوهری وی از ابو عبدالله سبحانه حسین ان بشر وی از ابوالحسن

احمد بن محمد نوری معروف ابن بغوی صاحب خانواده نوری که هم عصر و هم خرقه جنید یست یکی اینکه ابویفرا مجاز از شیخ مسعود اندلسی مغربی وی از ابوابرکات یمانی وی از ابی الفضل بغدادی وی از امام احمد غزالی چنان که بالا درین منزل ذکر یافت یکی این که ابو مدین شعیب مغربی صاحب خانواده فوض برداشت از شیخ ابی بکر طرطوسی وی از شیخ شاشی وی از شیخ شبلی صاحب مقتدری بغداد یکی این که امام محمد غزالی از شیخ ابوعلی فارمدی وی از شیخ ابوالقاسم گورگانی حسب تصریح صدر و نیز از شیخ ابوالحسن خرقانی یکی این که امام الحرمین ابوالمعانی از شیخ ابوالقاسم قشیری وی از ابوعلی دقاق وی از ابوالقاسم نصیر آبادی وی از ابوبکر جعفر شبلی یکی اینکه ابوطالب یکی از ابی الحسن محمد وی از محمد ابن سالم بصری پدر خود وی از ابو محمد سهیل بن عبدالله سبجانه تستری هم عصر جنید یکی آنکه شیخ ابوطالب یکی از ابی محمد جریری صاحب خانواده عیدروسی هم از خانواده مدینی مغربی منشعب بدین طرز که صاحب طریقت سید محمد عبدالله جلشانه یکی ملقب عید روسی سرید شیخ ابی بکر وی از شیخ عبدالرحمان وی از شیخ مولی وی از شیخ علی وی از شیخ علوی وی از شیخ ابو مدین مغربی (۲۲) و ابی صالح شیخ حسن محمد جامع اجازت عمی و پدری و نور بخشی وحکیمی (۲۳) و ابی الحسن شیخ محمد حامل کمالات آبای فایض روحانی از چراغ دهل (۲۴) و ابی یوسف بحیال مدنی (۲۵) و شیخ جهان آبادی راجع طریق نقشبندی درین خانواده (۲۶) و مولانا محمد نظام الدین (۲۷) و مولانا محمد فخرالدین (۲۸) و مولانا شاه نور محمد [ص ۱۸۹] پنجابی (۲۹) و مولانا شاه محمد ملیحان توسوی علیهم الرحمت و الغفران -

منزل یکصد و چهاردهم در ذکر خیر حضرت فقیه بندی
بر طریق تسلسل از حضرت صدیق اکبر یار غار
حضرت پیام بر تا جناب ولایت مآب فخرالعصر والزمان
حضرت مولانا شاه محمد سلیمان بطرز مختصر مع استاد
اکتساب فیوضات از حضرات دیگر وصل

(۱) یار غار جناب فیضآب حضرت سراپا برکت رسول مقبول
سابق در ایمان و تصدیق حضرت ابی بکر صدیق فیضان
باطنی از حضور نبوت یافت - (۲) و صحابی جلیل صاحب عمر طویل
سلمان خیر فارسی با وصف شرف صحابت و جلالت قدر بحضور پیغمبر
شروح صدری از فیضان ابو بکری دریافت (۳) و امام قاسم این عهد این
ابی بکر صدیق باطنی (۴) و حضرت امام جعفر صادق نعمت امامت
آبای از حضرت امام باقر پدر عالی قدر و فیض این خانواده باطنی
از امام قاسم نانای خود حصول فرمود (۵) و طیفور شامی قطب
حق ابو یزید بسطامی وی هم دولت حضور حضرت امام جعفر
صادق نیافت و شرف ظاهری ندریافت - الا از روی قوت روحانی
از حضرت وی مستفیض گردید - اهل صحاح و اخبار و احوال
عرفا و ارباب تواریخ اختلاف دارند در حالات این قطب حق
بانواع و اقسام یکی این که ابی یزید طیفور بن عیسی بن مروشان زاهد
بسطامی دگر اول ابو یزید اکبر و ثانی ابو یزید اصغر لقب دارد -
اکبر معاصر امام جعفر و اصغر متاخر بود - یکی این که اول
سقای امام بود - ثانی عابد یکی این که احدی از بن هر دو سقای
امام علی بن موسی بن جعفر صادق که وی را نیز جعفر گویند
بود - یکی اینکه انتساب ظاهری یا باطنی ابو یزید صادق اصلی

دارد - خلافاً در خلائق شهرت پذیرفت اصلاً استفاقت وی از جعفر بن موسی کاظم بود آن هم بفیضان روحانی از باعث تاخر وی از حضرت معروف کرحی بهر حال از روی تحقیقات حضرات این خانواده و متاخرین ارباب توارخ در این معنی اشتباهی ناشی نباشد که از مشاهیر معروف کبار اولیا او یزید بسطامی یکی بود - کسی که از روح پر فتوح حضرت امام جعفر صادق فیض باطنی بطریق اویسی برداشت در صورتی که دیگری نام زد این اسم باشد آن غیر معروف و غیر مشهور و حکایات و حلال وی در کتب معتدیه فی مرقوم و فی مذکور والله جل شانہ اعم بالصواب و هو المرجع و المآب [ص ۱۹۰] و قطب طریقت ابوالحسن علی بن جعفر الخرقانی وی هم بطرز روحانی و اویسی از یزید بسطامی نعمت یست و توسل ظاهری تا قطب حق از قطب طریقت در بعضی ذخایر چنان در نظر در آمد وی از ابوالمظفر مغلان ترکی طوسی وی از شیخ اعرابی مرید العشقی وی از شیخ محمد المغربي وی از ابی یزید بسطامی قدس الله جل شانہ تعالی سره السامی الا در سلاسل حواجگان زیاده وائل اعتماد فوض باطنی قطب خرقانی از حضرت قطب الحق بسطامی باشد ، زیرا که آخر خودش بدان طریق بود و شیخ ابوالحسن از شیخ ابی العباس قصاب غوث الدهر آملی فراوان منزلت و مناصب جاه یافت وی در طریقت مرید شیخ محمد بن عبدالله مبعانه الطبری مرید شیخ ابو محمد احمد جریری صاحب سجاده ابوالقاسم بغدادی بود - منزل رفیع از قطبی و غوثی نصیب داشت - بعد از وی این نعمات بر حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر مهنوی و حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی تفریق پذیرفت (ع) و قطب الوقت عرف ربانی شیخ ابی القاسم علی گورگانی وی از شیخ ابو عثمان مغربی

قصر عارفان

فیضیاب آن شجره بافیضان ظاهری دست بدست بلا توسل شیخ خرقانی شیخ وی درین شجره تا حضرات شیخ معروف کرخی منتهی می شود آینده خواه به حضرت امام راجع گردانند یا بوسایل حضرات داود طای و حبیب عجمی و حسن بصری به حضرت صاحب ولایت و صاحب خلافت رسانند و نیز ایصال آن با وصف شمول نام داود طائی و حبیب عجمی به سلمان فارسی امکان دارد و از توسط هم یکی از هر دو نیز به صحابی جلیل تواند رسید چنانکه در منزل مهروردی قبل ازین تصریح پذیرفت - الغرض خانواده مهروردی و قادری و چشتی میرسد به علی مرتضی و خانواده نقشبندی به چند طریق میرسد به علی مرتضی و به چند طریق میرسد به صدیق اکبر (۸) و شیخ ابو علی فارسی طوسی وی یکی از شیخ ابوالقاسم قشیری اجازت دارد - وی از قطب الدهر غوث العصر حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن عبدالرحیم بن احمد معروف بابی علی دقاق نیشابوری وی از ابراهیم بن محمد بن محمود شهر بابوالقاسم نصر آبادی شیع خراسان وی از ابوبکر شبلی وی از جنید وی از سری سقطی وی از معروف کرخی بشرف حضور غیر منفصل از نعمت ظاهری فیض باطنی الی الرسول المقبول یکی باطنی از شیخ ابوالحسن علی خرقانی که درین شجره میرسد - شیخ وی ابی القاسم علی بن عبدالله مبدعانه الطوسی الکرگانی باشد (۹) و قطب بزدانی ابی یعقوب یوسف بن حسین بن شعیب همدانی (۱۰) و شیخ عبدالخالق بن عبدالجلیل [ص ۱۹۱] غجدوانی (۱۱) و خواجه محمد عارف ربوگری بخاری (۱۲) و خواجه محمود آجر نقوی بخاری (۱۳) و خواجه علی رامینی معروف حضرت عزیزان خوارزمی (۱۴) و خواجه محمد بابا ساسی (۱۵) و سید امیر مسعود کلال (کوزه گر) بخاری سبو خاری و خواجه بهاءالدین نقشبندی از روح حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی فیض اندوخت

و از شیخ سلطان الدین وی از مولانا شیخ احمد مفتی وی از
 بابا کمال جندی وی از حضرت شیخ نجم الدین کبری خرقه خلافت
 یافت وی از ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی و عمار یاسر و بشیخ
 روز بهان کبر فارسی صاحبان سهروردی و اسماعیل قهری صاحب نعمت
 باب کمیلی و بابا فرخ مجذوب تبریزی چنانکه در منازل ذکر خیر حضرات
 قادری تصریح یافت. شیخ فردوسی مدتی بحضور شیخ روز کسب طریقت
 کرده و بداندی وی شرف یافت در دیار مصر اخذ طریقت کرده
 و نیز در سفر حجاز و عجم اکثر اهل دلان بامعانی را دریافت
 خواجه ابو محمد پارسا صاحب کتاب فصل الخطاب از اعظم خدای
 وی بود (۱۷) و خواجه علاء الدین محمد بن محمد عطاء بارشاد حضرت
 نقشبند از خواجه محمد بن محمود حافظی بخاری مدتی پارسای محمود
 اکتساب فضل کرد (۱۸) و مولانا شیخ یعقوب بن عثمان بن
 محمود غزوی چرخ وی از صحبت یافتگان صاحب خاندان باشد الا
 بعد وی از خواجه عطار مجاز شد و بعضی اجازت نقشبندی بلا
 توسل عطار معتبر شمارند (۱۹) و شیخ ناصر الدین عبیدالله سبحانه
 بن محمود بن شهاب الدین احراری از خدمت خواجه علاء الدین
 شجردوانی هم استفادت پذیرفت و خواجه شجردوانی مانند خواجه عطار
 از مصاحبان صاحب خاندان و نعمت باب از خواجه محمد پارسا باشد
 (۲۰) و مولانا محمد بن احمد القاضی (۲۱) و مولانا خواجگی الله
 بیدی (۲۲) و شیخ خواجه کلان جوپاری (۲۳) و شیخ محمد خواجه
 کلان الله بیدی (۲۴) و شیخ خواجه هاشم الله بیدی (۲۵) و شیخ
 خواجه محمد سنگین الله بیدی (۲۶) و سید شاه محمد محترم الله
 جل عظمت لاهوری (۲۷) و شیخ کلیم الله جل شانہ جهان آبادی
 صاحب نعمت خاندانی (۲۸) و شیخ مولانا محمد نظام الدین

اورنگ آبادی (۱۲۹) و شیخ مولانا محمد فخر الدین دهلوی (۳۰) و مولانا
شاه نور محمد پنجابی (۳۱) و مولانا شاه محمد سلیمان رحمت الله تعالى علیهم
و علی جمیع اهل العرفان محبوب الرحمن -

منزل یکصد و پانزدهم در ذکر خیر حضرات خواجگان
نقش بمدی بر طریق متصل بصحبت جسمانی
غیر منتصل از نعمت روحانی مسلسل و مکمل از
ولایت انساب حضرت علی مرتضی قوه باز وی
مستافی تا جناب کرامت مآب فخر العصر
و الزمان حضرت شاه محمد سلیمان مع اسناد
متداول فیضان و برکت از حضرات دیگر بطرز
مختصر وصل

(۱) حبیب ولایت مآب شی مرتضی (۲) و حضرت امام
حسین سید ثر الا نعمت از وید زرگوار و برادر بزرگوار و
محمدم و جد امجد دود (۳) و حضرت امام زین العابدین (۴) و
حضرت امام محمد باقر (۵) و حضرت امام جعفر صادق علاوه بر نعمت
آبادی از امام قاسم ان محمد فایض وی از صحابی حبیب وی از حضرت
صدیق اکبر (۶) و حضرت امام موسی کاسم (۷) و حضرت امام علی
رضا (۸) و حضرت معروف کرخی علاوه بر امام یکی از بزرگان طای
وی از حبیب عجمی وی از حسن بصری وی از علی مرتضی یکی از
داود طای وی از حبیب راعی وی از صحابی جلیل وی از صدیق
اکبر یکی از داود طای وی از امام علی موسی کاسم تا علی
مرتضی یکی از داود طای وی از حبیب عجمی وی از اصحاب جلیل
وی از صدیق اکبر یکی از سعید شامی وی از حسن بصری وی از علی

مرحمتی یکی از بکر آذنی وی از حسن بصری وی از علی
مرحمتی یکی از شرحاتی وی از فضیل بن عیاض یکی از
مصور خراسانی وی از عبدالواحد بن زبید بصری وی از
حسن بصری وی از علی مرتضی (۹) و سیری مضی (۱۰) و حند
بندادی (۱۱) و ابوعلی رود سیری (۱۲) و شیخ ابو علی کاتب
بصری (۱۳) و ابو عثمان مغربی (۱۴) و ابوالقاسم گورگانی وی
در شجره ثانی ابن خانواده از حواجه ابوالحسن خرقانی بصری (۱۵) و
ابوعلی فارمدی وی هم از شیخ خرقانی وایض روحانی و اجازتی ظاهر
و شیخ ابوالقاسم بصری در رد وی از ابی علی حسن دقوان نیشاپوری
وی از ابی اسلم نصر آبادی شیخ خراسان وی از ابی بکر نسلی وی
از حند بصری (۱۶) و حوجه بصری (۱۷) و حواجه
بصری (۱۸) و حواجه بصری (۱۹) و حواجه بصری (۲۰)
و حواجه بصری (۲۱) و حواجه بصری (۲۲) و حواجه بصری (۲۳)
و حواجه بصری (۲۴) و حواجه بصری (۲۵) و حواجه بصری (۲۶)
و حواجه بصری (۲۷) و حواجه بصری (۲۸) و حواجه بصری (۲۹)
و حواجه بصری (۳۰) و حواجه بصری (۳۱) و حواجه بصری (۳۲)
و حواجه بصری (۳۳) و حواجه بصری (۳۴) و حواجه بصری (۳۵)
و حواجه بصری (۳۶) و حواجه بصری (۳۷) و حواجه بصری (۳۸)
و حواجه بصری (۳۹) و حواجه بصری (۴۰) و حواجه بصری (۴۱)
و حواجه بصری (۴۲) و حواجه بصری (۴۳) و حواجه بصری (۴۴)
و حواجه بصری (۴۵) و حواجه بصری (۴۶) و حواجه بصری (۴۷)
و حواجه بصری (۴۸) و حواجه بصری (۴۹) و حواجه بصری (۵۰)

قصر عارفان

و مولانا محمد انوار الدین دهلوی (۳۷) و مولانا سید نور محمد بیجاپی
(۳۷) و مولانا سید محمد سلیمان تهرسوی رحمت الله جل عظمته - سید
و عالی جمع اهل الایمن بالغسل و الاحسان -

الحمد لله حق شده و امنت عباد و اعاب العباد -

صورت اتمام پذیرف باب اول مشتمل از قصر عارفان بر ذکر
خواوادگان و حالات و حکایات حضرات انسان از جناب مصائب
رسول مقبول صلی الله علی بن نوره عبید و آله و سلم تا حضرت مولانا
و مرشد با حواصی سید محمد سلیمان مدرس الله سبحانه تعالی سرور دهلوی
بر یکصد و پنزده منازل آخر سال هزار و دویصد و هشتاد و هشت
در حضرت دینی مرید و مقتود چنان دارم آید این قصر دل پذیر
عمارت بی نظیر برده باب با یابد - در هر یکی چندین منزل
باشد - الا جمع و سائت احصاء در فراغ دل و یکی جمع حاضر
دارد - علاوه بر این بر اجمع کتب ضروری صحیح و روی خود
چندین سال و اصناف در وسیع و تلاش بسیار و مدوول در حضرت
گزار سامانی که از کسب و ذخایر فراهم شده بود - اندک من اوقات
جمع آن ذبیح رفیع بهر حال از تشدد بیزدی و اعتدال حضرت
گرام اولیا توقع دارم - قدر امکان تکمیل این قصر عباد
پذیرد و حتی المقدور همت و صرفه بر آن گمارد - بن بید - حد
یابد تا موجب آمیزش عصبی بر معاصی بر استمرار باشد - والله اعلم
الوفیق و هو السعید الی دارالامان - نسبی کلام المختص -

تمام شد باب اول از قصر عارفان از دست فقیر حقیر
وامانده بدست نفس شریک حاکبوس آستانه اولیاء الله بالیقین محمد
رکن الدین ابن قطب الانطاط مرشد بر حق راه نای خلاق شریعت

آه حنیق و معارف دسگه مقبول و سمدیده بارگاه رب العالمین
حواجه محمد معزالدین ابن الاقطاب غوثالزمان شیخ المشایخ والاحفاد
سلطان الاولیا الراغب فی الشریع و الطریقت و الحقیقت و المعروف
که حیل قطب محمد اسماعیل حنفی قادری شکاری غزنوی ثم الحصار
رحمته الله سبحانه علیهم -

این نقل اول است از موده خاص که نوشته دست مبارک
مصنف بود - فبر بصد سنت و آرزو از بردارش مولوی علی احمد
صاحب موده در ماه شعبان که روز چهار دهم بوم شنبه ۱۲۹۱ هـ
بود که ختم شد در حصار -

بتاریخ هفتم شوال ۱۲۹۱ هـ در حصار فروزه باصل نسخه که
موده مصنف رحمه الله علیه نقل کردم مقابله بمعیت برخوردار
حافظ جمال الدین کردم -

بِسْمِ فَتَاحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب دوم

در اعلان فضایل هندوستان و شادابی این بوستان ورود و ورود
انبیا و اولیا و شهدا و صلحا و فوحدات نمایان بر دست حضرت
ایشان علیهم الرحمت و العفران و ذکر بعضی ملاحضات صلاحات و
معدلت نشان تا فردوس آرامگاه همه شاه پادشاه مشتمل بر پنج،
منازل -

منزل اول در ذکر حضرت آدم صفی ابوالبشر و بدایت ورود ایشان از جنت، در هندوستان

هر گاه که مقتضای هزاران حکمت بالغ پروردگار حضرت موعود
از ریاض جنت قدم در دنیا نهاد بدایت ورود آن والا بر در
هندوستان بود اسماء ریاحین و انواع اشجار از خند برین با حضرت
وی آمد و اندرین سر زمین انتشار یافت تا سواد هندوستان مانند
بوستان گردید و نیز جمیع حیوانات بوی و بحری بر هدای حامل

وحی ربی در حضور صاحب خلافت ارضی حاضر آمدند و بحسب
 قرب و بعد دست راست وی وحشی و اعلی شدند و در اطراف
 هند سکونت قرار ورزیده ارس رو اکثر از طور گونا و چارپایان
 بوها و درختان خوش و و اثمار زیبا رو نفع رسان خلایق مخصوص
 این دیار شد - در اقلیم دیگر مفقود علاوه بران وسعت و آبادانی
 این ولایت زیاده از ولایات هفت اقلیم و معاون سیم و زر و دگر
 فلزات نادر صفات و حوهر نفس فایق بران قیام حضرت آدم
 هم-رین در اتفاق افتاد و بعد انقراض زمین [ص ۲] حیات آن
 برگزیده ذاب نوبت محانت سز درین زمین داد الان قبر شریفش
 در حزایر سر اندیب بحر جنوبی هند لای کوهی پس معروف
 به مکه آدم یا قم -

منزل دوم در ذکر حضرت شیث که نبوت و ریاست
 بطریق وراثت از حضرت آدم یافت و قبر وی در
 هند واقع

بعد حضرت آدم نبوت و ریاست بطریق وراثت بحضرت شیث
 علیهما السلام رسید وی نیز در ولایت هند استمرار داشت مدفن وی
 در دیار شرقی هند واقع -

منزل سوم در ذکر حضرت نوح که در هند رسیده هنگام
 طوفان قابوت آدم در کشتی در آورد -

در ایدم وقوع طوفان عالم سوز حضرت نوح در هند گذر آورده
 قابوت حضرت آدم را در کشتی در آورده بعد نجات ازان آفت باز
 بر جای مذکور گذاشت خواهی بر کوهی دگر -

منزل چارم در ذکر حضرت سالار اسحاق نبیره حضرت
نوح که در هند اقامت ورزید

سالار اسحاق نبیره حضرت نوح در دینار هند و مت و زرد
زبیر که وی مع اولادش در نواح - نیر و اف -

منزل پنجم در ذکر ایمان بعضی از اهل هند
از روی معجزه شق القمر

در وقت نبوت جناب رسول مقبول بعضی از اهل نجوم صاحب
علوم و اصحاب ریاست آمدند و مع علماء قوم سرف ایمان آوردند -

منزل ششم در واقعات عزیمت سر لشکران
عرب برای تسخیر دیار ششم از سال سی ام (۳۰)
هجرت نبوی و رسیدن افواج مأموره در چهارده
سال تا کابل و در ضمن آن چند فصول است

و بعد از آنکه از آن سال سی ام در هجرت نبوت
حضور حالات عالی برای تسخیر دینار هند و نواح
هند و نواح اول بعد از آنکه بعضی از سربازان و
بجای وی مقرر داشتند که حسب امر در میان
طهرستان سکر آراستند و دلاوری اهل دینار و نواح
که بکنجه آن شهر استراحت نمودند و در میان
جانب علی مرتضی قوه بازوی مصطفی و صاحب زاده عالی تبار
اسم حسینی درین یورش سربازان و در آن عرصه مجاهدین
عاصر با لشکر عالی از راه کرمش دیار سمرقند و سمرقند
کردند و خود را بعد موافقت بعضی از عمایه طوس و سمرقند

بمالک سرخی و هرات و باد غیس و غور و غرستان و مرو و طلفن تا بیح رسد [ص ۳] و قیس بن هنیم و اخف بن قیس و خالد بن عبدالله جیسانه جدا جدا آمدیم و منتقل کرده خود عازم حج شد درین ضمن عبدالرحمان بن ربیع که از حضور خلافت پناهی عزم غزوه بیح بود سعادت یافت و فارغ یکی از امرای عجم باحتماع منتشران زمان خلافت حضرت فاروق فاتح بمالک فارس پرداخت و بر لشکر اسلام تاخت یکی از رفقای اخف بن قیس حاکم نیشاپور سر وی را دفع ساخت و بحسن این خدمت خدمت حکومت خراسان یاب در سال چهل و چهار هجری امیر شام زید بن ربیع حاکم بصره و خراسان کرد عبدالرحمان یکی از سر لشکراسان فتح کابل کرده سرکشان آن دیار را مطیع و منقاد زید گردانید العرص حاصل کلام لشکر اسلام در مدت چهارده سال تا کابل رسیده بود که زید مدد نور مهدی آسمانی جان داد بداد شاه عبدالله جیسانه پسرش را حکومت بصره داد و از طرف خود سیم گیلانی را رسان فرستاد که توده امر شام را مرضی صعب روداد حالا اس منزل را بحسب ضرورت وقت مشتمل بر پنج فصول کرده می شود -

فصل اول در وصایای امیر شام در حالت بیماری برای فرزند شقاوت پیوند

در سال شصت از هجرت امیر ممدوح بر بستر بیماری و ناتوانی فتاد اکثر اندران حال فرزند شقاوت پیوند را پند و نصائح می داد روزی گفت که ملک و دولت را بر تو راست کردم و سرکشان عرب را در کنند متابعت تو در آوردم بعد بمات ما بر تو هیچ کسی مخالفت نرورد مگر حسین ابن علی مرتضی و عبدالله جیشانه

بن واروی و عبدالرحمان ابن الصدیق اکبر و عبدالله جل عصمت
 این زیر اما حسین از اهل عراق فراع نیابد که بر نو خروج نماید
 و در صورت خروج هرگاه از روی تأیید عیسی بروی ظفر پای ر
 وی غنو کنی ازین رو که نیره جناب رسول مقبول باشد و این
 عمر چون در عبادات ذکر و شاغل که هوای خلافت در سر
 در هرگز وی باصرار کسی هم خلافت قبول ندارد مگر و قیسه
 جمیع اهل اسلام از روی انفاق طایب وی شوند و این معنی هرگز
 امکان ندارد و عبدالرحمان همی عالی ندارد اکثر صحبت با زدن
 دارد از وی نرسی مدار الا این زیر مانند روباهی در فریب در
 آید و اگر فرصت و فایوی وقت بابد چون شیری دمان مقابل
 شود هرگاه بروی دست پای پاره پاره کنی [ص م] بعضی از
 اصحاب تاریخ بر آنند که امر شام ابن وصیت با صعاک این مس
 یکی از مخصوصان یزید پلید گوش گذار ساخت - باعث بودن آن شکار
 در آن روز وقت وصیت شکار بود والله سبحانه اعلم -

فصل دوم در بعضی حالات امیر شام

وی هر چند از اصحاب جناب رسالت مآب و صاحب فضائل بود
 مدت چل سال حکومت و امارت شام داشت ، بیست سال بعد از
 مصالحت و تقویض جناب امیر المومنین حضرت امام حسن و بیست
 سال قبل از آن باطاعت خفای راشدین و بغاوت از جناب امیر المومنین
 علی مرتضی مدت حیاتش زیاده از هشتاد کلید الا حرکت نشانان
 و ناپسندیده مخالفت امیر از وی وقوع یافت یکی اتهام باطل
 شرکت از روی ترغیب و تحریص و صلاح و مشورت در قتل
 حضرت عثمان بجناب علی مرتضی دوم بغاوت با صاحب خلافت

صوری و معنوی بطمع دنیا سیوم مصالحت حضرت امام حسن
بوثایق دروغ برای نفس و هوا چارم قسیم امام مدوح برای
فراغ خاطر پنجم تقرر ولیعهدی بنام پسر بر گوهر نالایق
از شیاطین روی زمن فایق ششم وصایای فساد آمیز وقت آخر
صاحب تاریخ حقیری گوید علاوه این شقی ابدی که بر جای پدر
بوده روی خود بدارین سیاه کرد امیر شاه را دو پسر دیگر بودند
عبدالله سبغانه و عبدالرحمان -

فصل سوم در قول اجتهادی امیر شام

حافظ آبرو در تاریخ خود می نگارد که بعضی از سرفا و
صلحای اهل اسلام امیر شام را در مخالفت و بغاوت با علی مرتضی
مجتهد می دارند و قرار دهند که خطای اجتهادی وقوع یافت
ظاهر باد که این غایت تغافل و تجاهل باشد -

فصل چارم در انتظام ما بعد امیر شام

بعد ممات امیر مذکور عمر بن سعید بن ابی العاص بر حکومت
و ایالت خراسان قدرت یافت و بعد چندی از وی سلیم ابن زیاد
قابض گردید، از عابد لشکریان وی یکی از کبار شرفای عرب مهلب
بن ابی صفری بود که از ولایت مرو با غازیان نصرت
قرین بعد ضبط حدید کابل و زابل قدم در هندوستان نهاد
نواحی سند و دیار ملتان را مسخر گردانیده قریب دوازده
هزار حواری و علمان در بند آورده بعد تاخت و تاراج معاورد
خراسان گردید و اکثر از اطراف کابل در قتل [ص ۵] ایمان در
آمدند - سلیم ابن زیاد بعد معاوت مهلب از بن دیار یزید ابن زیاد

برادر خود را حاکم سیستان قرارداد ، همدران اوقت متصرف کابل که اطاعت ورزیده و ابو عبیده بن زیاد برادر ثالث سلیم را بر خود حاکم گزیده و در قید شدید در آورد - انحراف و بغاوت کردن گرفت هر دو برادر متفق بوده بر وی لشکر کشی کردند و بعد هزیمت از روی مصالحت عیوض ادای پانصد هزار درهم برادر مجبوس را مخلص کرده آوردند و حکومت کابل بر خالد بن عبدالله جلشانه بن خالد بن ولید مقرر کردند وی بحرب مخالفان پرداخت و تسلط کامل یافت الا در قریب ایام معزول شد و از بیم حاکم جدید و تزلزل بنی صفیان با معیت عیال و اطفال و برادران و خویشان و اکثر شرقای عرب و عجم که از رقی و متوسلان وی بودند مراجعت بعراق عرب دشوار دانست لاجرم بدلات و رهنه فی اعیان کابل بالای کوه سلیمان که در وسط ملتان و پشاور واقع همگنان اقامت ورزیدند و با فریق افغانان هم جدی خود که در حوالی خاج و غور و کرمان و پشاور و کوه فیروز و کابل و زابل سکونت پذیر بودند خویشی و پیوند کردند -

فصل پنجم در ذکر فریق افغانان و منزل و ساوای ایشان

واضح باد که فریق افغانان از قوم بنی اسرائیل اند هرگاه که بر تخت نصر مجوسی پادشاه بر دیار مصر دست تصرف یافت دوازده هزار فضیلا ی قوم را زیر تیغ بی دریغ از روی ظلم و ستم در آورد و بقی را خارج از دیار کرد بعضی در عرب و بعضی در عراق و بعضی در جبال غور در کوه فیروز آمدند - در زمان نبوت جناب رسول مقبول ازین فریق ولید ابن ولید بن مغیره که هم شرف قرابت با یکی از ازواج نبی داشت و خدمت از آبا و اجداد سپاه سالاری قریش از

جانب ابوجهل و اوسنیان فرمان روایان عرب مغرب لاسکر اسلام
آماده محاربت سید الا بیآوری طالع سعید ووبراه سید مشرف باسلام
گردید خالد برادر خورد حقیقی وی که از سران عمده جیشی قریش
بود بسی از اسلامیان را در قل در آورد بعد رفع جدال و قتال که
بصلح گرائید میخواست که بحضور هرقل قیصر روم بد نجاشی شاه حبش
پناه برد ، حسب ارشاد نبوی ولید وی را نزد خود طلب فرموده
مشرف باسلام گردانید - جناب رسالت بوفور شجاعت هر دو برادران
تحسین و آفرین گفت و خالد را بخطاب سیف الله جل عظمت
[ص ۶] مخاطب گردانید و الحق که در ایام نبوت و خلافت فتوحات
نمایان بردست هر دو برادران ظاهر و پدیدار شد - خالد بعد سرف
ایمان کثافت خود جانب قباہل هم جدی خود که در حبال عور
و کوه فیروز پور و کرمان و دامغان و کرد و نواح آن بعد
پیشانی وقت پادشاه مجوسی جمع آمده رخت امامت افکده بودند
نوشت و ایشان را ترغیب قبول دین متین کرد - آن جماعت پذیرا
کردند و بزرگترین آن وبایل شخصی بود که قیس نام داشت -
حضرت خیرالبشر بعد اطاعت و قبول اسلام وی را ملقب عبدالرشید
ساحت - الحاصل خالد ابن ولید در خلافت حضرت عثمان برحمت حق
پیوست - عبدالله جل شانه و عبدالرحمن پسران وی ذی اقتدار ماندند -
خالد سکونت پذیر کوه سلیمان حلب الصدق همین عبدالله جل عظمت
پسر کلان خالد سیف الله جل شانه بود - ابن ماحصل تحقیقات
که بابت نسب و حال فریق افغانان از روی تصریح خواجه
نصیرالدین محقق طوسی صاحب کتاب اصناف المخلوقات ملا
حمداالله جل شانه مستوفی صاحب تاریخ گزیده ثابت می گردد صاحب
مجمع الانساب هم نسب عبدالرشید قیس بوساطت حضرت یعقوب تا

قصر عارفان

بحضرت آدم علی نبینا وعلیه السلام رسانیده و حکیم ابوالقاسم و جامع مخزن افغانی نیز تائید این تحقیقات می رسانند و برهن اتفاق اکثر ارباب تواریخ باشد الا صاحب کتاب مطلع الانوار می نگارد که فریق افغانان از نسل قبطی فرعون اند و تئیکه حضرت موسی کیم بر قبطیان غالب آمد اکثری متعلی بدین موسی شدند و اکثری بافراط جهل رو بفراز نهادند و در کوه سلهن و کوه فیروز سکونت کردند و بعضی از اصحاب تواریخ و رسائل مختصر خالد بن عبدالله سجده را که در کوه سلهن در سل سوحهلی سپارد مگر فراست وی بدلیل غور و کوه فیروز بسیم دارند و نیز سرحدل آن قوم عبدالرشید قیس را باور دارند - الا صاهرأ غیر واقعی است خالد بن عبدالله حل سانه پلا شک و سانه از اولاد خالد بن سعد مخاطب بسیف الله سجده بود علی استوار در هر جا از کتب عارفان نبوی و خلفای مصطفوی و دجیر است اسماءالرحمان و تواریخ عرب و عجم صاف مرموم و مندرج که بعد فتوحات نمایان در مارندران و خراسان و آذر سجان و طبرستان خالد سلف الله سجده در سال بست و یکم از هجرت اوسط حلامت حصرت عثمان راهی [ص ۷] خالد برین گردید دویسر آمدار از وی یادگار شده یکی کلان عبدالله جلسه و یکی عبدالرحمان - هر دو ا حضور حلامت صاحب منصب و حکومت شدند عبدالله سجده در عراق و عبدالرحمان در نساپور حاکم و امیر شدند و حامد بن عبدالله سجده بعد فوت پدر چندی بعد امارت و ایالت بدری یافت از جانب مسلمانی زیاد بهحکومت کابل سر بر افراخت و حنان که سید و حندان که شاید نظم آن نواحی بعمل آورده بوجوه معدوده که در فصل چهارم این منزل تصریح پذیرفت کوه سیاهان را مندرج خود تحت و بعد

انداخت رحل اقامت و جمعیت و فراغ خاطر یک بار دگر بدیار سام
رفت و بر بصره حاکم ماند. پس از وفات مهلب بن ابی صفری فاتح
اول هندوستان و تجاوز سال هجرت از هشتاد معاود دارالامان خود
گردید و در معیت وی اکثری از قبایل بنی اسرائیل عرب هم قوم
و هم نسب وی بدریافت لطافت آب و هوا و نضارت این کوه سلیمان
خیل خیل با اهل و عیال در این دیار منتقل و رحیل گردیدند.
کثرت اولاد خیل رشیدی و خالدی و ولیدی و جدیدی در
چندین مدت غیر متجاوز از پنجاه سال اقتضای آن کرد که مواضع
بسیار از ایشایان در دامان و کرمان و ستوران و پشاور و بکر و
سند آبادان شد. در جبال پشاور حماری راست کرده ولایت رده را
در تصرف خود آوردند. ولایت رده عبارت باشد از کوهستان مخصوص
که ابتدای آن طولاً از سوار بجور تا آبادی سیوئی تابع دیار بکر
باشد و عرصات از اطراف باها حسن ابدال تا کابل و قندهار در وسط
حدود این کوهستان واقع چندین بار راجگان نامدار لاهور باافغانان
بروز جنگ وجدال بر روی کار آوردند. فریق کهوکههران نیز
باافغانان همدستان شدند و اعانت و امداد کردند. آخر بار
چاره کار در آن دیدند که راجگان مذکور در سال یکصد و چهل
و پنج هجری بعد تمادی محاربات چند سال و هفتاد بار جدال
و قتال این حدود معدود را مع لمعان و ملان سران افغان حوالت
کردند بشرطی که محافظت سرحد نمایند و لشکر اسلام را درین
نواحی گذر کردن ندهند.

منزل هفتم در ذکر ملک عمادالدین محمد قاسم
معروف ابوالقاسم خواهر زاده حجاج ابن یوسف سقفی

و خیل و تبار وی از فریدی افغانان که در کوه سلیمان
و خیبر و اطراف ولایت رده و حدود لمعان و ملتان
قابض شدند

در حکومت [ص ۸] ولید بن عبدالملک مروان که عمل در
آمد زمان پدرش عبدالملک مذکور امارت و ایالت دیار حرامان و
عراق بر حجاج ابن یوسف سفی استقلال پذیرفت ملک عمادالدین
محمد قاسم معروف ابوالقاسم خواهر زاده حجاج مذکور در سال هشتاد
و شش هجری نبوی قوافل اسلام از باد عیش و هرات و خلیج و
غور و بلخ فراهم آورده بر مملکت هند تاخت آورد، از راه سند گذر
کرد بمرق ریزی تمام ولایت کیچ مکران را در تصرف آورده
اطراف و کوه سلیمان تسخیر کرده باز گشت - بکوشش درین پورش
چندین قبایل عرب عجم که از نی اسرائیل پراگده حور و یداد
بخت نصری بودند بوادید جمع و خیل رشیدی هم قوم حود و آب
و هوای این کوه پر شکوه طیب خاطر در کوه سلیمان و خیبر
و اطراف ولایت رده و حدود لمعان و دیار ملتان قابض شدند و با
خیل و تبار مقیم شدند و با گروه رشیدی و خالری قرابت کردند -
سکان قدیم و جدید را نیز ازین قیام غازیان ابوالقاسمی و بند و پیوند
اولاد تقویت افزود تا بعد مرور چند سال بعنوانی که در فصل ماقبل
این منزل گنشت صاحب اقتدار شدند -

منزل هشتم در ذکر حضرت با برکت امام محمد
عبدالله صبحانه ناصر الدنیا والدین امام محمد باقر ابن
امام زین العابدین ابن امام حسین ابن علی مرتضی قوه
بازوی مصطفی و ذکر خیبر حضرت بابرکت امام محمد

ابراهیم شجاع الدین والدین مخاطب بقدوة الفقهای
عصر ابن امیر ابونصر عبدالله جل شانہ بن امیر قاسم
زید بن سیدالعلماء امیر ہاشم بن امیر سید ابوالمفاخر
علی بن ابو علی زید بن امام حسن بن علی مرتضیٰ قوہ
بازوی مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مشتمل بر ۵۰
فصول بعضی مختصر بعضی طول -

رہی کہ ر مزار دایض الدین ہر دو حصرات ثلثہ، ربعی :

امام ابراہیم و ناصر الدین و زمان
نور دو جهان دو چشم جسم انسان
خوش صالح صوفی بہت کہ سعدین شرف
در برج یکی مزار کردند قرآن

فصل اول در تعداد اولاد حضرت امام باقر و حالات
اعجاز صفات حضرت امام ناصر الدین از صغر عمر و گذر
در واسط بعد نجات از آفات و بعضی از برکات و تصرفات
آن والا قدر و حصول ملازمت برادر اکبر حضرت امام
جعفر برسیدن خبر فرحت و قبول دامان [ص ۹] و تدبیر
عزیمت ہندوستان حسب بشارت و بقصد شہادت تا
وقت آخر و منتهای سفر حسب روایات صداقت آیات
ہر یک کتاب تواریخ و انساب و بیان قسم شرعی ابن
ابوالخیر شامی سفیر واسطی حاضر دربار عباسی و
اندراج امام ابوالفضل در تاریخ فصلی و تصریح صحیح
شیخ محمد ابواسحاق کرمانی

حضرت امام ناصر الدین خال بزرگوار و حضرت امام ابراہیم

خواهر زاده آن نامدار باشد اول از اولاد سبط دوم و دوم از اولاد سبط اول حناب رسول مقبول، حالا باید دانست که حضرت امام باقر را پنج پسر بودند (۱) اول حضرت امام جعفر صادق (۲) دوم عبدالله سبعمانه (۳) سوم عبدالله جل شانه (۴) چهارم ابراهیم (۵) پنجم علی کدای کرب السوارخ والا نسب و الافق المبین ما در امام عبدالله جلشانه خلف سوم که مراد از امام ناصرالدین والدین سونی بتی باشد دخت حکیم بن سفیان بود هر که حضرت امام در نشا‌پور آمدید وی را دو سال عمر بود هنوز از شیر نوشی جدا نکرده بودند با مادرش وی را عقب گذاشت بعد چندی بشوق دیدار وی را هم آنجا طلب فرمودند در اثنای راه درهای عظیم حایل بود، آب سیار داشت چون بالای کشتی سوار شدند باد مخالف وزید طوفانی در گرفت کشتی در تلاطم افتاد هر چند تدابیر شایان بعمل آوردند و آشنایان بحر دست و پا زدند روی نجات ندیدند آخر نوبت تفریق و هلاکت و تباہی رسید - اندرین انقلاب امام ناصرالدین با بی بی حلیمه دانی خود بر یکی از طبقات کشتی بر روی آب روان شدند - بعد چند روز محض از قدرت قدیر کار ساز بحضرت و حمایت وی سلامت و تندرست در سواد شهر گذر فتاد - بجه اسماعیل ابن موسی که از عاید تجار و صاحب وقار دیار و جوار واسط بود از کنار بحر بی بی حلیمه و صاحبزاده را بساحل نجات بر گرفت و بوضوح حقیقت حال ماسد گل خدن بشگفت و ذوالعقار حیدری و انگشتی که از حضرت امام باقر یادگار و با صاحبزاده عالی قیام بود بر صداقت بیان بی بی حلیمه شاهدان عادل یافت - قدوم ایشان باعث وفور برکات پنداشت، بهزادان اعزاز و اکرام بشهر خود برده در اخفا داشت - بدین خیال که اگر امام وقت خبر یابد وی را طلب دارد - این سعادت از دست

رود و حکایت تفریق کشتی ورنای امام و عدم حفظ احدی از اصاغر و اکابر حاضرین این در اصراف و جوانب شهرت گرفت چنانکه نادرالعصر [ص. ۱] ابودر باعی بسطوری در تاریخ العالم وفات ایشان از روی تفریق درج کرده و آن کتاب بوا دید امام نیز در آمد - اهل واسط آنقدر معتمد و مسند صاحبزاده والا نژاد بودند که هر روز صبحدم بزیارت وی آمدند و بعد آن نهار و بهر خود مصروف می شدند - حکایت زمانی واسطیان با قوافل معربان بضرورت جانب ولایتی خراسیدند - حضرت صاحبزاده را نیز در معیت خود بردند، هنگام معاودت در اثنای راه چندین از قطاع الطريق مزاحم و متعرض حال شدند و در پی انتزاع مال و متاع تجارت گردیدند - ناگه فوج جبار بر اسبان عربی نژاد سوار بافسری سواری بر ابلق خوش رفتار پدیدار گردید و ندای غیب رسید که لشکر علی مرتضی بمداد و اعانت فرزند خود وارد شد - بفر آن راه زنان رو بفرار نهادند حکایت مذکوره ابن ابوالخیر شامی سفیر واسطی حاضر دربار خلفای عباسی بحضور خلافت از روی قسم شرعی آشکار گردانید - امام ابوالفضل در تاریخ فضلی بروایت معتمدین حاضر دربار سلطنت خلفا ارقام می نماید با دگر حالات قدرت طراز تصرفات صاحبزاده و شیخ محمد ابو اسحاق کرمانی در تاریخ خود مخصوص یک باب در فضایل و کمالات و خوارق و کرامات امام ناصرالدین بحسب مشاهدات عماید واسط می نگارد - حکایت هرگاه امام صاحب شعور گردید حسب تجویز ارباب اعتقاد واسط مولانا محمد ابن مبارک بغدادی که از فضیلتی دهر و کمالاتی عصر بود برای تعلیم آن واجب التعظیم رسید وی چندی مصروف تربیت ماند آخر ضبط اخذی نعمانی و برکاتی که در ضمن تعلیم وی مکشوف و مفتوح می گشت

باغیاری کردن نتوانست - واسطیان که قیام حضرت امام در آنجا باعث انبوع فیضان و فتوحات دارین می شدند بایضاح این افشا که از مولانای ممدوح صورت گرفت فهمیدند که اندکی راز پنهان عیان شد عجب ندارد که آینده ازین زیاده برین افشای راز خواهد گردید و دولت ملازمت صاحبزاده مفت از دست خواهد رفت - امام وقت وی را بحضور خود طلب خواهد داشت و اینجا هرگز نخواهد گذاشت - ازین معنی بخیالات چند در چند در پی قتل مولانا شدند هم از تصرف حضرت امام بود که مولانا خبردار و از بعد اهل واسطه در خواب غفلت بیدار گردید و از روی قابوی وقت راه فرا وازید و در محلت حراسان رسید حکایت خون حضرت امام باقر در سال یکصد و هجده [ص ۱۱] بعالم عقی خرامید و حضرت امام جعفر صادق بر سجاده امامت جلوه گر گردید حسب افشای مولانا محمد که خبر زندگی و سلامتی امام ناصر الدین و قیام در واسط برلسان مردم حراسان انتشار یافت حضرت امام جعفر هم دریافت و معتمدین در واسط فرستاد واسطیان اعتراف کردند و امام ممدوح را بعز و آبرو در حضور امام وقت رسانیدند - برادر والا پدر یک سزل برای استقبال برادر عزیز تشریف آورد بدیدار فرحت آثار شاد شاد گردید بعد چندی امام از امام وقت رخصت گرفت و در موضع دامان که آخر مشهد آباد نام یافت - مکونت ورزید - باقضای مدتی حضرت امام جعفر صادق با تحف و هدایای بسیار امام سید ابوالمجد شجاع الدین والدین ابراهیم را که خواهرزاده حنفی امام ناصرالدین بود پیشگاه وی در دامان فرستاد - امام سید ابوالمجد امیر ابراهیم بحضور خال بزرگوار آمده چنان مبتلای محبت و الفت وی گشت که همانجا عقد اقامت بست و

هر دو حضرات در خاندان کیانی کیتادی کتخدا شدند - خواهرزادی بانوی امام ناصرالدین با سید ابوالمجد امر ابراهیم منعقد شد - آن موضع باضافات از حضور خلافت برای مصارف هر دو حضرات قرار گرفت هر دو صاحب اولاد شدند - حسب تفصیل دیل امام ناصر الدین یکی ابوالاشجع یکی قاسم اسماعیل یکی حسین ذواشهب یکی بی بی آسنا امام ابراهیم یکی ابو عبدالرحمن با ابو عداثه سیدانه حسن یکی بی بی خدیجه - حکایت روزی هر دو حضرات در خواب دیدند که در محفل فردوس منزل جناب فیضآب حضرت فخر کامیاب اصحاب کبار اجتماع دارند و باهم بر زبان می آرند که از عبادات و ریاضات کدام قاضی تر باشد - هر یکی حسب رای صواب انتمای خود فرماید قدوه اصحاب حضرت عمر خطاب گفت که لیس العبادت مثل الشهادت و جناب علی مرتضی نیز چنان ارشاد کرد باستماع این کلام هر دو امام عازم شهادت شدند بعد بیداری هر دو صاحبزادگان اراده واثق کردند و در خواطر خود قرار دادند که اطراف هند و سند رویم و در پی شهادت شویم - بشهرت این خبر اکثر اشخاص بردست ایشان بیعت آوردند و اسباب سامان سفر با چند هزار سوار و پیاده آماده کردند و عرضداشت مشعر این سرگزشت [ص ۱۲] و حالات بدست عامر بن نوفل و ابوالصفر و بلال بن اسماعیل واسطی بحضور امام وقت فرستادند وی بدریافت این معنی امام موسی کاظم فرورد خود را باهدایای لایق نزد ایشان فرستاده پاس خاطر تاسست و حسرت در مفارقت هر دو عزیز تحریر کرد - بعد توقف چند روز امام کاظم منصور حضور بدرگشت و عم و برادر را بخدا سپرد - حکایت هر گاه هر دو حضرات بار مجاهده بر خود قبول کردند در دل قرار دادند که دارای قنوج

قصر عارفان

سر آمد راجگان هندوستان باشد براه راست بوی رسیم و در اثنای
 راه با دگرو متعرض نشویم - الغرض با هزار سوار جرار در غزنی
 رسیدند چون از غزنین راهی آینده شدند جمع سواران از معیت
 حضرات امام اخفا ورزیدند، صرف بقدر شصت و شش رفقای نامدار
 و با شعار باقی ماندند - امام ناصر الدین امام ابوالمجد امیر
 ابراهیم شریف ابوالبرکات بن امیر ابی طلحی بن امیر عبدالله سبغانه
 بن امیر عبدالرحمان بن امیر المومنین شیخ الصاهر بن والانصار
 بکر الصدیق صاحب الفار سابق الایان و التصدیق رفیق سیدالابرار
 که شرف قرابت دامادی با حضرت امام ناصرالدین داشت - امیر
 سید رماح - خواجه ابوالفضل خاوند بکری - خواجه عبدالرحمان
 زید - حارث بلال بن اسماعیل واسطی - سیدان - ابوب - سعد -
 ابوالفارح - فرح - ذیل - فانون طویل بخدانی - قاهن قیصر بخدانی
 ابوالمکارم - ابو جمیل واعظ موحدی - خلیل مقدسی - فرخ ثانی
 ترکی - بهرام ترکی - خواجه محمد جلیل احمیل بزدی - خواجه حزیل بزدی
 و جزیل هر دو برادر حقیقی بودند - احمد نشاپوری - قامون نشاپوری - صالح
 نشاپوری اسلمع نشاپوری - حلان نشاپوری - هر پنج برادران حقیقی بودند -
 بهروز - قاری معاد مفسر - محمد شریف - فضل شاعر - امیر
 نصیبی بدیع مغربی نحوی فضال محدث و شیای - شهاب نوفلی - ابودر
 بن غماری - ابو الاحد مسری - قریش شعبانی - قرب نور عراقی -
 خواجه شاه عراقی - رمال کرد - جمشید عراقی - فیروز اصطخری -
 فیروز ثانی اصطخری - ابوصفر اصطخری - عرب ملک رے - شهاب الدین
 محدث عثقلانی - ابوموسی مصری - فریدون کیانی - مهتر رشید
 قنداقی - مهتر جوهر بندی فرنجی - مهتر فتح فرنجی - مهتر عمر
 حبشی - مهتر رمال - مهتر سلیمان کوهی - مهتر شادی رنگی - مهتر رلال

سهاوندی - مهتر شبلی - مهتر مسور برشالی - مهتر ایمر هندی -
 مهتر قاسم تر کستانی - مهتر رشید تر کستانی - متر اسود حبشی - [ص ۱۴۰]
 مهتر احمد رومی - مهتر غراب حسنی - صاحب علوی - حکایت بعد
 اخفای هزار سوار و بقای صرف شمس و شش رفقای و امداد هم عزم
 جزم که معصر برفت و کثرت انصار بود قایم ماند - المختصر منزل
 در منزل بر کنار بحر ذبح شدند - کم آن دیار رسم ضیافت و
 مهمانداری بر روی کار آورد الا هر یکی از خواص و عوام این دیار
 بوا دید صورت اسبان و کسوت سواران متعجب می بود - ایشان هر یکی
 را پاسخ می دادند که سوداگرانیم برای فروختن و تجارت اسبان
 بکنوج می رویم که دارای آنجا سردار جمیع راجگان هندوستان باشد
 حسب دلخواه ماقیمت خواهد داد - اندران زمان رسم و قاعده چنان
 بود که جز فرمان روابان اقلیم کسی بر اسبان سوار نمی شد و چنان
 عربی شراد نسل بهراد اندر هند هر گر میسر نمی شدند -
 حکایت در چند روز آخر ماه حج سال یکصد و چهل و شش
 (۱۴۶) بعد از طی منازل و قطع مراحل در آبادی سونی بت وارد
 گردیدند، جای که مشهد و آستان حنت تو امان حضرت امام و شهدای
 کرام واقع معبدی بود معروف بهمان رای زنار دار خلافتی فراوان
 هر روز صبح و شام برای طواف اصنام آن مقام می آمدند و هم زیر
 آن عمارت رفیع سکونت زنار دار مذکور بود امیر ممالک نصیرالدین
 از روی محنت تمام آن را بسی خود برانداخت و اراضی آن را
 حسب فرمان خلافت مهزالدین سام عرف شهاب الدین غوری در
 تصرف خود آورد - ازان وقت نشانی ازان نماند فرود آمدند حکایت
 ارحن دیو حاکم آن دیار بود در نسب عالی تر از اکثر راجگان
 هند قراست دامادی بهداری دهلی داشت و در لهراره چند گروه

قصر عارفان

سوفی بت ریاست گه وی بود بعد فرود این حضرات وی را خبر رفت که چنان جوانان زیبا و دلاور و اسپان تیز رو خوش منظر و ملبوسات عجایب و سلاحات غرایب وارد حوالی مندر بهمانرای شده‌اند و تقریب تجارت اسپان عزم قنوج دارند. وی یکی از صاحبان خود را درین کاروان فرستاد و پیام داد که یکی ازین جماعت نزد ما رسد تا حقیقت حال از وی واضح شود چنانکه بر طبق رسیدن فستاده مهتر ملک جوهر که زبان هندی خوب میدانست و هم کلام کردن را هندیان می توانست با وی رفت. ارجن دیو از وی حال دیهانت و بهر تمام حضور خود جاداد و گفت که شما را ضروری ندارد که تا دارای قنوج روید می خند هر چند که در [ص ۱۳] حسب حال از روی مناصب جاه و اقبال بر ما بر می دارد الا در شرافت نسب هرگز از ما بالاتر باشد. عربی نژادان شما را ما خریداری سازم و قیمتی که حصول آن از حی حد طمع دارید المضاعف آن دهم. ملک جوهر بر زبان آورد که آقای ما قبول ندارد که این گوهر گران بها بدیگری سپارد. لاجرم وی را رخصت کرد الا محافظ چند گذاشت تا هنگام عزیمت آینده سد راه شوند روز دوم ارجن دیو بذات خود با عمایب قوم بر فرودگاه آمد و محاصره کاروان کرده تهریر کرد که شما را هرگز از اینجا رخصت آینده ندهم تا وقتی که رضای ما را پدید سازید مهتر جوهر و مهتر ایمن که از باعث هندی نژادی ترجمان کلام طرفین بودند سوال و جواب میکردند که آقا و مالک ما می فرماید که مایان از دیار خود عزم بالعزم در خواطر خود برار داده ام که تا قنوج رسیم در اینصورت محمود میدارم که همان آرزوی ما بر آید و صوابدید نباشد که مایع و شرای موعود با دگری کنم. دگری

ارجن دیو بر آشفته و گفت که گردها گرد این جماعت محاصره قاهره بعمل آرند تا که احدی ازین جایگاه واسپی ازین پایگاه برون حراسیدن نتواند مدت چار یوم درین گفت و گو بسر گردید. هندیان علی الاعلان بر زبان آوردند که برضا قبول احکام مانسازید اگر بزور تیغ بیدریغ اسهان شما متزع سازم. حکایت چون نوبت درین قیل و قال فریب بجدال درآمد حضرات امام بصلاح و انصواب رفقای کرام در ذهن خود قرار دادند که حالا هندوان راه آمد و رفت بر ما مسدود گردانیدند و از اینجا باوجود منت و الحاح رفتن نمی دهند. مقصود ما بهر حال حاصل آرزومند شهادتم هر جا که باشد، تخصیص قوج و سوی بت تصور فرضی باشد. از روی امیقات وقت باید دانست که بی ارادت ما مزاحمت و تعرض از جانب مخالفان واقع میگردد لاجرم بعد اتمام حجت قرار بر کارزار کردند. روز عاشوره ارجن دیو با سوار و پیادگان بی شمار و سامان بسیار بر سر غازیان نامدار آمد ایشان همگان دل بر شجاعت و شهادت نهادند و با وضو بوده نماز خیر و برکت در جماعت باقندای امام ادا کردند و مصروف معارفات شدند. تقدیم مزیت از جانب مخالفان و مداومت آن ایشان وقوع یافت هر که دلاوران غازی یورش کردند [ص ۱۵] و در خیل والی موتی بت در آمدند هر طرفی که رو می آوردند شکست می دادند. ناسبرده که از روی مردمی ذاتی عار فرار بر خود ناگوار دانست نقابی از چادر بر رخ افکند و سران نامی خیل وی همان شعار ورزیدند تا نگاه بر تیغ خون فشان غازیان که مانند برقی تابان رخشان بوده تاب آن کسی نمی آورد نفند. آخر کار والی مذکور با عماید نامدار و چندین از خویش و تبار مجروح گردید و بشدت زخمات بعد دبری

بعدم رسید بوادید این حال تمام لشکر رو بفرار نهاد اندر حصار
 بیکره و دلراره پناه برد - بعد چند ساعات هر هر دیو که برادر یا پسر
 والی مقتول بود صادی ساخت و با اجتماع خیل و تبار پرداخت -
 المختصر با جمع فراوان دهل زنان برای انتقام آمد ازینجانب
 مبارزان کار آزما با ستان و سیف در دفع اعدا سعی بلیغ کردند ، باز
 شکست بر لشکر اعدا افتاد چار ساعت بعد امداد جدید وارد شد
 جنگ صعب رو داد الا بغروب آفتاب محاصر بروز ثانی و ثلث ماند
 حکایت روز دوم جمعی بی شمار آماده حرب و پیکار گشت و یکبارگی
 بر قلب لشکر عازبان که آنجا علم سپاه حضرت امام ناصرالدین
 نصب بود بالای گر بوه رفیع مشهد رو آوردند - ماداب عظام که برای دفع
 مستعد بودند کسی تا زیر علم امام رسیدن نتوانست - در وسط رزمگاه کار
 دشمنان مخمر و بیع تمام کردند بار ثانی که عزم کردند امیر سید
 رماح از جانب میانه غول کهان راو با کندی والی کرنال که از والی
 مقتول فرابت و اتصال داشت و در اکثر فنون محاربت خصوص در
 سیف بازی طاق و درستان گردانی نام آور آسوی بود اندر قلب لشکر
 راو مذکور در آمد و حرباتی که بروی سر کردند ازان محفوظ
 ماند و بقابوی وقت بانیزه آبدار سر حریف را که در تقابل وی
 خود راو مذکور بود بر سان کرد ، فوج راو هر بخت خورد امیر
 تعاقب ورزید مخالفان وی را محاصره کردند - مهتر زلال نهادی و
 فریدون کیانی ، عانت امیر عازم شدند و از روی تقاضی وقت امیر
 زلال پیاده با گشت قریب صد کسان بر نقشه کین رو از دست امیر
 سید رماح و مهتر زلال و فریدون و مهتر احمر و شهاب نوبنی
 مقتول شدند - بعضی ازین حضرات هنگام تعاقب بسرحد موضع کبری
 رسیده شربت شهادت نوشیدند - شهاب محدث در غول هر کرن برادرزاده

پاکندی در آمده بامداد بعضی از احباب خود او را بقتل در آورد .
 قانون طویل و حاجب علوی جانب جماعت [ص ۱۶] نندکرن ۴۹
 پسر هرکرن مرقوم بود تاخت آوردند و تا دور پس پا گردانیده
 شهید شدند . مهتر ملک جوهر زخمی خفیف برداشت و بطرف استاد
 که باز در اتصال وی با قوافل خود دشواری روداد هر چند ابوصفر
 در پی او شتافت تا باعانت وی بار آرد و در جمعیت رساند الا
 خودش در راه شهادت یافت . دو روز ناپره جدال و مال اشتعال
 داشت هزاران هزار از فوج اعدا بدیار عدم شتافت و زیاده از دو ثلث
 رفتای نامدار و یاران همدم حضرات امام منزل گزین خلد برین
 شدند روز ثالث از آعز محاربت که دوازدهم محرم سال یکصد و
 چهل و هفت بود هر دو حضرات با خاصان جان نثار و اقرب و
 اکرم عزیزان نامدار چون شریف ابوالبرکات و خواجه ابو الفصل
 و خواجه عبدالرحمان و بلال و غیرهم از زیر پرچم سیاه با تیغ
 بی نیام تکبیر و تسبیح گویان بعزم غزا و شهادت بر آمدند و
 جانب خیل اعدا رو آوردند بقدر یکهزار و سی و پنج کسان از
 مخالف قباہ کار زیر تیغ آبدار حضرات نامدار بنار پایدار رسیدند و
 منزلت و عظمت شهادت نصیب حضرات عالی وقار گردید ، رحمت و
 نعمات پروردگار بر ارواح این حضرات نامدار دوام نازل باد .

منزل نهم در ذکر فرزندان حضرت امام

مهتر ملک جوهر خواست که زر مجمع را بحضور فرزندان
 رساند و حضرات ایشان را باین واقعات آگاه گرداند بواسطت بعض
 هندوان معتقد باشندگان دیار سند در مشهد فرستاد هر چار صاحبزادگان
 والا تبار در نشاپور بحضور امام وقت حضرت جعفر صادق

بودند معتمدان مهتر جوهر آنجا رسیدند حضرت امام بدریافت حال بسی حسرت خورد بار دوم نیز فرستاد تقسیم آن بر صاحبزادگان و هم ورثای شهدا صورت گرفت و سالار هرمز قبادی برای جاروبی آستان امامان عازم هند شد باز مهتر جوهر مال فراوان ارسال داشت و حسب درخواست سرداران همد خصوص وزیر شیوچند برهمین استدعای قدوم صاحبزادگان بگشت - درین زمان حضرت امام جعفر صادق رحیل عالم پیدا گردید - بسال چارم شهادت از هر چار صاحبزادگان نامدار مید شاه حسین ذوالشهب فرزند ثالث امام ناصرالدین با چندین معرزان عهد چون امیر سید هزبرالدین و امیر ابوالحسن و امیر ابو نصر و امیر سید محمد رماح وارد هند شدند و یک سال و چند ماه اینجا ماندند و فتوحات و فرائد از روی غایت اعتقاد نصب گردیدند - اکثر آن را برای برادران [ص ۷۱] خود ابوالاشجع ده بابواشجاع میر معروف بودند و ابوالجید سید قاسم اسماعیل و اخلاف شهدای کرام ارسال داشت و اکثر امرای همراهی را متصرف ساخت بوعده اینکه از عقب بعد - میر و شکار خود هم عازم حواهم شد و بعد جندی خود با چندین احباب و مهتر جوهر عزیمت خراسان کرده بغیریت رسید اراغجا مهتر جوهر را وداع همدستان کرد خود عزم دباری کرد و در جدال و قتل باعدای دین شهادت یافت و در حصار اشهب مدفون گردید -

منزل دهم در ذکر اولاد حضرات امام از اولاد حضرت ایشان که در جوار آستان قوطن گزیدند بسا صاحب عظمت و اقتدار شدند

چنان که فخر روزگار حضرت سید محمود بخار که فضل

صوری و معنوی در دات پاک وی جمع بود هرگاه حضرت خواجه
بادشاه از ولایت در دهلی ورود آورد سید در حوالی کیلوگری
جائی که زیارت گه وی باشد در عالم حیات صاحب منصب و جاه
حاضر بود حضرت با وی ملاقات فرمود و این شعر در مدح
سید انشا کرد: شعر:

گلشن هد رُ فیض قدمت یافت بهار
حر گلزار نبی سید محمود بهار

برلسان اعزه معروف و در اثر رسایل حضرات چشت معروف
که حضرت سلطان الاولیا در معاملات غیاث الدین انجام داد از
سید استمداد خواست و بعضی این حکایت نسبت بابا برزور را
بمذوب دروازه حصار تغلق آباد نگارند - سید عمر طویل یافت تا وقت
فروغ حضرات سراج دهلی زنده بود - یکی از اولاد امام سید شاه
عبدالغنی بود - عالم بعلم شریعت و طریقت یکتای زمان صاحب
تصانیف در چندین فنون شاگرد شاه احمد شرعی ترکی چندپری که
اعمال و اشغال نادر العصر باشد هر روز جمع بادشاه را بقوت و
عمل تسبیح گردانی برای حاجات روای خلائق بخود طلب داشت -
سید در ذخایر خود اکثر مضایل و مناقب وی ذکر می کند - یکی
از اولاد امام عارف باصفا زاهد بی ربا خوش کلام بعشق و محبت
متصف شاه محمد یوسف بود تعویذ قبرش از سنگ سیاه و اشعار آبدار
از غزلیات و رباعیات که بران کنده پرسوز و گداز وی گواه
شاه محمد عاشق نیز درین فریق از عماید سادات بود از برکات حضرات
امام در هر وقت و هر عهد تا حال از اولاد ایشان اشخاص گرامی
و کسان نامی بوجود آمده اند و الله سبحانه اعلم -

[ص ۱۸] منزل یازدهم در تصرف حضرات امام و بعض حالات خاص و عام

از اکثر حکایات کتابی و شفاهی ثابت می گردد که حضرات هر دو امام در دارالسلطنت همد از استمداد و استعانت شاهان نامدار و خلائق دیار تصرفات عجیب دارند. تصریح آن درین مختصر گنجایش ندارد، زیرا برای هر انواع فیضان ازین آستان بر می دارند خصوص صاحب دولتی باطنی که اگر از محنت و ریاضات چند سال بجای دگر فیضی که بردارند از اینجا در چند روز حاصل سازند چنانکه دگر خان رفیع الشان در خانواده حضرت نور عرفان مولانا شاه محمد سلیمان گذشت. کور چشمان ظاهر دار نیز اگر وقتی خاص که هر روز میسر می تواند شد بزیارت یا برکت بردارند عجیب کیفی می یابند سلطان غیث الدین دابن و سلطان حلال الدین اکبر در ایام خلافت خود اراده کردند برای تعمیر عمارت حوالی آستان الا اجازت نگردیدند بل محاسنت شد که قدمی سرزمین اینجا از خون شهدا خالی نباشد.

منزل دوازدهم در ذکر مختصر بعض حضرات شهدا و صلحا که حالات تفصیلی ایشان از روی کتابی و ذخایری یا بیانی صحیح یا روایتی صریح انکشاف یافت

الا تحقیق می یابد که در مابین دویم از هجرت سوی وارد هند شدند بعد از حضرات امام (۱) یکی حضرت امام بدرالدین شهید پانی پتی (۲) یکی حضرت امام ابوالقاسم شهید شهدایوری این هر دو حضرات سردار گروه خود اند و باهم قرابت قریب دارند. دگر شهدای قوافل ایشان اکثر نام نام معروف اند و صاحب کرامات عظمه

و قبول عام خان صادق الایمان خواجه محمد خان بهادر، مغفور بهریج
 صهارن پور که در عقاید بعضرات اولیا دست بالا و همت وسیع
 داشت گنبد قبر شریف امام بدرالدین جدید برافراشت، قبه خام که
 از هزار سال تصرفا سائبان آستان بود تبرکا بدستور ماند - بالایش
 دور گنبد جدید چیدند - روزی که آن اسکال بذیرفت قبه خام از
 خود جانب هر دو پهلوی بر مرود آمد زهی مول زهی مول -
 (۳) یکی حضرت سید محمود پای پی که باچندین ار حواصان در
 اینجا تشریف آورد - صاحب سیرالانطباق گوید که جناب رسالت مآب
 با حضرت محمود شیخ جلال ارشاد کردند که کمای شما همانجا
 باشد که قبر فرزندم سید محمود واقع نماز جمع آنجا ادا سازند هر
 روز جمع در بیعت الرب آمدن ضرورت ندارد - (۴) یکی حضرت
 سید محمود [ص ۱۹] کرنالی ایشان باسپاه آمدند و بحمايت مطبومی
 شهید مهمی (۶) یکی حضرت سید محمد شهید مهمی هر دو برادر اند
 باچندین ار موالی تقریبی آنجا شهید گردیدند - یکی شاهزاده نوری که
 عالی قبار بود - با چند معاصب در نواحی کنور شهادت حلالی یافت -

منزل سیزدهم در ذکر غازیان ماییت چهارم

یکی ازان و عماید از ایشان حضرت سید سالار مسعود غازی
 بود ابن شاه ساهوی غازی اس شاه عطای غازی ابن شاه طاهر
 غازی هر چند بعضی از ارباب بواربخ محصری از حال ایشان تحریر
 کرده اند که خواهرزاده محمود عزیزی بود - از وی رنجیده با
 موجی لیل راهی شد و بعد غزاوت چند بشهادت پیوست
 و بعضی اهل ذخایر و جامع ملفوظات ویرا در ذیل خلفای حضرت
 هندالولی تصویریده اند که متاخرین چون حضرت مولانا محدث دهلوی

در اخبار الاخبار و ابن عبدالرحیم کادرونی در حیرالاقطاب از انکار کرده اند که توسل وی نارادت سلطان هند اصلی ندارد - از باعث شهادت وی در سال چهار صد و چهارده حواء قبل از آن در حد مایت چهارم که آن وقت تشریف آوری حضرت سلطان هند نباشد واقعی چنانست الا کسی که حالات تفصیلی وی تحریر کرد شاه عبدالرحمان صابری باشد جامع کتب مرآت الاسرار چنان که مرآت مداری در حالات حضرت شاه بدیع الدین قطب مدار شامی از روی کمال تحقیق بکاتب مرآت مسعودی نیز کتابی دارد بصحت حال ابن بزرگوار نامدار کتابی ذکر او را در چشتی هم بوی منسوب - الغرض شهادی رفیق وی از سنده تا هند در اکثر جا آرامگه دارند -

منزل چهاردهم در ذکر سلاطین نامدار که در مایت چهارم رایات عالیات جانب هند افراشت کردند

چون ریاست آل صفیان از امیر شام با مروان حمار بن محمد بن مروان در مدت یکصد سال تعیین امراض یافت وی در مرل ذات السلال دیار مصر بدمت فوج آل عباس مقتول شد و ابوالعباس عبدالله صبحانه سفاح بن محمد بن علی بن عبدالله حل شانه عباس عم رسول برخلاف و ریاست اسلامیان سر بر آورد - سلاطین نامدار ازین خاندان کارفرمای جهان شدند تا مستعصم وندست سجم در حضرت عباس و جانشین سی و هفتم (۳۷) از سفاح ابوالعباس بود بعد وفات وزیر نصیرالدین محمد بن الکفر [ص ۲۰] هرکه مستعصم منصب وزارت بای طالب مهیدالدین محمد بن احمد بن علی بن محمد العنقی مرحمت ساخت وی عمیق نصیر طوسی را همدم و همراز خود گردانید

همدران زمان در میان شیعیان و سنیان بغداد و کرخ تعصب و
 منازعت رو داد - امیر ابوبکر ولد مستعصم حمایت سنیان بر حاکم
 و اکثر سادات عظام را در بند محب کرد - این علمی بافتضای
 تعصب مذهبی در محل مکر و تدویر در آمد در پی استیصال خلافت
 آل عباس گردید و بواسطه نصیرالدین طوسی با هلاکو خان چنگیزی
 در پرده ساز کرده شاه را در غنیمت انداخت - عماد صاحب لشکر
 را بولایت دور دست روان ساخت تا که آخر سال شصت و پنجاه
 و پنج هلاکو خان با سپاه فراوان در ظاهر بغداد فرود آمد شاه در
 شهر متحصن گشت بعد دو ماه از محاربات آیند بستوه در آمده بر
 استصواب آن ظاهر دوست بدتر از معاندان با دو پسر ابوبکر و
 عبدالرحمان بخرکه هلاکو برای ملاقات رفت و قبل و اشاره
 دارالاسلام بغداد از فوج مخالف صورت بست پانصد و بیست سال
 خلافت در حاکمان ماند زن بر آل چنگیز حاکم اطفال و اربشان
 زوال یافت سعدی شیرازی درین محل فرموده : و باعی :

آسمان را حق بود گر خون بکرید بر زمین

بر زوال آل مستعصم امیرالمومنین

خون فرزندان عم مصطفی بر خاک ریخت

هم بدانجائی که سلطان مآدندی حسن

الملک و البناء للملک الکریم الودود والصلواة والسلام علی صاحب
 لواء الحمد و صاحب مقام محمود هر چند خلفای عباسی بر
 سادات عظام و حضرات امام در عهد خلافت خود چندان جور و
 بیاد کردند که شمار آن از اندزه حد و حصر افزون باشد الا باتفاق
 علماء و فضلا منصب خلافت بر این حضرات بصدقت قایم بود

سلاطین جهان خلعت ریاست و سلطنت از بارگه ایشان درخواست میکردند و در اکثر اقالیم و نیز ولایات اسلام حکم از حضور ایشان مامور میشدند و ملقب بشاه و سلطان چنانکه اسد بن سامان از نسل بهرام در خلافت مامون رشید با چهار فرزند خود نزد صاحب خلافت در دیار قرو رقت و منظور انتظار خلافت گشت. بعد چندی که اسد در گنشت و مامون عازم بغداد شد ایالت خراسان [ص ۲۱] و ماوراءالنهر بغسان بن عباس تفویض گردانید و گفت اولاد اسد را بر مناصب ارجمند سرقراز نماید. غسان بر طبق فرمان نوح ابن اسد را والی سمرقند و احمد بن اسد را والی دیار فرغانا ساخت فروغ و فراغ اولاد اسد در بخارا و سمرقند روز بروز ترقی گرفت تا در سال دو صد و هشتاد خلعت سلطنت دیار خراسان و سیستان و مازندران با ری و اصماهان از حضور معتضد برای اسماعیل بن احمد سامانی مرحمت گشت. چندین سلاطین نامدار از آل سامان کارروای جهان بودند هر که عبدالملک سامانی در گذشت اعیان بخارا نظر بر کیاست و فراست البتکتگین که حکومت خراسان داشت از وی استصواب کردند که از آل سامان لایق شاهی حالا کدام باشد البتکتگین ایشان را پیام فرستاد که منصور بن عبدالملک نوجوان است لیاقت شاهی عم وی دارد الا قبل رسیدن قاصد اهل بخارا منصور را بر تخت نشاندند و منصور بعد استعلال البتکتگین را در بخارا طلب فرمود از باعث بوهم گفتار مذکور آنجا برفت و در مال میصد و پنجاه با چند هزار غلامان خاص از خراسان عارم دیار غزنین گردید و آن ولایت را بزور شمشیر مستخر کرد. امیر البتکتگین حسب روایت صاحب تاریخ گزیده مدت پانزده سال تا سال سیصد و پنج بالای شصت حکومت غزنین داشت. امیر منصور سامانی

چند بار لشکر بروی فرستاد هر بار هزیمت یافت امیر سبکتگین سپاه سالار وی در ایام حکومت پانزده سال آفای خود امیر الب تگین از پنجاه تا شصت و پنج چند با بر هند لشکر آورده مرین فتح و نصرت بر گردید. بعد وفات وی ابواسحاق فرزندش با امیر سبکتگین در بخارا رفت منصور سامانی خلعت اقتدار شاهی بجای پدر بر قامت ابواسحاق راست گذراند و امیر سبکتگین را منصب سپاه سالاری تسلیم داشت. بعد چندی ابواسحاق ازین جهان رخت بست، اعیان غزنین آثار ستانت و شجاعت و رشد در سپاه سالار دیده در سال ۳۶۷ وی را بر خود حاکم گردانیدند و دختر الب تگین را در از دواج وی در آوردند. امیر ناصرالدین سبکتگین لقب یافت و در همان سال لشکر در هند آورد، پیش قدمی [ص ۲۲] نموده جایی که در عهد سپاه سالاری فرسیده بود وارد شد و آثار اسلام پدیدار کرد. جیپال ابن اسبال برهن که در تصرف خود ولایت لاهور از سهرند تا لمعان و از کشمیر تا ملتان داشت و در حصار بشننده مقیم بود. چون خیال کرد که دست تصرف اسلامیان در حکومت وی دراز گردید بالشکر بسیار و فیلان بی شمار بدیار اسلام رو نهاد امیر باستماع خبر از غزنین نهضت فرمود. به حدود لمعان و هندوستان کار زار سخت رو داد چند عماید سرداران هند

سبکتگین مرکب از سبک بگاف تازی که معروف است و تگ بکسر کاف فارسی در ترکی بمعنی کمر است نام غلامی بود که از چالای و چستی باین نام موسوم شد و آخر همان بادشاه گردید و محمود غزنوی فرزند اوست و فتح و ضم تا سبکتگین هم درست است ۱۲ از حاشیه گلستان مطبوعه حاجی محمد حسین سبکتگین بضم تین و تا فرقانی مکسور و کاف دوم فارسی نام پدر سلطان محمود غزنوی از مدار و موبد و کشف و برهان ۱۲

اسیر شدند - جیپال بالعاج بقرار داد یک کروڑ نقدی و پنجاه زنجیر فیل در سال تمام مصالحت خواست و چند عماید سرداران اسلام را برای ادای ما تقرر همراه گرفت در ملک خود رسیده حسب صلاح از براهم نقص عهود کرده عماید را در قید و بند در آورد که تا شاه قیدیان ما را رها سازد فریق کتریان که با وی راه و رسم دار بودند و نیز اراکین دولت و صاحب عقل و دانش هر چند جیپال و زن وی را در باب بد عهدی فهمانیدند مقابل برهمنان پذیرای نیافت - امیر بدریافت این اخبار باز بر تخت جیپال راجگان دهلی و اجمیر و کالنجر و قنوج را با خود موافق گردانید ازین رو که فوج هندوان جوق جوق جمع آمد، امیر از فوج خود پانصد پانصد کس را در هرخیل انتظام داد آخر ظفر یافت و تا کنار آب نیلاب محکمت لعمان و پشاور در تصرف اسلام در آمد -

فصل اول : تاریخ منہاج مراج جور جانی نطق که امیر ناصرالدین سبکتگین غلام ترکی نژاد بود بازرگانی از ترکستان آورده در بخارا بدست البتگین فروخت - وی آثار جلادت و لیانت در وی دیده ثوبت بنوبت در حکومت غزنین امیرالامرای لشکر خود ساخت و بر منصب عمده وکالت مطلق نواخت -

فصل دوم : نسب امیر ناصرالدین بشاه کیانی ایرانی می پیوندد بدین طریق امیر ناصرالدین سبکتگین بن جوقان بن قرا بن حکم بن قزل ارسلان ابن فرانعمان ابن فیروز ابن یزد جرد شهریار ابن خسرو پرویز ابن هرمز ابن توشیروان -

فصل سوم : دران وقت که یزد جرد شهریار در ولایت مرو بعهد حضرت عثمان مقتول شد اولاد وی در ترکستان افتادند و باویشان قرابت کردند - بعد چند پشت ترک محض شدند سیفالدوله

امین‌الملک و امین دولت سلطان محمود غزنوی [ص ۲۳] غازی بعد امیر ناصرالدین سبکتگین پدر خود بر تخت اجلاس کرد .

فصل چهارم : امیر منصور سپاهی فراهم آورده بر محمود فرستاده هر چند محمود میدانست که امیر منصور تاب مقاومت وی ندارد الا از بدنامی کفران نعمت ترسید و نشاپور با وی گذاشت . همدران زمان دولت آل سامان انقضا یافت مدت ریاست شان یکصد و بست و هشت سال بود . محمود بعد فراغ از نزاع اسماعیل برادر و زوال ریاست سامانی از روی استقلال بحکومت بلخ و خراسان و هرات آمد و ازانجا بسیستان و ازانجا در غزنین ازانجا با ده هزار سوار در شوال سال سیصد و نود و یک در پشاور آمد . جیپال با دوازده هزار سوار و سی هزار پیاده و سیصد زنجیر فیل در مقابل آمد . هشتم محرم سال نود و دو مغلوب و با پانزده اسامی از اقارب اسیر گردید . شانزده حمایل سروارید که در گلوی اسیران بود هر یکی یک لک و هشتاد هزار دینار قیمت داشت . حصار بهلوله مسخر کرده بعد قتال پنج هزار مخالف و اسیران را بقرار داد خراج استخلاص داد راهی غزنین شد .

فصل پنجم : چون جیپال یک بار سابق بر دست امیر ناصرالدین در محاربات سپاه سالاری گرفتار شده بود بار دوم بدست محمود افتاد . ارباب کتاب مذهبی استخراج کردند که هر صاحب مملکت هند و مذهب که دوبار بدست افواج غیر مشرب گرفتار شود گناه وی جز آتش نسوزد ، لاجرم خود را زنده سوخت اند هال پسرش بجای وی قرار گرفت .

فصل ششم : محمود بسال نود و پنج بهزم تسخیر حصار بهاتیا از حدود ملتان گزر کرده در ظاهر شهر شد که بهاتیا حصار

قصر عارفان

آن شهر بود فرود آمد - صاحب حصار و شهر بحره نامی سرکشی مغرور بود که بر تقویت رفعت و عظمت آن حصار و خیل و تبار و افواج جرار و اقبال بی شمار کسی را بغاظر نمی آورد با عماید محمودی که در هند بودند نیز سرفرو نمی کرد - خزاین بی حد ذخایر داشت خندق شهر و حصار ماسد بحر محیط بود پی در پی در چار درجات سلطان باقبال خداداد آن را فتح کرد - غنایم و افر بدست آمد - دو صد و هشتاد زنجیر فیلان خاص سواری با ساز و سامان مکاف و مرصع از درون حصار بر آمد بحره از حصار گریخت -

فصل هفتم : در سال نود و شش جانب ملتان نهضت کرد قابض [ص ۲۴] آن حصار نهره شیخ حمید افغان بود که نصیرالدین اخلاص داشت چون نبیره او ابوالفتح داؤد بن نصیر بن حمید مدکور در فتح بهاتیا اغماض کرده بود بسمع خبر آمد اندهال را طلب داشت از لاهور برای اعانت شاه سد راه وی گردید ، وی جانب کشمیر گریخت - شاه از راه بشهذه ملتان را بدست آورد - ابوالفتح از عنیده الحاد دیب گردید و بست هزار درم سرخ سال قبول کرد -

فصل هشتم : درین ضمن سلطان خبر یافت که ایلک خان حاکم کاشغر که استیصال دولت آل سامان بر دست وی صورت بست و با محمود صلح و مدارا داشت جانب دیار بلخ عزم سد و اراده فاسد دارد قوج شاه ختن مددگار وی خواهد آمد - مهتاب هد را برای شوکپال راپسا که یکی از راجکان هید بوده بدست ابو علی سمجوری امیر محمودی اسلام آورده بود بمویض ساخت و او را در پشاور از جانب خود گذاشت و خود باستعجال در غزنس رسیده لشکری آراست و جانب بلخ رفت و ارسلان حاکم هرات را جنب

ماوراءالنهر فرستاد - ایلک خان با قدر خان با شاه ختن و جمعیت پنجاه هزار - سوار خطائی از جیحون گذشت و چهار فرسخ بلخ فرود آمد - بعد جدال و قتال تواتر سلطان محمود غالب آمد - شاه ختن روی گریز نهاد اندر تعاقب لشکر وی بسی پامال گردید -

فصل نهم : از طرف هند خبر آمد که شوکپال بغاوت ورزید منزل در منزل طرف گوشمال وی انتفات آورد که درین اثنا بعضی از امرای غزنوی شوکپال را زنده در بند بحضور پادشاه آوردند، چهار هزار دره از وی مصادره گرفت و گذاشت -

فصل دهم : در سیصد و نود و نه تقریب نادیب اندهال که در وقت عزیمت ملتان بامداد ابوالفتح افغان مصدر سوی ادب شده بود نهضت مد کرد اندهال از عماید راجکن هند چون اوجین و گوالیار و کالحر و قنوج و دهلی و اجمیر مدد خواست و در صحرای پشاور بحاربات عظیم ره داد - راجکن هزیمت خوردند پنج هزار سوار عرب و ده هزار ترکان دوشبا روز تعاقب کردند ست هزار کسان را در قتل آوردند - بعد این فتوحات نمایان در سال چهار صد هجری برنگر کوٹ لشکر کشید - حصار بهیم واقع آن نواحی در اعتقاد اهل هند غزن خیم اعظم از نقود جواهر بود آن حصار مفتوح ساخت - شصت لک دینار سرخ و هفت من آلات زرین و سیمین هفت طبق طلای [ص ۲۷۷] خالص ورنی دو صد من و بقدر دو هزار من نقره و پست من از انواع جواهر مروارید یاقوت الماس مرجان زبرجد که از عهد بهیم امانت بود بر آمد بفتح و ظفر بفرنین رفت -

منزل پانزدهم در ذکر فتوحات هند بر دست محمود غزنوی درمایت پنجم

فصل اول : بادشاه در سال ۴۰۱ م ریاست غور از تصرف ۰ هج
بن صوزی بر آورد -

فصل دوم : بسال ۴۰۶ م عزم تهنائیسر کرد هر چند انندپال
بعجز و العاح خواست که آن معبدکه قوم باشد در عیوض تاراج
آن نواحی چند لک سال تقرر یابد قبول ساخت و باستیصال آن
معبد پرداخت - دو لک کسان در بند آورد خزاین بی شمار یافت -
بروایت حاجی محمدخان فندهاری یاقوتی بوزن چهار صد و پنجاه
مثقال بود -

فصل سوم : بسال ۴۰۴ م بر حصار نندون واقع کوه مالیات
شمالی هند تاخت :

فصل چهارم : بسال ۴۰۶ م بر عزیمت کشمیر راهی شد -
محاصره حصار لوه کوٹ کرده بود که از باعث شدت برف و اعانت
کشمیریان بر قابض لوه کوٹ فتح دشوار افتاد لا جرم ترک محاصره
کرده عازم دارالسلطنت غزنین گردید -

فصل پنجم : در سال بیجمعیت یک لک و هشت هزار سوار
و پیاده عازم قنوج گردید - گوره نامی قابض آن اطراف باطاعت درآمد -
ازانجا در میرت آمد هردت والی آن نواح دو لک و پنجاه هزار نقد و
سی زنجیر فیل گذرانیده امان خواست - ازانجا در مهاین درآمد گلچندر
متصرف آنجا گریخت لشکریان سلطان تعاقب کردند وی اول
زنان و فرزندان خود را بخنجر کشت و با لشکریان مقابل آمده
قتل شد - غنائیم بی شمار ازانجا بدست آمد باهشاد زنجیر قیل زان
بعد در متھرا رسید - آنجا هزار قصر آسمان اساس از سنگ رخام بود
یکی در نهایت تکلیف که بصرف یک لک دینار سرخ در مدت

بست سال اتمام پذیرفت طلای خالص بندر پنجاه هزار دینار سرخ و جواهر بی شمار از آنجا بدست آمد .

فصل ششم : در سال ۴۱۲ م خبر یافت که راجگان هندوستان

بر کوره قنوجی زبان طعن و ملامت کشادند که چرا در اطاعت سلطان بی جدال و قتال قدم نهاد . آخر والی کالنجر که باخیل و حشم ممتاز بود او را کشت و بر ریاست وی متصرف گشت . پادشاه در انتقام وی راهی هند شد راجگان [ص ۲۶] هند با یک لک و چهل و پنج هزار پیاده و سی و شش هزار سوار و شش صد زنجیر میلان جنگی صفوف کارزار درست کردند آخر هزیمت خوردند .

فصل هفتم : در همان سال بر کشمیر و لوه کوٹ لشکر

آراس و مع لاهور قابض گشت . نبیره جیپال برای اجمیر پناه برد بسال ۴۱۳ م از لاهور جانب گوالیار قصد کرد از آنجا بکالنجر رفت راجگان گوالیار و کالنجر اطاعت کردند آخر سال بدارالخلافت غزنین رسیده یک سال آسایش گرفت .

فصل هشتم : در سال ۴۱۵ م جانب بلخ رفت و حاکم ماوراء

النهر را که بر رعایا ظلم می کرد قید کرده در هند فرستاد .

فصل نهم : در همان سال از اخبار هند گوش گذار وی

کردند که بر همان کتاب دان و معبدان هند گویند که ارواح بعد مفارقت از ابدان در خدمت سومنات می آیند . محمود که چندین صتم خانه جات هند تاخت و تاراج گردانید ظهور این باعث نارضامندی سومنات اران اصنام بود که بشن قهاری از دست غیر مذهبی ترک زاد نوبت اینجا رسانید و رفه قدرت سومنات آنقدر که که بیک چشم زدن همچو محمود هزار لشکر جرار پامال گرداند

محمود را جانب خود آمدن نداد روز یکه جانب وی قدم خواهد نهاد هم در منزل اول برخاک هلاک خواهد افتاد -

فصل دهم : باستماع این کلام جریده ناسی هزار سوار ترکی قاصد خرابی سومنات گشت -

فصل یازدهم : سومنات هم شهری بزرگ بود هم صنی اعظم مقدار پنج ذراع از سنگ لعابدار محوف بصدور دو ذراع ازان در زمین بر ساحل دریای عمان چهل فرسخ از کجرات و صدر دهب و حضرت عطار فرماید بیت :

یافت آن بت را که نامش بود لات
لشکری محمود اندر سومنات

ازین مستند مسکودند که صرف سومنات نام شهری بود لات بتی باشد که در حرم بود و در بروج جنوب بمبئی کنار غرب سیر زمینی هند رسانیدند و شیخ سراج فرماید بیت :

بترسید از صیت او سومنات
نگونسار گردید عزیزی ولات

ازین قول سومنات عبرات معلوم می شود شیخ سمری در غروب محمودی اینجا رسیده [ص ۷۷] و آن را جسم دیده در حوض السیر اتباع وی میکند اهل اسلام سکر محمودی را می دانند که باعث ظهور صوم مدکور در اینجا در مدب بکمبرا و چهار صد سال بود مسافت سومنات از آب کنگ شش صد گروه باشد هر روز از آب پزه دربای مدوح ب مدکور را غسل می دادند معبدی بود بعایت لطیف طویل و عرض پنجاه و شش ستون

مرصع در جای قیام سومنات تاریکی بود شعاع آفتاب آنجانی رسید الا
از آویزش قنادیل و زبورات مرصع در زنجیر طلای و تعلق سنگ
جواهرات هر قسم روشنائی دران نشیمن چندان بود که صفت نتوان
کرد - پانصد کنیز رقاص و چند صد سازندگان و مظهران و چند صد
خاص تراشان برای زایران ملازم بودند و برهمنان بی قیس هر
وقت از شب و روزی زیاده از هزار برهمن بعبادت وی سرگرم
می بودند - زنجیری بود از دو صد من طلای مرصع جرس
دار که وقت معین دو بار در حرکت می آوردند
صدای آن پنج فرسخ میرفت روز کسوف و خسوف
چند کروڑ مرده جمع می آمدند اکثر راجکان هند نظر
بر وفور اعتقاد و حصول غایت ثواب زبان و دختران صاحب جمال
بابسیاری از مال و منال نذر سومنات میکردند و آمدنی و صرف
روز سره را نهایی نبود دو هزار مواضع خاص برای طعام نذر از
جانب راجکان هند مقرر بود -

فصل دوازدهم : از خاص و عام هندوان هر که بار اول
بزیارت وی رفتی از پا تا سر موی جسم تمام تراشیدی -

فصل سیزدهم : حصار سومنات مشتمل بر پنج درجات
بود خندق در هر منزل و آبی از نهر محیط بقدر چند قد آدم و
کشتی روان دران میشد و از خشکی و تری راه آمد و رفت جاری
بود -

فصل چهاردهم : چون گردون گردان دوازده بروج داشت بر
هر برجی چند هزار سپاه و خزاین -

فصل پانزدهم : محمود عزنوی با قبال خداداد از روی محاربات

قصر عارفان

عظیم بر تمام آن معبد و شهر و نقود و احساس و خزاین و دفین دست
تصرف یافت هر چند بعد فتح بر همان عاقبت باب و راجگان هند درخواست
کردند که قالب سومات که بعد تاراج زر و جواهر مرصع بزیور جمعی
و بالای باقی بود عبوض چندین کرور باوستان سپارند محمود گفت
که در عاقبت لقب ما بت فروش خواهد بود مانند آذربت تراش و با
گرز دست خود آن را شکست از جوف [ص ۲۸] قالب آن ده چند جواهر
در بدر و قیمت ازان که بر همان می دادند برآمد محمود بعد فتح و امن
و عاقبت بخشی رعایا و برایا بر ری نهر والا که پای تخت ولایت
کجرات و حصار و بدر دیو بود لشکر برد - بیرم دیو و برار نهد
شاه بغیریت و فتح و صحر وارد غزنین گردید همدرن سال آخر ۴۱۲
رای گوشمالی هراتی که حصارش کسار در پی جودی واقع و هنگام
مراجعت از سومات سرابط اساعت را نکرده بود حوالی مدین آمد و
آجا چهار صد کشی فراهم آورد بعد جنگ شدید سرکشان را زنده
اسیر آورد بغزنین برد -

منزل شانزدهم محمود غزنوی که فتوحات نمایان در
هند کرد و اعلام اسلام بر افراخت و آدار و شعائر دین
نبوی درین دیار پرپا سادات بتفیل حضرت چشت پوره
و از برکت مدوه حضرت حواجه و بچ فرزند و حب نفس و
نعل قدوه لدین ابوالحمد اهل و حده ی باصه ی وی چنانکه در
ضمن شجره طیب گشت بی درنی هم قرین صبح و ضمیر ماند صاهر که
ولایت هند گو که تا وقت مذکور بنوبصر احدی از حواجگان چشت
نیاشد الا بالقوه در قحت و بصرف بود بذران حضرت خواجه را تا
وصف کبرسن و ضعف بدن در معیت سلطان مامور فرمودند و

خوارق نمایان از فتوح هند بردست حق درست وی آسکار گردانیدند
بعد محمود فرزندان نامدار وی اکثر در هند گذر کردند و حکام
غزنویان جابجا در هند ویم ماندند و آخرین سلاطین غزنوی خاص
در بعض دیار هند چون لاهور بداد خود افتاد کردند -

منزل هفدهم در سال چهار صد و بست و چهار

شهاب الدوله جمال الملک مسعود ابن محمود بر حصار سرسی
که دروازه کشمیر بود محاصره نمود بعد چندی فتح یافت بعد دو سال
آن بر حصار هانسی پورش آورد روز نهم فتح کرد بعد حصار
سونی بت در تصرف آورد -

منزل هجدهم در سال چار صد و سی و پنج بر نگرکوٹ
ابوالفتح قطب الملک شهاب الدوله امیر مودود بن مسعود تاخت
بعد تکالیف چهار ماه ظهر باب شد و اکثر اطراف هند از سر نو
تسخیر کرد -

منزل نوزدهم ظهیر الدوله ابراهیم ابن مسعود

بسال ۴۷۲ حصار اجودهی و دیگر فلاع نامی هند فتح کرده
یک لک مردم از مرد و زن در بند برد -

منزل بیستم معزالدوله بهرام شاه بن مسعود بن

ابراهیم بن مسعود بن محمود غزنوی

[ص ۲۹] در سال پانصد و دوازده در هند آمد و انتظام لایق
کرد ظهیر الدوله خسرو شاه بن بهرام و خسرو ملک ابن خسرو
شاه در ضعف سبط غزنویان به طرف لاهور و هند شاهی کردند
انعام بدست سلاطین غور افتادند و ۵ سال پانصد و هشتاد و پنج
فردی از افراد نسل غزنویان که بدست غوریان افتادند در عالم

زنده نماید الحکمہ اللہ حل عینہ و النکاح و الملک و الفاء و
الملک المعبود و هو منعم البحر و منیر الجود .

منزل پست و یکم در ذکر سلطان معزالدین معروف شهاب الدین غوری

ارباب تواریح نسل سلاطین غوری را در بعضی کتب تاریخی رسانده اند .
بعد فروغ فریدون شاه و غوری از پسر دیاک دو برادر بنام دینار
مع خویش و سار آمدند در عهد علی مرتضی اسلام آورند و در
ولایت خود امارت میکردند و با سلاطین سغری و غزنوی طاعت
می ورزیدند عزیز الدین حسن بن شاهان قطب الدین حسن بن
محمد ابن عباس بن محمد رادر زاده اوجلی بن محمد غوری هم عصر
محمود غزنوی مدتی در قلع و معملات خود از دست سلاطین غزنوی
و غرق اکثری در دنیا و قرار بسیار بخت بد و در آریه از سلاطین
آفت بساحل نجات در آمد و مدتی قضاة نظری شد هر ده از قری
گرفتار قهر ابراهیم شاه غزنوی شدند حسین فرزند برآورد شاه بعد
دریافت حال امانش داده در مصیبت خود آسود و مدتی حدی
بدامادی مشرف گردانید و امانت غور بسور آبی بگرام بوی
تسلیم کرد . خراجی که محمود بعد از روگیر محمد غوری اوجلی
پسرش پسر فرازی آن دیار قرار داده بود آن هم معاف کرد از
روی بعضی تواریح چنان در رفت می شود که ابراهیم شاه دختر
یکی از برادران خود بحسین داد ایالت غور وی را در عهد مسعود
بن ابراهیم نصیب شد بعد از فوت عزیز الدین حسین هفت پسر از
وی یادگار ماندند یکی قطب الدین محمد که بهرام شاه بن مسعود بن ابراهیم
شاه غزنوی وی را بدامادی خود پسر فراز ماحد وی حصار دوه دروز

بنا نهاده در فکر تسخیر غزنین گردید - بهرام شاه را بر این حال
 اطلاع رسید قطب الدین را نزد خود از غور طلبیده در بند آورد بعد
 چندی زهر دهانید سیف الدین برادر ثانی وی در پی انتقام شد و
 لفظ سلطانی بر خود اطلاق آورد - بهرام شاه وی را معرفت غزنویان
 [ص ۳۰] بدست آورد و رویش سه کرد بر گاوی لاغر سوار در
 تمام شهر گردانید و از بدترین عذوبت کشت سر وی را نزد سلطان
 سنجر فرستاد - علاء الدین حمصی بر سر وی آمده کار زار گشت
 دولت سه پسر و سه سالار بهرام را قتل کرد بهرام شاه چنان
 هندی گریخت و همدران ایام و وفات علاء الدین بر غزنین و بعضی گردید
 و سر او را بر او آوردند که بهر سالاری غزنوی جز محمود و مسعود و
 اسیر هم بر نگرفت - سر او را نزد برادر چهارم خود را بر ایالت سنجر
 ده در ولایت غور پاسداری زد - سیف الدین و شهاب الدین
 هر دو بر دران این حال عدالت سعادت و نرم رانی و شهرت یافتی
 بکار آوردند که رعایا و برابرا خوشحال شدند الا علاء الدین از برادر
 رفتن او غم در خاطر راه داده بود کرده در حصار جرجستان
 فرستاد - سه سال نیز محال بود که در آن که سال بسال تحف
 و هدایای - بار می داد نفرستاد - پس نه سیح و ری را در تصرف
 خود آورد - آخر در محاربات سنجر اسیر گشت بعد چندی سلطان
 سنجر بعفو جرائم رناست غور دستور بوی داد پس پانصد و پنجاه
 و یک قضا کرد - سیف الدین بن علاء الدین بجای پدر قائم شد -
 ایالت غزنین بر برادر عم زاده غیاث الدین ابن بهاء الدین سام تسلیم کرد
 پس از سلطان سنجر سلجوقی فاضل مدح گردید و بعد چندی در جدالی
 جان داد - غیاث الدین ابوالفتح بن بهاء الدین محمد سام وارث ملک شد
 برادر خود شهاب الدین را در سال شصت و پانصد حکومت ولایت

قصر عارفان

غزینی داد اکثر ولایات را در تصرف آورد زنده از چهل سال کار فرما بود - سال ۹۹۹ قضا کرد بلاد خراسان را بر اقربای خود قسمت کرده غزنین را تاخته فرار داد و بهر دولت خسرو شاه بن بهرام شاه و خسرو ملک بن خسرو شاه از سال هانصد و چهل و پنج تا هانصد و هشتاد و پنج نام نسل غزنوی بر خود نهادند و از باغ محبت راجلان هد و افغان لوهی بر دیار لاهور مست کردید - بهابالدین مسویر بر عهد سکر کشید و فتح یاب گردید که در منازل آینده آسار گردد -

منزل بیست دوم در ذکر مختصر سلاطین سلجوق و قایق

باید دانست که سلاطین سلجوق از اولاد شخصی دویق نام اند که در ذیل رهای اتراک دست حنرز اسلاک دست [ص ۳۱] و بوفور عقل و دانش معزز بود - نامه از روی توهم و مکدر از انجم سلجوق پسر خود وارد سمرقند کردند و دین اسلام ورزید و ر اعوان و انصار و اولاد شجاع نهاد تقویت یافت نویی ایک جان ضابط کشف مطیع قدر جان شاه ختی با طغرل نبیره سلجوق محاربت کرده طغرل ظفر یافت در ماه محرم سال تسع و عشرين و اربع هجری - نشاپور خود را سلطان رکن الدین طغرل غن داد و پای بر تخت آل سامان نهاد عهد مسعود غزنوی بود بعد مسعود سج و حواریه نیز در تصرف وی درآمد قایم عباسی وی را حسین امیرالمومنین لقب داد روز بروز کار روی بالا گرفت سلطان ابوالشجاع ابی ارسلان و مغزالدین ابوالفتح ملک شاه و ابوالعزیز رکن الدین و ابوالشجاع غیاث الدین محمد بسی شاهان نامدار معدد سحر درین خاندان مشاهیر جهان شدند در تاریخ گزیده مندرج که مصنف هم در

اخیر عهد خود در هندوستان رفت صنمی عظیم‌القدر گران وزن بدست آورد که راجگان هند برزن آن مروارید بوی تسلیم می کردند سلطان پذیرا نساح که در خلابی بخت فروش لقب شهرت خواهد یافت و آن را با صنایعان برده بر آستان مقبره خود انداخت وقوع این معاملات در سال هشتصد و ده بود بعد وی سلطان سنجر برادرش برمال روی نامدار و سلطان عالی وقار شد محمود برادر زاده خود را ولایت عراق عجم تسلیم کرد چند بار باعانت بهرام شاه غزنوی ده خواهر زاده وی بود غزنین آمد و سلطان غوری را نیز پرداخت و نواری کرد سال هشتصد و پنجاه و هفت ازین دار بی بی در دست بعضی طراف ولایت سنجری در تحت غوریان درآمد و بعضی در تصرف حواریان و سلاطین سلجوقی چند طبقات اند بعضی ازان در بعد او و سمرقند و بعضی ازان در کرمان و بعضی ازان در دوم و بعضی ازان در عراق عجم بادشاه بودند سلاطین آل سلجوقی و ساخرس آل نصرالدین سبکگین قرايت کردند و بر امرای غور الحاق فراوان می که بعد از ادب سبب انحراف و دعوت علاءالدین حسن رخ بخشی و سرفراری سلطنت کردند و حواریان شاه از امرای این خاندان بود و اناپکان که حسین نوه اند و بر حدین ولایت جدا جدا می گزیدند هم متفرع ازین خاندان اند.

منزل بدست و سویم [ص ۳۴] در ذکر عدم قرارداد
احدی از سلاطین ولایت مملکت هند را
تخت گاه خویش

مغنی و محتجب مباد که بعد از حضرات خلفای راشدین

قصر عارفان

عظیمه الرحمت الی یوم الدین از وقت آمد مطلب بن ابی صفری -
 همراه شاه غزنوی هر کسی از صاحب قدم برکت در هند آمد داد
 - حاجت و شهادت داد آرزو و شعار سلام بر ما کرد هر کسی از
 امرا و سلاطین درس دیار ورود است هم قریب صبح و نصرت
 لژی ای مراحمه دارانقرار افراس احدی عزیمت دادم دوا در خاطر
 نیاورد - محمود آخر حال در حال دست که نمک هند را
 بخنک - زد امری بامدار و وزیری بابر صلاح ندادم لاجرم وی
 دابشتم مرخص را بعد صبح و ذیبت جنوبی فرمال روا کردند -

منزل بیست و چهارم در ذکر عطای ولایت باجاه و
 حشمت و سیمع النزای هندوستان بهتر از ولایات جهان
 بهحضرت بابرکت پرده کشای اسرار غیب صورت نمای
 اطوار لاریب صاحب منازل توحید صاعد مصاعد تشرید
 حجت اولیا هندالولی

چون نصم ساهری محضر بر شمع باطنی رسد قبل از آن که در
 روی ایام سلاطین بامدار نمک هند روی اسلام بگرد و ذلت
 هندوستان و آرایش این بوسان بهحضرت هندالولی در دست بسم
 قرار یافت - این حضرت باچندین بروسان صاحب دل در صرف - غی
 - اجمیر شریف آورد - بر بعرصات راجاها هند بواج نصرت از
 وی آشکار گردید، آخر همگن روی بپر آوردند و دل و جان
 اطاعت میکردند - روزی بر رتجانبین درویشی در باب رای پهورا
 بر زبان حق ترجمان رفت که نمک وی در صرف اسلامان
 در آورده و پتهورا را زنده در دست معزالدین سام دادم همچنان بعد
 چندی ظهور گرفت -

منزل دست پنجم در فتوحات هند و رواج شعایر
و قیام ارکان اسلام بر دست خدا پرست سلطان
ابوالمجاهد معزالدنیا والدین محمد مسقطب
بشهابالدین ابن بهاءالدین سالم محمد صوری
معروف غوری و تسخیرات وی بر این دیار وسیع
متعدد الولايات از تصرفات زمان ولایت قران
و برکت زبان حق ترجمان حضرت بابرکت پادشاه
اصلی صاحب تخت و دیهیم شاه صورت و معنی
هندالولی فرمان فرمای این اقلیم مشتمل برده
فصول بعضی مختصر و بعضی طول

از سال دهم و شصت [ص ۳۳] که از طرف برادر بزرگ
هاکم غریب شد در فکر سحر هندوستان افتاد - بعد دوازده سال
طهور آن رو داد سال ۷۲۰ ملان فتح کرده بر اوج شتافت رای
آنجا سپاهی وافر داشت بواسطه زن وی را کشت و دخترش در
عند گرفت و سال ۷۲۱ وارد اوج و ملان گشت و برآه ریگستان
و گجرات رفت - پریم دیو محارب سحت کرد سلطان هزیمت خورد
رای غالب آمد اهل اسلام بسیار حوار شدند و مال و متاع و
ساز و رخت بعارقی در آمد شاه بدشواری با تختگاه خود رسید -

فصل اول : در سال ۷۲۵ از شاه پشاور که در کتب قدیم
تکرام و هر سور و فرسور معروف خراج خواست - خسرو ملک
پسر خسرو شاه که بر لاهور و پشاور قناعت داشت در محل صلح
و اطاعت در آمد بعد اخذ تعایف زنجیر قیل و غیره بولایت مسند
رفت چهار دیول تسخیر کرد -

فصل دوم : در سال ۸۰۰: تراج لاهور کرده حصار سالکوت مابین راوی و چناب بنا نهاده - همان حرب و بیگار در آنجا جمع آورد - خسرو ملک بعد از مراجعت وی با کفار کهکهر موافقت کرده قاض حصار شد - سال ۸۰۲: شاه بار وارد پنجاب گردید و خسرو ملک را با پسرش ملک شاه و تمامی خویشان و قریبانش عزیزی را بر آتوه فیروز فرد برادر خود فرستاد - وی جمیع را در یکی از قلاع غرجستان قتل کرده بعد چندی قطع نسل کرد - احدی از آن خیل و تبار ظاهر حال باقی نماند -

فصل سیوم : سال ۸۰۷: حصار از تصرف غلامان ری اجمر ر آورده هزار و دو صد سوار حکی بافسری ملک میاه الدین یونکی آنجا گذاشت و عزم مراجعت داشت که در بنگاه پتهورا رای اجمر و برادرش کهانندی را و رای دهلی و دو تنک سوار و چند هزار فیلان کارزار ببار آورده بر لوح مسطح تاج و بقصد انتزاع حصار مذکور کنار آب سرستی واقع وسط کرنل و تهابسر در موضع ترابین که حالا تراوری و اعظم آباد شهرت دارد با محاربات عظیم پرداخت رای دهلی قتل سواری خود مریم سلطان رسانید شاه نیره در دندان وی راند که دندان وی شکست و تمام دهان خون آنود گشت الا وی با وصف زخم شدید از روی آتش دلاوری زخمی بر بازوی شاه زد که از ضرب آن از پشت ریس بر زمین آمد سواری بود ترکی نژاد شاه را بر زمین دیده بر جست و بر پشت اسب خود [ص ۳۴] شاه را نشانید و از رزمگاه بجای محفوظ رسانید - غوغای شکست لشکر اسلام و فقدان سلطان سام منتشر گشت و رایان هند فتح یاب شدند و حصار منزع سابق در تخت آوردند غلامان شاه مجروح را بغور بردند بعد چندی صحت یافت -

فصل چهارم : سال شکر و روزه بر همی سامان با یک

لک و بیست هزار سوار قرب و محکم و افغان نامد را با
سز و لباس لایق و اسبان باری و کلاه و خمر عازم بود که حضرت
سید شاه نعمت‌الله جل شانه ابوالفتح مهید هانسی و سید شاه احمد
سلطان بهی با قوایل شرفی عرب و جمع فراوان را همی داد خواهی
وارد شد - الا چون سامور از حضرت خیر الانام با معن در بیح
بود از سلطان جانب منزل مقصود مسافت فرمود ، حشاش که در
ذکر خانواده قلندری نعمتی کرمانساهی گذشت - شاه بعد ازان در
همان رزمگاه اعظم آباد و ده نهاد و از روی حسن تدبیر لشکر را
چهار قسم کرده چهار جانب روان گردانید - در هر قسمت ده
هزار سوار و یک صبح که هنوز فوج محکم از غسل و عبادت
در غایت بوده بر لشکر رایان آمد که همه سوار و پیاده و
فلان جنگی و راجوین یکریگی و بهترین نامدار و بر همان پیشمار
و آلات آتش کمر زبانه از چهار لک مردم جمع بود ناحیه با
زمانکه شکریان والی آمد - سلاح کارزار بر آراند و استعداد
محاربت بهم رسانند قرب ده هزار اهل لشکر بر بستر هلاکت
مدد - و هرگاه پتھورا و کپانندی راؤ شکر وافر زیاده از هفتاد و
پنج هزار سوار سلاح و یراق آراست کردند شاه را با یورش تواتر
از میدان حرب پس پا کردند و بسی از سواران ترکی را بخاک و
خون امگدند - قریب چهار هزار سوار بکار آمد - شاه باراد هم با سپاه
بانی جانب منزلکه خود خرامید با رایان بغیال فتح تعاقب کردند
و انتظامی از صفوف و قواعد رزم بر همی پذیرفت و دهل نصرت
در فوج مید نواخت - آن وقت شاه بهر چار قسمت افواج قاهره خود

قصر عارفان

ایما فرستاد تا که از چار جانب بر معذب بوری آوردند و در وسط فرودده هند و تعالی در آمد و از هر طرف محاربات سخت افتاد. رای دهی و دیگر راجای نام آور قی شد و سوره سب - حکمت گرفتار آمد شکست بر لشکر شد بدستند و چندی [ص ۳] هر کسی را غل و حارب و بند و اسیری مال داد - و فلاح می ارساند و سوره و کهرام و سومی و به سیر و عسی و رشک در بحرف سلام در آمد - گولا سیر سوره را بر حکومت طرف احمد بر فراز ردا شد و بر رای دهی بر رعایت کرد سرت اصعب و قطب الدین ایبک را بر حصار کهرام هند کروی دهی از طرف خود باز شد حکومت روا و کار فرما ساخت و معج و امروزی راست عزیمت جانب غزنین بر افراشت -

فصل پنجم : قطب الدین در هند - حصار ویران و

دهی از بعضی واران سیوره بر آورد اندراف دولت مسخر کرده دهی را دارالملک اسلام اردامد و اندر طرح اقامت انداخت در سال یاضد و هشاد و بو سهاب الدین از بدعی شد و بر رای حی چند ولی نوح و بشارس که چهار صد قیل حکمی و نوح سیر با خزائن بی شمار دست در نواحی حدودار و نوه از دست ایبک شاه سالار شاه شکست خورده سمن از حصار امتی که بخرن ری بود سبایم وافر دست آورده تا برس صاحب و در اسلام به بحر ساخت و معود غزنین گردید - شکست هند بدسور در مصرف قطب الدین ماند -

فصل ششم : پیه راج نامی از خویشان پتهوره بر گولا

حاکم اجمیر لشکر کشید و او را هزیمت داد - قطب الدین بامداد

گولا برداخت و بعد تسخیر اجمیر را در تحت اسلام گذاشت و گجرات فتح کرده حسب اذرشاد بغزنین رفت و بعد ملازمت شاه بدھلی آمد.

فصل هفتم : در سال ۶۹۲ شاه از غزنین آمده حصار نگر بیانا و گوالیار فتح کرد - بهاءالدین طغرل را حاکم آن دیار گردانید و راجع تخت که شد قطب الدین حصار کلنجر و کابی و بدیوان فتح کرد -

فصل هشتم : همانسال پادشاه جانب ملوس و سرخس از برای نظم ممکت برادر رفت شاه همان نواحی بود که خبر وفات برادرش بردند رسم تعزیت بحای آورده راهی بادغیس گردید - ملک خراسان حسب وصیت بر آل ساء قسمت کرد بحت فیروزه کوه و شور بهم زاده خود ملک ضیاءالدین و فراء و بست و اسفراین سلطان محمود ضیاءالدین شاه معنور [ص ۳۶] و هرات با نواح آن بخواهرزاده خود ناصرالدین عنایت کرد و در غزنین آمده بوصیت برادر بر محبت عرفوی جنوس فرما شد در سال شش صد هجری بخوارزم لشکر آرامت و چند محاربات سخت رو داد - سپاه سالار خطا و سلطان عثمان پادشاه سمرقند بامداد خوارزم شاه آمدند سلطان باب بجا دلت نیاورده گریز بغزنین نهاد آخر صلح شد -

فصل نهم : بعد آن بمصد تادیب کفار کھوکھر که در جبال چون و خوش صحرا بودند مذهبی و ملتی خاص ایشان را نبود - زنی چند شوهر داشت و دختران را در صورتی که احدی بعد زائیدن می گرفت می دادند ورنی قتل می کردند - عازم شد باتفاق قطب الدین ایشان را هزیمت داد اکثری بدلالت یکی از اسلامیان که بدست آن

قصر عارفان

گروه در بند افتاده بود اسلام آوردند. شاه آن دیار بر ایشان گذاشت و زان بعد برای گوشمالی کفار کوهستان غزنوی و پنجاب که قتل اسلامیان موجب ثواب اعظم در عبادت ایشان بود التفات فرمود. بعضی را بالطف و بعضی را بسیاست در دس پهی در آورد. از کھو کھران و کفار خیال چار نک مردم اسلام آوردند.

فصل دهم : در سال شصت و دو از لاهور عارم تاخته غزنوی بود. از دست کھو کھری مقتول شد شازدهم شعبان در تحت کاه در منبره که برای دختر خود بنهاد بود مدفون شد، بیت :

ندیده کسی تا ابد زندگی
خدای جهان راست پایندی

منزل بست و ششم هر چند این باب دوم از قصر عارفان مشتمل باشد بر حال انبیا و اولیا و صلحا و شهدا که در مملکت هند شعار برکات ظاهر کردند و آثار اسلام آشکار گردانیدند الا بضرورت و هم بدین نظر که فروغ و فراغ عموم شعایر اسلام منحصر بر سلطنت ظاهری بود.

از محمود غزنوی تا شهاب غوری که در حدیث بصلاح حال محمود محمد اولیا و رابع دین اند و منصب شهادت امر نصیب بعضی گشت ذکر چند سلاطین نامدار و منزل بست و پنجم تحریر پذیرفت و مقصود اصلی در تمام این کتب ذکر حضرات اولیا باشد فی سلاطین مگر واضح باد که اکثر سلاطین هندوستان در حسن و ضوابط اوقات و اکتساب طریقت و ریاضات در صحبت حضرات

چشت نور و ضی و صفی و بی حاشا حاصل کرده اند که سر شمار
اولیای وقت محسوب اند سایرین بری [ص ۷۳] آینه آرزو دارم
که در منزل چند لایحه و تسلسل خلافت چنان که در تاریخ
سلطین موجود می باشد مدکر بعضی از ایشان بردارم که در
ضمن آن ذکر حیر بعضی از حضرت اولیا تعلق پذیر بود هم بر
سبب منسوب بهی این باب از عالم فتوحات هند هویدا گردد . الله
جلشانه الاستعان و هو المستعان .

منزل بیست و هفتم در خلافت و ریاست سلطان محمد
قطب الدین ایبک صاحب تخت و تاج هندوستان
مستقیم و مستقر این بوستان و بعض فتوحات و
تسخیرات وی در ایام امارت و نیابت و هم زمان سلطنت
و سطوت

سلطان قطب الدین ایبک سیاح و جهادار و سخی و صاحب
و در بود شمر عمر و جری وی را دست آورد . از نیشاپور دست
دستی فخرالدین عبدالعزیز لوی نعمانی آمد و بصحبت اولاد قاضی از
علوم رسمی بهره وافر یافت بعد قاضی از اولاد ایشان بجری به بهی گون
حریم و در مدح و در سلطون آورد . و نور لیام و فهم و فراست روز
روزی بیست دختر سلطان تاج الدین کرمانی حسب الامر سلطان شهاب
در غنم خود در آورد . فتوحات نمایان در اطراف هند بردست وی شد دارالخیر
اجمیر دارالاسلام گردانید و گجرات از دست تمام رایان هند که متفق
با اجتماع دو نیک سپاه در پی کارزار بودند بعد قتل پنجاه هزار و اسیری
بیست پنجاه هزار غلامان خوش رو گبران نیک خو رهانید . از غایت سخاوت
قطب الدین لک بخش لقب یافت . جانب کالنجر هرگاه لشکر برد رای

بر متصرفات قدیم خود کرمان و سواران و ض مائه الا مساحت
نورزیده بر هند عارم شد در حدود تلاوری با ساه الشمس جنگ
کرده اسیر گشت - بعد قطب الدین ناصر الدین قباچ که غلام شهبانی
و داماد یلدوزی بود فواحی سده و متان و اوج و بکر و ستوران
دم استعمال زده پادشاه شد - حکام خلع در بنیاد تاجور شدند - بهاء الدین
طغرل در حدود گوالیار با قطب الدین برخاس کرد الا روبروی
ایبک در گنشت سلطان دادگر رعیت پرور شمس الدین الشمس که
از غلامان شهبانی و پسر خوانده اسک و داماد وی بود پادشاه نامدار
شد شد -

منزل بیست هشتم در خلافت باعدل و رافت
سلطان السلاطین ناصر اسیر المومنین امام الاسلام
و المسلمین شمس الدنیا والدین شاه درویش منش
مخاطب الشمس و فیضان و برکات زمان و از
اجتماع علمای شریعت و صلحای طریقت و
فقرای نامدار و کبرای با وقار و هر قسم کاملان
و عارفان

در ذکر نسب حسب وی صاحب طبقات ناصری می نکارد
که الشمس از بزرگ زادگان ترکان قراحتانی بود - پدرش سردار
قبایل آلبری ایلام خان نام باشد برادران یوسف وار بر فراست و
لیافت وی حاسد شدند و برای شکار برده بردست [ص ۳۹] قاجری
بخاری فروخت کردند - نوبت بنوب چند شهاب الدین خریدن
خواست مالک هزار دیار قیمت کرد شاه آقندر قبول نکرد فرمان
داد که وی را کسی خرید نسازد - تاجر یک مال در انتظار ماند -

آخر قطب الدین با جزت شاه وی را با غلامی دیگر در هند . قیمت
یک جیتل خرید و دختر خود را بوی داد و دو دختر خود را
ناصرالدین قباچ داد . الشمس سال ۷۰۶ هجری . بادشاه . هند و غنیمت
عضی سرداران جانب حصار جاتور ولایت اودیسای عزیمت کرد
زان بعد ملک فتح الدین بیدوز ز شاهی غزنین باعث تسبیخ خوارزم
شاه رو گردانیده چندی در امارت قدیمه گذرانیده بعزم تسخیر دغلی
و نواحی کرمان و سیانیسیر جنگ کرده . سبب الشمس افتاد . در
حصار دیبون قید کرد تا وقت یافت در سال ۷۰۷ هجری و چهارده
ملک ناصر الدین قباچا که آب چناب با وی محاربت عظیم بشی
آورد الا هزیمت خورد . سال دیگر ناصر الدین با سری جمع حدود
غزنوی موافقت کرده در پرده مخالفت برآنان غالب آمد و بعد را بر
مصرف آورد . سلطان باجج و شاه وی در همان روز سال
ناصرالدین را هزیمت و هلاک کرد . سال دیگر سال ۷۰۸ هجری خوارزم شاه
از جنگگیر حال سخت شریک و دج کرده جانب دغور آمد . با وی
جنگ کرد خوارزم شاه غم روی بگریز نهاد سال ۷۰۹ هجری و
جانب لکموتی لشکر برد ثغاب ادبین خدجی شد . با وی مشورت
سبب وی حراب و ششمن کردند آن دیر تا به سر حو . بعد از
قرارداد و باز بر ناصر الدین دج . با وی سری عربی گردید . سال
دیگر بران تبور لشکر کشید . با وی کشت . سال دیگر حصار مسو
مسخر کرد . سال ۷۱۰ هجری و سن . بوزان عرب جمعیت حادمت آوردند
سال دیگر که از قوت ناصر الدین پسرش در سگانه قنور راه یافت
آن طرف شتافت و پسر ثانی را با همان نام و منصب اینجا گذاشت
و سال دیگر بصبط گوالهار پرداخت و در سال سی و یک صوب ملو
نهضت کرده بر اوچی متصرف گشت . اینجا معبدی بود که از نواح

دیوارش از هر چهار جانب صد گز عجایب تلاف چون سومات
 آجا کرده بودند بعد آن حایب مدتن لشکر آرامت - اوف
 و برکات سلطان الشمس از فیضان صحت و نظر
 رحمت حذب حضرت نواب الانصاف [ص ۷۰] فرد الاحباب ککی
 اوشی چشتی چمدان باشد که در دودتر بگنجد - در عمر پانزده - لکی
 جمل به کمال داشت روزی بحضور حضرت شیخ الشیوخ سهروردی
 و اوحالدین کرمانی حاضر گردید شیخ الشیوخ سهروردی گفت که از
 جن وی انوار سلطنت می تند شیخ کرمانی گفت که از برکت
 شما در سلطنت دنیوی دین وی نیز سلامت ماند - این حکایت صاحب
 فوائد السواد و سماعیوس نیز تحریر کرده اند و تاریخ حاهی
 قندهاری وارد و ابوالقاسم همدو شاه از وی روایت کرده که حضرت
 حواجه عثمان هروی در عهد الشمس بدلی آمد ، پادشاه تعظم و
 توقیر فراوان بجای آورد چندی بشرف بصحبت بهره وافر اندوخت -
 حضرت هندالولی نیز زمانی بعهد سلطان بدلی آمد - علاوه بر این
 حصرات لزم از سراج و مادات و علماء و قضات و هر قسم اهل
 محلی و مدرس از ولایات دور دست و فروع صوم و فساد چنگیزی
 وارد حصر بدلی بودند عجیب زمان حصد و اوائی معید بود -
 مولات اعمال و اهل وی از آن تماس توان کرد که روزی در خاطر
 آورد که حوص و چه از آثار و یادگار خیر باشد خواهم که جای
 راست کنم شب در خواب دید که جناب رسول مقبول صلی الله
 جلشانه علیه و آله وسلم بر اسب گرنک سوار تشریف آورد ، محلی
 نشان داد بسواد آبدی دهلی که اگر میخواهی در اینجا حوضی
 راست ساز و از سم راهوار - - تساعت نشی بر روی زمین پدید آمد
 و آب صاف و شفاف چون مروارید ظاهر گردید ، سلطان بر نصف شب

بدار شد آتوان شهر را طب کرد حاجت معشور حضرت
 طب لا قوت فرستد که اگر محرز باشد حضرت خود حضرت ارسلان کرد
 آمدن حاجت ندارد جوابی که دیده شد راست شد بدی بیدر و
 غیر نیز میرسد درواری آن آبادی کسانه چون بر محل مشهور رسیدند
 نشان سم راهوار و آب روان سرور بود چند قطرات از آن هر یکی
 خورد بغایت شیرین بود زن بعد از عمل آب و صوفی خوردند و نمر
 شکران بعد بروردند اما کردند متعجب آنجا ندیدی سبب خردی
 نصب داشت صباح فرمایشش حوص کرد خون در زمینی فرست بریب
 یافت از روی قبول محلی استیجات دعا و مقام عادت و گذر است
 و اولیاء و اوید و ایزاد خضر و مردان غیب و سالطین جن قرار
 یافت فیض ربانی از آن موقع بسیار طبقات در امور دنیا و عتی می
 شود [ص ۱۴] بشر طیکه بصری مندرج دعایر حضرات چشم عمل
 نماید حضرت قطب المطربیت اصناف معاللات منته و سواهدات ذریب
 با یاران رفیق دیده اند که بوجود جسدی عصب و نرانی داب
 ندی صفات حیرت بر حیرت خود بیان فرمایند وقت حضرت
 قطب الانصاف در حیات الشمس بود مولانا ابوسعید دهری و دیگر
 جسد دینی ندای عام کرد که حسیب و صفت حضرت حواحد
 امام نمار حازه وی کسی خواهد بود که در وی سراف و جود
 و آن شرایع صلاحیت و سواحد اوید بر زبان آور
 وجودیکه مجمع اخبار و صحنای روزگار بود کسی مسرت نکرد چون
 دیری گذشت و سلطان چپ و راست دید ندی مستعد شد و جواب
 نداد خود عازم شد و گفت که میخواهند تا این صفت را در پرده
 مانند الا حضرت ما نخواست در اینجا راه ندی بعضی حضرات کبار
 از مشایخ نمدار و فضلالی عالی و در که در عهد التمشی در هند

بودند ترقیم می پذیرد خالی از نقعی نخواهد بود - انتقال شاه در سال
نشش صد و ثلث و ثلثین بود جنب مسجد قوه الا سلام دهلی جانب
شمال در مقبره رفیع بالاستغی مدفون گردید قبروی ر سایر قبور بالاتر
و بلند - حضرت خواجه هدالولی حضرت خواجه قطب الاقطاب دهلوی
حضرت خواجه فریدالدین گجشکر اجودهنی حضرت خواجه
حمیدالدین صوفی سعیدی ناگوری سوانی حضرت خواجه محمد بدرالدین
غزنوی حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت مخدوم بهاءالدین
زکریای ملتانی حضرت شیخ جلال الدین تبریزی حضرت شیخ نظام الدین
ابوالموید غزنوی شیرازی حضرت مولانا معزالدین جاجرمی
حضرت شیخ نورالدین مبارک غزنوی حضرت خواجه حسن خباط
حضرت شیخ ضیاءالدین دست غیب حضرت شیخ ناج الدین اوس
حضرت شیخ حسن دانا حضرت سید خضر رومی حضرت سید نجم الدین
سرنوی حضرت خواجه محمود موئیندوز حضرت خواجه بدرالدین موی
دست بدایونی حضرت شیخ شاعی موقاب بدایونی حضرت شیخ عین الدین
قصاب حضرت مولانا علاءالدین کرمانی حضرت شاه ترکمان
نجم العارفین یابانی حضرت مولانا برهان الدین المخی حضرت
دستی منهاج الدین سراج حورحانی حضرت مولانا رومع الدین مفسر
غزنوی حضرت مولانا مجیب الدین قاری حضرت [ص ۴۲] مولانا
مسعود برهان حضرت سید قطب الدین غزنوی حضرت شیخ
عبدالعزیز استقامی حضرت شیخ جلال الدین بنانی حضرت مولانا
برهان الدین نواز حضرت مولانا نجم الدین دمشقی حضرت مولانا
سراج الدین سنقری حضرت مولانا جلال الدین کشانی و حضرت
قاضی رکن الدین سامانی حضرت خواجه علی سنقری حضرت خواجه
محمد ترکی نار نولی حضرت شیخ سعدی لنگوی حضرت شیخ عبید

محبوب لاهوری -

منزل بسمت و ذہم در خلافت و عدالت، سلطان
ابن السلطان ناصر الدنیا والدین محمود غازی
خلف الصدق التمش و بعضی از صفات حمیدہ آن
شاه حمیدہ، روش

از فوت سلطان محمد حسن حسین کہ یکی از ان سلطان رضی
بنت سلطان مغفور و در سال دوازدهم کہ شصت و چہل و چہر
ہجری بود ناصر الدین محمود ابن التمش پادشاہ عادل و انصاف
و درویش وضع و قمرمس رعایا پرور خدا ترس شب بیدار فضلا
دوست صالح چون پدر بزرگوار بود بعضی ارباب تواریخ معترض
شدہ اند کہ سلطان غازی را در خدام قصہ الاقطاب خواہ خلفای
وی شمار کردن درست نہ شد وی وقت حضرت را نیافت دانست
راقم می سزد کہ در عمر صغیر دولت حضور در دولت آن ہم
لیافت اعتماد دارد بہر حال روش درویشی در صحبت اہلہ ہند چندان
کہ وی گزید دیگری رامسر نہ شد - در بعضی رسالہات و مواضع
اوقات بر پدر علی قدر تزیین داشت جز یک ہانوی نک ز -
خادمی دگر نہ داشت بسر معاش اہل و ذات خود از خور و پوش و
لباس و پوشاک و غیر آن ضروریات و کتاب مصحف محمد صاحت
کہ آن را بر بہی متعارف می فروخت مدت بہت سال پادشاہ مادہ
طبقات ناصری قاضی صدر جہان مسیح الدین سراج جرحانی پندہ وی
نوشت آنجا ذکر میکند کہ خداوند کریم ہر پدر اوصاف حمیدہ
و اخلاق پسندید در ذات کرامت انتساب وی ودیعت بہادہ از
جبین معدلت گزین وی می تاہد - غالب در سال شصت و چہر از

روی زهر دهی - سهادت نیز سبب و با امراض حساسی در گذشت -
حسب وصف در غاری وی را انگیند و آن عبارت بدیع در سراد
میک پور دامن کوه واقع ده کروهی از دهی در ایام چون
حرس حضرات اول جمع وافر آنچه جمع می شود آرد برکت اران
غار واضح و لایح -

منزل سی ام در خلافت پر معدلت [ص ۳۳]
سلطان محمد غیاث الدینا والدین بلبن و اولاد
آن پادشاه ذوالمنن تا معزالدین کی قباد و
بعضی حکایات خسرو هند و امیر حسن سنجری
در ایام رفاقت فرزند رشید - سلطانی خان
شهید ملتانی

سلطان محمد الدین سی نیز از سلیمان حسن بود - او دوم
حسن و محمد سلیمان اسمی برادر چهارم بی بودند به ایشان را
چهل دانی سبب برادر وی - شان اسمی صاحب اعتماد مایند الا
هرگاه سبب الدین بعد سبب غاری بعضی برکی و دامادی پادشاه
به همکاران را پهل آورد - پادشاه حیار و دانا و هوسیر بود
خدمت محکم بر کسان شریف و دیانت دار قرار داده در اندکی الزام
معروف کردی - شاهزادگان نمدار از دیار ترکستان و ماوراء النهر
و خراسان و عراق و عرس و روم و شام از جور چنگیزی
بریشان حل بوده در عهد وی در نهاد هند شدند - هر یکی را
باعتزاز وافر جاداد - پانزده محلات نام نهاد ذیل ازین قرق در دهلی
آباد شدند عباسی - سنجری - حواری - دی لمی - علوی -
غوری - انابی - چنگیزی - رومی - سفیری - یعنی - موصلی -

قصر عارفان

سمرقندی - کاشغری - خطایی - قواعد جهاننداری خوب میدانست و انتظام ممالک و دادرسانی بوضع درست می کرد - سرکشان هندوستان را بقوت و تدبیر مطیع و متقاد گردانید - سلاطین ولایات بوی مصلحت و اتحاد ظاهر می کردند - خان شهید پسر کلان وی که امارت ملتان داشت بسی بدر دان صاحب جوهر و اهل هنر بود - حضرت امیر خسرو با وی رفاقت داشت سعدی سیرازی را چند بار از مدائن نقود و اجناس لایق بطریق محبت فرستاده اسندی دوم رنجگی کرد ، حضرت شیخ صدر صنف و نری در تحریر آورد و تعریف حضرت خسرو نکشت و از نصائف خود کتب گستان و بوستان و کریم و دیوان غزلیات و جمع مرادب بطرز تحف فرستاد نه در هند از وقت وی قبول خاص و عام یافت و نام ناسی حضرت شیخ فروغ عالی گرفت - شیخ آذری در جواهر الانور می آرد که حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شعراری بدیدن امیر خسرو در هند آمد الا از دیگر کتب ذکر این حال نمانده می شود - ابوالدسم هندو شاه تحریر میسازد که امر خسرو را - امیر حسن مواعظ و محبت تمام بود ، خان شهید بدست امیر حسن بردن رنده خسرو در آنوقت غزلی نوشت که مقطع آن این باشد :

[ص ۴۴] زین دل خود دم کار ما برسوائی کشید

خسروا فرسان دل بردن همین بار آور -

چون تعشق صادق بود نشان آن ضرب بر دست خسرو پدیدار شد - زن بعد این مصرع در جواب مصرع خود گفت گواه عشق صادق در آستین باشد خون شهید بعد دریاوت بر حیضت حل غور آورده هردو را بانعام و خجعت سرهراز صاحب صافان از کمال معتقدین

حضرت قطب العالم وحید العصر فرید الدهر گنج شکر بود - دختر سلطان در عقد نکاح حضرت بود و سوای از شیخ نصرالله سبحانیه جمیع فرزندان و دختران حضرت وی نواسگان حقیقی سلطان اند - بحال ششصد و هشتاد و پنج سلطان بعمر هشتاد سالگی بیمار شده بعالم بقا شتافت - در مقبره تعمیر ایام حیات مقابل خان شهید که وی در جنگ مغلان چنگیزی چند سال قبل از بادشاه شهید شده بود مدفون گردید - نام آن عمارت دارالامان بود و از روی کمال تجمل و تکلف آراست کرده بودند - حالا آن منازل در خرابات داؤد سرای واقع خرابات آن نشان از عمارات رفیع می دهد، سنگ مرمر بالای آن در ایام عروج سلاطین اود با قیمت فراوان جانب بیت الساطع انتقال پذیرفت - بعد مصطفی عیال الدین معزالدین کیتباد پسر غراخان پسر دانی سلطان بادشاه شد و حصاری رمیع و شهری جدید لب آب بسرخند دیلو کهری بنا نهاد - ابواب عیش و طرب بر روی دل بستگان عالم کشاد پدر وی صاحب ولایت لکوی بود نوادید ابتری پسر و هم بدعوی صاحب پدر از بنگلا عازم دهلی شد و کیخسرو پسر خان شهید ضابط مدائن در پی تسخیر دهلی گردید آخر در رهنک نزدیک عمل رسید - ناصرالدین غراخان و معزالدین کیتباد لب آب گهاکهره و آب سرو* بعد مصالحت ملاقات کرد قران السعدین حضرت امیر خسرو بر ملاقات همین هر دو پدر و پسر شاهان بنگال و دهلی مبنی و مشعر باشد آخر سلطنت در سال ۸۷۰ بهخاندان اصلی منتقل کردند -

منزل سی و یکم در سلطنت و سیاست سلاطین خلجی
ملک جلال الدین فیروز ملک علا الدین برادر زاده و

دامادش صاحب حکایت پدماوت و فرزند ابتر وی
 قطب‌الدین مبارکشاه ناسراد مع حال وی از بربادی
 جان و مال و قباهی خاندان و اهل و عیال بردست
 خسرو خان برادر زاد

جلال‌الدین خلجی فیروز پادشاه شد عمارات معزی را تمام رساند
 و آن شهر نو رونق تازه گرفت [ص ۲۰۴] علاءالدین برادر زده
 و داماد صاحب رسد عظیم و در کره مانک پور منته بود - اکثر
 ولایات تنگنا و خاندیس که هنوز آنجا نوبت فروع اسلام نرسیده
 بود بردست علاءالدین مسخر گردید پس حد من طلای حاض و
 هفت من مروارید و دو من جواهر از لعل و باقوت و الماس و
 زمرد هزار من نقره از غنائم آنجا حاصل گردید - هر چند سلطان
 رعیت پرور و متحمل و دیندار بود الا بعضی از حاکمان بوی
 رسانیدند که در حوالی اندر بت در ویشی صاحب خزاین باکمی
 گری وارد سید مامولا نام دارد - چند هزار من از اجناس برنج و
 گوشت و روغن و مایده و شکر در مطبخ وی ذخیره باشد - هر روز
 خاص و عام از هندوان و اسلیمیان را محتاج و غیر محتاج صاف
 نماید عجب ندارد که سر بشاهی بر دارد شاه متوهم گشت وی
 را کشت ابری غلیظ برخاست و خاک آریدن گرفت - تمام شهر و
 دیار تاریکی پذیرفت از همان وقت آثار ضعف دیانت شاه پدید آمد آخر
 بعد چندی سال هفتم از جالوس بدست علاءالدین و
 خویشان وی اندرون کشتی در قتل درآمد - در کره مانک پور و
 آود و بهار سر وی را بذلت تمام تشریف کردند - در سال ششصد و
 نود پنج علاءالدین پادشاه شد - قریباً بیست و چهار سال فرمان
 روائی کرد کوشک لعل محل خاص غیاث الدین بلبن و شهر جدید

دهلی کیلوکهری ترمیم کرد شهری و حصاری نو در حدود اندرپت
 بر بنیاد حصار قدیم راجکن هند نهاد انتظام لایق از تقرر خراج
 بر رعایا و قرار داد محاسب بر هر یک موضع و حکم عدل شعار
 و اقطاع و اسرار و قاضیان دیانت دار در هر شهر و دیار نامزد
 ساخت و اخبار تمام مملکت هر روز بذات خود سماعت کردی
 آسایش تاجر و راه رو چنان در عهد وی شد که از کابل تا بحر
 شرق و از جبال تا بحر جنوبی شب و روز در سفر و حضر کسی
 را یارای دزدی و قطاع الطریق و ابدا رسانی نبود بجرایم صغیر
 و کبیر مجرمان را بسزای سخت رسانیدی - مملکت هند بوضع خوب
 آراست - مغلان چنگیزی چند بار در دیار هند تا ملتان و سنده و
 لاهور و دهلی با لک دو لک سوار تاخت آوردند و هزیمت
 خوردند - سرکشان هند همگنان پامال شدند و حصار چتور که
 هنوز بدست کسی از شاهان اسلام فتح نشده بود بر دست وی
 مفتوح شد حکایات پدماوت که چندین زبان [ص ۶۶] از نظم و نثر
 رابع از وی یادگار حضرت سلطان المشایخ در عهد دولت وی
 صاحب فروع بود اکثر از آن جناب بوساطت حضرت امیر و حضرت
 شاه شرف استمداد خواست - شاهزادگان وی شادی خان و خضر خان
 غلامان حضرت بودند - عهد دولت علاءالدین نیز بهزاران هرکت
 و حسنات از عارفین و عابدین و صلحا و علم پر نور بود - خصوص
 ذاب منزله از صفات حضرت محبوب الهی موبد فیوض ناهشامی بعد
 وی قطب الدین مبارک شاه پادشاه شد و با حضرت سلطان حقیقت
 لب گستاخ کشاد که هر ماه نو برای ادای نعت تشریف آرند
 هنوز ماه دیده نشده بود که خسروخان مراون زادی هندو در بام
 هزار ستون قصر معزی وی را بزخم خنجر قتل نمود بسال

ششصد و بیست و یک امارت بخاندان تغلق انتقال پذیرفت -

منزل سی و دوم در سلطنت جلالت ملک غازی
غیاث الدین تغلق و ملک الف خان محمد شاه
تغلق و بنای حصار تغلق آباد در نواحی دهلی
و تعمیر عمارت دلپذیر در ولایت دیو گیر وسط
مملکت هند و نقل و حرکت عماید هر قسم
دهلی بشهر نو آباد دولت آباد

ملک غازی از دیال پور حوالی ملتان پورش کرده بر هراون
زاد ظفر یافت - وی را که ناصرالدین خسرو شاه متنب کرده بود
بر انداخت و خود را غیاث الدین تغلق نام نهاد تا سال
هفت صد و بیست و پنج مدت چهار سال پادشاه ماند - حصار تغلق آباد
ده گروهی شاهجهان آباد از بنای وی پادگار مشتمل بر عمارت
عالیشان در وسط کوهستان با پنجاه و دو قصر رفیع و پنجاه و
شش دروازه همانجا مقرر وی و پورش واقع در خیال خاص و عام
بدیدن رفعت آن عمارت می گذرد که بیست صد سال تعمیر آن
صورت پذیر بوده باشد ازین گویند که در تسخیر وی جنت بودند
که باعانت ایشان بچنان عمارت عالی پرداخت و آن را در مدت
چهار سال اتمام ساخت - حصار ویرانی دارد در مقبره سادات بخاری
از چندین خانجات آباد اند در سال بیست و چار جانب بنگال رفت -
ناصرالدین ابن سلطان غیاث الدین آنجا بود - با نعب و هدایا
ملاقات کرد او را چتر داده اقطاعش از کوڑ و بنگلا و ستر کنو
و حدود بحر بوی سپرده معاودت کرد حکم داده بود که چون
ما بشهر در آیم حضرت سلطان المشایخ از شهر تشریف برد -

روزی که وی می آمد غلامان آستان [ص ۷۴] سلطنت حقیقی عرض کردند که تغلق بعد چند ساعت بشهر در آید بر زبان حق ترجمان رفت که هنوز دهلی دور است و حصر بمخدوم نصیرالدین و حضرتی دیگر از خلفای حضرت محبوبی حسب الامر باطعامی بحضور حضرت سید محمود بهار رفت - جناب سید در برداشت گل و تعمیر دیوار مصروف بود ، سیوی طعام محورمی در دست گرفت و قدری ازان خورده بحضرت چراغ دهلی داد که بخورد زان بعد ارشاد کرد که بابا نظام الدین تمام حسنات عالم خود می بردارد شر بر ما حواله فرمود - سیدی از گل و خشت پر کرد و انداخت و ارشاد ساخت که باد بر سر پادشاه - همان دم عمارات افغانان پور چند گروهی شهر نو ساخت الف خان پسرش که طعام ضیافت می خورد بر افتاد - سلطان با معدودی چند جان داد الف خان خود را سلطان مجد شاه تغلق خطاب داده پادشاه شد - سخاوت شمار کرد شهر دولت آباد در ولایت دیوگیر بنا نهاد و آن را بهرض و طول مسافت مملکت هند وسط قرار داد - اهل جوهر و صاحب هنر هر فریق را بدادن زادراه و بهای مکانات هر دو جا و انواع بذل و عاطفت آن جا آباد گردانید شهر و سیاست شاه باعث برهمی انواع انتظام مملکت هنر شد و بر اکثر علما و صلحا تیغ بی دریغ خون آلوده کرد - آخر در سفر سده و مکران عربیت کرد ، حضرت مخدوم چراغ دهلی را تکلیف معیت داد - مخدوم بجای خود گفت که اگر ارشاد حضرت محبوب الهی نمی بود که در شهر باید ماند و جفا و قفای خلائق باید کشید کجا ما و کجا پادشاه بهر حال محضرم الا این سفر بر پادشاه مبارک نخواهد بود -

از منزل کوندل بانوده گروهی کرفال مزاج پادشاه ناساز شد
بسال شش صد و پنجاه و دو لب آب سند وفات یافت فیروز شاه
تغلق باصرار حضرت چراع دهی و دیگر ارکان دولت پادشاه شد -

منزل سی و سیوم در خلافت و نظامت سلطان
دین پناه رفیع بارگاه معرفت آگاه فیروز شاه و
تسلط وی بر قاج و تخت از روی بشارت چهار
حضرات عارفان فاسدار ذی شان و حصول برکات
آن و موصول گردیدن نقش قدم جناب فیضآب
حضرت رسول مقبول نبی آخرالزمان در حضرت
دهلی از ذخایر تبرکات نبوی بدست حضرت مخدوم
جهانیان بخاری اوچی در زمان نصفت تو اسان
سرتاج خسروان و نصب آن بر صدر جد شاعرزاده
قوی دولت [شاه] نوحوان محمد فتح خان بعد
سمات متمنای آن زنده جاودان و بعض فتوحات
بردست آن پادشاه ملایک صفات

د، نواحی سند فیروز شاه هر چند عذر از قبول تنظیم می
کرد مگر حضرت مخدوم وی را باصرار امام پادشاه گردانید - طمع
دستگیری حضرت مخدوم در ذاب پاک وی چنان برکات و هدایت
عدل و رافت پدید آمد که نام بیکوی وی یادگار دوران ماند
انواع عذاب که سلاطین جهان برای قتل بجرمی مقرر کرده بودند
بر انداخت چندین حصار و شهر در هند بنا کرد چون حصار
دهلی و شهر جدید لب دریای جمن و جهان نما فیروزی و حوض خاص
حصار فیروزی در حدود هانسی بفرمایش شاه بهلول صاحب ولایت و چند

امصار بنام فیروز پور و مساجد و مسافر خانجوت و اماکن اوقف
 ذکر و آبادی فتح آباد باعث ولادت شاهزاده فتح خان صاحب
 تاریخ فیروز شاهی مولانا ضیاء الدین برنی از رسای وی امیر مدیم
 سلطنت و علمايان حضرت محبوب الهی بود بعد وی بجرید ورزید
 چنان که بر وقت وفات در حجره وی بوریای بود بقی خیر در جوار
 مرشد برحق مدفون صاحب تاریخ فیروزی سراج الدین شمس عقیف
 دبیر حضرت شیخ قطب الدین منور هانسوی بود موصاف فیروزی
 خود بادشاه نوشت دلایل فیروزی عالمی دگر مترحم از ساستر در
 تقاولات جانب کوه سر مور چند مساره سنگ افتاد بود سلطان برای
 ابطال عقاید هنود که وقت برداش آن را ظهور قیامت قرار میدادند
 آورده در عمارات خود نصب ساخت که هنوز قائم ، فیروز شاه از چند
 درویشان صاحب باطن نبود سلطنت در ایام امارت در گوش کرده
 بود یکی از حضرت مولانا علاء الدین موج درهای اجودهنی یکی از
 حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین مدنی یکی از محرم نصیر الدین
 چراغ دینی یکی از محرم جهانیان مداری که وی بدم مارک جناب
 رسول مقبول صلی الله علیه و آله و سلم باشاره نبوت از حرم
 نبوی بر سر نهاده پیاده پا با حضرت زهلی آورد - فیروز شاه چند
 منزل استقبال کرده از اج پیاپی بر سر خود آورده به عزاز و احترام
 تمام نگاهداشت و میخواست که بعد وفات خود آنرا بر صدر خود
 نهد الا این نعمت نصیب دیگری بود - روزی شاهزاده مقبول حامل
 دولت قدم جناب رسول روی پادشاه آمد شاه وی را ملول یادت
 بروی شفقت بی نهایت کردی [ص ۴۹] ازین که پدرش در جنگ
 بهرایج شهید شده بود فرزند کلان سلطان باعث ملالت خاطر از
 وی برسد وی هیچ نگفت حکم کرد که در جواهر و نفایس

خانجای شاهي برید هر چیزیکه وی قبول نماید بوی دهید - امرای دولت چنان بعمل آوردند وی هر چیزیکه می دید نفی از تسبیح آن می کرد - چون نوبت این دولت سرمدی رسید حال آن پرسید و بر سر خود نهاده بحضور شاه آمد شاه گفت با تو عهد میکنم که اگر قبل از ما وفات یابی این دولت نصیب تو باشد ورنی ما را راضی شو حالا در فکر ظهور وفای وعده نادرشاه شد از هر درویشی و صاحب نعمتی همان استجا داشت خواهش محاب قس از سلطان میخواست مسموع وی شد که حضرت مخدوم جهانیان بهمار بود حضرت مخدوم جلال پائی چندی سال از عمر شریف خود بر وی بخشش کرد صحت یافت - حرمده جانب حضرت شیخ حلال الحق والدین پائی بنی گذرونی مقامت - - ه زیبا خانم و دربان آشن بود او بمنعت راحت که بی اجازت نشاید رفت - شیخ در حجره خلوت خاص باشد وی بهدیرفت وی نوای عربیت برا فراشت - شیخ در عالم استغراق مشغول حضرت حق بود بعد دبری مخاطب شد که برو نصیب تست - خان شادان و فرحان آمدند زیبا گفت که تا دلی سلامت نمی عرض کرد که آرزوی ما همان است - مکر حق نه از زبان او بشارت مکرر باسمه در حوی دعوی آمده در روی بخواب رفت و مایل بخواب عجب گشت شاه و وی عهد نکرده نقش قدم مبارک را بالای صدر فتح خان نهاد حصار وسیع و مسجد و خانقاه آرامت و برای اخراجات خدام دست و جاگیر مقرر داشت بیت :

ار زمینی که نشان کف پای تو بود
سالها سجده صاحب نظران خواهد بود

بعضی فتح خان را پسر اصلی فیروز شاه گویند بعضی خواهر
زاده شاه میر در ملازمت مخدوم پانی پت رسیده و از حضرت ایشان
پرسیده که آنجناب جناب حضرت حق حل و اعلی را دیده اند
مخدوم گفت که خدا را بچشم سرتوان دید الا ما ظل الحق را دیده
ام - در عهد سلطان چند امرای عصر بنشاهی مملکت جنوبی حسب
عطای وی سربر آوردند فیروز شاه هم عصر امیر تیمور صاحب قران بود
عزم امیر برای تسخیر هندوستان در ایام سلطنت وی بود الا نوبت
نرسیده چنانکه از کلام هاتقی در محل [ص ۷۰] تعریف هند استخراج
می یابد از تقریر امیر ، بیت :

چو فیروز کردم دران تخت گاه

زنم سکه برنقد فیروز شاه

شاه بهر نود سال در سال ششصد و نود از دنیا بریاض جنت
خرامید بالای حوض خاص مقبره دارد -

منزل سی و چهارم در خلافت، پرسیاست امیر صاحب
تدبیر قطب الدین گورکانی تیمور صاحب قرانی
از روی برکات حصول یک مشیت شعیر از
دست حق پرست سید مسعود امیر در عمر صغیر
بخوردن آن عالی تقدیر و مختصر حالات فتوحات
هر ولایت و رسیدن در هندوستان و نصرت یابی
پیر اولاد فیروز سلطان

در سلاطین روزگار چون سلطان امیر تیمور کسی نشان نمی
دهند امیر در ترکی پادشاه و تیمر و تمرایی و گورکان داماد را
گویند دختر چغا خان با قرا چار نویان کتخدا شد - هنگام

قصر عارفان

ولادت امیر قران دوستارگان سعد در برج واحد بود و ابواب سرای
از خود بشکست و بر زمین افتاد رباعی :

ز نسل قراچار نویانش دان
گل بوی باغ قرا جانش دان
قرا چار و چنگیز این عم اند
بکشور کشانی قرین هم اند

قرا چار نوین کسی باشد که سه سالار حکمیز بود و از
اجداد امیر اول همان دین اسلام قبول فرمود - امیر طغران خان
پدر امیر هم صاحب امپراتور و ریاست و سپاه سالاری
آبی را ترک داد با معیت قیل در شهر سبز می
برد - امیر را بصغر عمر بهصور حضور سید امیر مسعود
کلل سوحاری پدر اسنان امیر سر عا که ر معتمدان سید بود برده
امیر یک مشق شعر از پیستگاه سید یافت شمار فریب چار صد که
بهحسب اعداد آن سلطنت در حدیث وی ماند و آن از روی حساب
تا زمان آمد نادرشاه منتهی می شود - بعد از بلوغ و حصول
فراس و ریاست در شهر پنج ولایت سرحد که از شهر سبز
سبب فرسخ باطل احلاس فرما شد - در ایام سبب دولت سنان
ابو سعد در تسمی مماتک جنگیزی از ایران و توران دور و بع
بود سال ۸۷۷ و در ۸۷۷ بنما و در ۸۸۱ خوازم و در ۸۸۳
هرات و توابع آن و در ۸۸۷ سندیا و در ۸۸۸ عری و
آذربایجان و کورحستان و قرا باغ و در ۸۸۹ اصفهان و سیرز
و در ۸۹۳ تمام دشت قبیچق بدول [ص ۱] شهر فرسخ
عرض ششصد فرسخ و خاص شهر سرحد در سال ۸۹۴ قدم
ایران و بغداد در سال ۸۹۷ جمع بلاد شمال در سال ۸۰۰ هند

از تصرف اولاد فیروز شاه و راجگان نامدار در سال ۸۰۳ ایران و سیوستان و زابل و دمشق و دیار شام در سال ۸۰۴ تمام ملک روم تا کنار دریای فرنگ و در سال ۸۰۵ جانب خطا لشکرآراست، سلطان بیت :

سلطان تعمیر که مثل وی شاه نبود
در هفت صد و سی و شش در آمد بوجود
در هفت صد و هفتاد یکی کرد جلوس
در هشت صد و هفت کرد عالم بدرود

امیر هرکه بدهی آمد اولاد فیروز شاه بعد چند محاربات هزیمت خوردند در مسعد جامع فیروزی بادای ناز شکر پرداخت و تاج و تاج اکثر امرای فیروزی از دست اقواج راه یافت - بعد معاودت حضرات سادات بر مملکت هد قائم شدند - امیر بادشاه خوش عقیدت بود از حضور حضرت با برکت انواع تبرکات بشارت بوی نصیب گشت رسم نعره حضرت حسین از وی شیوع پذیرفت اولاد اجماد وی در بخارا و سمرقند و ایران و خراسان و ماوراءالنهر و هرات نوبت بنوب شاهی کردند و از عهد ظهیرالدین بر بادشاه تا عهد شاه سلطنت هند در این خاندان برپا ماند جز این که بابت زمان امارت افغانان - در قریب پانزده سال تفاوت رو داد - جناب فصیلت مآب مولانا شرف الدین علی یزدی که از شعرای نامدار و فضیلائی عالی تبار و ندمای امیر بود تاریخ ظفرنامی تیموری حسب فرمایشی شاهرخ میرزا در کمال بلاغت و لطافت نوشت و تاریخ ترکی و توزک تیموری نیز بحال وی جمع یافت و مولانا هاتقی برادر با خواهر زاده جامی تیمور نامی منظوم در عهد خود گفت بسی آبدار از سلاطین جهان در اکثر

قصر عارفان

مناسبات جز سکندر و تیمور دنگری رسیده و در خدمت چهارنگری و کشورکشائی این هر دو نامدار پادشاه باشد.

منزل سی و پنجم در اسارت و ریاست رایات عالیات سید محمد خضر خان بن ملک سلیمان بعد معاودت صاحب قران از هندوستان و چندین فرمان روایان این خاندان معزالدین ابوالفتح مبارکشاه و محمد شاه بن فرید خان و علاءالدین محمد شاه [ص ۲۰۲] بن فرید خان بن خضرخان و بضعف تسلط این حضرات سادات تصرف اکثر تاجوران ولایات اقلیم هند سر خود بالذات

بعد معاودت امر تیمور صاحب قران حضرات سادات بر سلطنت دهلی قائم شدند تصریح همان که خضرخان پسر ملک سلیمان بود ملک سلیمان را ملک مردان دولت داد که ملوک امر فیروزی پسر خواند الامک سلیمان دعوی سادات نمی کرد. روزی حضرت محمود حلال الدین بخاری تعزیر ضاوت در منزل ملک مردان دولت آمد ملک سلیمان بر خدمت دست سبوی هفت سبب حضرت محمود وی را بدین خدمت دیده فرمود که وی سبب زاده باشد بدین کار نشاید. صاحب طبقت محمود شاه و در بچ مبارک شاهی وی را سبب صحیح دانند و نسب وی تابعی مرتضی رسانند. بعد فوت ملک مردان دولت و پسر اصلی وی حکومت دیپال پور و متان بخضرخان رسید. زمان فتح دهلی نزد صاحب قران آمد و بر امارت لاهور و متان و دیپال پور سرفرازی یافت. هرگاه محمود شاه آخرین اولاد صاحب جاه فیروزی بود بسال هشتصد و پانزده وفات فرمود و بعض اکابر با دولت خان اودهی بیعت کردند و بعض سردار خضرخان نیز پاوی

رفقت ورزیدند. حضرتخان شصت هزار سوار دهلی را تسخیر و لودهی را در حصار بیروزی اسیر کرده سال هندیه رایات عالیات بر خود لقب ساخت و نام سلطنت بر امر و ساهرخ میرزا تایم دانت معزالدین ابوالفتح مبارک شاه بن خضرخان و محمد شاه بن فرید خان بن خضرخان و غیر هم چند شاهان ن سال پنجاه و پنج سلطنت کردند که در عهد این حضرات ملک هند بر تاجوران متعدد از گجرات و مائوه و جون پور و سکلا بصفت خلافت اکبر مسمی پذیرفت آخر امیر سلطنت دهلی بر سلسله بهلول لودی استقرار گرفت.

منزل سی و ششم در پادشاهی افغانان لودی از سلطان بهلول خان که این منزلت از روی خرید حسب تصرف درویشی صاحب دولت یافت و سلطان سکندر نظام خان فرزند ناسدارش که بانتظام نمایان پر داخت و سلطان ابراهیم و زوال خلافت بدعای شیخ علاءالدین مجذوب از روی هزیمت در داوریکاه پالی پت

افغانان لودهی [ص ۳۴] مدام شمار تجارت اسپان مو کردند بنو مطلق صغیر بود که وی را بعد هلاک مادرش جاک شکم باعث قرب زمان وضع حمل زنده و سلامت بر آوردند. از خدمات افتادگی مکان که موجب هلاک مادرش و زحمات در بیدگی بطن مرده حضرات حق وی را در حمایت خود محمول داشت بحضور پدر چندی پرورش یافت. زان بعد از پدر رنجیده نزد ملک فیروز و ملک اسلامخان و ملک سلطان شاه اعمام خود آمد. روزی با عمی تقریب تجارت اسپان در حدود ناراول می گذشت درویشی شاه غریب نامی چو بدستی بر زمین باهر دو دست یزدان پرست می زد که کسی

قصر عارفان

باشد که سلطنت دهلی عیوض نهصد روپیه خرید نه بد - بسماع این
 آواز بغور از اسپ برجست و نهصد روپیه که از فروخت و نفع اسپان
 با خود موجود داشت برگرفت و نزد فقیر نهاد و فقیر آن را بر حضرات
 قسمت کرده ساکت شد. عم وی ازین حرکت رنجیده وی از وی
 جدا گشت و اعم دیگر اسلام خان در سرحد پوست وی صاحب
 جمعیت دوازده هزار افغانان از خویش و اقارب بود - همگام نزع
 بوجود پسران لایق ریاست بر وی گذاشت الحاصل بترق روز ابرون
 در سال پنجاه و پنج هجری پادشاه دهلی شد - در بعضی دحابر چون
 دیده شد که در صغر عمر از پدر با عم چیزی میخواست و بعد
 یافتگی آن اصرار استبداد میکرد - فقیری گدو کرد و ر زبان آورد که
 برای قدری قبیل شاه دهلی را می رنجانید و از شاه غریب
 بشارت مکرر یافت - قریب چهل سال پادشاه ماند - سلطان
 بهلول لودهی بعد وی نظام خان پسرش سلطان
 سکندر پادشاه شد - فضلا دوست رعایا روز منظم مملکت حبرگیر
 ریاست بود شیخ نظام لدین احمد در تربع خود توسل که سلطان
 تحمل ظاهری و کمال معوی داشت عدل و رحمة و هر روز دربار
 کردی شد و جنسی لایق هر روز ر روشن و محاسن اشر
 کردی - اوامر و نواهی بر بخت در عهد وی خوب آمدند پادشاه -
 فرهنگ سکندری و فتوحات سکندری در زمان دولت وی مرتب
 شده اخبار مملکت دور دست هر روز نزد شاه می آمد با بران وی
 را بر تسخیر جنات منسوب میکردند - سب و هشت سال پادشاه ماند بعد
 وی پسرش ابراهیم شاه پادشاه [ص ۵۵] شد سال نهصد و بیست
 و چار و بسال می و دو رخت آخرت بس - حضرت شیخ علاءالدین
 مجذوب اکبر آبادی بزرگی بود صاحب نعمت از طرف سلاطین وقت

دوازده موضع برای مصارف خانقاه ایشان مقرر بود - ابراهیم در آخر عهد خود آن را مسدود کرد - نوبت بجای که درویشان که چند صد بودند و روزی خاص و عام وارد حادر یا مدنی بست و چهار هزار روپیه سال دیهت متعلق بود با چند دیجات گزرا میدند - شاه در عالم استغراق می بود هر چند عرض کردند النفات نیاورد - روزی همگان بر سر شاه جمع آمدند و فریاد و فغان بیحد آغاز نهادند - سر بر آورد و گفت چرا شور می سازند حقیقت بعرض رسانیدند که پادشاه وقت مواضع خانقاه ضبط کرد و درویشان تباه آمدند چند بار برسید همان جواب یافت - آنگاه ارشاد ساخت که ملک وی را بضبط آوردم و سلطان بابر تفویض کردم دیهات ما بدرویشان گذارد همان نزدیکی ظهیرالدین بابر از کابل تاخت و ابراهیم را در پانی پت از جان و خنمان بر انداخت - قبروی بر فراز شمالی آن شهر واقع که باچند هزار متولان آسوده بعد فتح و جلوس بر تخت دهلی و آگره اول حکمی که از پیشگاه بابری جاری شد معاق مواضع خانقاه بود -

منزل سی و هفتم در خلافت سلاطین آل تیمر
ظهیرالدین محمد بابر و نصیرالدین محمد همایون
وجلال الدین اکبر و صفای اعتقاد وی باحضرت
هندالولی و مخدوم شیخ سلیم چشتی فتحپوری
و بنای منازل رفیع در کوه ستگری

بابر بعد تصرف بر هند چون سال آخری آماده گردانید همایون پادشاه شد - وی بر نشو و نماهای ظاهری از راه پندار کلامی خلاف ادب بر زبان راند مخالف شان فزاری افتاد اکثر قوج و سپاه از وی بر گردید کار و بار وی تباهی بدرفت و سلطنت قریب یازده

قصر عارفان

سال با افغانان سور تعلق گرفت آخر بعفو تقصیر از حضرت ایزد
غفر از روی اعانت سلاطین صنوی ایران باز بر تخت هندوستان
دست قدرت یافت. بعد از وی اکبر بادشاه شد در حقیقت صافی عقیدت
بود بحضور هندالولی چند بار جاده از دهلی و آگره رفت الا ندمای
عصر وی هر چند عالی خاندان بودند اما دهلی [ص ۱۷۷] حق
نورزیدند و از بادشاه که اکبر شعار خلاف اسلام ظاهر میشد باثر صعب
و حسب تقاضای وقت بود با حضرت محمود شیخ سلیم چستی فتحپوری
مراوان ارادت و اعتماد داشت و منزل رفیع درن آتوه ساگرد از
مسجد و خانقاه و حصار و تخت گاه.

منزل سی و هشتم در خلافت نورالدین جهانگیر
و شرف ولادت و پرداخت وی بدعای حضرت
شیخ سلیم در حضور وی و شهاب الدین
شاهجهان و صفات حمیده عدل و داد و خدمت
گذاری درویشان و حسن ظن با حضرت ایشان و
دیگر معاهد بیکران

نورالدین جم گیر وی دشار حضرت شیخ سلیم در
ولادت و در صغر عمر بحضور وی پرورش یافت. از بزرگ بدای
و دست شفقت شیخ حسن عقیدت و مراتب عدل و رافت در داد
وی نحمد بود. از اخلاف شاه مغفور سبب بدین شاهجهان رسیده
شد که بنای این شهر و این مسجد بر دست وی صورت بست.
صفات حمیده این پادشاه دین پناه نچندانست که در تحریر در آید.
از قدر دانی اهل فضل و کمال و بدل و ایثار و عدو هم
و فراخ حوصلگی و اولوالعزمی و رفعت شان و منزلت و ریاضت

و عبادت و دوق عمارت و خدمت گذاری درویشان و حسن ظن
با حضرات ایشان -

منزل سی و نهم در خلافت محی الدین اورنگ زیب
عالم گیر و تسلط وی بجای پدر اسیر و زهد
و تقوی و انتظام و تدبیر

از چندین احلاف پادشاه معنور اورنگ زیب عالم گیر
بخت نشین جای پدر امیر گردید - عالم و عابد و زاهد و متقی
و منتظم و دانا و مروح شعر اسلام ود - مدب ۲۵ سال بافوج
و سپاه در دیار جنوبی سر فرمود همانجا بعالم عفی حرامید چند
بروهی دولت آباد بشهر نو آباد اورنگ آباد آرامید -

منزل چهلیم در قضای قاضی القضاة ملا قوی
که تیغ سیاست وی در پرده شریعت بخون
عارفان بی تقصیر آلود بود

در عهد پادشاه شریعت پناه قاضی القضاة ملطفت و صلی ملا
قوی بود که تیغ سیاست در پرده شریعت اثر بخون عارفان
بی تقصیر آلود کردن میخواست و کسکه در دست و بر وی
افتاد او را زنده نگذاشت چنانکه مختصری از آن در ذکر شاه سرمد
یهود کاشانی در منازل آینده و امع گردد انشاء الله سبحانه تعالی -

منزل چهل و یکم در حالات اصلی شاه سرمد
یهود کاشانی سرآمد مجاذیب بارگاه ربانی و
[ص ۶۵] تجرید و تفرید آن عارف یزدانی در
تعشق هندو پسری ملتانی و رسیدن در ایام فروغ

خلافت شاهجهانی در حضور شاه مجذوب
وزیر آبادی مشرف دولت قطب ابدالی از شاه
شرف بفیض روحانی و روداد حالت جذب و
پیشانی در طی منازل درویشی و خدادانی
معتقد گردیدن شاهزاده دارا شکوه اکبر اولاد
سلطانی و قال آن فرخنده فال در باب شاهزاده
ممدوح بعد شهادت بفیض رسانی جاودانی

حکیم سرمد در اصل از یهودان کشی بود. آری وی حرب
تجارت از ندیم می کردند و علوم طب هم و طب بودند وی از
صغر عمر آراد و مساحت ورزید در دیار مغرب بر دست یکی از
شیخ طریقت ایمان آورده بر باجر پسری خراسانی محبت و موالفت
گرفت، برفاقت وی در نشبور آمد. آنجا حال و وقت پدر مسموع
کرد لا جرم بوطن آمد و نامال و مال پدر عازم دیار سنده گردید.
در آنجا نگاه وی بر انهی چند نامی همود پسری اماد مال و مخرج
پسری نیز زیاده بود الا حکیم سرمد مباح تجارت خود بر آن ورود
خود مجرب شد بر در آن معسور نام کرد. بعد چندی سرب نفس
صادق ر وی هم موثر گردید جمیع سامان دنیاوی از خود بر
انداخت و کمر هم بر خدمت عشق صادق بست و امارت و
تجارت را حیر بادی بلند گشت. در دولت شاهجهانی وارد شامعجم
آمد شد در وزیر آباد مجذوبی بود که معروف شاه مجذوب و از
بعض روحانی حضرت شاه شرف الدین عراقی پتی هتی صاحب نعمت و
علیاً وی منتصب منصب ابدالی داشت شاه سرمد وی را مرشد گرفت.
وی شاه سرمد را فرزند خواند بعد از چندکاه عالم وحد و از خود
رفیگی و استغراق و بحق پیوستگی بر شاه سرمد غالب گشت حتی که

ستر عورت هم بر خود نداشت و بی فید و بند در صحرا و شهر می گذشت اسبی چند نیز با وی می بود خاص و عام شهر باوجود برهنگی از قدر و منزلت مرید وی و خود وی آده شده بودند حتی التوسع در بزرگ داشت و خاطر داری وی در پیغ نمی درددند - سلطان عهد دارا شکوه اکثر در حضور وی آمی و اعتقادی فراوان داشت - تحریری و تقریری چند مسایل طریقت از وی پرسید و جواب باصواب یافتی شاه سرمد گاهی مستغرق و گاهی غوشدار بودی در بی هوشی بی قید محض می شد و خبر از خود نداشت الا تا هم گمشدگی سلیم کردی و در سوال [ص ۷۲] جواب شای دادی - بعضی اهل منزلت گویند که از عملای بجانب بود بعضی قرار دهند که سکر غالب داشت بعضی بر آن اند که سالک محدودی را طی منازل می کرد از باعث شهادت مناصب وی در برزخ ترقی پذیرد پادشاه زاده نامدار دارا شکوه را چند بار متوقع خلافت گردانده هر که دارا شکوه بردست برادر والا قدر شهید شد بعضی اهل انکار نرد سرمد خبر بردند که کسی را توقع سادست دادی نه وی امروز خلافت رو شد و نسب ما وی را توقع خلافت نمی میدادند آده امروز یاف - نسب آینده آن مکرر منزلت شاهراه در خند برین حول سلاطین معدلت گرین و بهتر ازین می شده کرد - شاهزاده بسی عمیدتمند در خدمت اهل عروین بود اوقات سعد خود اکثر بد کر این حضرات صرف کردی و در معظم و توفیر این حضرات و خدمات لایق از حد کوشیدی و مقبول انتظار ایشان بودی زمانی که از برای فراهمی سامان جنگ بعد هزیمت از برادر جانب لاهور آمد به حضور حضرت شاه میر لاهوری حاضر شد - شاه سجده خود برای وی کرده اشارت فرمود که بر آن قیام نماید و چند بار از روی تاکید گفت

قصر عارفان

شاهزاده هر گز قبول نکرد لا حرم شاه بر زبان آورد که تخم دهی بصب عالمگیر بود - خیر رب مدبر ترا نخت جنب روزی قواعد گردانید - شاهزاده وقت فراش سر از غایت رسوخ حضرت طلب رای خوب صمدای شیخ عبدالعزیز جیلانی بر زبان آورد بی :

شاه جیلان خوشا مدد کردی
کشتی و زنده آمد کردی

منزل چهل و دویم در تلاقی شاه سرمد با ملا قوی در ره گذری زیر عشرتگاه دارا شکوهی و گفت و گوی زبانی و استقرار غضب و تعصب نفسانی در قوی روحانی آن رهنمای نادانی و استعداد قاضی و استبداد ماضی در حضور جهان بانی از پی ایذا رسانی آن عارف حقانی و استظهار باحکام سلطانی

روزی حضرت سرمد رحمه الله علیه عده معشوق دلتار در محراب عشرت که دارا شکوهی است - بود ملا قوی قشری از جانب دربار گذر کرد گفت سرمد نماز چر نمی گذاری ؟ گفت سید قوی قشری ملا ساکت ماند الا از همسوی آس غضب در کنون دل وی اشغال پذیرفت - مکرر بحضور پادشاه شکایت و حکایت [ص ۸۸] وی رسانید که با دارا شکوه الف دارد او را متوقع خلاف گردانیده بود عربان میگردند نماز نمی گذارند - پادشاه گفت حسب قواعد شرعی تادیب باید کرد - روزی در مسجد جامع وی را برای نماز قائم کردند در قرأت دوم سرمد نماز بشکست که امام فکر تجارت اسپان دارد چون تفحص کردند واقعی چنان بود - روزی وی

را لباس پوشانیدند بعد دبیری بر انداخت که بوی غضب می آید
چون تحقیق کردند چنان بود -

منزل چهل و سوم در سوالات و جوابات تحریری
منشور و منظوم باهم قاضی قشری و آن منصور
ثانی در باب تن عریانی ورود فرامین دارالعدل
سلطانی و تقاریر زبانی و گردانیدن وی را زندانی
و تقرر جاسوسان چند در حالت حبس و بند
برای تفحص کلاسی قاطع زندگانی و اخذ رباعی
از تصانیف وی در اسرار معانی که ازان انکار
صعود آسمانی جناب سرور کاینات استخراج
کردند براه ذسیانی و تجاهل عارفانی و نفاذ حکم
قتل آن صاحب منزلت فانی و دستخط سرمد
بوصول منشور پر پیشانی

وصی بوی قشری فرمان دارالعدل سلطانی بنام سرمد از مهر
خاص پادشاه جاری گردانید در باب ستر صورت حضرت سرمد این
رباعی در جواب نوشت ، رباعی :

آن کس که قرا تاج جهان بانی داد
ما را همه اسباب پریشانی داد

پوشاند لباس هر کرا عیبی دید
بی عیبان را لباس عریانی داد

بر قاضی قشری از طرف پادشاه بوی نوشت که اگر چنان
صاحب نعمتی ما را نیز در چنان نعمت خدا داد چیزی بجزی
شریک گردان پاسخ آن رباعی دگر نوشت :

سرمه عم عشق بو الهوس را ندهند
سوز دل پروانه مگس را ندهند
عمری باید که بار آید بکنار
این دولت سرمه همه کس را ندهند

باجرای منشور دگر وی را گرفتار کردند این رباعی بر
زبان راند :

خوش بالای کرد چنان هست مرا
چشمی بدو جام بود از دست مرا
او در بغل منست و من در طلبش
درو عجبی برین کردست مرا

بعضور پادشاه رفت کلام رندی آغار نهاد و در باب عربان
گفت، رباعی :

خاک نسیمی است سیمایم
عار بود اسیر سلطایم
هست چهل سال که می بوسم
کهنه نشد جامه عربایم

[ص ۷۹] شاه حسب استصواب فضلا و علماء فرمان داد که
در زندان برند آئیدی راه دو رباعی از طبع موزون در نظم
آورده می خوانند نظم :

سرمه که بر جام عشق مستش کردند
خواندند سرفرازش و پشش کردند
میخواست غذا پرستی و هوشیاری
مستش کردند و بت پرستش کردند

سرمد چه طلسم را که سر وا کردم
در شام دریچه سحر وا کردم
هر چند که خواب را ز سر وا کردم
دیدم همه خواب تا نظر وا کردم

در حالت فید اکثر خوارق بردست وی ظاهر شدن گرفت - اهل
زندان و محافظان - آن همگنان در خدمت و اطاعت وی بودند - ملا
موی قشری چون این حال دید مصورید که متعصود اصلی بر آمد
نگردید چند جاسوسان بر گماشت که بر محلات وی و دعات وی
نظر دارند تا فعلی یا عملی با کلامی یا مقامی از وی رو نماید که
حسب رعایت شریعت مهدی خون ریزی وی حایز باشد - بعد تجسس
تمام آن کسان یک رباعی از کلام وی اخذ کردند و بقاصی
رسانیدند که شاه سرمد لاله الله می گوید و محمد رسول الله بر زبان
نمی آید رباعی مذکوره :

آن را که سر حقیقتش باور شد
خود بهن تر از سپهر پنهانور شد
ملا گوید که بر فلک شد احمد
سرمد گوید فلک باحمد در شد

ملا موی قشری قنوی بر وجوب قیل وی نوشت که از
کلام وی انکار معراج لازم می آید و باوجود ادعای اسلام
محمد رسول الله سبحانه نمی گوید - منشوری بوی نگاشت که از روی
حکم دارالانصاف شریعت و دارالعدل شریعت ناین وجوه واحب القتل
شدی اگر عذری باشد در پیش باید کرد - وی برپیشانی آن تحریر
کرد رباعی :

ما سر خود را چو گو در زیر پا وابسته ایم
 شهر دهل را بجای کربلا دانسته ایم
 رفت منصور از فضا بر دار و سرمد نیز هم
 دار بازی را عطای کبریا دانسته ایم

منزل چهل و چهارم در منزلت و مناصب شاه سرمد
 در عالم زندگانی و ترقی مدارج بعد شهادت از
 منزل فانی و تصرف وی از قبر بنیض رسائی و
 رباعیات حسب حال و اشعار آبدار پر معانی قفا
 وقت نجات از قید جسمانی معاذی [ص ۶۰] آثار
 شریف زیر مسجد جامع صاحبقرانی و اشعار
 غزلی در بیان حقیقت بعد سر برداری بردست

شاه سرمد علیه الرحمه سر آمد عشق دران منزلت و
 فی الرسول و د - شاه رسانی ازین منزلت در نگهست الا بعد
 مبارک وی بری پدیدرفت و از حضرت صاحب نصرت - در
 رسائی از قبور - در و در برزخ ریادت مناصب حاصل آمد ، و
 چون از بند بر آوردند این رباعی هو در رباعی :

سرمد گاه اختصار می باید کرد
 یک کار ازین دو کار می باید کرد
 یا تن بر خای دوست می باید داد
 یا قطع نظر ز یار می باید کرد

هرگاه سرهنگی رسانی بر روی وی بستن مور بر روی
 گفت ، رباعی :

سرمد جمعی است جانش در دست کسی
تیرست ولی کمانش در دست کسی
میخواست که مرغ گردد و بر بام جهد
گاوی شد و ریسانش در دست کسی

حسب دستور از وی پرسیدند که آرزوی داری بخواه - گفت
اینقدر میخواهم که بقصور کسیکه ما را قتل می سازد روی بروی
وی کشید باهم صلاح فتاد نوبت تافوی سری و بادشاه رسید آخر
قرار داد گردید که زیر مسجد جامع محاذی آثار شریف نبوی بردند
سر برداشت و این شعر بر زبان راند بیت :

بجرم عشق توام می کشند و غوغائی
تو نیز بر سر بام آکه خوش تماشائی

اراده کردند که چشمان وی بر بندند قبول بساخت و این
شعر خواند شعر :

گرم عتاب چون شود پرده بپوشم از رختن
پرده کشند مردمان چون شود آفتاب گرم

چند جلادان صاحب جوهر تیغ بر گردن مبارک وی راندند
هر یک از دست بیکار شد خوبروی بود از جلادان آستین بر دست
پچیده حضرت سرمد رحمته الله سبحانه علیه جانب وی دیده تبسم
کرد و این شعر خواند رباعی :

بهر رنگی که خواهی جامه می پوش
من از رفتار قلدت می شناسم

و سر عجز پیش برد و این شعر خواند بیت :

عمریست که آوازه منصور کهن شد
من از سر از سر نو جلوه دهم دار و رسن را

بعد قتل سر خود را بدست برداشت [ص ۶۱] و این دو
شعر خواند رباعی :

سر جدا کرد از تنم شوخی که باما یار بود
قصه کوتاه کرد ورنه در دُ سر بسیار بود
سرمد سر داد و سرمدی یافت
منزل ز مقام احمدی یافت

از مضمون شعر آخر صاف مسعاد می شود که بفور قتل وی
را عروج بر مراتب اعلی که فتاوی احق باشد رونما شد و ترقی
دایمی نصیب گشت بعد از سر برداری و بر زبان آوری دو
شعر جانب فرز مسجد عزم شد و به آوار مصبح این عزل
میخواند شعر :

سوخت بی وجهم تعاشا را به بین
گشت بی جرمم مسیحا را به بین
زنده کش جان نباشد دیدی
گر ندیدستی بیا مارا به بین
ای که از دیدار یوسف غافل
داغ یعقوب و زلیخا را به بین
ای که از روز بدم در حیرتی
یکزمان این روی زیبا را به بین
شاه درویش و قلندر دیده ای
سرمد بدمست و رسوا را به بین

منزل چهل و پنجم در عروج سرمد رحمته الله جل
 شانده علیه بحالت غزل خوانی بر معراج مسجد
 صاحب قرانی تن بی سر روان و سر مقتول بدست
 خون فشان و گذر یکی از عارفان ربانی از جانب ثانی
 و اطفای نوایر غضب بآب حیات آیت قرانی
 اطیعوا الله جلشانده و اطیعوا الرسول و اولی الامر
 منکم از هوای نفسانی و افتادن تن بی سر بزمین و سر
 بی تن بفضل چندین و جریان آواز وحدانیت از تن و
 صدای شهادت رسالت از سر بی تن تا وقت تدفین
 و کوایف خوش بیانی هندو پسر ملتانی و تزلزل
 خلافت از همان وقت و بعد پشیمانی رجوع بادشاه
 و التجا با مرشد مقتول مقبول کاشانی و نمائیدن
 وی چندین سرعلاطین از صاحب قرانی تا جنت
 سکانی و فجات دهانی ازان پریشانی و حصر
 منصب ابدالی ازان زمان بر حضرت مجاذیب و
 اعلان استکمال این فریق بعد مجاورت و درباری
 چار حصرات بالتزام رحمانی

سی و سه روز در منزل مسجد طی کرده چند باقی بود که صاحب باطنی
 وارد شد و ارماد کرد و اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم
 بعور آن سر و دست بر زمین افتاد [ص ۶۲] از درون تن آواز
 لاله الا الله جلشاه و از درون سر آواز محمد رسول الله جل عظمت
 سی و آمد تا وقت دفن کردن صبی قشیری بعد وی از ابوی چند
 معرض کرد - وی بجواب پرداخت که اگر ما را متهم دارید که

پادشاه سرمد خور نوش داشت و بجز در اسلام می آرید دشوی
 خوربری تاحق صاحب اسلامی دارد و در صورتی که وی را بشرک
 و کفر قتل کردید اگر مشرکی، مسرکی دورا پاک فی - رای اکثر
 اهل طریقت چنانست که اگر سرمد باین فی سر و سر بدست ما بالای
 مسجد گذرد عجب باشد که عالمی را زیر و زیر گرداند - وقت آخر
 دعای بد در حق ملاقوی فشری شد - بعد جدی چن شد و سبب
 بآوری نیز از آنوقت تزلزل بدست - حضرت عاقلگیر هر ده سبب خواب
 کردی شاه سرمد را عینه الرحمت ، تبع بی خلاف بر سر دیدی - آخر
 با سرمد شاه سرمد رجوع آورد صاحب ، بعد اجازت بار داد پادشاه
 اندرون رفت و گفت :

در درویشی را دربان نباید

حق پرست گفت :

بباید تاسک دنیا نیاید

و بعد نمائیدن چند سر پادشاه نامدار از حبیب جهای خود وی را
 فرمان داد که صلاح و انسب در حق پادشاه چن باشد که ازین
 سهر بدر رود - چن بعمل آورد تکمیل محذیب بعد آگره و فی سب
 از وزیر آباد و دهلی میشود و حضرات محذیب صاحب مصمص
 مطب ابدان اند در هر عصر از وقت شاه سرمد رحمته الله حیثانه عینه
 زیاده بر پنجاه سال پادشاه بود اکثر زمان خلافت مسافرت نمیک
 چنوی گذرانید -

منزل چهل و ششم در حالات ما بعد حضرت
 اورنگ زیب عالمگیر و هم برهمی انتظام و
 تدبیر در ایام خلافت و حیات آن اولوالعزم

آفاق گیر باعث سفر دور و دراز جانب دیوگیر و
فزع و اختلاف باهم هر چار اختلاف و بادشاهی
معزالدین جهاندار شاه و جلال الدین فرخ سیر
پادشاه و سیاست وی و سیاست سادات و
شهادت وی

حضرت اورنگ زیب هر چند اطراف آن ولایت کلی ضبط
در آمد الا در هند و سد و پنجاب و نکال هر جانب فتور بی نظمی
راه یافت و با وصف تسلط و سط و ربط و عالی دماغی چنان
پادشاه دیندار و متقی و پرهیزگار بوجوه طوالت سفر و مفارقت
[ص ۶۳] یکدگر نظم طبایع اعلی و ادنی از صلاحیت و عافیت بر
اتحاد و انواع بدعات و فجور آشکارا و نهان شایع شدن گرفت - در
سال هزار و یکصد و هجده هجری پادشاه محمود راهی عقی گشت -
باهم پسرانش نزع خلافت برخاست آخر بعد قتل شاهزاده اعظم
سایه و پسرانش فر جهاننداری بر شاهزاده معظم فرار یافت - وی
در آخر مذهب شیع گزید هر چار فرزندان صاحب امدار وی در
اجرای القاط جدید شامل باتک نماز با پادشاه مخالفت کردند و شاید
بعض از صلحای لاهور وی را بعمل هلاک گردانیدند - بعد وی باهم
هر چار پسران منازعت رو داد اول جهاندار شاه پادشاه شد فرخ سیر
پسر شاهزاده مجد عظیم الشان باعث حضرات - دات بر عم بزرگوار
بورش کرده فتح یافت سادات در وقت وی صاحب اقتدار کافی
شدند ،واب عبدالله خان وزیر نواب حسن علی خان امیر الا مرا
جمع ارکان دولت قدیم را پامال کردند - بعضی از تصرف اهالی کمال
در حفظ و حمایت ماندند - چنانکه در باب اول بذکر خانواده

قصر عارفان

فلندری نعمتی کرمانی مذکور شد که خان صادق از تصرف حضرت سید شاه نعمت الله سبحانه دهلوی و حضرت سید شاه حسن الدین ترک پانی پتی نجات یافت و ذکر بعضی امرای ذکر در اینجا خالی از تطویل نباشد. آخر پادشاه را نیز در باطن از سادات مکدر شد و دفع خواست و درایر کرد الا اثر پذیر نگردید. از نواب احمد خان عالمگیری که از مدتی بعد برکات روز در کج عاقبت بود بطرز اخفا استصواب کرد که هر چند از ما بر خاندان سما ظلمی صریح رفت الا باقتضای تحمل و صلاحیت سمای برسم که حالا ما را با سادات چنان باید پرداخت و در و صبر و لحاظ و پس نمک خواری خاندان خلافت در این وقت از جانب نواب خیال باید کرد که در پاسخ استفسار با پادشاه پیام فرستاد که هرگز شما را روی مخالفت با سادات رای صواب نباشد بل سراسر خطا و ناعب بلا خواهد بود. هرگاه جهاندار شاه در عمارت لال کنور معشوق خود پنهان بعد هزیمت از آگره وارد شاهجهان آباد شد نواب ذوالفقار خان امیرالامرای وی میخواست که وی را طرفی برده سامانی از سپاه و جاه فراهم آرد و باز بحرب فرخ سیر پردازد اندرین باب با پدر عالیتدر صلاح جست. وی گفت که اقبال از شاه و امرای [ص ۶۴] وی برگشت جای نباید رفت. بعد چند روز فرخ سر دق و لشکر وارد پل باران آغا مهربان جهانگیری شد. نواب احمد خان را مع پسر آنجا طلب داشت و بعد ملازمت گفت که ذوالفقار خان را در اینجا گذارید شما رخصت شوید. نواب مجبور جهان کرد الا خوبی دانست که قضای آسمانی و بلای ناگهانی بر سر آمد. دل فگار و چشم زار راهی شد. همان روز یا روز دوم آن خان مذکور بعد از تسبیح کشی قتل شد و بعد قتل معزالدین لاش پادشاه بر قیل

و لاش امیر بردم آویخت و در تمام شهر شهر شیر کردند و جاگیر
و مناصب نواب اسد خان ضبط در آوردند - نام اصلی نواب ابراهیم
نام خان اسماعیل بود - شری درین موقع حوس تاریخ گشت بیت :

هاتف شام غریبان باد و چشم خون فشان
گفت ابراهیم اسماعیل را قربان نمود

بعد چند روز سادات فرخ سیر را در پنجره آهنی بند کردند -
روز بالای بل سیم گهره شب در زندانی محل می برد درن وقت
وی این رباعی طبع زاد خود گفت و نزد نواب اسد خان فرمود
رباعی :

خو کرده - آهست آتشی ندهند
لب لبش مرا هست شرابش ندهند
هر کس که ز احوال دل ما پرسد
آبی بلب آرند و جوابش ندهند

نواب در جواب نوشت ده کلمات حسب عود
عود ندارد بعد دو ماه در این حالت گذرانیده میل شد - هر کس را
خواهش کردند از قید بر آوردند شاه کردند -

منزل چهل و هفتم در بادشاهی ناصر الدین محمد
شاه پادشاه و استکمال خلافت وی از روی
کمال اقتدار و استقلال تا هزار و یکصد و پنجاه
حسب بشارت حضرت سید امیر کلال و آمد
فادر شاه

محمد شاه نیز از سلاطین بود که سادات کردند ، بیت :

قصر عارفان

روشن اختر بود اکنون ماه شد
یوسف از زندان بر آمد شاه شد

مخریب سادات بر دست وی صورت گرفت و حال هراس و
بکسب و پنجاه از روی کمال استقلال پادشاه بود بعین و طرب
گذرانند که کسی از سادات نامدار مدد را سر نگردد - اهل
جوهر و صاحب هنر هر فریق در عهد وی جمع بودند - هر یکی
را قدرانی کردی آخر وقت از دست بعین و راحت غفلت در امور خلافت
راه یافت [ص ۹۷] نادر شاه آمد بن باشد مدد خلافت خاندان عالیشان
امیر تیمور که بدان حضرت امیر سید مسعود کلال بخاری سوحاری
بشارت داد زان بعد جز نمی از مستطاب بی نماید - عهد شاه از روی
هزاران تدبیر و فکر و تدویر جای عذیب خود تخب نمود برکت
نمود حضرت سلطان الانوار برهنه و صاحب محبوب الهی مورد دوش
امامی یافت - محجری وی حسن حسرت و دولت حضرت در وسط سوار
فایض الانوار و مرقد مطهر حضرت امیر خسرو طوطی شکر مقال
مدد واقع - خوشانصیب وی که در میان اس حضرت با رکب - در
در مغفرت و بخشایس و رحمت و آسایش وی کدام اسی است
سیاه باطن را شکی تواند بود مگر - مرادی که درین بحر آسایش
نباشد -

منزل چهل و هشتم در صلاحیت حالات فرزندان
صغر سید راجو یکی از سادات کبیر و قیل و قل
سید محدوح با ثواب سید حسن علی خان بهادر
امیر الا مرا در مجمع صفاقت صلحا و انحضار
آن بحضور دربار جناب سید الشهداء و استخراج
تاریخ عربی در صنعت تقلیب از کلام معجز
نظام آن قره العین مصطفی و نور دیده مرتضی

سید شاه راجو بزرگی بود از خاندان سادات مارهره از مریدان حضرت شاه ابوالبرکات مارهری ریاصاب بسیار شاقی کشیده و بارشاد مرشد حق آنگه متاهل گردیده دو فرزندان توانا زائیدند بعد سرورشش ماه گه گه از دهان کلمات توحید و تمجید و بعضی آیات قرآن مجید صادر میشد - چون بعمر چار سال رسیدند اوقات صباح و شام بر بستر خواب و راحت نمی بودند و غایب می شدند و ناگاه می آمدند و در استفسار حال جوابی نمی دادند - شاه راجو ماجرا بحضور مرشد خود عرض داشت وی مراقب بوده فرمود که خدمت وضوی صبح و شام جناب - عیدین شهیدین حضرت حسن و حضرت امام حسین در تعلق دارند الا در مدت قلیل از دنیا روند - زان بعد سید راجو این حال بر برادران گفت بسم کردند و ازین که سید راجو از داعی اقامت در سادات باره جانب مدمت تشیع میلانی داشت طرر وضو و نماز حضرات امام از فرزندان پرسید جواب دادند که همین صور وضو و نماز حصر امام باشد الا رفع یدین نمایند در عمر پنج سالگی فوت شدند - شاه راجو رجوع بحضرات امام آورد فرزندان [ص ۶۶] خود را بحضور ایشان یافت - روزی نواب حسن علی خان در دهی صیانت فقرای شهر و دیار نمود سید راجو نیز آنجا حاضر بود بعد اطعام سوالی کرد مبهم همگان در جواب ساکت ماندند ، چون نواب با شاه راجو چار چشم شد سید راجو گفت در دل اراده قبل پادشاه داری و از ما در پرده می کنی - ازین کار تایب شو و حق آقای خود نگاهدار تا جواب گویم - نواب بر آشفت گفت که شب در محفل جناب رسول مقبول با ما و شما گفتگو خواهد بود - سید راجو وقت شب دید که هر دو برادر حسن علی خان و عبدالله سبحانه خان که امیرالاسرا و صاحب خدمت

وزارت بودند در دربار جناب حضرت سیدالشهداء حاضر اند - حضرت امام مخاطب بهر دو گفت که بلغ وعدک و علب عدوک و رخصت ساخت چون شاه راجو این حکایت بعیان ظاهر کرد از روی غور بصنعت تنزیب تاریخ زوال دولت سادات بود -

منزل چهل و نهم در تدبیر پادشاه عالی تقدیر
از روی مشاورت و موافقت بامرای فامدار برای
قلع و قمع سادات ذی اقتدار و ظهور آن در
اسرع زمان

بعد شاه بعد شرفیابی بر منصب خلافت بامرای قدیم در باطن ساز و راز کرده از روی حسن تدبیر سادات را در کمال غفلت و اعتماد بر نهج مستدر داشت و آخر بمسئال پرداخت -

منزل پنجاهم در نواب حسن علی خان بهادر بر
دست حیدر خان دلاور

مر حیدر خان کاشغری از طرف نواب میر امین خان بکمر و نواب سید حسن علی خان بهادر بر سمت خود گرفت - روری سواری امیر الامرا واپس از دربار سعیدی می رفت ، علب صد - داب - بیض بی نیام بر دست کرد پانکی بودند - خان کاشغری اشیای ره ، بیض بیض آدکی (۹) در دامن پیراهن فر - ل زایی بمل عرصی شکایت بعد امین خان در دست از بالای بسدی به آور و ویلا برد کرد - امیر الامرا فرمان داد که وی را زود حاضر سازید زیرا که براه در تجسس بدنامی امرای قدیم بودی وی را پیش حواریند عرصی

بدست خود گرفت و بدیدن آن مشغول گشت - خان فرصت یافت و با یک زخم پیش قبض [ص ۶۷] کار امیر الامرا تمام ساخت - وی را همانجا پاره پاره کردند بعد امین خان جسد وی را برداشت و بدلی فرستاد تا قریب مغل پوره بخاک سپردند - وی را در عرف امرای قدیم بعد شاهی غازی گویند مقبره دارد اولادش معزز ماندند عبدالله خان گرفتار آمد و در قید بگذشت انالله سبحانه و انا الیه راجعون -

تمام شد باب دوم از قصر عارفان من تألیف مولوی احمد علی خیر آبادی دهلوی رحمه الله جل عظمته علیه از دست فقیر حقیر وامانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاء الله بالیقین بعد رکن الدین ابن مرشد بر حق راه نمای خلائق مقبول بارگاه رب العالمین خواجه بعد معزالدین ابن قطب الاقطاب غوث الزمان شیخ المشایخ والا صلیا سلطان الاولیا الراشخ فی الشریعت والطریق والحقیمت والمعروف کالغلیل حضرت قطب بعد اسماعیل حنفی قادری سمری عرنوی ثم الحصار رحمته الله علیهم اجمعین در حصار فیروزه بست دوم شعبان روز یکشنبه بوقت چاشت ۸۱۲۹۱ نبوی صلی الله جل عظمته علیه و آله و سلم ابن نقل اول است از مسوده خاص نوشته بدست منصف علیه الرحمت و الغفران که بعد انتقالش از برادر او مولوی علی احمد بعد منت سنده نقل نمودم بیت :

غرض نقشیست کز ما یاد ماند
که هستی را نمی بینم بقائی
مگر صاحب دلی روزی برحمت
کند بر حال من مسکین دعائی

یا الله جل مغفرته جميع گناه صغایر و کبایر این کاتب
عاجز و مصنف و برادرش که دهنده این مسوده به حقیر است
و خواننده و مطالعه کننده این کتاب را بفضل و کرم خود
به بخشش بیت :

اگر دعوتم رد کنی دور قبول
من و دست و دامان آل رسول

شعر :

يلوح الخط في القرطاس دهرأ
و كاتبه رسم في التراب

بیت :

مراد ما منقش بود کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِإِذْنِهِ

باب سوم

در ذکر مختصر اسمای بعض حضرات خلفای
مجاز و سریدان سرافراز خواجگان چشت مشتمل
بر چند منازل : منزل اول در ذکر خلفای حضرت
خواجه عثمان هرونی

(۱) یکی ازان حضرت همدالوی که صاحب و مناصب وی در
دین و دنیا بسیار بود و از ازان شیخ سعدی لنگوچی که طبعی آزاد
داشت و از غایت زهد و تقوی و مشغولی روز و شب نعمی
ساخت در هند رسیده آبادی ناز نول برای اقامت پسندید و آنجا
مرل گزید قبر مبارکش در حوالی شهر نازنول بچار دیواری مختصر
واقع (۳) یکی ازان خواجه محمد ترک نازنونی معروف به پیر برکمان
شهید مزار وی قریب شهر و عمارات لطیف از گنبد و مجلس گاه و

قصر عارفان

مسافر خاتجات متعدد گرد آن قدیم و جدید شهادت وی در یوم
عید اوایل اسلام لب حوض بود یا جماعت کرام که آنجا مقبره
وی واقع مخدوم چراغ دهلی فرماید که هر کرا حاجتی باشد بدرگه
سأه محمد ترکمان رجوع نماید (۴) یکی ازان شیخ الاسلام دهلی
نجم الدین صفری که بر شیخ جلال الدین تبریزی محضر باطل کرده
خجالت یافت و با حصر هنداولی عرصه داشت که شما مریدی را
چنان در دهلی فرستاده اید که شیخ الاسلامی ما را کسی نمی پرسد -
شیخ جلال الدین همان زمان از شهر جانب بنگال رفت - روزی با درویشان
چند لب حوضی بود گفت که بیائید بر جنازه شیخ الاسلام [ص ۲]
دهلی نماز گذاریم وی ما را چون از شهر بیرون کرد شیخ ما وی
را ازین جهت بیرون کرد العرض حصر باقصدای شیخ تبریزی نماز
ندادند، بعد چند روز خبر رسید که واقعی همان روز وی وفات
یافت - برش بر چوئره نو قریب مولانا برهان الدین بغی جانب
شرق حوض شمسی واقع و برابر وی قبری دیگر که آن را که
بر برادر کلان شیخ الاسلام معروف نجم الدین کبری قرار دهد
و این نجم الدین کبری غیر صاحب خانواده فردوسی بود بر رای
هوشمندان فبی و از اخبار صالحان منتظر و سابق واضح بود که
عهد معدلت مهد التمشی مل و بعد و عین زمان فیصر سنی حضرت
قطب الاقطاب بعد انکار حضرت وی چند حضرات شیخ الاسلام
شدند - یکی شیخ عبدالعزیز بسطامی که قبر وی بالین حضرت واقع
قبل از قطب الاقطاب یکی شیخ جمال الدین بسطامی که حضرت
در دولت سرای وی فرود آمد و باهم اتحادی فراوان داشت یکی
سید نور الدین مبارک عرنوی که مقبره شرق حوض شمسی آسوده
سید جلال الدین برادر خورد سید محمد خویر و سید قطب الدین

برادر زادگان حقیقی وی بودند. شیخ نظام الدین ابوالموید خواهرزاده حقیقی سید غزنوی باشد ارادت از حضور شمس العارفین شیخ عبدالواحد جد خود دارد که در غزنین بود. حضرت قطب الاقطاب هندالولی هنگام ورود آنجا برای ملاقات وی رفت و صحبت داشت بر شیخ نظام عقب نماز که مدیم بر چپوتره طویل واقع که آستان حضرت قطب الاقطاب پشت آن باشد و قبر بی بی سائره و والده شیخ در جنب جنوبی آن مسجد برابر حضرت فخر العصر و شیخ جمال کولوی از اولاد شیخ باشد. سید نور الدین از اصحاب حضرت شهاب سهروردی و نعمت باب از شیخ اجل شیرازی غزنوی بود. یکی شیخ نجم الدین صغری و شیخ جلال تبریزی مرید شیخ المشایخ ابو سید بدر الدین تبریزی بود. بعد وفات وی بحضور شهاب سهروردی پیوست. لغایت آخر در بشکل بود هم نجا آورد. حضرت کنج شکر در اتم صغر عمر از شیخ حلال فیض برداشت. یکی از مشایخ خواجه عثمان هرونی قاضی ابوانحسین عربوی بود صاحب اسب ابرش که آن باد پای خوش لغای بعضی ابوالعاسم و بعضی ابوالفتح و قاضی ابوالمعالی هم نشین الشمس و مرید [ص ۳] قطب الاقطاب هم قرین ماند از برکت کلام خواجه هزاران اسپان بیمار مانند قلاوی مولانا عابد ضیای غزنوی صاحب حوض غزنین از زبان و چاره وی صحت یاب شدند. مولانا محمد معین در ذخیره خویش این حکایت منقول از مولانا سدید الدین اوفی نواستای دختری مولانا رفیع الدین مفسر صاحب رفیعی داماد قاضی ابوالمعالی تفصیلاً می نگارد.

منزل دوم در ذکر خلفای هندالولی

(۱) یکی ازان حضرت قطب الاقطاب دهلوی (۲) یکی ازان

قصر عارفان

سلطان التارکین حمید الدین صوفی صاحب خانواده سعیدی صاحب تصانیف شهر و در تجربه و تفرید بی نظیر قوای ناگور آرامگاه دارد - شیخ عبدالعزیز مرزند ارجمند وی بود او را چند فرزندان نامدار بودند شیخ وحید و شیخ مرید و شیخ نجیب هر یکی صاحب رشد اوسط چاک پران لقب دارد - جامع سرور الصدر مفلوظ جد خود مرشد شیخ ضیای نعشی مدایوی صاحب کتب متعدد چون سلک السلوک و غیر آن در لادو سرای که یکی از محلات دهلی قدیم شد جانب راه چراغ دهلی قبرش معروف و سنگ خرامن که در حالت سکر در گردن انداخت و از ناگور بدلی آورد آنها افتاده - فرزند وی شیخ عزیزالدین عبدالعزیز و فرزند وی شیخ سعد الدین کسر و صاحب نعمت وی مخدوم خواجه حسن ناگوری بود که در گجرات فروع عظیم بیات هزار در هزار مردم بردم وی تألیف شدند و شجره وی تا حال جاریست و یکی شجره سبع - سعد الدین کسر با شاه نور قادری گجراتی که تا مات دوازدهم زنده بود - چنان در نظر اواده - ار شیخ ممدوح مخدوم ملک محمد از وی سید یعقوب چشتی از وی بسرش سید عبدالوهاب چشتی از وی بسرش سید عیاب الدین چشتی از وی بسرش عبدالجلیل عرف سید غریب از وی شاه نور محمد ممدوح و این حضرات سادات نهر والی فیضی دگر آبی از حصر محبوب الهی دارند بدین طریق از جناب محبوب ذات سید حسین بن عمر خنک سوار نهر والی از وی سلطان العشاق نهر والی از وی سید یعقوب کبیر نهر والی از وی سید کبیر عرف شادی نهر والی از وی سید محمود عرف اخوان میر از وی سید یعقوب چشتی ممدوح یکی از ان شیخ نغزالدین سرواری فرزند کلان حضرت همدالولی در سردار شانزده گروهی اجمیر آرامگاه دارد یکی از ان شیخ [ص ۴۶] حسام الدین

به خلافت خاندانی معزز گردانید مولانا صدرالدین دو سال بالای هفتاد
 زندگی کرد فرزند رشیدش جای گزین پدر شد و مولوی خیرالدین
 نام و زهد و تقوی و عرفان تمام داشت هفتاد سال بر روی دنیا
 ماند بعد وفات مولانا طهیرالدین ثنی خلف الصدق وی بسال هفت
 صد و چهل و یک جای پدر آراست - شافعی مذهب داشت با علمای
 حضرت دہلی در عهد سلطان محمد شاه تعلق بحضور مخدوم چراغ دہلی
 و پادشاه در چند مجالس بحث طویل کرد - مواضع چند پادشاه می
 خواست که قول کند نگرفت الا پیشکش خیافت بقدر بست هزار
 روپیه حاصل کرده جانب وطن باز گشت در سال ثلاث و سبعین مابین
 بعالم عقی رفت شاه نصیرالدین محمد عطاءالله حل شده خلف الرشید
 خود را که بحضور حضرت شیخ حسام الدین فتحپوری خصوصیت
 دامادی داشت بعطای خلافت خاندانی معزز ساخت و نیز وصیت
 فرمود که بعد ما درین دینار فقط واقع شود مرا باید که در
 فتح پور بانی و از اینجا برخیزی ولادت وی در هفت صد و چهل
 و هشت هکام وقت پدر بست و پنج سال بود - هر که فقط واقع
 شد مخدوم شمس بی بی بیماری دحر و شاه محمد عطا داماد خود را
 در فتح پور طلب کرد حوالی نعمت مخدوم مخصوص دران
 ایام فقط سالی بسی وسیع و فراخ بود چند هزار کسان روز و شب
 نان میخوردند شاه محمد عطا بعمر شصت و پنج سال در فتح پور
 وفات و برابر وی در جنب راس بیرون گنبد مخدوم جا یافت
 وی را علاوه از نعمت خاندانی از مخدوم نیز اجازت و خلافت
 بود - شاه علاء الدین چرم پوش فرزند کامکار شاه محمد عطا بود روزی
 در عمر شش سالی چرم آهو پوشیده بازی میکرد که گذر نانای
 وی آنجا افتاد بر زبان آورد که این بابای چرمین پوش خواهد

قصر عارفان

ابدال فرزند خورد حضرت هندالولی که در دوا بر ابدال پیوست از هر دو فرزندان نامدار بل که از فرزند ثالث شیخ ابوسعید نیز اولاد شد و از روی فیضان باطنی آبای سلاسل برکت اجرا پذیرفت - یکی ازان شیخ اوحد الدین کرمانی صاحب خانواده کرمانیان یکی ازان شیخ عبدالله جل شانه بیابانی معروف اجی هال جوگی که از روی بعض روایات زندگی دوام وی و استعانت بر زایران آستان قصبی واضح می شود یکی ازان قصبی حمید الدین که گوری هر چند صاحب خلافت از حضرت شیخ الشوچ - مهروردی الا صاحب اعزازت از حضرت هندالولی بوسایل شیخ محمود موین دوز آمده طرف جنوبی آستان قطب الاقطاب و شیخ عن الدین قصاب آسوده نواح بی بی نور یک گروهی آستان و شیخ شاهی موتاب نساج و شیخ بدرالدین موتاب برادر وی که هر دو برادر در بدانون آرامگاه دارند و شیخ نصیح الدین فرزند قصبی و دیگر اولاد پسری و دختری در این نواحی شجره وی رابع یکی ازان سید و حوہ الدین مشهدی که دختر وی در عقیقه حضرت هندالولی بود علاوه بی بی عصمت دختر یکی از راجکان هند که از وی صرف بی بی حافظ جمال دختری نک اختر وی بوهود آمد یکی ازان خواجه علی سعیدی که در حده وی قطب الاقطاب در حالت سمع حن داد آفر وی در صحن خانه مذکور قریب چاه رانی والا عقب خانه حضرت قطب الاقطاب زیر مقبره محمد قلیج خان اکبری واقع و بخت آن حوض جل کاره که دران حضرت خواجه را غسل داده اند کاتب هندالولی بود یکی ازان شیخ حسن دانا قصبی زاده که قریب شیخ نظام الدین بی الموید آسوده یکی ازان خواجه حسن خراط که در معجر جانب راست راهی که از دروازه مجلس که بدر که قطب الاقطاب می رود

آله آبادی در مدت عشره از وی چنان نعمت یافت که در محنت چندین سال از جای دگر بهم نرسیده بود از کمالان وقت بود اعمال صحیح شرعی بوی منسوب حکام وقت از سرداران جنوبی روی نیاز و التجا بوی می آوردند مواضع چند برای مصارف اولاد و درویشان وی مقرر کرده بودند اولاد ایشان حافظ اکرام علی و حافظ مکارم علی قریب مقبره شان که شرق آستان شاه شرف در هانی بت واقع اقامت پذیر و بر طریق بزرگان خود شعائر ریاضات و عبادات و ضبط اوقات و حفظ از آفات دارند .

یکی شاه عبدالهی وی نیز نیره برادر کلان شاه محمد شریف بود صاحب زهد و تقوی از وی حافظ اکرام علی مدوح فیضیاب و ارادت و احازت دارد . شاه غلام بوعلی صاحب سجاده ناولی فرزند رشید شاه [ص ۹] عبدالهی دشت از شاه نور محمد و صوفی صیفی و حافظ علی اکبر نیز فیض و برکات اجرا یافت . شاه شرف الدین کنکوی از فیض یابان دولت باطنی این حضرات بود بزرگی علی طبع عاشق وضع بود از وی چندین درویشان عالی منزلت اخذ طریقت کردند . شاه نذر محمد کاسی شاه ، منیر شاه شاه دیدار بخش و شاه عبدالرحمان که تمام عمر عزیز در آستان بوسی و جاروب کشی دارالخیر اجمیر سر برد از شاه نذر محمد شاه غلام علی مرشد شهر وقت در انواع کرامت و اقسام ریاضت حقیقت آگه مردان شاه که از غایت قبول ارگدا تا پادشاه بر در وی التجا داشت پنج سال میگذرد که ازین دار بی بنیاد قدم در منزلکه بقا نهاد بقول بزرگی اگر در حالات وی معذوری که حسب رای بعضی احتمال دارد نباشد در کشف و کرامت وی اشتباهی ناشی نبود . شاه غلام علی صاحب هوز عمر زیاده از صد سال در رانور پنج گروهی کرنال زنده و سلامت اند و از

شاه محمد باقر بدولی سید شاه میر جهجانی و اربشان قاضی غلام
 غوث پانی پانی پتی و از وی حاجی کریم الله سجانه پانی پتی
 و حاجی شاه ولی محمد کاشمیری وی از صدقای روزگار و عارفان
 نامدار بود اوایل حسب بشارت نبوی در رویای صحیح صورت
 مرشدی بوی نمودند مدت هفت سال در تلاش وی اطراف اکثر
 شهر و دیار گردید آخر روزی در راه روی محلات حضرت پانی پتی
 قاضی غلام غوث را بسیاحت و خاک قدوم وی کحل الجواهر دیده
 انتظار ساخت - زیاده از مدت سی سال از روی استقامت در آن شهر
 هر فیض حاجت روای عالم و فیض رسان خلایق ماند صاحب سوز
 و گداز مجرد و مفرد و از اصحاب وجد و حال بود نظرش
 در حال خاص بر هر کسی که امر کردی - نندوی گردیدی لباس
 درویشان و صورت و سیرت ایشان داشت بشرف حضور شاه شرف
 مشرف بود اکثر میفرمود که ارشاد میسازند که ترا در همسایگی
 خود جا دهم چند ماه می گذرد که ازین دار جزا بدار ثواب
 عزیزم کرد در وسط آستان شاه شرف و شاه داخل مدفن یافت - یکی
 از آن سید شاه خضر رومی ذکر وی در خاندان قلندری چشتی خصری
 گذشت فروع این خانواده در پورب دیار بهار بای آن از برکات
 [ص ۷] قدوم سید شاه خضر در جونیور شد حصرات نامدار چون
 سید نجم الدین غوث الدهر محی السور قلندر بحری ابن سید نظام الدین
 غزنوی و شاه قطب الدین بینا دل و شاه محمد و شاه عبدالسلام
 عرف شاه علی جونیوری و شاه عبدالقدوس جونیوری و بعد ازین
 تا حال مشاعیر روزگار شدند سجاده ایشان قایم و فیض از ایشان
 دایم و ازین خاندان جونیور بسی خاندان شاه خضر نو روز شد
 خاندان اود که سر گروه وی شیخ محمود قلندر لکهنوی بود در

وسط هردو دروازه شد لی آرامیده پیرهن حضرت هندالولی می دوخت
یکی ازان شیخ برهان الدین یکی ازان شیخ احمد یکی ازان شیخ
محسن یکی ازان شیخ سلیمان نمازی یکی ازان شیخ محسن الدین -

منزل سیوم در ذکر خلفای حضرت قطب الاقطاب دهلوی

یکی ازان حضرت وحید عصر فرید دهر [ص ۷]

کان نمک و گنج سکر شیخ فرید
کز گنج شکر کان نمک کرد پدید
در کان نمک کرد نظر گشت شکر
شیرین تر ازین کرامتی کس نهدید

یکی ازان مولانا بدر الدین عرنوی که پائین آسوده از وی شیخ
امام الدین ابدالی وی نیز پائین آسوده از وی شیخ شهاب الدین
عشقان عسقی که فریب عید ده محسی شمل حصار قصر سفید
پسوره آرامگاه دارد از وی شاه شرف الدین و علی قلندر هانی هتی از
وی شاه محمد شریف زولی صاحب خانواده مسدوی شریفی زولی از وی
چند خلفای نامدار شدند - یکی شیخ محمد جهجانوی یکی شاه نور محمد
زولی یکی حافظ علی اکبر ناولی یکی صوفی صفی زولی یکی شاه محمد
بافر بدولی شیخ محمد جهجانوی را چند خلفای عارف بودند یکی شاه
غلام محمد جهجانوی خواهر زاده وی از وی حافظ محمد سمیع و شاه
غلام بوعلی نبیره برادر کلان شاه محمد شریف صاحب سجاده آستان
نیاول و شاه محمد شاعر هتی و شاه گوهر کهری تا زمان قریب زنده
بودند یکی شاه محمد زمان هانی هتی که بشرف حضوری حضرت شاه
شرف معزز و از عمر هفتده سالگی تا هشتاد و هفت سالگی در حجرات
آستان حضرت ممدوح الصدر اعتکاف داشت و مدت هفتاد سال گوشت
نخورد اکثر صلحا و دنیادار از وی فیضیاب شدند - شاه غلام علی

قصر عارفان

بنگالی باغ آسوده خاندان بهراپیچ که سرگروه وی سید محمد ماه بود
جواد سید سالار مسعود شاری آسوده خاندان شاه عبدالرحمان خن
باز لاهر پوری خاندان شاه مجنی قلندر لاهر پوری خاندان کنتور
خاندان کاکوری ازین خانوادگان دسی و سلال گرامی مختصر ذکر
فیضی که از شاه عبدالسلام جونپوری حضرت شیخ عبدالقدوس
کنگوهی صابری چشتی رسید در خانواده مجددی بیان رفت -

(۱) اکنون ذکر خانواده شاه عبدالرحمان جان
باز و شاه محی قلندر لاهر پوری باختصار از
کرام ایشان کرده میشود

امیر عبادت الله سید احمد اوسلیمان ابن متحد بنور الله چشتی از
ولاد محی عباسی از روی تحریر اسباب و آرائش دسی وی را کلی
ر دار کرده صاحب درویشان وراند - بسرس مولانا شاه محمد سلیمان
در عمر دوازده سالگی از تحصیل علوم فارغ گشت و بحضور حضرت
شیخ الشیوخ شهاب الدین - هروردی پیوست - حضرت وی را سلطان
التارکین خطاب داد بعد چندی با مولانا صدر الدین برادر زاده خود
بدهلی آمد سلطان الشمش باعزاز تمام ملاقات کرده مجوز قدم دهلی
شد و هشتاد هزار روپیه سال برای مصارف ایشان مقرر کردند
خواست مولانای محمود با حضرت قطب الاقطاب و سیح حلال الدین
تبریزی که برای ملاقات در منزل وی آمده بودند اینحال گفت که
پادشاه چنان مجوز و ما را برای قیام اجازتی نباشد قطب الاقطاب
مراقب بوده ارشاد کرد که قیام گاه شما کنتور باشد آنجا رسیده تاهل
گزید آخر سال ششصد و سصد و پنچ نقل بعالم بها کرد
بعجره عبادت گاه مدفون مولانا صدر الدین قایم مقام عم بزرگوار
[ص ۸] بود مصروف تعلیم ظمیرالدین فرزند صغیر
مولانا محمد سلیمان گردید و بعد استکمال وی را

شد - ولادت در ۷۸۶ وقت وفات پدر سی سال عمر داشت بعد آن سفر گزید هفت سال در حرم ماند شاه مجتبی در حجت العارفین می آرد که وی را در بشارت نمائیدند که تاهل باید ساخت از تو فرزندی مقدر قطب زمان خواهد بود بر طبق آن در بغداد آمد زان بعد راهی فتح پور شد چندی نزد ابو حنیف ثانی فخر زمانی شیخ اعظم عثمانی کرمانی که با وی الفت و اتحاد تمام داشت بسر برد - زان بعد [ص ۹] لکهنو آمد چند هزار مردم بوی رجوع آوردند چند اشخاص ماندن وی آنجا براه حسد خوش نمی کردند حسب التماس آنان مخدوم شیخ سعد خیر آبادی بحضور صاحب ولایت مرشد خود گذارش آورد که شیخ علاءالدین آنجا وارد وی ارشاد کرد که این ولایت تعلق ما باشد دیگری بی اجازت ما در اینجا ماندن نمی تواند همان شب شاه محمد سلیمان وی را در رویا نمائید که شاه میا صاحب ولایت آنجا باشد مرا بحضور وی حاضر باید شد - صبحدم آن را بعمل آورد شاه میا گفت که بخاطر داشت شاه سلیمان از تو خوشنود شدم چندین قیام فرما ولایت تو لاهرپور خواهد بود - زن پس در فتح پور آمده در حضرات سادات کنتور مسعد شد یک فرزند بوجود آمد نظام الدین که بعمر بست و پنج سال در حیات پدر در گذشت - روزی از مخدوم و پدر خود بشارت یافت که حالا عازم تعلق پور باید شد و آن دیار را بنور اسلام فروغ کافی باید داد سادات و حضرات آنجا در انتظار تو اند بفور راهی شد مع نظام الدین و خواهر مادر وی در اثنای راه شیخ بوی فاروق از موضع بعیره آمده ملاق شد و در منزل خود برده مع اهل و عیال سرید شد و چندی مقیم داشت روزی عرض ساخت

قصر عارفان

که از اولاد حضرت ابراهیم ادهم یعنی ایم الا ندانم که از
 نسل کدام مرزند - طایفه که فرزندان حضرت متعدد بودند - شاه
 مرعوب بوده گشت که از اولاد سیخ نصیح الدین فرزند کلان شاه
 خون سواد طبعی پور رسد اول حضرت خضر ملاقی گردید و گفت
 که شهدای این دیار در انتظار تو بودند - که بروقت آمدی
 دیار این دیار بیحد در پی ابدای اسلام اند در عمر پنجاه و پنج
 سال سال هشتصد و چهل و یک در خلافت پیر شاه حضری وارد
 جای ولادت شد حاکم زهر درخشان و قلع دلات سلطانی شرق شهر
 آرامید و مانند درویشان در سر گذراید - بعد رسیدن شاه طاهر
 عازی با دو هزار سوار جرار و استیصال کفار ناهنجار دایره مسجد
 و حائقه و محسرای بنا یافت در اینجا دو فرزند متولد شدند
 کمال الدین عبدالرحمان خان باز و جمال الدین عبدالرحیم که در طفلی
 در گشت دوازدهم شوال سال نهمصد و پانصد - کمر نودوی
 بعمر یکصد و بیست و پنج سال شاه علاءالدین ازس جهان اشل
 کرد فریب آبادی خانیوره [ص. ۱] سادات دین یافت لب دلات کربلا
 مرقد شاه طاهر عازی باشد تصرفات صاحب ولایت در حال جداریست
 هشتاد سال در ولایت خود ماند و سی سال در خدمت پدر و بیست
 و پنج سال در زبارات حرمین و سیاحت هر دیار -

(۲) ذکر فروغ اسلام در تغلق پور

از عهد سلاطین غوری که حضرات سادات از ولادات
 وارد مید شدند بعضی از ایشان در خانپور اقامت ورزیدند و
 قاضی رکن الدین صدیقی یکی از بار صحبت یاتگان حضرت محبوب
 الهی در کلتاج پور مقیم گردید الا بطرز رعایا می ماندند زمانی که

سلطان غیاث الدین تغلق بهرم بگل ازین راه گذشت وظایف لایق برای اهل اسلام هر شهر و دیار مقرر کرد و برای اطاعت و خاطر داشت سادات خان پور و شیوخ کتاچ پور براین صاحب تسلط این دیار ارشاد ساخت بظاهر قبول کردند الا در پان در پی حسد و آزار اسلام ماندند و سلطان این آبادی را که لاهرپور نام داشت از باعث قیام چند روزه ایجاد مسجدی و جاه و تالاب و باغ بر نام خود تغلق پور نام گذاشت هرگاه شاه صاحب ولایت مع قبایل از فتحپور آمده بر تالاب مقیم گردید - رای هرچند هاسی که تصرف درین اطراف و از جاه و حشم با دیگر هم عصران خود عزت و آبروی وافر داشت بزیارت شاه حاضر شد و حکایت کرد که فقیری بود هندو چندین سال با یک پای قیام کرده مصروف عبادت ماند روزی خشتی از زمین بدست آورد چیزی بر آن دسده بر دست ما داد زر بود حالا چنان فرای صاحب کمال کجا شاه گفت که خدایتعالی را بندگانه که درختان صحرا را بیک بکه کیمیا سازند فور این تقریر در نظر رای و نابغان وی تمامی صحرای از زد در آمد رای در های افتاده کمب اینجا درویشی کامل گذر نکرده و دیوی بر اولاد ما تسلط دارد هر سال آدم زادی در نذر می گیرد از حضور شاه درویشی ایما یافت تا در مجلسرای رای رفت و مخاطب بوی گفت که صاحب ولایت در اینجا وارد شد ازینجا زود بدر رو طوفانی عظیم برخاست تا یکپاس تمام شهر و دیار تاریک ماند و آوازی مهیب بر آمد که علاءالدین از سکونت گاه هزار سال ما را خارج کرد لاچار جانب کوه شمالی می روم رای تازیست اطاعت شاه میکرد بعد فوت وی [ص ۱۱] پسرانش منحرف شدند درویشان عرض کردند که رای زادگان در پی آزار اند و حضرت سادات و شیوخ نیز شکایت زیادت و تعدی شان بر رو آوردند شاه

همگنان را دلایا داد که امشب بستم ماه جمادی اول سال هشت صد و چهل و پنج بطاهر خان غازی مالک دو هزار سوار در قنوج بشارت داد هم وی زود اینجا میرسد - همچنان شد که طاهر خان با دو هزار سوار وارد شد و دوازده هزار اهل اسلام از نواح شاه جمع آمدند و محاربات سخت برای زادگان کردند و فتح یاب شدند - طاهر خان چهارده هزار نقد و هفت اسبان عراقی نذر شیخ نظام الدین مرزید شاه کرد از آن تعمیر مکتب صورت بست در محلی که محل سرای رای هری چند بود و آنجا درویش شاه اداان و اوست برای دفع دیو آدم خور و خطاب بوی کرده بود مسجد بنا نهادند قریب آن دیگر عمارات دایره و خانقاه و مجلسرای و مجلسگاه و خود صاحب ولایت بذات واحد در حجره عبادت که سادات خانپور بعد برخاست از تالاب سلطانی خالی کرده بودند می بود [؟] روز جمع در مسجد می آمد روزی طاهر خان از غایت اعتدال گفت که میخواهم با قبرم زیر قدم باشد خواب داد که قبر تو باین قبر ما خواهد بود بعد وفات شیخ طاهر غازی خواهر سادات وی شاه مسافر سال زنده ماند پادشاه سند فتوی و فرمان چند موضع فرستاد بگرفت که درویشان را باین اشیا کار نباشد روزی محدوم شیخ سعد حرم آردی که پادشاه راه و رسم موافقت داشت در حجره وی تشریف آورد شاه قدری نخود خام بر آورد و پیش محدوم نهاده گفت که چون باهم ما و شما اخلاص باشد بکف بر طرف کردم وی گفت که تکلف بودی چه می گردیدی گفت نمی برین کردی و از سعی نمک خریدمی شاه در حجره عبادت گاه خود مدفون بعد از دفن سقف حجره از خود بر افتاد باز عزم بنا کردند بشارت دارد که زیر آسمان خواب خوش دارم بعد مرور ایام چند اشجار پاکر باین مزار وی روئید و چتر وار تمامی چبوتره قبر را

فراگرفت در زمانی فیل بانی بالای درخت برآمد و در پی قصع شاخ و برگش برای چاره فیلان گردید هر چند قترای آستان در پی منع شدند موثر نشده تا که سرنگون بر زمین افتاد [ص ۱۲] جانداد فیل سوارپیش نیز که زیر درخت بود بمات یافت و از سر تا پای درخت خار خار پدیدار شد که کسی را یارای بالا بر آمدن نباشد حاجت مندان آن را بریده بطفلان و بیماران می دادند اکثر فایده پذیر میشد و بسی اسقام دور می گشت دو صد سال آن درخت برقرار بود بسال هزار و دو صد و بسبب از طوفان بر افتاد بجای آن درختی دیگر پدید آمد الا بی خار - حوالی قبر شریف قبور بعضی از اولاد واقع ظاهرا شیخ نظام الدین را دو فرزند بود - عبدالواحد مدرس ده لاولد روم و عبدالمقتدر که از وی یک پسر شیخ فضیل و دو دختر بی بی مدلی که بعد شیخ رکن الدین پسر کلان خان باز در آمد بی بی لهر که در ارواج شیخ بدیع الدین خلف قاضی محمود صدیقی ملا هوری رسید ازان رو اولاد قاضی نسبت نواسکی باین خاندان می شمارند -

(۳) ذکر امام کمال الدین عبدالرحمن جان باز

وی در تعلق پور بمر هفتاد و پنج سالی پدر ولادت یافت - بمر پنجاه و پنج سالی بعد پدر عزم مسافرت کرد - پنجاه سال زهر قدوم پدر عالی قدر بر برد بمر چهارده بحرالعلوم گرید و خدمت تدریس طلبا و تعلیم فقرا و افتای شریعت خدمت درویشان خانم از حضور پدر تفویض وی بود - بعهد سکندر لودهی در دهلی آمد از ملا الهداد ملک العلمای عصر تحقیق بعض مسائل و فنون حکمت کرد دوازده سال خدمت پادشاهان بجای آورد زان بعد بوطن

قصر عارفان

رفت و عازم جونیور شد در اثنای راه درمی عظمه هاری بود سامان گذر غیر موجود تقویت بر افضال حق کرده اندر بحر ذخار در آمد و پاکسان رفای خود سلامت بگذشت و بحضور شاه عبدالسلام جونیوری رفت وی ارشاد کرد که شما جان بازید که در چنان بحر محیط در آمدید قریب یک ماه آنجا بسر برده ملا سال از فیوض و برکات برگشت - تصرفات ظاهر و باهر از وی مقول در حیات خود چندین ازواج در عهد در آورد - یکی از خاندان قاضی هاری صدیقی وی در بسوه و هاری سکونت داشت از وی یک پسر رکن الدین و دو دختر که یکی بعد دگری بسید خضر منعقد شد یکی از خاندان سید محمد ماه بهراپچی از وی اولاد نهاد یکی از خاندان شیخ بری صدیقی از وی نیز اولادی نهاد بقول بعضی یک دختر که در نیاور همان خاندان عقد باب واضح آن که [ص ۱۳] دختر ثالث بطن صاحب عصمتی که از خاندان قاضی بود با یکی از نیاور بری صدیقی منکوح گردید شاید لفظ صدیقی اینجا بجای فاروق باشد زیرا که در ذکر شاه ولایت گذشت که در اثنای راه فتح پور و لاهور شیخ بری فرووی در منزل خود برده چند روز مهمان داشت و شیخ از شاه در باب صحت نسب خود سوال کرد همدران هنگام شیخ مدوح دخت خود را در عقد شیخ نظام الدین فرزند صاحب ولایت داد که از وی عبدالواحد و محمد مقتدر ولادت یافت از بزرگان شیخ مدوح معزالدین بلخی از نواحی سیح آمده در اوایل اسلام در خدر پور و بجره سکونت ورزید از روی اکثر میر و تواریخ چنان استنباط می شود که ابراهیم ادهم را اولادی که از وی نسلی در جهان مانده باشد نبود ابراهیم از وی در بلخ بود چند پسر داشت فرزند ارشدش شعیق بلخی از فیض صحبت

یافتگان حضرت ابراهیم بن ادھم قلندر بلخی بود - یکی از خاندان سادات ترمذی سامانی که از وی هفت پسر والا گهر پیدا شد - بعد هفتاد سالی نکاح آخرین با سیده ملک رای خواهر سید خضر صورت بست دگر شهید سامانی اجداد ایشان از ترمذ در سامانه آمدند - شهید سامانی سید الهدیای زیدی حسینی از اولاد حضرت سید الشہدا و زید شهید در زمان سلطنت همایون پادشاه بدھلی آمد در همگامیکه باهم شیرشاه افغان سوری پادشاه دھلی و سلطان شرقی محاربات شد برای تدبیر سرکشان بهرایج مامور بود جنگ کزان تا تنبور آمد چون خود را قریب شہادت دید در موضع هتیا قریب آبادی شیوخ رسید بعد چندی بہمان جراحات وفات یافت اولاد و اتباع خود را مع سید خضر پسر و سید ملک رای دختر تفویض امام عبدالرحمن خان بز صاحب وی ایشان را برای قیام هر کام اجازت داد - هر دو دختر خود را در عقد یکی بعد فوت دگری پسید خضر داد ، سیده ملک رای خواهر وی را در نکاح خود آورد الان درین خاندان شهید سامانی و امام جان باز رسم باشد که تا باهم هر دو خانواده گنجایش باشد جای دگر پیوند قرابت نسازند خصوص دختران را هرگز منسوب در خانواده دگر نگردانند در هر دو خانواده فضلالی نامدار و درویشان [ص ۱۴] کامگار بوده اند سیده ملک رای میخواست که برای خود و شیخ مقبره بنا نماید اول منع کرد بعد چندی حسب بشارت حضرت شاه بدیع الدین مدار و محموم اخوی جمشید ایما داد اندرون دایره شهر محاذی مسجد که بر محل مجلسرای رای بنا یافت مقبره باصفا آراست در سال نهصد و هفتاد و شش بعد یک صد و پانزده سال ازین

دنیای بی ثبات سوی دارانقرار تساریخ بنای مبره و رحلت
حضرت جان باز چنانست اشعار :

بنا کرد گنبد بعد زیب و فر
پی قبر خود حضرت شیخ ما
چو اندر صفا بی مثال آمدش
بجو سالش از گنبد با صفا
شیخ جم مرتبه عبدالرحمان
عالمی نیست درین دهر چو او
وعظ می گفت همیشه بخلق
سال تاریخ وی از وعظ بجو

۱۲ ذی حج سال ۹۷۹ -

(۵) در ذکر اولاد جان باز اول

شاه عبدالسمع سجاده آید هنگام وفات نعمت خاندانی باحود برد
جنب مسجد آسوده جانب جنوب یکی شیخ امین الدین که از حضرت
شاه میر لاهوری خلافت یافت و جانب شمالی مسجد آسوده یکی حاجی
حرمین شیخ عبداللطیف یکی شیخ ابوالفضایل یکی شیخ ابوالفضل یکی
سیرج ابوالعالی یکی شیخ رفیع الدین که حسب احازت پدر در فرزندی
شیخ محمود قلندر لکهنوی در آمد همانجا در هنگالی باغ آرمید
اکثر فرزندان جانباز صاحب اولاد شدند هرگاه نوبت شاه مجتبی این
شاه مصطفی رسید اهل خاندان را خالی دید لاجرم اول حسب
هدایت شیخ امین الدین جانب لاهور دوید در باغات هابر سواری نقاب
پوشی از غیب خبر وفات شاه میر رسانید و نیز آگه گردانید که نصیب
تو از جونپور باشد از همانجا برگردید جانب جونپور رفت و از شاه

عبدالقدوس جون پوری نعمت فراوان بر گرفت - مقتدای روزگار و
از عارفان نامدار گردید اکثر صاحب طریقت از وی فیض بردند
و بسی خلای نامدار وی مشاعیر روز در شید - صاحب علوم طریقت
و سرعبد شد عباسی بسیار از وی یادگار و حد مشویات و رسائل
را که در حالت استداد سکر [۱] و استیلائی غوامض توحید بر
زبان آورده بود همگام رجوع و عود بحال صحو و استشهاد محو
گردانید و باب شست - شاه علاءالدین احمد الہدیای بغلق پوری و
شاه عبد الرحمان فرزند ابرہان و شاهزادہ محمد عباشق
خراسانی و مولانا سیدالہدیای مرگابی و فاضی محمد مبارک
گوہاموی و مولوی محمد معیم بریلوی و مولوی محمد عزت بہاری از
نواسکان شاه شرف الدین بعلی میری و شاه محمد رحیم مجرد بہاری و
شاه فیضی سورتی و شاه شرف آزاد آشکہ ایرانی و شاه مراد رسول صاحب
تفسیر توحید و شاه بہمن علی قادر صاحب کشف الرموز از فیض
بیان نعمت وی اند فیر شاه علاء الدین در مقبرہ شاه مجتبی بر او وی
واقع گنبد رفیع و محط وسیع و مسعد عالی و مکانات متعدد بنای حکام
عہد و از اولاد امجد وی صاحب سجادت بوس بوست وی و اولاد
سید خضر ہرکامی جمع وافر صف بصف اندران دایرہ کہ جانب
شمال آبادی باشد آرامگاہ دارند در هر وشی صاحب نعمتی و صاحب
عمی ازین ہردو خاندان فیض رسان ماندند تا حال کہ شاه عبدالرحمان
صاحب سجادہ آرای جای جد و پدر اند و باوصاف اخلاق و ایثار
و تواضع و تحمل بمدوح مولانا شاه محمد افضل صاحب تیز از خاندان
عباسی بودند جامع فضایل صوری و معنوی عالم شریعت و طریقت
چند سال در خدمات حضرات صلحا و علمای ذی شان چون مولانا
شاه مدن شاہجہان پوری و شاه محمد واضح بریلوی و مولانا

قصر عارفان

عبدالعزیز دهلوی و شاه نیاز احمد برپلوی هدایت حال تحصیل علوم دین و اکتساب اشغال یقین کردند زان بعد پابند روزگار شدند و از روی تقریب و تجرید از آن آخر عمر مشغول بحضرت حق ماندند چند سال می گذرد که ازین سرای فانی سرای جاودانی رحمت مرمودند از خاندان شاه خضر و شهید سامانی در متاخرین و اب جامع البرکات مولانا حکیم شاه محمد حامد هرکمی بغیر بوری بود که از عمر طفولیت بعد براء و تکمیل فنون علمی از معمول و مشغول و کسب طریق ریاض لغایت عمر هشتاد سالگی بدرس و تدریس و عبادت سر کرد - اندر نعیم وی فیضی بود که طالب با وصف کوتاه همتی هم محروم نمی ماند اکثر صاحب علوم متبحر در مشکلات مسایل از وی استفادت می کردند - شاه محمد افضل فرماید که در سیاحت اطراف اکر فضلالی [ص ۱۶] نامدار دیده اختصار ورزی بفصاحت بیانی که خطر نشین صبی علوم گردد حدیثی و بی نفاقتم - مولانا شاه مدق صاحب علمی وسیع داشت و مطابق حسب حفظ وی بود خصوص موافق مشکل و روی در روی از زحمتی و مصریع معانی و نواید هر یکی بطور متعدد تدریسی بجم ما حاصل و رای مستقر وی همان بودی که مولانا محمد حامد مختصر در گوشه سامع افکند مبتدیان هرگز بحر طویل مولانا مدق نمی فهمید حتی که اصل مقصود آخرین نیز در فهم و ضبط آید یعنی آمد الا متنبیان صاحب فکر رسا و حفظ عالی را نفع تمام بودی و شاه مدق حسب عادت خود با همگنان همان طرز و شعار داشت - در علاج مولانا شاه محمد حامد از روی فن طب هم شفای عاجل بود از احلاف وی مولوی سید احمد و مولوی شمس الدین صاحب علم و صاحب مذاق درویشی شدند، هر چند اوایل مصروف دنیا ماندند آخر کلی

برکنار شدند. مولوی سید احمد شاه عبدالقادر فتحپوری یکی از خدای
مجاز حضرت مولانا فخر زمان دست جمع دادند و مولوی محمد شمس الدین
در ابتدای حال بصحبت چندین سال ارادت بساها معرب
آورده بودند. وی از صدای کار دینار معرب بود بطریق سیاحت در
ملک هند و سند چندین سال مانند خلائق سید از وی فیضیاب و نیز
مولوی صاحب ممدوح را قرابت دامادی به حضرت شاهجهان معفور
سیدیولی حاصل و بساها ممدوح از شهر عارفان اضراف
اود بود مانند شاه محمد رمضان بهلولی و شاه عبدالرحمان
لکهنوی که صد در صد مردم قصبت و شهر بردست این حضرات
جمع آوردند. هندوئی که نیک نفس سامانی بر دست حجاب حافظ
کلام ربانی حضرت ما درسی آمد هزار مردم از اوقات و
دکور بر دست حق پرست وی نایب و معفور شدند. یکی ازان مولانا
برهان الدین محمود این ابی الحیر اسعد بلخی وی از اکابر علمای
زمان شدی بود، صاحب وحد و سماع مشارق حدیث را نزد مصنف
سند کرده و در صغر مولانا برهان الدین مرغمانی صاحب هدایا
سلام کرد اندر رهگداری و شارب یافت بدین کلام که بر در
این کودک بادشاهان حاضر شوند. قبر وی بر تخت نور معروف و
مشهور مولانا کمال الدین زاهد که حضرت محبوب الهی در حدیث
از وی مجاز باشد شاگرد وی بود. شکنی در قبر و پست مردم خاک
ازن می آرند و با طفل خورد سال می خوراند در کشایش [ص ۱]
دهن و فتوح باب علوم اثری دارد. یکی ازان مولانا علاءالدین کرمانی
سرموی عقب عید که شمسی خواگه دارد از حضور هندالولی
سرفرازی داشت. شرف الدین کرمانی که در سماع جان داد برادر
و پست یکی ازان سلطان شمس الدین التمش یکی ازان سلطان ناصرالدین

عزی یکی ازان ملک زاده سعید الدین سلطان التارکین غوری که
 برابر حضرت مولانا جا دارد یکی ازان مولانا ضیاء الدین دست غیب
 یکی ازان شیخ حاج الدین اوئی که هر دو پایگاه نصب الا قطب
 آرامگاه دارند یکی مولانا ابوسعید نحوی یکی ازان بان سنجری بحر
 دریا یکی ازان مولانا برهان ندین جلواری یکی ازان مولانا فخر الدین
 حلوانی یکی ازان مولانا معز الدین حاجرمی عرف موج دخی از
 خلعتی حضرت شیخ اشیرج سهروردی بعد دوازده حج مدعی آمد پادشاه
 وی را صدر ولایت خود کرد بعد دو سال بحضرت مهتاب آن پرداخت
 زان بعد متروک ساخت حضرت رسول مقبول وی را مجوز گردانید
 که برای آینده عمره دینار حرم نسازد ایام تشریف در
 خانه خود بجا آید شریکان وی را نیز ثواب عبادت
 حج مرحوم خواهد شد بعد و دو وی هم آن رسم سهروردی
 وی در صحن و دایره مسجدی در آن واقع شد بخدای آن حاج ناصر
 پیدا یافت یکی ازان مولانا ضیاء الدین رومی وی نیز صاحب احزاب
 از شهاب سهروردی بود چون در هند آمد حرق برکت زمین آنجا
 گرفت وی پیر سلطان قسب الدین مبارک شاه دخی بود دهری
 دور از شیخ عجب الدین مبارک دخی دخی منزل بر حضرت پیر
 تعالی لب شارع عالم که از دخی به سهروردی می بود خدمت دست
 چپ مقبره مختصر دارد گرد آن قبور دیگر از مستسکنان و اولاد وی
 باشد یکی ازان شیخ احمد برماچی صاحبزاده که در بهر دوی چپ
 آسوده یکی ازان شیخ حسن دانا که غیب نماز گاه ازان دارد یکی
 ازان شیخ محمد یکی ازان شیخ فیروز یکی ازان شیخ محمود -

منزل چهارم در ذکر خلفای حضرت قطب العالم فرید الحق والدین اجودهنی

یکی ازان حضرت سلطان المشایخین رحمت للعالمین محبوب الهی
مورد فیوض نامت‌های یکی ازان قدوه اهل حقیقت زبده ارباب
[۱۸] معرفت متجلی بعلایل موسوی و تصف بصفات مرتضوی
مخدوم حضرت سید علاء الدین علی احمد صابر ، هر دو حضرات صاحب
سلاسل خاص اند اولین زبده افراد بنی نوع حضرت آدم و قسمی
از ولایت مهدی را خاتم و ثنی عمده الاوتاد شیخ بزرگوار و خال
نامدار خواهر زاده هم دادند یکی ازان جمال حقیقت و کمال طریقت
قطب عرفان نور یزدان شیخ جمال الدین احمد هانسوی یکی ازان خادم
خاص صاحب اختصاص شهر آفاق مولانا سید بدر الدین اسحاق
دهلوی یکی ازان صاحب سجاده خاندان مولانا شاه بدر الدین سلیمان
فرزند کلان آن فاضل رسان ، یکی ازان مولانا شهاب الدین گنج الدین
عام فرزند ثنی ، یکی ازان شیخ احمد صوفی ابن شیخ محمد عمر صوفی
لاهوری ، یکی ازان شیخ نظام الدین شهید فرزند ثالث یکی ازان شیخ
یعقوب فرزند رابع یکی ازان شیخ نجیب الدین متوکل برادر خورد یکی
ازان شیخ نصیرالدین فرزند متبنی یکی ازان شیخ زین الدین دمشقی
یکی ازان شیخ علی شکر ریز یکی ازان شیخ شکر بار یکی ازان شیخ
محمد سراج یکی ازان شیخ جمال عاشقان کامل یکی ازان شیخ محمد عارف
سیستانی یکی ازان شیخ زکریای سدهی یکی ازان شیخ صدر دیوانگی یکی
ازان مولانا داؤد بالسی یکی ازان شیخ جلال الدین یکی ازان شیخ
رکن الدین یکی ازان شیخ شهاب الدین خطیب هانسوی یکی ازان
شیخ برهان الدین صوفی هانسوی -

یکی از ان ذکر مخدوم علی احمد صابر

صاحب جاه و جلال بر قدم حضرت موسی کلیم بود . هر چند
 جر حضرت خواجه سید شمس الدین ترک صاحب ولایت پانی پت
 کسی را در ارادت خود معزز نگردانید و همچنان ترک صاحب
 ولایت صرف مخدوم شیخ جلال الدین عثمانی کازرونی را بر منصب
 خلافت رسانید الا از مخدوم شیخ جلال فیض وافر بر ارباب دنیا و
 اصحاب عقی شایع گردید و فروع خانواده صابریان از همد تا
 ولایت بلخ رسید که تصریح آن در منازل عیحه بعد حضرات
 نظامیان از خلفای مخدوم پانی پتی که هم از اولاد هم از اهل
 ارشاد نا حال جاری صورت پذیرد کثرت اولاد حضرت مخدوم آنقدر
 شد که در هر یک قرن و زب نصف شهر پانی پت ازین حضرات
 آباد ماند و مداء از صلاح و بدوی و رفعت شان [ص ۱۹] دنیا و
 عقی معزز و مکرم ماندند. مخدوم پانی پتی معمول نظر خاص حضرت
 شاه شرف نیز بود. همین رعایت حسب وعده باولاد ایجاد وی ملحوظ
 ن حال از امور عداوی و دنیاوی و حضرت شاه شرف صاحب
 منزلت قطب ابدالی و از حضراتی باشد که مجز تصرف از قبور اند
 مخصوص از وقت مخصوص که این منزلت بر حضرات عقی
 انحصار پذیرفت و آن سال هزار و هفتاد و یک باشد. تکمیل هر
 مجددی بعد از جاردی آستانجات حضرت شاه علاء الدین محدوب
 اکبر آبادی و شاه سرمد شاهجهان آبادی و شاه مجددی وزیر آبادی
 و حضرت شاه شرف بوعلی قلندر پانی پتی - قبر شریف مخدوم صابر
 در کایر و مقبره ترک صاحب ولایت قریب دهلی در وره پانی پت
 و مقبره مخدوم کازرونی درون شهر جانی که اولاد شان آباد و مقبره
 شاه شرف در چوک وسط آبادی و آنجا مقابر بسیار از امرای نامدار

و صلحای کبار و شاه علاءالدین در آگره مندی حجامان و شاه
سرمه زیر مسجد جامع محاذی آبر سریف و شاه مجذوب در کوه
وزیر آباد آرامگاه دارند -

(۴) ذکر قطب جمال از مخصوصان حضرت فرید دهر بود

صاحب کمال از اولاد حضرت امام اعظم کوفی و نواسگان
خاندان حضرت سید شاه نعمت الله سخاوت و کرمانشاهی که از
اولیای نامدار و رسائل مکشفات و توحید و قلدری و دیوان غزلیات
و اشعار آبدار از وی یادگار بود و او را در خانواده سلاطین
صفوی قرابت خویشی باشد قطب جمال خطیب هاسوی نیز دیوان
عالی فارسی دارد هم رسائل مذهب در عربی هر کسی مثال خلافت
ر حضور شیخ بانی وی را مدور آرند سیدی که بوی نماید مثال
خلافت حضرت دهلوی که اول نام نامی مخدوم علی احمد صابر
محرر یاف و وی در هانسی باره کرد - محصول مثال دیگر حضور
میر مخدوم نژد وی نیاید الا بالا رفت و بر مثال حضرت سلطان
المشایخ نگاشت این شعر :

هزاران درود و هزاران سپاس
که گوهر سپردی بگوهر شناس

هنگام وفات قطب جمال قطب برهان الدین صوفی صغیر بود
و حضرت گنج شکر وی را دستور بدر خرقه و عصا مرحمت
ساخت و تاکید کرد در خدمت مولانا نظام الدین تعلیم یابد -
همچنان بعمل آورد تا حضرت محبوب الهی زنده ماند مریدی نکرد

قصر عارفان

قطب جمال را نیز شعار دست گری کمتر بودی. از مشاهیر مریدان وی شیخ انصاف [ص ۲۰] و الخطابی وقت مولانا حسام‌الدین مشیم‌الدین است بود. شیخ قطب‌الدین منور هانسوی خلف‌الرشد قطب برهان صوفی از اعظم خدای حضرت محبوب شد و از وی نفس طریقت این خندان سی تسوع گرفت. قطب نورالدین هانسوی برزند وی مانند پدر شد. حضرت مخدوم جهانیان بخاری از وی نعمت یافت. سید راج‌الدین سیر سوار نارنوی از وی مجاز، سراج‌الدین شمس عقیق صاحب تاریخ فیروزی مرید و کاتب و همراز و از وی سرفراز مراد از چار قطب هر چار حضرات اند.

(۱) قطب جمال‌الدین (فصل ۲۱) قطب برهان‌الدین صوفی (۳) ثالث قطب‌الدین منور (۴) راج قطب نورالدین نورحمز آسان ریارات این حضرات در عیسی حساس غربی متحقق آبادی معبره وسیع و مسجد رفیع و محسن حاجات متعدد از قدیم و جدید و در حوالی و درون محوطه قبور انور از اولاد و هم اصحاب اعتقاد بر چوپره قبر والد واحد قطب جمال و در سطح مسجد و معبره قبر استاد ریز درختی از سنگ سیاه مصلاهی حضرت فرید سهر سید جمال ود. بزرگی از خدام و قصر پادشاه نعمت خدمت هر چهار حضرت و بزرگی دیگر معروف حاجی صاحب در صحن خانه جا دارد و بنا حضرات برکت آرامگاه دارند طرفی قبر شاه محمد رمضان که درین زمان قریب درین خان ن دست بیعت با مردم می داد هم برادر عالی قدر وی بدن تسلسل که در یکی از شجرات مریدان وی دیده‌ام از قطب نور جهان مخدوم سراج‌الدین از وی مخدوم علاء‌الدین از وی مخدوم بهاء‌الدین از وی مخدوم سید شاه حامد مانک پوری از وی شاه ادھر از وی شاه محمد سید از وی

سید شاه محمد بن سید منتخب از وی مخدوم شیخ محمد بن شیخ فضل الله جل شانہ از وی مخدوم شیخ احمد صدیقی از وی مخدوم شیخ میر حمید جنبیدی از وی مخدوم شاه محمد فضل از وی شاه غلام محمد حنفی از وی شاه نعم الدین از وی شاه محمد اوس از وی شاه محمد رمضان در هائسی اکثر اولاد حضرات اقطاب امانت دارند و بعضی در قصبات دگر شاه محمد قلندر بخشی صاحب سجاده آرای جائیگه بزرگانست حلیم و سلیم و قایم بعبادت

(۳) دگر سید شیر سوار

از اولاد حضرت سید شاه محمد عثمان نارتولی معروف کمر من باشد که در ابتدای فتوح اسلام وارد هند شد [ص ۲۱] و در نارتول سکونت فرمود اولاد وافر حق تعالی بوی روزی گردانید که اکثر اران صاحب تصرفات بیخ سده - مرار وی در نارتول زیارتخانه خلایق و معروف سید شیر سوار نیز همانجا بیرون شهر مقبره دارد - زماسکه بحرر مسطور بزیارت نارتول فوضیاب شد میر حیدر علی صاحب سجاده مقبره سید مخدوم بود حضرت سید شاه حسن رسولمای شاهجهان آبادی که در طریقت و شریعت ذی طاووس یعنی حضرت اویس قرنی باشد ازین خاندان بود اولاد پسری و دختری وی که در آستان دہلی مقیم اند - قرابت و پیوند در نارتول دارند -

(۴) دگر مولانا بدرالدین اسحق

از علمای روزگار و عرفای نامدار خادم و داماد و صاحب خلافت حضرت شیخ بود - تصانیف عالی دارد اندرون شهر در بازار مقبره وی

آستان گنج شکر واقع و مردم آنجا حضرت وی را معروف بدر جمال دارند فرزندان وی بحضور حضرت سبط الشایخ تقدم پدر شدند اولاد ایشان حضرات سادات در آستان دهلی صاحب خدمات اند و صاحب ریاضات -

(۵) دگر فرزندان حضرت گنج شکر

اکثر صاحب اولاد شدند و برکت چنان شد که در اعمار و دیار در پنجاب و سند و هند و گجرات و غیر آن آباد اند و سلاسل رفیع ایشان فیض آهای ایشان جاری سوای شیخ عبدالله جل شانہ بیابانی که بصغر شهادت یافت هر چار فرزندان صاحب اولاد شدند فرزند کلان که برابر پدر والا پدر درون مقبره است در شش پسر و پنج دختر داشت اعظم آنان مولانا - که در موج دریا ده صیت کمالش در ریاضات و محبت و صرف هم وی در یاد خدای تربیم از قف تا قاف بود - بحال صاحب سجدہ آستان از نسلی موج دریا صاحب اند - پادشاه مقبره قطب العالم مرید عصر مایل بشمال مقبره وی را بعمارت بسی عالی از وسعت و نیز رفعت سلطان محمد شاه عدل بنا نموده که در آن اکثر قبور اولاد و هست هفت خلفای موج دریا صاحب منزل بودند یکی اران - لعل فرید که ده گروهی وار دریا وی را در موضعی که برنام وی آباد و پیر خالص معروف مقبره بنند واقع اولادش آنجا باشند در زمانی بزیارت وی رسیدم شاه شاهد الدین منصب سجادگی و ریاست آن دیار [ص ۲۲] داشت بسی اخلاق کرد و عندالذکر گفت که ما و بابای ما پیر خالص از اولاد سلطان تغلق شاه دهلوی اند چون کائنات پارین خاندان وی بشوق دریافت حال دیدم نسب وی از خودش پشت در پشت تا هارون رشید عباسی درست بود همانجا

مزار شیخ صدرالدین آنجا درویشی مجذوب آتشی افروز دربانان مقبره
زیر سایبانی بود خوش زبان و شیرین بیان چون دانست که این قوافل
زایرین در جنب از دهلی اند بسی الطاف کرده گفت که م غلام
آستان دهلی ام پیشوای ما سر آمد مجاذیب و فب شاه سرمد فرنگ
آنجا بود اشعار چند از نتایج افکار سرمد خواند و مدهوش گشت
مدهوشی وی برمایان اثری داد تا حال دو سر اران در خاطر شعر

بجست میدهم سوگند جانان چشم بالا لن
شهیدان نگاه خویش را ظالم تماشاکن
دو ش در آغوش شیم خمی ای گل تاسهر
ناز بر بلبل مکن دیگر که تو دامن شدی

حضر مخدوم سیح سلیم چشتی فتحپوری از خاندان صاحب
سجاده بود پدرش شیخ بهاء الدین که در لودیانه درون بازار آرمیده
پسر شیخ سلطان پسر شیخ آدم پسر شیخ موسی بن شیخ مودود بن
شیخ بدر الدین سلیمان شیخ سلیم دو بار از سیکری برای سیاحت
اطراف روم و شام و بصره و حرم رفت و بسب و چار سال دران
نواحی بسر برد هر سال حج کرد بسی مشایخ مغرب و حرم و دیار
بحن را زیارت فرمود چون معاود شد در آگره بخدمت شیخ علاء الدین
مجدوب آمد وی گفت برو کوه سیکری را برای تو از زر آراستم شیر
شاه و سلیم شاه و خواص خان بر در وی می آمدند اکبر شاه آن را
تخنکاه ساخت شهری بنام فتحپور آراس بعد معاودت از فتح ولایت
خاندیس عمارات آنجا همسر عمارات دهلی و آگره شد در سال نهمصد
و هفتاد بر حسب حق پیوست شیخ بدر الدین فرزند اکبر بجای وی
نشست و حج رفت همانجا ماند شیخ قطب الدین فرزند اصغر همشیر

نور الدین جهانگیر بود که ولادت وی همانجا بدعای شیخ سلیم شد هم پرداخت ازین نام وی شاهزاده سلیم باشد - در خلافت جهانگیر پادشاه حکومت ولایت بنگال یافت الا همان ایام بدست نواب شیر افکن خان شوهر نور جهان بیگم شهید شد علاء الدین مخاطب اسلام خان فرزند صاحب سجاده بجای عم سرفراز شد سجاده شیخ سلیم هنوز [ص ۲۳] قایم اولاد ایشان در فتحپور معزز مخدوم کمال الدین الوری صاحب ولایت آنجا برادر زاده با خواهرزاده شیخ بود فرزند ثانی حضرت گنج شکر در محجر جانب غربی آسوده صاحب پنج پسر فرزند ثالث در حصاری از قلاع جنوبی هند شهید گردید از وی دو پسر ماند فرزند رابع که بصحیت ابدال پیوست از وی نیز دو پسر ماند - شیخ نصیر الدین شش پسر دارد بوطن قدیم آبای شیخ آسوده شیخ احمد صوفی داماد حضرت شیخ بود که ذکر خیر وی در منزل ۷۰ باب اول گذشت شیخ نجیب الدین متوکل در دهلی بدولت سرای خود قریب بی بی نور آرمیده اکثر از اولاد وی آنجا و بی بی قاطبی صاحب دختر حضرت گنج شکر نیز همانجا مقبره حضرت وی را در اجودهن حند دروازه یکی جنوبی که در جنت بهشتی دروازه یاسد پنجم و ششم ۷۰۰ محرم هر سال بجاء و جلال از مغرب تا فجر کشاده ماند یکی شمالی که وقت آخر وا خواهد شد یکی شرقی کشاس هر روره شیخ علاء الدین ابن شیخ نور الدین از اولاد وی در اواسط سال مایت عاشر بدی تشریف آورد - موضعی و سرای در دهلی قدیم قریب چراغ دهلی بر نام وی شهرت پذیر و اولادش آنجا سکونت دارند - سید سلطان بهراچی مرید وی بود - شیخ جنید حصاری نیز از اولاد حضرت گنج شکر باشد صاحب کبریا و صاحب تصانیف عجیب که عالیا

در حالت غایت استغراق موقع مکر از روی مشاهدات بروی مکشوف گردیده باشد - در حصار بیرون دروازه ناگوری لب شاه نهر فیروزی آستان وی واقع آنجا مزار شاه چندن و حافظ محمود و بر ستون سنگ سرخ نقش مدور و نمسی مربع کننده دران سوره اخلاص بخط طغرا باشد حلائیق آرا طبع کرده ز روشنی بر کاشف سفید دور دست رند - در امراض صبیان بکار برند الا تا دوازده گروه اثر نمی بخشد که آن ولایت شاه سلول باعث بنی شهر حصار فیروزبست اولاد وی در حصار بودند در قحط سن ۸۰۰ که در سنه هجری بود باطراف رفتند دو سه خانه از آنها در بیکانیر و یک خانه در حصار موجود مسجد مزار از حد مرمت طلب بود باری بصرف همت سید نجیب حسین بهاری و محنت شاه هیرای حصاری از اعانت اسلامیان تجدید پذیرفت -

منزل پنجم در ذکر خلفای مجاز و سریدان سرافراز

حضرت با برکت سلطان المشایخ

یکی ازان مخدوم نصیرالدین چراغ دهلی یکی ازان شیخ قطب الدین منور هانسوی که ذکر وی گذشت یکی ازان مولانا محمد شمس الدین بعضی که در چوثره یاران آرامگاه دارد از وی فیض بعضرت مخدوم جهانیان رسید یکی ازان مولانا علاء الدین فیلی که مولانا شمس بعضی قریب وی آسوده یکی ازان شیخ حسام الدین ملتانی که در گجرات جا دارد یکی ازان مولانا فخر الدین زرادی که بسفر حجاز در بحر فنا غرق آب بقا شد یکی ازان مولانا وجوه الدین یوسف چندیری که در چندیری آسوده یکی ازان مولانا سراج الدین عثمان بنگالی یکی ازان مولانا برهان الدین غریب که بعد پیر خود جانب دیو گیر رفت و برحمت حق پیوست

قصر عارفان

شیخ زین الدین جاشین وی شد هرکه نصیر خان فاروق والی خاندین مرید وی حصار اسیر گرفت درخواست قدوم شیخ بدان نواحی کرد شیخ پذیرفت و از آب دریا فرود آمد دیار نصیر خان وارد شد در حصار بردن خواست جواب یافت که برای گذر ازین دریا رخصت پیر نباشد لا جرم خان چند روز آنجا ماند - هر روز وقت صبح نماز عقب شیخ ادا می کرد هنگام رخصت از جاگیر و مواضع خراج اصرار بسیار کرد شیخ هیچ پذیرا نفرمود - چون مبالغات خان از حد گذشت که تا بارشاد چیزی و خدمتی نپردازد رخصت ندهم شیخ ایما کرد که در جای قیام خود شهری برنام شیخ ما بنا نماید خان همانوقت بنیاد شهر برهان پور بر فرودگاه لشکر خود بنیاد آبادی زین آباد جای قیام شیخ نهاد - آبادی برهان پور در چندی چنان نرق پذیرفت که خارج از حساب و زین آباد نیز از قصبات حسابی شد - یکی ازان مولانا شهاب الدین امام شیخ رکن الدین مرید و فرزند و پست خواجه مسعود یک صاحب مراد العارفین مرید وی بود - اوایل باعث قرابت با خاندان فیروز شاهی در امرای کبار انسلاک داشت از روی تجرید درویشی گزید - از حضرات چشت کسی چون وی بی بای نکرد آخر منصور ثانی شد استخوان وی را چندی در آستان حضرت محبوب امانت کردند زان بعد زیر قدوم پیر و پدر وی در دایره لادو مرای که محل اقامت امام بود هم خطیره بخاک سپرداد - یکی ازان مولانا وجوه الدین یوسف بابلی که در خطیره قنص خان لب حوض شمس جا دارد یکی ازان قاضی محی الدین کاشانی که اکثر اولاد وی در حضرات خدام انسلاک دارند خود هم در آستان [ص ۲۵] آرامگاه دارد یکی ازان مولانا فخر الدین فیروزی بر جیوتره یاران یکی ازان مولانا فصیح الدین یکی ازان سلطان الشعرا

عَدِیم المِثال شکر مَقال طوطی هَند حَواجِه اَبوالحَسن اَمیر خَسر و
 اِبن اَمیر سِیف الدین مَحمود تَرکی لا چِین هَزاری کِه بَعر هَشتاد و
 پَنج مَالکی شَهادت یَافت و دو پسر گذاشت حَواجِه حَسام الدین و
 حَواجِه اَبوالحَسن یَکی اَزان مَولانا جَلال الدین یَکی اَران حَواجِه
 کَریم الدین سَمرقندی در سِت کَآنوهِ آرمیدِه مَخطَب بَخطاب
 شَیخ الاسلام والوزرا وی فرزند حَواجِه کَمال الدین وزیر خَراسان و
 داماد مَولانا بَدَر الدین اِسماعیل بود یَکی اَران اَمیر حَسن عَلائی سَنجری
 صَاحب فَواید الفَواد زَمانی دراز در خَدَمات سَلاطین نامدار وی و اَمیر
 خَسر و هَم صَحبَت و هَم راز بودند - بَعد مَفاوَرَت چَند سال با هَمد گَر
 مَلاقات نَشد و هَر یَکی بِرَنگی افتاد رَوزی خَسر و هَم بِای شَیخ خُود
 لَب تالاب شَمسی بِک طرف و اَمیر حَسن طرف دِیگر با باران مَصرُوف
 تَفْرِیح بود بِر خواند، یَت :

سَالها باشد کِه تا هَم صَحبَتیم
 گَر ز صَحبَت ها اَثر بودی کَجا
 ز هَد تان فِسق اَز دِل ما کَم نَکُرد
 فِسق ما بِهَکَم تر اَز ز هَد شما

اَمیر خَسر و در جَواب گَفت، یَت :

صَحبَت نِیکان بَدان را سَود نِیست
 کَم بود اَن بِد کِه بَیتر می شود

جَواب اَمیر حَسن سَنجری - یَت :

هَر کِه اَز تائیر صَحبَت مَنکَر است
 جَهل او بِر ما مَقرر می شود

طوطی اندر صحبت مردم چرا

هم سخن دان هم سخن ور می شود

حضرت محبوب نیسم کرده جانب امیر نگه لطف آمیز مبذول
داس که در واقعی صحبت اثری دارد - همان روز دل محبت منزل
وی از مسق بر گشت و داخل باران عمده گردید - در کلام تعظیم
خسرو نگه میدارد چنان که فرماید، بیت :

خسرو از راه کرم فیهذیود

آن که من بنده حسن میگویم

سخنم چون سخن خسرو نیست

راست اینست که من میگویم

در موقع تایب گردیدن خود فرماید ، بیت :

ای حسن تایب ازان زمان گشتی

که ترا طاعت گناه نماند

[ص ۲۶] کلام وی خصوص فواید الفواد قبول خاص و عام
دارد - خسرو اکثر گفتی که کاش تمام تصانیف ما وی را بودی و
این کتاب بما منسوب شدی در آخر عمر بدیوگیر رفت و همانجا ماند -
یکی ازان بهاء الدین ادهمی دارا لاسانی یکی ازان قاضی شرف الدین
فیروزی در دیوگیر یکی ازان شیخ مبارک امیر داد کوپاموی پاهان
آستان امیر یکی ازان خواجه موبد الدین کره پاهان آستان یکی ازان
شیخ تاج الدین داوری بر چبوتره باران یکی ازان شیخ موبد الدین
انصاری معروف نور الدین موبد بر چبوتره باران یکی ازان خواجه
اعزالدین علی شاه برادر زاده یا خواهر زاده خسرو یکی ازان

خواجه شمس الدین خواهر زاده خسرو یکی ازین هر دو پایان خسرو
 آرمیده یکی ازان مولانا نظام الدین شیرازی در حصار علای یکی ازان
 خواجه سالار نهی یکی ازان مولانا فخر الدین میرثی یکی ازان
 مولانا علاء الدین اندر هتی یکی ازان مولانا شهاب الدین کستوری
 یکی ازان مولانا حجت الدین ملتانی یکی ازان مولانا بدرالدین فوق
 یکی ازان مولانا رکن الدین حفیر یکی ازان خواجه عبدالرحمان
 سارنگ پوری یکی ازان خواجه احمد بدایوانی یکی ازین خواجه
 لطیف الدین کهندسانی یکی ازان مولانا نجم الدین محبوب شکر خای
 تھانگیری یکی ازان مولانا یوسف بدایونی یکی ازان مولانا سراج الدین
 حافظ بدایونی یکی ازان قاضی شاه پایلی یکی ازان قوام الدین اودهی
 یکی ازان مولانا برهان الدین ساوی یکی ازان خواجه عبدالعزیز
 بکرموی یکی ازان مولانا جمال الدین اودهی یکی ازان خواجه
 شمس الدین دھاری ظفر آبادی یکی ازان مولانا محمود نوهتی یکی ازان
 مولانا ضیاء الدین برنی صاحب تاریخ فیروز شاہی یکی
 ازان خواجه ابوبکر ماندوی یکی ازان قاضی قیام الدین قدوای
 یکی ازان قاضی عبدالکریم قدوای یکی ازان فخر الدین صدیقی یکی ازان
 قاضی محمد رکن الدین گلتاج پوری یکی ازان سید علاء الدین خراسانی
 صاحب ترجیع بند معروف اودی یکی ازان شاه غیاث الدین قریب
 مولانا ابوسلیمان مندوی عقب آستان قطب الاقطاب جا دارد یکی
 ازان مخدوم شیخ حیدر دھلوی که از قطب الاقطاب اثنای راهی
 بجانب تغلق آباد دست چپ مقبره پاکیزه دارد صاحب خلافت وی
 خواجه محمد موسای پلوی دو گروهی نوح در ملک میوات آسوده
 [ص ۲۷] و اولادش دران آبادی زیر دامن کوه اقامت دارند یکی
 ازان شاه منتخب الدین زری زربخش دولت آبادی صاحب خانواده

قصر عارفان

در بخشی یکی از شیخ معروف گجراتی یکی از شیخ حسین بن عمر
حک سوار فرود آمد یکی از شیخ علاء الدین اودی -

ذکر اول نواسگان پسری و دختری حضرت قطب العالم اکثر در نظر شفقت حضرت سلطان المشایخ مذهب و معزز گردیدند

یکی از شیخ شیخ الدین مولانا علاء الدین موح در آن که
گردد مولانا و حواء الدین یوسف بابلی بود حسب نظام رسیده بعد
دانشی های پدر در دهی آمد و آخر در گجرات رفت و همه جا
سپادت یافت - یکی از برادر بنی وی شیخ عام الحق و ندس وی
را با شیخ شیخ الاسلام شریعتی داد یکی از شیخ
افضل الدین بن شیخ معزالدین که سجاده پرست از شیخ
یکی از شیخ معزالدین بن شیخ الاسلام و شیخ
از حواء عزیز الدین بن شیخ معروف فرزند شیخ حضرت شیخ
ده در دیو لر شده - یکی از برادر شیخ فاضل ده در
سر چمبره در آن مذهب رفت - یکی از شیخ معزالدین بن شیخ
برادر شیخ شیخ الدین فرزند شیخ - یکی از شیخ شیخ اعجاز
برادرش ده هر دو حضرت محبوب معزالدین ده حاتی رحمت
مابوه و دیوگیر صاحب - یکی از شیخ عزیز الدین بن خواجه
ابراہیم ابن خواجه نظام الدین فرزند ثبوت در پادشاهان دارد -
یکی از خواجه محمد بن مولانا بدرالدین شیخ جامع سوار حیدر -
یکی از خواجه موسی برادر وی هر ده در سر سرتان بیرون
دایره جا دارند و اولاد ایشان هنوز خدمت آسمان و مصطفی عیسی
خندان و کمالات ذاتی و صفای عم غافل - یکی از خواجه

عزیزالدین صوفی ابن شیخ احمد ابن شیخ محمد عمر صوفی صاحب
شیخ اسماعیل قسری -

حسب تصریح ذیل خلفای قطب العالم ذکر دوم
در اقربای حضرت محبوب هم در ظل عنایت وی
صاحب منصب شدند

یکی ازان خواجه رفیع الدین هارون یکی ازان خواجه نقی الدین
نوح هر دو پسران خواهرزاده حقیقی بودند - یکی ازان خواجه
ابوبکر مصلی دار خواهرزاده حقیقی یکی ازان خواجه عزیزالدین ابن
خواجه ابوبکر مصلی دار جامع مجموع الفوائد یکی ازان مولانا محمد
دوم ابن شیخ عمر صاحب لطائف التفسیر [ص ۲۸] در شروع
تفسیر خود را پسر خواهرزاده آن سید السالکین تحریر کرده
برادر زاده خواجه ابوبکر مصلی دار بود -

ذکر سیوم در ذکر حضرات سادات کرمانی در
نظار حضرت قطب العالم و حضرت سلطان
المشایخ معزز و مکرم بودند اعظم آنان

یکی ازان سید محمد کرمانی که هجده سال از روی ترک تجارت
در خدمت حضرت شیخ گذرانید ، باقی عمر عزیز در محبت حضرت
سلطان المشایخ بسر برده یکی ازان سید نورالدین مبارک کرمانی
فرزند اکبر وی یکی ازان سید کمال الدین امیر احمد کرمانی فرزند
ثانی یکی ازان سید قطب الدین حسین کرمانی فرزند ثالث - یکی ازان
سید شمس الدین خاموش کرمانی فرزند رابع این حضرات سر آن
جهوتره یاران سواد خاموش که در دیوگیر آسوده

آرامگاه دارند -

و از اولاد سید مبارک کرمانی چند فرزند بودند -

یکی ازان شیخ محمد کرمانی صاحب سیرالاولیا یکی ازان سید داود

یکی ازان سید لقمان -

ذکر چهارم در بعضی از حالات قدسی سمات
خود حضرت محبوب ذات منزله از صفات بچندین
حکایات مختصر بیان

آن سرور اولیای عالم آن برتر اصفیای آدم سلطان رمع الشان

افالیم ولایت عمان فیض رسان لب تشنگان وادی هدایت محرم راه

لامکان محیط دوایر امکان مرشد کامل رهبر واصل عارف دریای

توحید واقف پیدای تفرید قدوة العارفين زبده الواصل عالم با عمل

فاضل اکمل امام زمان مقتدای دوران سید پاکزاد گهر صدف سر

جلیس منزل قدس انیس محفل انس جامع الشریعت و التصریف حازه

المعرفت و الحقیقت رحمت للعالمین محبوب الراحین وارث الاله

و العرسین دلیل المشتاقین حافظ کلام قدیم رهنمای صراط مستقیم

صاحب فیوض مخلص مولانا و سیدنا حضرت خواجه نظام الحق والدین

محمد بدایونی دهلوی خلف شرف السلف حضرت خواجه سید احمد بخاری

رضوی فرزند رشید حضرت سید خواجه علی بخاری مد سدی

(۱) حکایت آبای کرام وی از سادات ذوالاحرام دارالاسلام بخارا

بودند خالد طرف از اطراف و محلات بخارا باشد که از باعث سکونت

انجا منسوب شدند [ص ۲۹] و نسب ما قبل چنان باشد که خواجه مد

علی البخاری بن سید عبدالله سبعاثه بن سید حسین بن اصغر بن سید

احمد بن سید ابی عبد الله جل شانہ بن سید علی اصغر

جعفر بن حضرت امام محمد تقی ذی بن امام تقی جواد بن امام موسی
علی رضا و نسب خواجه سید عرب بدین شرح که وی از سید
اوالمفاخر بن سید محمد اطهر که یکی از حلفای حضرت قصب ربانی
سید عبدالقادر حیلانی بود هم برادر حقیقی سید عبداللہ جل شانہ
مذکور الغرض خواجه سید علی و خواجه سید عرب هر دو برادر
از سادات پاکراد اوایل فتوح اسلام بر دست سلطان محمد معزالدین
عم ز د بن سام وارد ہند شدند اول در شہر لاہور قیام پذیر شدند
بعد مدتی در بدایون شرف اقامت ورزیدند معدن نور و صفا حضرت
پیر زلیخا کہ از صالحات وقت و عارفات عصر و مستجاب الدعوات
و صاحب تصرفات بود بہت عفت سرشت خواجه سید عرب
باشد کہ بہ برادر عم زاد خود حضرت خواجه سید احمد ابن خواجه
سید علی التجدد شد و از قرآن چنان سعدین شرف آن فخر سلف بوجود
آمد و آخر و سعادت حضرت سلطان المشایخ بعد انقضای
سال و سی و سی و سی ہجری یوم الاربع آخرین ماہ صفر تاریخ
سب ششم و ہفتم روز بعد طلوع در عہد معدن بادشاہ ولایت
منش لاجش ما بعد وفات آن شاہ دین پناہ در وقت
اخلافت .

(۲) حکایت : ہر گزہ عمر شریف وی غیر متجاوز از پنج سال
رسید حالش بیمار گردید مہم غیب در گوش حق فیوش آن
پادشہی رسید کہ از پدر و ہسر یکی را بر گزین این عفت
قیام انتساب ہسر را قبول کرد لاجرم در همان زحمت والد
بزرگوار برحمت حق پیوست در ظل حمایت ایزد کار ساز و دست
شعب والدہ ماجدہ پرورش و پرداخت پذیرفت .

(۳) حکایت : تا سال دوازدم عمر شریف قدوری بحضور

مولانا علاء الدین اصولی و مولانا عینی یکی از نعمت یاران حضرت شیخ جلال تبریزی نعام کرد همان ایدم بافتضای حذب صبح و سرشب از بی محبت حضرت فرید دهر در دل پیدا کردند و روز بروز ترقی پذیرفت. سال ۸۸۰ هجری مع و والده ماجده به حضرت دعای رسید اقای احسن آنکه در جوار حضرت شیخ فحجب الدین متوکل مکنون ورزید و از فیضان صحبت آن پیر طربست شوق [ص ۳۰] ملازمت آن وحید عصر زیاده بر زیاده کردند در بی چار سال نزد مولانا شمس الدین خوارزمی معروف شمس الملک که سر آمد اهل فضل و کمال بود و مولانا کمال الدین زاهد یکی از شاگردان مولانا ابوالخیر برهن الدین محمود بن ابی الحسن اسعد البلخی محدث تعلیم علوم دین پذیرفت سال ۸۸۵ هجری عازم زیارت حضرت شیخ گشت.

(۴) حکایت : ۸۸۵ هجری مع و رحمت المرجب دوم الاربع شرف بعیت حضرت گنجشکر شریف باب کردند و بعد پیام چندی و حدیث روزی و اکتساب فیهیل و استحصاال اجازت چندین ریاضات و تجوید شش سپاره فرقان مجید و شش باب عوارف المعارف حضرت شیخ اشوخ - هروردی و تمهید شریف حضرت خواجه عبدالشکور اسلمی باز به حضرت دهل تشریف آورد.

(۵) حکایت : چون به حضرت دهل رسید هم بشاره مرشد حق پرست بر ریاضت پرداخت و هم در تعلم و تعلیم بسر می ساخت. در چندین مدت چون تکمیل در علوم دین حاصل گردید که به جمع فضایل علمی هیچ یکی از فضلاء دهر و کمالات عصر همسر وی نبود.

(۶) حکایت : بار ثانی که تشریف برد بحضور مرشد وقت

چند سال ملازم خدمت ماند علی الاتصال و فیوض بی کران اندوخت و چندین کتب توحید و تصوف و کلام و اصول بعضی ساخت و بعضی بقرات در نظر حضرت شیخ تعلیم و مفهوم یافت - این نوبت که رخصت فرمودند دعای یا باسط الیدین الی آخره از روی مزید شفقت یاد گردانیدند و ارشاد کردند که این دعا را یاد گیر و بران مداومت و مواظبت نما تا در تو لیاقت ما رو نما شود و خصمان را خوشنود گردان و دامن و درمی از کسی بردا و حسناً قرض مستان که در صورت عدم ادا در زندگی و بال آن با عقی بر کردن من ماند درویش را در آتش سوزان در آمدن آسان و استقراض بدتر ازان و گیمی که بران نشست داشت حضرت سلطان الاولیا مرحمت ساخت -

(۶) حکایت : چون الزام این معنی بخطر ناز مآثر ... که در هر سال بزیارت حضرت شیخ از شهر دهلی عزم شود اندر سال تمام یکبار ضرور بشرف ملازمت افتخار باید بار آلت بانقضای زمان معهود عازم اجودهن شد - این بار نعمت مزید یافت حضرت قطب العالم را زحمتی عارض بود یاران صحبت را رای دعای شفا بر مقابر شهدای کرام فرستاد هرگاه واپس آمدند گفت که دعای شما اثری نکرد - علی بهاری [ص ۳۱] دور ایستاده بود جواب داد که ما ناقصانیم و ذات حضرت شیخ کامل دعای نقصان در حق کاملان کی اثر بخشد حضرت المشایخ از باعث اینکه جواب علی بهاری بسبب بعد مسوع نکرده بود بسمع شیخ لفظ آن رسانید مخاطب سلطان الاولیا بوده ارشاد کرد که ما از خدای کریم درخواست کرده‌ام که هر چیزی تو از وی خواهی یابی و مصائی که در دست داشت مرحمت ساخت و روزی همدران ایام

حضرت شیخ خواست که ذوق گیرد مولانا بدرالدین اسحاق را
فرمود که مکتوبی که قاضی حمیدالدین ناگوری تحریر کرده بود
باری وی جامدانی که ذخیره مکتوبات نیازمندان بود بر آورد مکتوب
مطالب خواند چون برین رباعی رسید ، رباعی :

خواهم که دوام در وفای تو زیم
خاکی شوم و بزیر لهای تو زیم
مقصود من بنده ز کونین تویی
از بهر تو میرم و برای تو زیم

تواجد کرد . مولانا بیرون آمد حضرت شیخ بار بار آنرا
میخواند و ماسجد میگردد . درین موقع مولانا بدرالدین به حضرت
نظام الاولیاء گفت که برجای ما بدرهای شیخ لعالمه فیاء - از احدی
را در آنوقت خاص اندرون مداخلت ندهی . چون وی ایستاد دید
درون رفت و سر در قدم حضرت شیخ کبیر نهاد بشره شیخ
متغیر بود ، آب از دیده خونبار جاری فرمود که بابا نظام الدین کدام
چیز میخواهی حضرت سلطان المشایخ میفرماید که ما چیزی دینی
خواستیم شیخ بما بخشید بعد پشیمان گردیدم که چرا نخواستیم
که در جماع میرم و بحسب استفسار قاضی محی الدین کشانی ارشاد
رفت که آن چیزیکه از شیخ خواستم و بما بخشید استقامت بود .

(۸) حکایت : بار چهارم که بقیام یک سال دهلی برای
ملازمت رفت دویم ماه ربیع الاول سال ششم و شصت و نو بود .
روزی که در اجودهن رسید و یوم الاربع و بتاریخ بست و پنجم
ماه جمادی الاول لعاب دهن مبارک در دهن حضرت سلطان المشایخ
کرده بحفظ قرآن مجید وصیت فرمود نیز گفت که بابا نظام دین و

دنیای را زاده شد و برو ملک آمد کبر - این حکایت بنام حضرت امش یح
 رسیده شد و از سز مسکه خره - اعمال وی از حضرت مسیح زنی حویست
 که تا در بدر خلق نگردد -

[illegible]

هزاران درود و هزاران سپاس
که گوهر سپیدی بگوهر شمعان

و مرگه بددلی رسیدم دریافت شد که شیخ متوکل . . .
 ماه رمضان چند روز قبل از کهریز مشال رحلت فرموده . . .
 ت مشال در شهر دهلی سر آرسیده و در رمضان . . .
 از آن آفت زایل و حشر قلوب حلال غایتی . . .

سال سفر آخرت گزید -

(۱۰) حکایت : عمر سیرت حضرت امام اولیاء سال
 سبع و سین و سه بیست که مسرت خلافت و عبادت سال گردید زیاده
 از سی و کم از چهل سال بود - زیرا که حضرت ممدوح حدیثی را
 خود تحریر کرده در عبارت عربی که امشب رسیده بعد چهل سال
 سرم می آید زین چهل سالگی هرگاه باد میکنم و بودم همراه
 یکی از تبعیرگان حضرت مسیح حبیب الدین موسی روایت کند که وقتی
 حضرت سلطان المشایخ را بزمارت حضرت قسب الانصاف در عمارت
 مستغولی دیدم بعد ملاقات ارشاد کرد که امشب بجا فرموده شد که
 از اهل اسلام هر کسکه مرا دید وی را بیا سر زنده در حال -
 کرمانی شب مذکور همان سال بود که در آن سال حضرت سی
 بچهل سال رسید و بدین گرامت مسرت گریست - هر حدیثی که
 شب وی شب قدر بود چنانکه اکثر باریان در حدیثی که
 شب نبی از عالم غیب در آن فروز می آید را آن صبح حور
 می باشم :

چندان بنشینم که بر آید نفس صبح

کانونت بدل میرسد از دوت پیامی

[ص ۳۳] شبی کتب اسرار می دید و معانی توحید که

ملهم می گردید در کتابت می رسید ناگاه قلم از دست افتاد و

بسجده معبود نهاد ازین علامت بیت قدر دریافت شد بیت :

امشب قدر تسببتاب

قدر شب قدر خویش دریاب

محقق یاد که این سزای بعد از سال حضرت گنج شکر رو داد
معنی باشد که در انتقال حضرت گنج سار از باب تواریخ را عجیب
اختلاف واقع - بروایت اکثری در سال شصت و هشت و چار و
صحب تحریر اکثری سال هشتاد و از روی تحقیق بعضی هشتاد و
هشت و بیست و هشت قرار دهند و صاحب سیر الاقطاب نود
قرار داده و ماده تاریخ آن لفظ مخدوم آورد - همچنان در سال ولادت
اختلاف اقوال دارند سید کرمانی گوید ده در سال پانصد و شصت
و نو ولادت یافت و ششصد و هشت و چار وفات - پانزده پانزده
سال عمر شریف بود که در ارادت حضرت قطب الاقطاب درآمد
بعد آن هشتاد سال در قید حیات ماند و کسانی که هشت و چار قیام
دارند قیام می و پنج سال بر سجاده رهنمای بعد مرشد ثابت نمایند -
از روی هر کتابی که کم از هشتاد پدریات می رسد لیست صاحب
دارد زیرا که منشو، خلافت حضرت سلطان المشایخ مرقوم چاردهم
رمضان سال تسع و ستین و ستائیت بوم الاربع بود - صداقت
بحریر آن در سال مذکور از روی کتب متعدد زمان حضرت وی
عنون افضل الفوائد امیر خسرو طوطی هند و راجع الفاوت و سیر
الاولیا و کتاب الاخبار بوضوح می رسد و هم اثر از ذخائر و
ملفوظات حضرت فرید العصر و قطب جمال هانسوی و مولانا
ملاالدین موج دریا و مولانا حمید قلندر صاحب خیر المجالس چنان
بروش می پذیرد بل صاف در بعضی بالتصریح مرقوم که در ایام
حیات بعد یافتن خلافت حضرت سلطان المشایخ بشرف ملازمت
حضرت گنج شکر معزز نگردیده سال تمام بر مفارقت منقضی نشده
بود که انتقال فرمود بدین جهت که از روز ارادت بر این معنی
ملازم ماند که در هر سال یکبار در ملازمت رسد - مجموع چهار بار

قصر عارفان

شریف برد بعد خلافت در همان ماه صیام رحمت یافت [ص ۳۴]
و نقل حضرت ورد بدر بنجم محرم بالاتفاق باشد - اندرین حال
بیس من مقرر بصحت جنان استنباط می پذیرد که پنجم محرم در سال
هفتاد بالای شش صد نقل آن عارف ربانی ازین سرای فانی صادر
باشد که لفظ خلیل ماده تاریخ آن تجویز کرده اند و شاه مظفرالحق
در مخبر الواصلین آنرا منظوم هم آورده و آن تصویر اتفاق داد
بعباراتی که در چندین نسخ معتدله تواریخ سلاطین هندوستان مندرج
که اوایل سلطنت سلطان غیاث الدین بقدم حضرت شیخ فرید الدین
اجودهنی و صدر الدین عارف و شیخ نجیب الدین متوک و شیخ
جمال هاسوی مورود - هر چند که زمان شیخ عارف در تمام
خلافت بلبن حاوی بود الا در عمر شریف حضرت گنجشکر همگان
متفق اند که نود و پنج سال بود خواه نود و شصت -

(۱۰) حکایت: حضرت سلطان المشایخ زیاده از پنجاه و پنج
سال بر سجاده مشیخت ارشاد ماند حص در حضرت دهلی و از اسبهای
نقل و حرکت فرمود حز آن که هفت بار بزیارت حضرت
گنجشکر رفت -

(۱۱) حکایت: آخر عهد غیاث الدین بلبن بود که بعد انتشار
بسیار و اقامت چندین طرف و جوار امر پروردگار در غیاث پور
جای اقامت مختار ساخت رمائیکه معز الدین کیقباد در لیلو کڑھی
شهر جدید آراست هجوم خلاقی بوفور آبادی در غیاث پور نیز شد -

(۱۲) حکایت: سلاطین کبیر که بعد از صدر الدین - ر
و غیاث الدین بلبن و معز الدین کیقباد و سمر الدین کیومرث
تغیر آرای ممک و جهانماری شدند - در عهد حضرت نظام الدین

اولیا ۱. بعضی معاملات سال مختصراً در حکایت آینده زبج ارقام پذیرد -

(۱۳) حکایت: هر ده سلطنت غوریان و پیوستگان ایشان آمد

انقضای مدت قریب صد سال بر کیومرث ختم پذیرفت و حلال اندر بخشی
برور بادشاه چیزی فتوح فرساده درخواست کرد که برای مصارف
درویشان چند مواضع تجویز کنم پذیرا گردید که بهاء درویشان
دراری دهد و هر چند بحضوری خدمت الحاح کرد بار نیفت و
حکایت حواری دوم موسی وی در حالت اخلا تضمن حالات حضرت
امر تحریر یافت -

(۱۴) حکایت: در سال نود و پنج بالای شش صد علاء الدین

شهاب الدین مسعود برادر زاده و داماد حلال اندر وی را بفریب
دل کرده خود بادشاه شد و استقلال امام در دیار هد یافت - مکرر
معلان چمکزی محارب عظیم کرده هزیمت داد چارلک و همداد
و بهجمرار سوار جرار در بکاب داشت آرزو کرده ود که شریعی
حدید انگیزد و هفت اقایم را در سبخر در آرد اخیر دانست که
اس معنی از روی بدیر راست نشود خود را سکندر ثانی لقب داد
عصی فلاح دانی که هنوز در مصرف اسلام ندر آمده بود او ضبط
فرمود و قواعد و اصول مملکت داری و تحصیل از رعای و رؤسا
نظرز باج و حراج قرار داد نیز بر پیلان سواری عماری وی نهاد
امیر خسرو گوید بیت:

ز شاهان کس بهنگام سواری

جز او نهاد بر پیلان عماری

ذکر حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ

از روی پیروی اخبار و آثار سلاطین و صالحین چنان استنباط

قصر عارفان

می پذیرد که حضرت امر در سال شصت و هفت و یک زمان خلافت با برکت سلطان السلاطین پادشاه درویش قرین مقبول باری ناصر الدین و اندین محمود شازی شرف ولادت یافت و در سال هفت و هشت در عهد معدنی محمد آن شاه دین پادشاه امر سیف الدین والد ماجد او از روی سهادت بغداد برین شرافت زیارت که سلطان غیاث در ماه جمادی الاول سال شصت و شصت و چهار پادشاه شد و خان ملتان که ولی عهد و پسر کلان این سلطان بود سال هشتاد و چهار از دست غلان جنگری سپید گردید خسرو با وی رفاقت و موافقت و مصاحبت داشت از چندین سال قبل آن چنان که در حکایات سانی تحریر یافت و نیز واضح می شود که امر درین دار و گیر آمد غلان و حرب و خرب شدن در نزد امری افتاد و بعد جندی از روی پدر لایق از دست حور سلطان نجات دست داد و اندرین حال به حساب سال ولادت ده دران امدهای باشد عمر امر و هشتاد جلوس سلطان بر سریر سلطنت چهارده سال و هنگام شهادت خان ملتان در محاربت می و چهار سال در قاض در می آید و بعد وفات غیاث الدین در سال هشتاد و پنج معزالدین کی بود پادشاه شد پدرش از بنگال بر وی نورش آورد آخر بر صلح و ملاوت به پدر و پسر هر دو پادشاه جانب نختگاه مصروف گردیدند امر این حکایت را در نظم در آورده مشوی قران المعین نام نهاد و اندران کتاب در ایام تصنیف آن که سال هشتاد و هفت باشد عمر خود بی سی سال ارقام می نماید و اربین رو که در کتاب موصوف ذکر خیر حضرت محبوب ذات منزله از صفت جای آورده غالب چنان در خیال می گذرد که تا وقت و سال مذکور شرف یاب دولت ملازمت نگردیده و الا ضرور مدح حضرت وی در عنوان

مثنوی می نگاشته چنانکه در جمیع بلاد و خود ملحوظ می دارد - با آن
که با وصف ملاقات و تعارف رمان معینه و ربابت هنوز در ارادت
طریق مستقیم دست بیعت نداده اند - حضرت محبوب ذات منزله از
صفات در فواید الفوائد ارشاد می فرماید قریب ذکر بر زبان آمد
این دو شعر حکیم - سائی غونوی ، رباعی :

بر سر طور هوا طنبور شهرت میزنی
عشق شاه لن ترانی اندرین خواری بجو
خار راه شوق عیاران این درگاه را
در کف پای عروس مهد عماری بجو

که عمار نام شخصی بود او ایجاد آن کرده بن بر سر شهر
شهرت گرفت - شیخ جمال الله مہدونه ابوالفضل بجمع الفضائل متذکر
بجمالی مسئول و مولاد ضیاء الدین سہامی بحسب وقت صاحب دعوت
الاحسان در سیرالعارفین می آرد که علاءالدین جمعی روزی
فرایک را بعصرت شیخ المشایخ فرستاد و التماس داد به مدتی در
گذرد که ما لشکری عظیم برابر الف حن برادر جیبی خود بر
ولایت ارنگل دارف جنوبی هند راهی گردانیده ام هنوز خبری نرسیده -
بمایب مگر دارم میخواهم که خود هازم شوم حضرت شیخ زمانی
شبستان ما را بجمال باکمال خود شمع سان متور گردانند و مصاحبت
کاری که بخاطر گذرد ارشاد نمایند مگر سلطان را در دل بود که
حضرت سلطان الاولیا بدین توویل در ایوان وی تشریف برد و
سلطان بدین تشریف در سلاطین روزگار امتیاز یابد - از حضور پرنور
قرابیک جواب یافت که بسلطان دعا رساند و عرض نماید که چنان
که شما را غمخواری اسلام در خیال ما را نیز مدام پیرامون حال

فردا وقت چاشت شما را نوید فتح آنولایت و سلامتی برادر و لشکر
 رسد و در ایام معدود خدمت اعظام همایون الف خان نیز با محابم
 سیار آید و شما را فرحتی دگر افزاید. پادشاه ازین کلام فرحت انجام
 اشراح تمام یافت و نذر کرد که [ص ۳۶] بعد رسیدن مژده ظفر
 ناصد دینار سرخ برای دره سان خانقاه اسل دارد از قدرت رب قدر
 بروز ثانی بوقت مقرری ستره از تیز رفتار به عراض فتح رسد و سلطان
 اعبدت بعبادت ولایت مآب صد چندان گشت و نذر مهمور ارسال داشت.
 خون قرابیک حاضر آمده در پیش نظر حضرت نهاد همان روز قلندری
 اسفند بار نام از خراسان وارد آستان شده بودند دید و خود را
 نزدیک کشید و گفت که الهدایا مشترک حضرت فرمود بل شما
 خوشترک و تمام آن را بوی بخشید وی فارغ البال راهی گردید.

(۱۵) حکایت: زمانی علاء الدین مدکور را بعضی حاسدان
 در انداز سلطان زمان حضرت نظام دوران در تشویش آوردند و تکیه
 صیت فضایل و کمالات وی با کثاف عالم رسید و کوس عظمت و
 درامت وی تا گوش فلک ملک بلند آواره گردید بوی رسانیدند
 که از وضع و شریف و شهری و لشکری و درباری و بازاری و امرای
 بهمدار و شاهزادگان و الایثار کسی نماند که خوف در او را تاج
 سرسارد اندر این حال عجب باشد که فتوری در ملک راه پدید
 زوال خلافت حض سلاطین زمان بدین عنوان گردید. لاجرم پادشاه را
 بوجهم افروزد مصامین چند بر کاسه دوست و دوست خضر جان وانی
 حور از محبوب سرین از جامب دلب در هم بکتوب بیهم حور
 فرستاد برای امتحان این معنی که حضرت شیخ را خویش بر سر
 معاملات هست یا بی حضرت سلطان المشایخ جواب داد که ما دوست نیم
 عزلت گزین ما غل مدعای پادشاه و خاص و عام اهل اسلام، اگر ما

بعد ازین چیزی گوید عرصات زمین خدای علی سی وسعت دارد حای
 دگر راهی شوم - شاه بعد یافتن این پاسخ خوشحال شد و التماس داشت نه
 مخالفانم مرا مغوی شده بودند تا با مقبولان برده رب العزت در
 اندازم و مال و جان بر باد دهم ما یکی از معتقدان محدود ام حرق
 کرده بودم عدو میخواهم و اجازت حضوری - حضرت گفت که
 ما بدعای غیب مشغولم که زیاده اثر دارد آمدن حاجت ندارد -
 باز چون پادشاه التجای بی انداز کرد پاسخ یافت که سرای درویش
 دو در دارد اگر پادشاه از یک در در آید درویش از در دوم
 بدر رود -

(۱۶) حکایت : زمانی پادشاه را مهمی سخت در پیش آمد -
 بحضرت سلطان الاولیا پیام داد که بهرور مرحمت امر خسرو را
 مع تحریری [ص ۳۷] سفارشی نام نامی حضرت شاه شرف رخصت
 مرحمت شود تا بواسطت آن عرضی ما بحضور ایشان برد و جواب
 آرد پذیرا افتاد - چون امیر فیز خدمت شاه مدوح گردید پستی
 مفیم ماند و نعمات برکات فراوان یافت و با جواب با جواب
 واپس رسید خسرو در غزل خود هم وزن خواند مطلع و مطلع یک
 غزل دراین جا ذکر می یابد، غزل :

ای که گوی هیچ مشکل چون فراق یار نیست
 گر امید وصل باشد آنقدر دشوار نیست
 چند گویندم پرو زنار بند خود پرست
 بر تن خسرو کدامین رگ که آن زنار نیست

و مطلع غزل ثانی - اینست :

خلق می گوید که خسرو بت پرستی میکند
 آری آری میکنم با خلق عالم کار نیست

(۱۷) حکایت : علاءالدین در آخر عمر مفتون و در نابوی ملک نایب گردیده بود او را منزلت عالی داد که دماغ وی سودای خلافت پیدا کرد - قصد آن داشت که مدعیان سلطنت این خاندان را نابود گرداند در حال بیماری علاءالدین خضر خان و شادی خان هر دو برادران را مع بانوی ملک جهان مادر آن شاهزادگان فد کرده بهصار گوالیار فرستاده چندین خیر اندیشان را بقتل درآورد هم دست‌آویز جعلی بر ولی عهدی شهاب‌الدین پسر هفت سال نوشت و پادشاه را نیز مسموم گردانید و شهاب‌الدین را برای نام بر تخت نشاند و هر دو برادران محبوس را نایبنا ساخت و مادر طمل تخت نشین را باوجود اهام عدت و اختگی خود بعد نکاح در آورد و هر روز یک دو ساعت برهام هزار ستون شاهزاده را جلوه گری می‌داد باقی شب و روز باهم اختگان دگر هم جنبایی خود نرد و چوپڑ و قمار می‌باخت و قطب‌الدین را قتل نرد - میخواست - روزی هالکان قدیم محافظان مستقیم هزار ستون را وارد ناسد در محبس فرستاد - قطب‌الدین حقوق پدر یاد آورده قلاده مرصع گران قیمت باپشان بخشید قاتلان از روی انفعال منصرف برهام آمدند و از تصرف مقلب القلوب بسزای اعمال زشت ملک نایب را قتل کردند - وقوع این ماجرا بعد می و پنج روز از ممات علاءالدین رو داد بیت -

از مکانات عمل غافل - مشو

گندم از گندم پروید - جو - ز جو

قطب‌الدین را بعد نجات بر نیات [ص ۳۸] برابر آورد

مفرور گردفد وی بعد دو ماه با عماید و اراکین خلافت دهن بود

خون پادشاه شد -

(۱۸) حکایت در سال هفت صد و هجده هشتاد و هجده نامبرده خود را مبارک شاه خطاب داده بر تخت پادشاهی قدم نهاد - شهاب الدین عمر را میل در چشم کشید و با برادران بهار گوالیار فرستاد - اوایل حال رحیم الطبع و با سخا و چون محنت زندان دیده و مصایب محبوس کشیده بود هفته هزار زندانیان را خلاصی داد هم مواجب شش ماه بطریق انعام بر سپاه انعام یافت - آخر نحوی او مایل بدل آزاری و خون ریزی ناحق گشت مانند پدر با حسن نام پراون زاد هند و نژاد گجرات نزد تعشق باخت و سرو خانش مخاطب ساخت و برادران محبوس را بهجور کشت و با حمیرت سلطان الاولیا در پی عناد شد ازین که خضر خان و شادی خان مریدان حضرت بودند و بعضی حامدان را که منحرف ازین آستان بودند چون شیخزاده حسام و غیر آن همدم خود گردانید و می گفت که هر کسی سر حضرت شیخ آرد هزار تنگی زر دهم - وزرا و اسرای سری را محاربت کرد که کسی برای ملازمت حضرت بر نور در غیث پور نرود اندر خطیره مولانا ضیاء الدین رومی با جناب سلطان الاولیا روبرو بود جواب سلام حضرت شیخ نداد و مافقت نگردید - وقتیکه مسجد جامع سیری بر آرامت حکم کرد که جمع صلحا برای جمع اینجا حاضر شوند باتباع آن همگان تشریف می بردند جز حضرت وی که بهجت شرعی نمی رفت و می گفت که ما بطر بحق قرب در مسجد کیلو گری نماز میگذارم و در هر ماه دو جمع صلحا و عرفا برای ادای سهمیه بهصور پادشاه تشریف می بردند سوای حضرت سلطان المشایخ که خواجده عهد ابدال از اینجا میرفت هر دو امر عدم احضار باعث بر زیاده تر غبار شهریار جفا شعار شد - ایما ساخت که هر ماه نو آینده اگر وی نیامد بجهت طلب تنم -

قصر عارفان

روایت مولانا جمالی بست و هفتم ماه شوال بود که سرهنگان
 شاهی حکم شاه به حضرت شاه دین رسانیدند و چون واپس به حضور
 شاه رسیدند برای رسوخ خود ظاهر کردند که ما حضرت شیخ را
 راضی ساختیم که در شب هر ماهی شما را در باد سلطان بدین سخن
 اشراح تمام یافت که ناری اصرار ما صورت گرفت و سخنم بالا ماند
 عمدتان سب خواجه وحیدالدین فریسی پدر سید العجائب و اعرالدین
 علی شاه برادر خسرو نه هردو از مریدان [ص ۳۹] صافی بهاء پاک
 اعتقاد بودند به خدمت رسیدند و صورت حال باز پرسیدند - حضرت شیخ
 جواب داد که هرگز خلاف طریق پیران طریقت نکم - و متعاقب چنان
 پاسخ هر کسی متعیر و متعجب بود که پادشاه انتظار دارد تا کی شب ماه
 در آید و حضرت شاه اینجا شربت آرد و حضرت شیخ هرگز راضی
 نباشد و مزاح سخنان و انواع این معنی بوحسب امرد و در شهر
 آشوب عظیم خیز - - حیراندیشان چند لباس آوردند که اگر تشریف
 فرمائی منظور باشد درین باب استمداد حضرت فرید لدهر می باید -
 گفت شرم دارم نه در معاملات دنیا و حضرت وی اذیت خواهم
 الا شما یابن رسید که آفتاب این هیچ رجوع بر ما فقر نیاید خواهی
 دیده ام که گوی میر شاخ قصد دردم آورده بسویم دوید و از
 روی تند و بیزی تمام نزد رسید برخاستم و هردو شاخ آنرا
 پیچیده بر زمین انداختم که عলাک گشت - صلیح ماه مذکور خواجه
 اقبال عرض کرد که امشب شب برآمد ماه خواهد بود تبرکی
 ارشاد سازند - حضرت گفت حالا ساکت باش و بگر دگر پردر - چون
 وقت عصر در آمد باز گزارش ساخت که چو دوت و چهاران حاضر
 سازم و تبرک موجود گردانم جوابی بیابان دست نه هرگز شریف
 نخواهند برد بضرمان حق همان شب بعد انصای پانی و چند ساعت

خسرو خان بردان که پادشاه وی را صاحب پنجاه هزار سوار و در محل و غیر محل محرم خود گردانیده بود اندر کوشک هزار ستون در آمده قریب دروازه فصیل قطب الدین را بقتل در آورد. صاحب میر الاولیا در نکات تصرفات آن فخرالنساء بی زلیخا می نگارد که پادشاه غرور جوانی و نخوت کمرانی گفت که اگر در غره ماه آینده حاضر بشود آزاری دهم و رسم همچنان بود که بعد وادید ماه جدید غره آن ماه صدور و اکابر و مشایخ و فضلا حاضر میشدند. چون مخلصان آستان خبر این حال بآن سلطان زمان رسانیدند هیچ نگفت الا بزیارت والده ماجده رفت و گفت که برای ابدای من پادشاه قصد کرده و حد آن هر غره ماه آینده قرار داده اگر تا وقت مذکور کار وی کفایت نشود بزیارت شما نیایم. چون شب ماه نو پدید آمد و ماه نو دیده شد خلایق منتظر که فردا طلب حضرت خواهند کرد، همان شب ماه بالای آسمانی بر جان بد اندیش نازل شد که خسروخان بلفاک کرده سر از تنش جدا ساخت و تن بی سر از بالای قصر بی ستون زیر انداخت و سر بریده را بر سر نیزه گردانید و بخلایق نمائید [ص. ۴۰] و از کتب تواریخ چنان مستفاد می شود که چند بار عمایه وقت شکایت خسروخان بعرض پادشاه رسانیدند که در صبرش بوی خلافت جگرفت قصد دگر دارد. پادشاه از غایت فریفتگی بهدالش بسخن حق نپرداخت بل هر کسیکه چیزی در حق وی می گفت بآن بداندیش ظاهر میساخت، چنانکه قاضی ضیاء الدین مخاطب بقاضی خان اوستاد پادشاه روزی چند شکایتی و حکایتی ازین کردار نصیحت وار کرده بود پادشاه در خلوت خاص ضبط آن راز کردن نتوانست. خسروخان بعد اطلاع باین در پی آزار قاضی خان گردید. روز قتل سلطان هشت هزار از خویش و تبار خاص خود هم قوم اطراف هزار ستون

قصر غارقان

فراهم آورد - بعد گذشت یک پاس قاضی خان از بام مهر و ج در منزل زیرین می در آمد - عموی خسرو خان در راه وی را بسخن دلفریب مشغول گردانید که ناگه جاجریا قاضی از عقب با تیغ آبدار خود را بر سر قاضی رسانیده قتل کرد - مرده چون گرد آمدند و در پی تحقیق شدند بشور و شغب پادشاه از خسرو خان که برادرش در خوابگاه بود پرسید که شوخا چیست گفت امپان نوبت در هزار ستون خلاص شده اند گرفتاری آنان می سازند - درین مدت رفقای خسرو خان ابراهیم و اسحاق افسر در بانان مجلسرای خاص را با چندین محافظان معتمد صاحب نوبت، قدیم الخدمت را درهم و برهم و قتل و مجروح کردند - فریاد از هر طرف بلند برخاست سلطان بی قرار شد و بحالت اضطراب و توهم دانست که روزگار فرد دغا باخت راه محل قدیم گرف خسرو خان بغایت دلاوری موی سرش بدست آورد - لاجرم سلطان بر گشت و براه اختلاط حسب عادت وی را زیر خود کشید الا آن موکل اجل مویش از دست نداد تا زمانی که حسام الدین برادر خسرو خان و جاجریا قاتل قاضی خان در رسیدند و سر پادشاه از تن بارکش بریدند و همانوقت در حرم در آمده فرید خان و عبدخون و عمران پسران خسرو در سال خاندان خلجیان را در قتل و حرمان شاهی را در بغل آوردند - وقوع این ماجرا در شب پنجم ربیع الاول سال هفت صد و سب و یک هجری بود - صبح آن خسرو خان خود را ناصرالدین شاه لقب کرده بر تخت علای در قصر هزار ستون نشست و قریب پنجاه حاکم ماند - طبق زرین بر از جواهر آبدار و لولوی شاهوار نذر حضرت سلطان الاولیا نیز فرستاد - بهر کسی از فقرا و صابعا در خور لایق [ص ۱۴] هدایا و تعایف داد الا غیاث الدین ملک غازی هنگام اجلاس فرمائی خود از همگان وایس گرفت جز حضرت سلطان المشایخ

و ارین که جمیع حضرات را در حیات بود که عثریب خورشید اقبال خسرو خان روال پزیرد تعایف وی را بچس امانت کرده بودند و وقت الحرداد آن دشواری رو بعد جز حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سره - در سیرائعارفین آورده اند - که تغلق طلب مبلغ پنج صد هزار سگی زر فرستاده خسرو خان کرده بود - حضرت شیخ جواب داد که این از بیت اهل بود - اهل استغناقی قسب پذیرفت درمی و دیری بصرف خاص ما در نیامده، ساکت ماند الا غباری در دل راه داد - مولانا نور الحق مشرق می نگارد اندر تذکره خود که هدایای خسرو خان پنج لک زر مسکوک علای بود علاوه حواهراب نفیس که یکی از آن اهل شب شب و گوهر زخشان باشد و حکایت همدان و دریای همدان شده احمر بعضی اصحاب صحایف رقم کرده اند -

(۱۹) حکایت : چون سلطان عباس الدین تغلق پادشاه شد

اوایل حال بر تعایف خسرو خان زان بعد بر وجد و سماع و مجلس و اجتماع با حضرات سیدان المشایخ اعراضات آورده علمی اعلام اسلام را جمع آورده محضری ساخت در منع سماع و حرمت آن حسب روایات حضرت امام اعظم و در بغلق آباد حصار نو تعمیر خود حضرت شیخ را تبع و درویشان چند در طلب داشت دو صد و پنجاه و چار عالم زبردست و فاضل حق پرست در دارالشریعت قضا حاضر بودند - مولانا فخرالدین زرادی گفت که ازین فضیلت نامدار ده کس را پادشاه منتخب سازد کسانی که فاضل ترین گروه باشند ایشان با ما بحث نمایند و دلایل حرمت پیش آرند ما اباحت آن ثابت کنم - پادشاه جانب قاضی رکن الدین ولواغی که اکبر و

اعظم قضات و سر آمد زمان و حاکم وقت بود رو کرد او زیاده از دیگران درین باب غلو داشت ملثفت جانب حضرت صاحب المشایخ بوده گفت ای درویش درین معنی شک نباشد که تو با اصحاب اکثر اوقات مشغول بسمع و سرود می باشی ، حضرت فرمود آری ، باز گفت که روایتی داری حضرت متمسک باحادیث نبوی گردید . قاضی قشیری جواب داد نه بچند وقت نیسی نه بحدیث نبوی سند دهی مردی مفیدی روایت از امام اعظم بیار تا قول تو [ص ۴۲] در معرض قبول افتد شیخ فرمود سبحان الله بوجود قول مصطفی صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم قول حنفی میخواهی قاضی قشیری گفت اگر بار دیگر سرود و سماع در آی در شریعت حرم باشی . حضرت ارشاد کرد که برا رعایت حکومت براین می آرد اگر خدا خواهد زود ازین خدمت معزول شوی و در جزای چنان بی ادبی که با عارفان خدا می نمائی ایمان خود بسلاست نبوی - درین اثنا مولانا علیم الدین نبیره محدوم بهاءالدین زکریا ملتانی وارد گردید ، پادشاه برای استقبال وی دوید وی اول باعزاز و احترام تمام حضرت شیخ را دریافت بعد آن ممانعت سلطان گشت و گفت نه حضرت را چرا اینجا تکلیف داده اند پادشاه بعد علمای عصر محضری در باب سماع مرعوب کرده اند مگر حدیث ، فیض تشریف آورده اند انون حق از سطل امتداد به مولانا گفت ما در دیار حرم بیت الرب و حرم نبوی و مصر و روم و شام دیده ام که جمیع مشایخ کبار سماع می شنوند کسی از قاضی و مفتی مانع نمی شود و سماع برای اهل سماع و شک و ریب در عرصه معرفت و ملت جایز باشد ، حضرت شیخ و درویشان وی الا تشاه اهل سماع اند و اهل کمال و صاحب حال ، جذب رسول مفعول صلی الله علیه و آله .

علیه و آله و سلم هم سماع استماع فرموده و تواجد کرده
سمیع این کلام پادشاه برخاست و عذر آورد و با کرام تمام بغیاث
پور رخصت ساخت .

(۲۰) حکایت : حضرت شیخ عثمان سیاح سنمی یکی از
مریدان مخدوم رکن الدین ابوالفتح ملتانی در دهلی وارد شد و در
وجد و سماع حضرت سلطان المشایخ شریک بودی . غیاب الدین بغلق
قبل ازین که بر حضرت وی محضر سازد امتناع عام کرده بود که
اگر مطربی یا قوالی نقشی سرایند و صوتی بر آرد زبانش از دهانش
بر آورند . روزی امیر حسن پسر امیر صامت قوال که وی را
حضرت سلطان المشایخ سر آمد قوالان مجلس خویش گردانیده بود
روبروی خانقاه شیخ سیاح گذر کرد وی گفت ای حسن می توانی
که چیزی بر خوانی؟ وی گفت دراین وقت قید سلطان چنانست که
مخوف او کسی قرآن از روی الحان خواندن نمی تواند با بد کرد
چیز کرا جرات باشد . شیخ اصرار کرد که این جا غیری نیامده
زنجیر در می کشم آواز نرم باید داشت امیر مجبور شد بی در
برده عشاق آغاز نهاد بیت :

زاهد ز دین بر آمد و صوتی ز اعتقاد
ترسا مهدی شد و عاشق همان که هست

شیخ را برین بیت تواجد رو داد برخاست [ص ۳۳] و زنجیر
در واگردانید و گفت به آواز بر خوان و از شاه مترمان . حسن
نیز از حالت شیخ بی تب گشت و آواز بلند چنانکه رسم بود بر
گرفت مجرد استماع قریب دو صد قوالان از هر اطراف و جوانب
رو بخانقاه آوردند هر جا که صوتی صاحب دل بود اندر سماع در

قصر عارفان

آمد و چندین خلائق از جنس و ناس جنس اجتماع پذیرفت و خودی عظیم بدید آمد - شیخ با جماعت مذکور در حالت وجد و سماع راه تعلق آید گرفت از آنجا زیاده از یک گروه بود جمیع خلائق از صغار و کبار متعیر و در مانده کار شیخ و صوفیان و قوالان بودند - العرض سلطان از بالای قصر هجوم خلائق و فریاد و فغان از جانب دهلی شنید - ملک شادی یکی از محرمان خود را برای تمحض احوال دوانید وی سوار آمده زود متصرف گردید سلطان خبر رسانید که شیخ عثمان سیاح و برابر او صوفیان بی شمار و مطربان بر قطاو تواجد کنان و سرود گویان می آیند - پادشاه بر آشفت و گفت که در تذکره خسرو خان باید دید این شیخ چند نیک تنگی زر و نقره در تصرف آورد - چون بر خاص و عام ظاهر بود که شیخ عثمان چیزی از فتوح حسن قبول نکرده و رد آن فرموده بود مانند سید علام الدین جی وری بسمع پادشاه حقیقت حال رسانیدند گفت اگر بر نه او چیزی بودی رنج عظیم می رساندم - ملک شادی را مأمور ساخت که حضرت شیخ را در محل خاص فرود آرد و مانع از طعام و شراب حسب دلخواه از مطبخ سلطانی بصری دعوت - سازد و قوالان را نندی از خراین ساهی رساند وی چند روز به آن ساز و سامان همانجا ماند و ملک شادی زیاده از فرموده - طعام کرد - حضرت شیخ روز چهارم بی ادای هیچ - سکر از آنجا دور غیاث پور بحضور آمد -

(۲۱) حکایت: حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتای

چند بار در دهلی تشریف آورد - زمانی حسب الطلب قطب الدین مبارک شاه در آن وقت حضرت سلطان المشایخ تا حوض خاص علای برای استقبال تشریف فرما گردید - هنگام فرض بامداد باهم هر دو حضرات

ملاقات اول روداد - شیخ چون سلطان رسید وی پرسید که اول از بزرگان اینجا شما را کدام دربارت - گفت آن که بهتر این شهر بود آن کرات [ص ۳۳] ملاقات صحبت ماند - روزی سید کمال الدین خبر رسانید که شیخ جانب غیاث پور می آید حضرت در خطیره بود از بارگه و چبوتره مصفا منسوب به عمارت خواجه جهان احمد ایاز و تعمیر شیخ حسن سر بر من بالای حوض بزرگ آمد - شیخ در گنبد دهلیز اوسط نزدیک چبوتره مقابر بزرگان فرود گردید الا برحمت مای از دولا خواست که کسان وی را بامداد بیرون آرند - حضرت از روی کمال محبت و تواضع گوارا ساخت و با سواری درون صف ستون آورده خود معاذی نشست مولانا عماد الدین اسماعیل برادر خورد گفت که این وقت بوجود این هر دو بزرگوار مجلسی برپا که آنرا خیر المجالس توان گفت اگر چیزی از فواید علمی گفت و گو باید مستحسن باشد و فیضان آن بر حاضرین ایثار باید هم وی گفت که جناب رسول مقبول که هجرت کرد اندران کدام مصدحت بود هر دو بزرگ جدا جدا جواب تاویلی دادند و هر یکی در ضمن آن غفلت و کرامت دیگری ملحوظ داشت شیخ گفت که درجات و کمالات نبوت که برای حضرت رسالت پناه تقدیر کرده بودند موقوف و منحصر بر آن بود که باصحاب مدتی چون رسد درجات و کمالات مذکور مکمل گردد - حضرت گفت هر چند در تفسیری و کتابی ندیده‌ام اما در خاطر می‌گذرد که دعوت و ارشاد حضرت خاتم الانبیا بر مکیان رسید و هر یکی ازان دولت مشرف گردید الا جماعت ناقصان مدنی که به حضرت وی رسیدن آنان دشوار بود از حضرت حقیق ایما شد که آنجا تشریف ارزانی دارد تا ناقصان مذکوران از کمالات تو نصیب ور شوند - بعد از طعام

حاضر شد غرایض بی شمار در دولا بود آنرا طریقی کردند شیخ گفت که این غرایض ارباب حاجات دنیا اند هر که نزد پادشاه می برم امروز ایشان را دریافت نبود که فقیر بحضور پادشاه دین می رود هنگام رخصت تعارف گران قیمت آوردند با اشاره هر دو حضرات مولانا عمادالدین قبول کرد - زمانی در وقت غیاث الدین تغلق که چند سال مقیم ماند علی الا اتصال -

(۲۲) حکایت در بحر المعانی مذکور که چون تغلق را اخبار و کدورت در بحث سماع با حضرت سلطان المشایخ ظاهر شد سیاحی در ملتان به حضرت شیخ ابو الفتح ممدوح ذکر کرد - بغایت ارتباط [ص ۴۷] بعد چندی راهی دهلی شد اینجا رسیده کیفیت حال پرسیدن گرفت که مقارن آن صامت قوال حاضر وقت گشت و چیزی شروع کرد - حضرت را تواجد رو داد اندر سماع برخاست شیخ دست در آستین وی در آورده نشانده بار دوم دامن مبارک بدست گرفت و باز دامن بار ثانی که حضرت وی پیام کرد شیخ بر نواهن مشغول گشت مولانا مجد شاه امام از وی -وال کرد که کدام مصلحت بود درین حرکات - شیخ جواب داد که برادرم حضرت نظام الدین چون بار اول در تواجد در آمد قدم بهفتم آسمان نهاد آستین در گرفتم و نشاندم بار ثانی پای قدسی بر سقف عرش برین گذاشت دست ما تا آستین نرسید لا جرم دامن شریف وی گرفتم بار ثالث ندیدم که کجا رفت لاچار بهالم نرسوت در آمدم و نوافل ورزیدم و در انفعات القدس شاه غلام مصطفی قدری حکایتی دیگر قریب این حال می نگارد که از حجره مقفل مانند شعاعی رخشان و نوری تابان برون آمد لاچار شیخ رکن الدین و دیگر تبعان شرع متین بادب ایستادند

(۲۳) حکایت : در سیر الاولیا مرقوم که کرت چهارم

هرگاه سلطان المشایخ را از زحمت بود روز عشره ذی حج شیخ ملتانی بعیادت آمد و گفت که روز عید بود امروز هر کسی برای حصول سعادت سعی می نماید یا سعی کرده ام که زیارت حضرت دریابم تا ثواب حج حاصل شود :

(۲۴) حکایت : در اسرار السالکین می آرد که روزی حضرت سلطان الاولیا در علوی حال می بود وقت نماز فجر کلاه احمر بر سر از بالای بام فرود می آمد و بعد نماز بالا می رفت . در آن روز یاران به او را و اشغال مشغول نمی شدند منتظر جمال جهان آرای نظر بر روزن بام می بودند . چون آن پادشاه روی خود مانند ماه می نمایند یاران مخصوص حاضر شده وی بطهارت کبری مطهر می کردند و لباس فاخر می پوشانیدند و انواع تکلفات بعمل می آوردند و فرود می آمدند بعد زمانی که کلاه سر از جانب روزن فرو می افتاد رسیده می دیدند که در غایت ضعف و نرمی بی خود می بود هرگاه در هوش می آمد می پرسید که چند وقت نماز فوت شد و بعد اوقات و غسل و تبدیل پوشاک جدید از پارچه [ص ۴۶] سفید نیکار و بار اسفغال می فرمود . روزی درین وقت خاص شیخ رکن الدین موصوف الصبر آنجا رسید و بوادید این حال متعیر گردید هر چند سلام گفت و ماعتی متوقف گشت جوابی نیافت ، بنا برین زود از آنجا بیرون شتافت حضرت چون از آن حالت آفاق یافت آمد کاملی شناخت و گفت از اینجا بوی ولایت می آید مردم عرض کردند که آری شیخ رکن الدین اینجا آمده بود ما را قدرت منع نشد . روزی دگر عندالخلاقات شیخ محشم از حضرت پرسش حال آن روز کرد حضرت جواب داد که از خدا باید پرسید روزی در مناجات بود بجناب باری استکشاف این حال کردند ندای غیب آمد

که مثل وی در اولیای امم انبیا سابق و حال کسی نباشد باز مناجات کرد که ملاک خاطریم ازین حرف مختصر تسکین و تسلی نمی پذیرد فرمان رفت که محل محبوبی و منزل معشوقی دارد -

(۲۵) حکایت : حضرت سید محمد جعفر مکی گوید که روزی در دریای نیل این فقیر بالای کشتی با حضرت خضر مصاحب بود - وی گفت که حضرت سید عبدالقادر جیلانی و سید نظام الدین بدایونی در محل معشوق بودند هر دو را مشرب از روح بر فتوح حضرت احمدی بود -

(۲۶) حکایت : در چندین کتب معتدله از روی مشاهدات تحریر کرده اند که چون صاحب ولایت منزل اقصای و افراد طی نماید در منزل محبوبی رسد ذات منزله از صفات گردد اراده وی اراده پروردگار باشد جسم لطیفش از سرمد نوری پذیرد و بعطریات غیب معطر شود چیزی که بوی رسد بوی خوش باید از جای اقامت او بوی عبیر و عود از مشام خاص و عام رسد چون بهر در آید قبر را معبر گرداند چنان که امروز این علامات در آستان فیض رمان حضرت وی ظاهر و هویدا - سری باید جوینا و چشمی باید بینا با بی بصران غیب عصیان هم ماسد ذره از خورشید قبان و چون موری از سلیمان بدر یافت و تقدیر بران نعمت دل پذیر بر توقع مغفرت غفیر در دامان شفاعت آن دستگیر جای گیراند :

مور بیچاره هوس داشت که در کعبه رسد

دست در پای کبوتر زد و ناگاه رسید

(۲۷) حکایت : وقتی مولانا ظهیر الدین کوتوال دهلی به شرف

قدمبوس حضرت آمد از عرش با فرش معطر بافت - در خیال آورد که غالب در حجره عنبر و عود می سوزد اندرین اثنا خادم آمد و در حجره باز گردانید وی را تعهر [ص ۷۷] افزوده چپ و راست می دهد حضرت سلطان الاولیا حیرت وی را پی برد روی مبارک سوی وی کرده گشت که مولا، بوی عود نیست بوی چیزی دیگر باشد، بیت :

عطاربند کرد دکان را که من ز دوست
بوی کشیده ام که ز مشک و عنبر نیست

(۲۸) حکایت : زمانی حضرت سلطان المشایخ گلی می که بشرف استعمال خاص در آمده بود بقاضی محی الدین گلشانی مرحمت ساخت ازان بوی خوش می آمد - قاضی بر سر و دیده نهاد و برابر جان نگاه داشت - مدتی گذشت که آن بوی چنان که بود ماند قاضی متعجب گردید زیرا که عارضی میدانست روزی بطریق اسحان آن را در آب است تعاقب نیافت با وصفی که این عمل مکرر کرد - لاچار بحضور التماس آورد چشم برآب کرده فرمود که قاضی این بوی محبت حق تعالی باشد که در ذاب محبان خاص خود مخمر می گرداند و به ایشان ایثار می سازد، بیت :

این بوی نه بوی بوستان است
این بوی زکوی بوستان است

حضرت شیخ سعدی مناسب این حال فرماید ، بیت :
جمال هم نشین در من اثر کرد
وگر نه من همان خاکم که هستم

(۲۹) حکایت : در ایام صیام از حضرت شیخ کبیر فرید

قصر عارفان

مافی ضمیر به حضرت سلطان العشایخ وقت رخصت بدهلی یک دوکاتی غیاثی زاد راه مرحمت شده بود چون وقت افطار حضرت شیخ رسید و آن روز در مطبخ چیزی مهیا نگردید حضرت معروض داشت که تصدق مخدوم ما را زاد برای فردا عنایت شده امروز حال اینجا چنانست اگر اجازت گردد آن را بصرف در آرم بقایت خوشی شد و دعای خیر ارزانی داشت و ارشاد ساخت که بابا مولانا نظام الدین برای تو چیزی از دنیا بحضور حق درخواست کرده ام امید که قبول افتد سلطان الاولیا فرماید که ما بر خود اندیشیدیم چندین حضرات باهرکات از باعث دنیا در فساد افتاده اند و همگان احتراز ورزیده ، من کی بآن بر سر توانم آمد مجرد این خیال گفت که دنیا ترا ضرری نرساند با وصف حصول آن از آن بر کنار باشی همچنان رو داد که هزار دینار هر روز می آمد در مصارف درویشان و ایثار مسحقان و آیدگان خرج بندی .

(۳۰) حکایت : در حالت بیماری مدب [ص ۴۸] هشت ماه باهول و بزاز لازم ضروریات شری حاجت نمود - قریب یکتیم ماه از اول ماه ربیع الاول سال هفتم و سب و پنج حزی هم تناول نکرد اوقات طاعت همچنان منضبط بود :

(۳۱) حکایت : در وقت اخیر شیخ اوالفتح بیادت آمده گفت که رب قدیر انبیای علیهم الصلوة والسلام را مختار گردانیده در حیات و حیات همچنان اولیای کرام را ، پس می باید که حضرت حیات چند روزه دگر خود از خدای کریم در خواهد تا عالمیان فیضیاب شوند گفت که درست الا جناب رسول مقبول می فرماید که نظام اشتیاق لقای تو ما را بی قرار میدارد زود بیا و فیض تو

در حیات و محبت برابر خواهد بود -

(۳۲) حکایت: چند وصیت کرده بود بعضی ازان ظهور یافت
تدفین تبرکت بزرگان با خود تدفین امیر خسرو برابر خود سماع وقت
تجهیز بر جنازه آرامگاه زیر سایبان آسمان -

(۳۳) حکایت سی و سیوم: قبل انتقال تمامی نقود و اجناس را
جاروب دادند قوت یک روزه درویشان هم باقی نماند - فرمود که
مهما را در اینجا چندان رسد که کفایت نماید قسمت مساوی باشد و
قاسم کسیکه از سر نصیب بر خیزد -

(۳۴) حکایت: هیژدهم ربیع الآخر بعد طلوع بوم الاربع
انتقال فرمود شهادت تغلق در ربیع الاول یک ماه و چند روز ما قبل
بود حضرت شیخ امامت نماز کرده گفت که دانستم باعث قیام چار
سال درین جا این بود فقط -

منزل ششم در خلفای مجاز و سریدان سرفراز

حضرت مخدوم شیخ نصیرالدین چراغ دهلی

یکی ازان مخدوم کمال الدین علامت الفاروق خواهر زاده حقیقی
پایان خال با کمال زیر آسمان آسوده - یکی ازان شیخ زین الدین
خواهر زاده دران مقبره آسوده که پایان حضرت چراغ دهلی واقع
یکی ازان سید محمد بن یوسف دهلوی معروف گیسو دراز جامع ولایت
و سیادت و علوم ظاهر صاحب تصانیف بسیار در حسن آباد کلبرگ
آرامگاه دارد فیض بی شمار از وی شایع شد یکی ازان سید محمد بن جعفر
برمکی صاحب بحر المعانی و دقایق المعانی و بحر الاتساب و پنج
نکات و روح الارواح بر نهج تمهیدات شیخ مسعود یک عرف شیر

قصر عارفان

خان منصور ثانی در شهرتد خوانیده یکی ازان قاضی عبدالعقندرتهائیری این قاضی رکنالدین شرنجی کندی در علوم دین و حدیق بحری مواج [ص ۴۹] بود - قاضی سبب الدین دولت آبادی شاگرد و مستو مخدوم شیخ حسامالدین فیهیوری صاحب خلافت وی مخدوم شیخ ابوالفتح جون بوری این شیخ محمد عبدالهی دهلوی این قاضی مخدوم صاحب سجاده وی و دخی شاه بابلی مرید سعید وی و شیخ محمد آبکش دریا بادی و شیخ فخرالدین بجنوری و شیخ عبدالسلام پیران و سید علامالدین اودهی ازین حاندان اند - مزار قاضی عبدالعقندر و شیخ محمد عبدالهی فرزند ایشان و قبر قاضی رکنالدین والد ایشان نیز در خانقاهی واقع که از عماید عمارات جانب جنوبی حوض شمسی باشد - یکی ازان مخدوم حلالالدین بخاری معروف مخدوم جهانیان یکی ازان حکیم شیخ صدرالدین بن شهاب الدین قاجر معروف طبیب دل دهلوی در حصار عالی - یکی را مولانا خواجگی دلیوی - مولانا معین الدین عمرانی و اوستاد دخی شهابالدین دولت آبادی - یکی ازان مولانا احمد بهائیری در حصار کندی آرمیده وی هم استاد قاضی بود یکی ازان قاضی محمد ساوی بهر شیخ احیاء الدین عمر ابرهی قمی ساوی مخدوم چرخ دهی از حضرت مخدوم جهانیان و از حضرت سید صدرالدین راحو متل نیز اجازت دارد - شیخ یوسف باده خوارزمی ابرهی شاگرد رشد و مرید سعید شیخ احیاء الدین بود منہاج العابدین امام شریعی را مترجم کرده - قاضی از هر دو حضرات اوچی بخاری هم دارد شیخ قوامالدین لکهنوی کسب طریقت بحضور وی کرد الا اجازت از مخدوم جهانیان یافت - و در شیخ یوسف در حالت سماع و قبر در صحن خانقاه خود واقع یرج که علامالدین مندوی پادشاه وقت مقبر رابع بالای آن بنا کرد قبر

مرشد وی عمر ایرجی همدران شهر قبر شیخ قوام الدین در لکهنو اندرون آبادی در دولت آمده بود از وی نعمت تربیت و اجازت شیخ سارنگ مع گنوی رسید و مخدوم شیخ سارنگ خرقه از سید راجو قتال نیز یافت مع امانت دگر که از حضرت پیران داشت مخدوم شیخ مینا فرزند اصلی شاه قطب نام درویشی خادم شیخ قوام الدین و فرزند معنوی و نعم البدل فرزند شیخ بود بحضور شیخ تعلیم یافت و مرید شیخ سارنگ و صاحب ولایت لکهنو شد. درون بازار آن شهر آرمیده و شیخ سارنگ در اوایل [ص. ۷۰] از امرای فیروزی بود. شهر سارنگ پور آباد کرده ویست در مع گانو پانزده گروهی لکهنو قریب فتحپور آرمیده. مخدوم شیخ سعد خیر آبادی صاحب علوم معرفت و شریعت از خلفای شاه مینا بود صاحب مجمع السلوک و دیگر نصائیف از حضور شیخ بولایت خیر آباد رخصت یافت اکثر اهل هدایت از وی پذیرای تعلیم طریقت شدند. یکی ازان سید خورد زده پوری یکی ازان مخدوم شیخ صفی الدین صفی پوری. یکی ازان شیخ مبارک مندیلوی که سید صفی انبالوی مرید وی بود یکی ازان سید نظام الدین حسنی رضوی بحری شویزی معروف مخدوم الهدیای حیر آبادی بغایت معمر بود بعهد اکبر در دهلی آمد از حضور پادشاه بغایت تعظیم و تکریم مخصوص گشت و آثار عظمت و کرامت از وی خواص و عوام پذیرفت نوبت بچوئی که متکبرین زمان اکبری روی ارادت آوردند در آخر مابیت عاشر وفات یافت. عمارت مقبره فیضی فیضی بمصدق عقیدت آراست اولاد وی هنوز دران شهر اقامت دارند و اکثر بمصالح و تقوی ممدوح و رسم سجادگی نیز قیم مقبره وی در شهر مقبره شیخ

قصر عارفان

وی فریب آثاری جانب جنوبی و بر معین آن قبر حاجی نعمت الله جیشانه و منشی شیخ رکعت علی خان وقع و تاج محل از خانواده شاه مینا صاحب بوسایل صاحب نعمتان هر وقت رکعت و دفان جاری و مسلسل پیری و مریدی جاری - یکی ازان خلفای مخدوم نصیر الدین چراغ دهی شیخ محمد متوکل کن عوری یکی ازان - مع داتال عرف مولانا محمد خود یکی ازان شیخ زکریا صالح یکی ازان شیخ سلیمان مسلم الایمن یکی ازان شیخ احمد چشتی یکی ازان - ناصر الدین چشتی یکی ازان مولانا شاه حمید فسر صاحب خیرات و ناس یکی ازان صوفی قطب الدین حسن یکی ازان مخدوم علاء الدین احمد یکی ازان سراج الدین محمد -

منزل هفتم در ذکر بعض خلفای حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز گلبرگی

یکی ازان سید محمد اکبر یکی ازان سید علاء الدین یکی شیخ ابو سعید علاء الدین فرشتی کاهوی یکی رت فوده اروپا تصوف و فوحد در شاه درشته چشیده دشتی یکی رت شیخ شاهلونی چون بخدمت سید پیوست وی گفت که من می بینم کسی به بالا شدی حجت و سکوت کرد در دراز حجت سید دراز دید مظهر گردید که بر هوا و زی [ص ۱] این دستها و حال وی میسر نمی شد لاجرم زار بستم و برای رسیدن صحن آید وی می رفت آماده شدم و بدین تصویر به حال وی نظر کردم - دم باستماع این ماجرا شد وی را در آغوش گرفتم و گفتم چون بر سجده یام عالی همتی در حجه فریدالدهر وقع آسمان قطب داشت چندی معتکف گردانید و کمال رسانید به حلال گجراتی مگلی مردم وی

بود که خانقاه خود چون صدر که سلاطین داشت و اخراجات و تجمل نیز همچنان شاه بنگالای را شهید ساخت از روی توهم دنیاوی وقت شهادت حال وی چون حضرت شیخ فرید الدین عطار بود شیخ محمد ملا نوی مصباح العاشقین از وی نعمت یافت -

منزل هشتم در ذکر خلفای قاضی عبدالحمید تهانیری

وی در شریعت و طریقت و فصاحت و بلاغ بکثای روزگار و صبر و قناعت و توکل و ریاضت پی حد داشت - بارش زر از در دولت سرای او معروف و تا حال خانقاه وی بسون برس اشتهار دارد - شیخ عبدالحمید چون پوری یکی از اینای قاضی آنرا در عهد سکندر لودهی تجدید کرد مکانی باین نشو و نما در عمارات قلاب موجود فی - دست راست صفوف مقابر اولاد مولانا سماء الدین و چپ این خانقاه و در وسط جانب جنوب از شمال شاهراه بسکندر پور و بادشاه پورنی رود شیخ عبدالحمی دهلوی فرزند قاضی بود بصفات تبعه دانش و نواع علوم معدول و منقول در خلافت فیروزی زمانی که مخدوم سید صدر الدین راجو قتل بخاری حسب وصیت برادر کلان خود بدهی مع آن اهل اسلامی که اعتراف ختم نبوت بر جناب رسالت کرده بود تشریف آورد - اضلای دهلوی بادم مشورت کردند که کدام بر سر بحث و گفت و گوی مخدوم خواهد بود شیخ محمد عبدالحمی این کار بر ذمت همت خود گرفت - چون مجلس که عدل مرتب گردید پادشاه و مشایخ و قضات و امرا حاضر گردیدند نوبت تقریر دگر فرسیده صرف شیخ محمد عبدالحمی از مخدوم این قدر پرسیده بود که مخدوم برای طی نزاع آن هندو تشریف آوردند اند مخدوم گفت که برای

دع نزاع آن اهل اسلام آمده ام و با نگره غضب جانب شیخ دید و زجر کرد - اندرین هنگام حضرت قاضی برخاست و بحضور مخدوم الساس آورد که صرف این پسر دارم مخدوم ارشاد کرد که حق تعالی از وی فرزندی ترا [ص ۷۲] روزی خواهد کرد که چون تو باشد - شیخ همان وقت بدرد سخت مبتلا شد و بعد رسیدن بغاثقاه جان داد - مخدوم شیخ ابوالفتح جونیوری بعد وقت پدر عالیقدر در سال هفت صد و هفتاد و دو و چهار دهم محرم محترم بوجود آمد بحضور جد بزرگوار بر نهج پرداخت یافت و الحق که چون وی شد بدعای مخدوم در سال بیستم عمر وی قاضی ازین حیثان بهجت خرامید که هفت صد و نود و یک باشد شروع سال نهم ماییت امیر تیمور صاحب قرآنی وارد حضرت دهلوی شد چندی قبل از آن - بعد گیسو دراز در رویای صالح این معاملات مشاهده کرده بود بر طبق آن اکثر اهل باطن چون مخدوم شیخ ابوالفتح و مخدوم شیخ حسام الدین و قاضی شهاب الدین و مولانا خواجگی و غیرهم از دهلوی بر آمدند مولانا خواجگی جانب کاهی رفت و هر دو مخدوم و قاضی در ملک اود آمدند - چون در کن تور وارد شدند شیخ ابوالفتح شیخ حسام الدین گفت که جای ولایت شما فتح پور باشد و خود مع قاضی بجون پور تشریف برد همانجا رخت اقامت انداخت - اولاد ایشان اکثر چون شیخ عبدالرهاب و شیخ عبدالصمد صاحب رشد شدند و هنوز در آن شهر بر سرور صاحب عز و جاه - مخدوم حسام الدین در فتح پور مقیم گردید وی غزنوی و صدیقی بود بزرگان وی با بزرگان حضرت شیخ ضیاء الدین عبدالعزیز ابونجیب السکری السهروردی در پشت چهارم وحدت دارند وی در وقت بعد شاه عادل باجمعی از اکابر غزنوی در هند آمد چندی

در ملتان ماند زان بعد حکام تشریف آوری مولانا محمد معین الدین
 عمرانی در ملتان از ولایت بعزم معاودت دهلی شیوخ و سادات غزنی
 که تازه وارد بودند جمع در حضور وی حاضر شدند وی هگن را
 با مراحم خسروی ترویج داده با خود آورد شیخ حسام الدین تحصیل
 فارغ از خدمت قاضی و مولانا احمد بهی سوری و مولانی عمرانی
 محمود و شیخ عبدالحمید بولی برادر زاده مولانا محمد شمس الدین یحیی
 بهم رسانید و بر دست قاضی قایم شد و کسب طریقت فرمود آخر
 شانی عظیم یافت و سزاتی رفیع و علمی وافر و قرب حضور قاضی
 آن قدر داشت که روزی قاضی حسب عادت در خانقاه خود مصروف
 تدریس بود بزرگی رداخت کش وارد شد قاضی از نام و نشان وی
 استفسار کرد او در جواب گفت که مدتی می گذرد که ما و شما
 عقب دیوار مسجد [ص ۳۴] ابو سعید سامانی ملاقی می شدیم حالا
 نام ما می بینی و نمی انکار صریح ساخت وی رنجیده خاطر گشت
 و بر حسب و راعی شده مرید کسی بیرون خانه پس وی رفت و
 گفت که واقعی چه نسبت چیزی که فرمودید الا حضرت قاضی ما
 مفتدای شهر باشد حالات قاضی خود را بر ارباب طغر محنی می دارد
 راز پنهان را عیان بتوان کرد این وقت انکار از روی مصیبت
 بود بدین تاویلات وی را قاضی ساخت - مقصود اینکه هر حقایق
 نهانی قاضی کماهی آگاهی داشت شیخ ابوالفتح مخدوم را با نظر
 تعظیم می دید و مخدوم وی را عزیز تر و بجای قاضی می تصورید و
 ده برای دیدن وی بجنونپور میرفت - شیخ حسام الدین را قبولی بی حد
 و موحی بی عدد اندران دیر رو - در زمانی قحط واقع شد دو هزار
 مردم را هر صبح و شام نان شکم سیر از مطبخ مخدوم علاوه
 درویشان دوامی مرحمت شدی درین وقت شاه غدی سرور دی عباسی

قصر عارفان

داداد خود را مع بی بی پیاری دختر خود همانجا طیب کرد که
 دگر این حالات در خانواده ذیل سید خضر رومی از خلفای حضرت
 قطب الاقطاب همدین باب گذشت. از مخدوم خلافت چشت پناه عطا
 رسید و هر چند در هیچ از ذخایر و موقوفات در نظر نیامد الا اگر
 از شاه عسائی بمخدوم خلافت سهروردی به حضرت مخدوم رسیده باشد
 عجب ندارد یا که از توکل حضرات سهروردی که یک جدی وی
 اند فیض آبی باشد زیرا که چند حضرات وی را سهروردی
 تحریر کرده اند فرزند وی مخدوم منہاج الدین و از مخدوم
 سراج الدین بود از وی دو پسر سید مخدوم مبارک و مخدوم
 قطب الدین خف مخدوم مبارک مخدوم عبدالغنی بود که از وی و
 مخدوم قطب الدین فراوان نسل شایع شد و اکثر حضرات در هر
 وقت و زمان صاحب علوم و دانش و صاحب ریاضت و فقر شدند
 و اکثر صاحب جاه و حشمت و صاحب مال و مایه دنیوی و
 منصب داران شاهی در متاخرین اولاد مخدوم عبدالغنی حادق زمان
 فضل دهران حکیم مولانا شاه غلام حسن عرف محمد امین بود که
 رب مدبر وی را بتصل و عایت خود از نعمت دینی و دنیوی
 بهره ور گرداید. منصب عزب و مکرم از حضور ملازمین داشت و
 عابد و زاهد و درویش روش و شب بیدار و نوادر روزگار خود
 سجع مهر وی [ص ۴۴] این باشد غلام نواز ای امین حسن - شیخ
 احمد رضی شهید از اولاد مخدوم قطب الدین و یکی از عمایید
 امرای وقت فرخ سیری و محمد شاهی وی را بدختر خود منسوب
 کرد. از آن یک پسر و یک دختر و از هر یکی اولاد ماند. شاه
 حسام الدین لکهنوی نبیره دختری شاه غلام حسن بود که در صحبت

جد خود و شرف اقامت حضرت دهلی رغبت کامل از روی تجرید بدرویشی بهم رسانید - آخر بر دست شاه عظیم الله سبحانه دهلوی سرید معید شاه غلام محمد تهتی صاحب نعمت حضرت شاه عبدالملک بیعت کردند و ریاضات وافر بجای آوردند و در لکهنؤ لب معبر خانقاهی درست کردند دران اقامت ورزیدند - وزرای و امرای او در اطاعت و رضا جوئی وی می کردند وی جز یاد خدا بهیچیزی التفات نداشت اکثر اهل عرفان از وی فیضیاب شدند - شاه مدد علی نیز از آدن باشد عالم با خبر عابد با اثر جمع صفات خفی و جلی مولوی اکبر علی از خانواده عالی اولاد پسری حکیم محمد امام ممدوح ارادت صادق و عفیت واثق بجانب حسام الدین داشت - کتابی در حالات ایشان و بزرگان ایشان بهیچر فصیح و راجع مضامین مسمی تعریف العارفین نگاشته بعد از مدتی شاه و دفر در همدن خذقه شاه خورم علی سجاده آرای دناای خود شد - سفیده درسیب و اسلام صحیح داشت باوجودی که رادران وی دناای نهاندار را بر دین ترجیح دادند و در محبت و ملت سنگان انداختند وی چیزی نپرداخت - محبت درویشان اثری دارد بعد وفات وی شاه کریم الدین را بر جای وی نصب کردند که تا حل موجود از برای انصرام محافل اعراس و اهتمام دگر رسم سجادی در خانواده مخدوم شیخ حسام الدین فتحپوری نیز قائم تا زمان قریب حافظ رجب علی این خدمت را منصرم بود از اولاد حکیم محمد امام اکثر صاحب علوم و ریاضت اند خصوص درین وقت ذات فایض البرکات جامع فضایل و کمالات مولانا حکیم حافظ محمد علی خلف الصدیق جناب صاحب تعریف العارفین در ضوابط اوقات و ادای لوازم ریاضات و کسب عادات از نوادر روزگار -

منزل نهم در ذکر بعضی از خلفای مخدوم جهانیان جلال‌الدین بخاری اوچی

نام چندین فیض یابان از حضرت ایشان در باب اول بخانواده بخاری ترقیم یافت و شجره ابرچی و اودی تا مخدوم نظام‌الدین و غیر هم در ذیل قاضی محمد ساوی ضمن منزل ششم ذکر یافت که حالا بعض [ص ۲۸] - سلسل دیگر که از مخدوم بوسایل خاندی وی درین دیار شایع شد ذکر می یابد - یکی ازان بوساطت سید اجمل بهزایچی تا شیخ عبدالقدوس گنگوهی که دو خانواده مجددی تصریح پذیرفت - یکی ازان بوساطت سید محمود و سید مبارک و سید جلال عبدالقادر و شیخ قطب‌الدین و شیخ قیام‌الدین بشاه جمال اولیا یکی ازان بوساطت شیخ فخرالدین مهروی و شیخ نظام‌الدین پسرش و شیخ قطب‌الدین و شیخ سالار بده کردی و شیخ بهاء‌الدین کردی و مخدوم جهان کردی بشاه جمال اولیا یکی ازان بوساطت سید صدرالدین راجو قتال و علاء‌الدین ساری و بهاء‌الدین جونپوری شیخ ادهن جونپوری و پسرش قطب‌الدین و پسرش شیخ قیام‌الدین مذکورن ، لا بشاه جمال اولیا شیخ قطب‌الدین یکی از پدر خود شیخ ادهن و یکی از شیخ جلال عبدالقادر بخار و شیخ سالار بده کردی نیز دو طرف احزت دارد یکی از شیخ قطب‌الدین پسر شیخ نظام‌الدین مهروی مدور الصدر یکی از شیخ بهاء‌الدین جونپوری و شیخ بهاء‌الدین جونپوری چند طرفی لغز دارد یکی از علاء‌الدین ساری یکی از شیخ محمد عیسی مرید مولا شیخ فتح‌الله حسنه اودهی صاحب نعمت حکیم شیخ صدر الدین طیب دل یکی از سید راجا حامد شاه در خانواده حضرات سراحیل یکی از شاه حسین گجراتی صاحب نعمت شاه محمد عیسی والد وی شیخ احمد عیسی در

غارتی امیر صاحب قران از دهلی برآمد و چون پور رفت - شاه جمال اولیای اودی درین اجازت نعمت خاندان سهروردی و نظامی و سراجی و مداری حاصل دارد - اجازت خانواده قادری از شیخ ضیاء الدین معروف قاضی حنا گرفت وی مرید شیخ شکاری بود صاحب ارشاد از طرف سید محمد ابراهیم بن معین عبدالقادر حسنی قادری ایرجی که در جمع کمالات عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی در وقت خود بی نظیر بود از برکات صحبت درویشان و روابط سلاسل مشایخ حضرات ایشان و اوراد مانوره وانکار مفیده کتابی دارد از حضرت سلطان المشایخ بلا وساطت در بطن به حصول دست بیعت و عطای خلعت خلافت سرفرازی یافت - روزی شیخ محمد رکن الدین ابن شیخ عبدالقدوس با وی گفت که امروز عرس حضرت قطب الاقطاب خواهد بود شما نیز راهی شوید جواب داد شما بروید و بزیارت ایشان مشرف شوید امر واقعی بر شما [ص ۷۶] مکشوف خواهد شد - چون شیخ آنجا رفت و بروح حضرت مراقب گشت ارشاد یافت که ابن بد بغتان دماغ مارا در تنوبشی درآوردند آوقت صوفیان و فوالان در جوش و خروش بودند وی گاهی در مجلس جماع حاضر نشدی ارادت از خدمت سید بهاء الدین بن ابراهیم محمد عطای انصاری قادری شطاری دارد که اصل وی از بوسکان سادات حیند و سفیدون بود با استدعای یکی از سلاطین هندو دران نواحی روم و حج گذارد و در حرم شریف از حضرت سید احمد حلبی قادری حقت وی بوسایل حضرات سادات قادری سید حسن و سید موسی و سید علی و سید ابو نصر محی الدین و سید ابو صالح و سید عبدالرزاق از حضرت سید عبدالقدر جیلانی محبوب سبحانی معزز در خانواده شطاری نیز از حضرات آن خاندان اجازت گرفت و برای تعلم ابراهیم ذخیره شطاری نوشت وفات سید ابراهیم ایرجی در سال نهصد و پنجاه و دو هجری قمر در حجره محاذی پایان حضرت

امیر خسروی واقع شیخ عبدالعزیز حسن و دیگر موندان و فم از وی فیضیاب شدند .

(۱) ذکر خاندان حضرت سید محمد کالپی

بزرگان ایشان از سادات ترمذ اند از آنجا در مائت یازدهم در هند آمدند در جالدر پنجاب رخت سکونت انداخت ابوسعید ترمذی جالدری در کالپی آمد و اقامت کرد سید محمد را بعمر عمر شوق تحصیل علوم شد اول بخدمت مولوی محمد عمر حاجموی اکتساب اکثر فنون کرد زان بعد بحضور شاه جمال اولیا حاضر شد شاه گفت که ما کسی را تعلیم می کنیم که بر دست ما ارادت آورد بر طبق آن بیعت کرده ریاضات سخت بعمل آورد که خلافت و اجازت یافت و از عماید روزگار شد صاحب تصانیف طریق نقشبندی از حضرت شاه ابوالعلائی انبیر آبادی گرفت شاه . ابوالعلی از حضرات سادات بود صاحب خلافت خاندان احراری چنان که در خانواده علانی گذشت و نعمت حضرت چشم از حضرت هندالولی در باطن بل بظاهر بافت متبره وی درون شهر اگر معروف دیره . . . به مسجد و چه و قنور . . . از صاحب و امرا و قبر شاه زیر آسمان درختی بر ترکیب بالای آن از مشایخ خلفای سید محمد کالپوی شاه محمد افضل اله آبادی وقت سید در سال هزار و هفتاد و یک . . . سلام دلی آزاد [ص ۷۷] به رخ انتقالش گوید ، رباعی :

غوث عالم یگانه آفاق

میر سید محمد ذی شان

گفت تاریخ رحلتش آزاد رفت قطب زمان بسوی جهان

سید احمد الرشید - ایشان جانشین پدر متخلص بکاشفی در اوقات
ظاهر و باطنی مانند پدر بود بسال هزار و هشتاد و چار ازین
جهان رفت. پسر ایشان شاه فضل الله جل عظمته وقت وی در سال
هزار و یکصد و ده بعد وی پسرش سید احمد - بعد وی شاه
حسین علی صاحب که حالا سجاده آرای بزرگنست از اشهر خلفای
شاه فضل الله جل عظمته شاه برکت الله جلشاه ماربری و از اشهر
مریدان شاه محمد سعید محمد خان بنکس والی فرح آباد بود خانقاه و
مقابر این حضرات در کالهی شاه لطیف الله سبحانه بلگرامی که از
عمایه خلفای سید احمد کالهی بود در بلگرام خوابگاه دارد -

(۲) ذکر خاندان سید محمد افضل اله آبادی

حضرات این خاندان از سادات کرام اند و همگان صاحب
رشد و مراتب غنی شدند - و محمد افضل خلافت از سید محمد یافت
شاه محمد خوب الله جلشاه و سید محمد فاخر و شاه محمد ناصر و شاه
غلام قطب الدین و شاه محمد اجمل - سید محمد الله جل عظمته خلافت
از شاه ابوسعید کنگوهی صابری دارد و شاه عبدالجیل خلافت از
شاه محمد صادق کنگوهی و نعمت از حضور هندالولی یافت مع دستاری
که دوام آنرا پوشیدی و گاهی جدا نکردی او از افراد زمان - بی
نظیر وقت خود بود از آن روزی که در طریق اهل صفا درآمد مدام
در میر و سیاحت بسر برد اکثر تنها سفر کردی لباسی که اول
پوشید همان در میر برد پی آزادی گاهی در کنش قید نکرد چوبی
بدست نگرفت چیزی با خود نداشت در طفلی چون در مکتب بردند

و آن از تصرف ازلی از اول تا آخر حرف بحرف صیج خواند در تهذیب اخلاق حمیده چنان بود که گاهی لفظ من و تو بربان وحدت بیان جاری نشدی در تمام عمر خود بر هیچ آفریده تعرضی نساخت و از صورت قبیح و بوی ناخوش گاهی ابرو کج نکرد رسایل متعدد دارد بذکر توحید و منازل رفعت درویشان و اذکار و اشغال -

(۳) ذکر خاندان سادات بلگرام

این حضرات از اولاد سید ابوالفرح واسطی اند شجره نسب وی [ص ۷۸] تا علی مرتضی بدین اسمای پاک سید ابوالفرح این سید داؤد ابن سید حسین ابن سید یحیی ابن سید زید ثالث ابن سید عمر ابن سید زید ثانی ابن سید علی عراقی ابن سید حسین ابن سید علی ابن سید محمد ابن سید عیسی ابن سید زبد شهید ابن امام زین العابدین ابن جناب سید الشهداء امام حسین ابن علی مرتضی قوت بازوی، مصطفی سید ابوالفرح در خلافت محمود غزنوی در غزنین آمد چهار فرزند داشت با خود آورد (۱) یکی سید معزالدین که وی را با خود بواسطه برد بقی را در اینجا گذاشت (۲) سید ابوفراش (۳) سید ابونصیر (۴) سید داؤد که این صاحبان وارد هند شده (۱) در جاخ میر (۲) بی در چهارتر دو (۳) ثالث در بن پور سکونت ورزیده و صاحب اولاد شدند سید محمد صغری بن سید علی بن سید حسین بن سید ابوالفرح ثانی بن سید ابوفراش مذکور از جاخ میر در شهر بلگرام آمده مقام سید سرداری سری نام متصرف بلگرام بود او متعصب بی حد بود از سادات برخاش کردن گرفت سادات رجوع بحضور پادشاه وقت سلطان شمس الدین آوردند و حسب اجازت وی با سردار مذکور مجادلات کردند و فتحیاب شدند و بلگرام را دارالاسلام گردانیدند لفظ خدا داد تاریخ مذکور بود سید محمد صغری

مد آن مدت می و یکسال به عالم جاودان خرامید قبر مبارکش در
 باغ سید مبارک کلان دسار واقع معروف بسید صغرای شری سید
 عبدالواحد بلگرامی بن سید ابراهیم بن سید قطب الدین بن سید ماهر
 بن سید ری بن سید کمال بن سید اویسی بن سید قاسم بن سید
 حسین بن سید نصیر بن سید حسین بن سید عمر بن سید صغرای شری
 مدوح از مشاهیر زمان و مقبول دو جهان شد بصغر عمر بعد
 استحصال دولت فضیلت خواهش صحبت درویشان در سر افتاد بشیخ
 صفی الدین سالی پوری شفقت و ارادت آورد الا سید از هجده سال
 متجاوز نبود که شیخ رحلت به عالم کرد لاجرم نزد شاه حسین سکندری
 دو منزل دهلی که خلافت و کرامت از شیخ داشت پیوست و بعد
 اجازت خانواده قادری و چشتی و سروریدی یافت بواسطت این شیخ
 حضرات شاه حسین مدوح شیخ صفی مخدوم شیخ سعد مخدوم شیخ
 مینا مخدوم شیخ مارنگ سید صدر الدین [ص ۵۹] راجو قتال مخدوم
 جهانیان اکبر پادشاه سید عبدالواحد را در آگره طلب کرده در
 ملازمت وی مشرف شده درخواست ارشادی کرد وی هیچ درخواست
 همدم صدر جین بانوی که مرید و منظور بود مد پنج
 مواضع برای اخراجات ترسد وی واپس داد بار سه شریز
 تمام رخصت فرمود سید صاحب تصانیف عالی باشد کتاب
 سبع مسائل در عقاید تصوف و دیگر حالات شگرف از وی قبول بارگاه
 نبوت افتاد و بدان توسل حضور مجلس فردوس منزل وی او را
 دست داد از تصانیف دیگر وی میزان الاعمال و منظومی در
 اصطلاحات صوفیان که الفاظ هندوئی متداول نغمات را در معانی
 بدیع بیان کرده و شرح حکایات چار برارد و رسایی
 حل شهادت فردی در بلگرام فیض رسان وی را چار فرزند بود

قصر عارفان

۱. یکی سید عبدالجیل که صاحب ولایت مارهره سده (۲) یکی سید
فروز (۳) یکی سید بهمنی (۴) یکی سید طبیب که در اکثر علوم و
دیون دستگاه کبی داشت با هم وی مولانا محمود دهلوی ربی و
احمدی و افر بود صاحب سعاده پدری نر وی گردید و حال
سعادی و درویشی در خاندان وی قائم -

(۴) ذکر خاندان مارهره

صاحب ولایت قریب پنجاه سال آنجا رهنمای حلالی ماند تاریخ
وفات وی چنانست -

میر عبدالجیل شاه زمان
متبع فیض و معدن عرفان
مرشد رهنمای روی زمین
هادی و پیشوای اهل یقین
محو و مد هوش مدتی آنشاه
بود در ذات حق خدا آگاه
بعد ده سال چون افاقت شد
هادی خضر را رفاقت شد
از جناب اله و احمد دان
شهر مارهره شد حوالت آن
چهل و نو سال رهنمایی کرد
اندرین شهر مقتدائی کرد
بود دوشنبه از صفر هشتم
که سفر کرد آن ستوده شیم

سال چیست بگفت هاتف جان
رفت آن قدوه زمین و زمان

بعد شاه محدوح سید اویس جای گزین پدر شد و بعد وی سید
برکت الله جیشانه معروف بشاه ابوالبرکات متخلص بعشقی صاحب
تصانیف و دیوان آبدار و اشعار لطیف [ص ۶۰] بر فیضان جدی و
پدری کفایت نموده از حضرات متعدد برکات فیضان اندوخت یکی از
عم خود سید غلام مصطفی بن سید فیروز یکی از سید مریدی بن سید
عبدالنبی بن سید طیب جای نشین سجاده بلگرامی یکی از شاه لطف
الله سبحانه بلگرامی صاحب خلافت از سید احمد کالپی یکی از شاه
فضل الله کالپی که از وی اجازت کافی چند خانواده‌گان گرفت و در
فیض بر عالمیان گشاد - سید غلام علی آزاد در تاریخ و فاشش
گوید، رباهی :

سید کامل روشن دل صاحب برکات
رفت زین عالم و باحضرت حق یافت وصال
کرد آزاد رقم سال ولادتش بدو طرز
یوم عاشوره هزار و صد و هم چهل دو سال

تاریخ سوری و معنوی باشد شاه آل محمد بجای پدر سجاده آرا
شد - یکی از خلعای وی شیخ فقیر الله حل شاه معروف بعارف
به الله جل عظمت در بنارس آرامگاه دارد سال هزار و صد و شصت
و چهار انتقال بسرای جاودانی کرد تاریخ راعی :

شاه آل محمد از دنیا
نقل فرمود سوی دار حنان

گفت تاریخ وصل او هاتق
شمر گردید زیر اسر نهان

شاه آل حمزه صاحب کاشف الاستار خف العبد وی بر جایگاه
ارشاد سرفرازی یافت - یکی از خلفای وی شاه سبغ الله جل شانہ
ملاوی مرشد شیخ - رمضان - صوری - - بعد از آن احمد
فرزند شاه آل حمزه بنات وی - چهار روز آن - - مولانا
عبدالمجید دایونی - - سلام نمایند بخون مدد در حلقی
وی بودند و حافظ عبد العزیز و شاه شمس الحق در مریدان محار
حیدان وی اند و سجاده مارمره - - دوم خلافت - - آل محمد - - پدر

(۲) ذکر خاندان مولانا شاه بدرالدین رهنکی

حضرت صدیق اکبر را دو فرزندان صاحب اولاد بودند (۱) یکی
ابو محمد عبد الرحمن - اندر عقی حضرت خدایه صمدیه (۲) یکی ابوالقاسم
محمد که در جنگ امر شام که با صاحب خلافت صوری و معوی
رو داد شهادت یافت باغدن وی را - دید - - نمود کردند با خوارج
نهروان که آن هم داخل جماعت باعینان - در ذهابر مولانا - -
مذکور که بعض کسان - - و درین حصار ویروزه گویند که صاحب
اولاد حضرت صدیق کسی باشد که نسبی - - از گرامی مار [ص ۶۱]
که در حضور غر بود بر دست دارد زیرا که حصارین آن داع در
دست دارند - و تقدیر صحت این تقریر اگر پیروان در اولاد
ابوالقاسم محمد اند وی بعد مار کریدگی ولادت یافت و عبد الرحمن
پیش از نبوت پیدا شد و رقم این حکایت از چند حضرت معتبر
جمع گرد آمد که واقعی در اولاد محمد ابی نکر حالی میباشد در دست
خواه یا می باشد افضل در با باشد - - صید شرف الدین حسین خان

ہروی کہ شہرت سیادت بحق نواسگی خاندان سادات از آبا و اجداد
 بخود دارند در حقیقت از اولاد اسم قسم ابن ابوالقاسم محمد مدوح اند
 خلی میاہ بر لب پای راست دارند و ارشاد سازند کہ در تمام
 خاندان مزن و مرد ابن نشان دارند و آن را دلیل صحت نسب
 آن مہر ہے۔۔۔ اصل کلام حضرات رشک ابن خال میاہ ندارند و
 خود را در قبال و محمد لرحمان ندارند بلین وصایل قاضی قوام الدین
 بن شیخ محمد بن شیخ محمد بن شیخ محمد بن شیخ فخرالدین بن
 شیخ علاء الدین بن شیخ محمد بن شیخ کمال الدین وی از دیار
 یمن ولایت سیستان آمدہ سکونت و زید و اسی فرد اثر بر زبان
 می راند فرد :

گر موس سلطنتی داشتی
 ملک یمن را هیچ نگذاشتی

وہی بن شیخ امام الدین بن سلطان شمس الدین قاضی یمن ابن
 شیخ محمد بن شیخ احمد ابن شیخ محمود ابن شیخ ابوبکر ابن
 شیخ ابوالحسن ابن شیخ اسماعیل ابن شیخ ابو اسماعیل عبد اللہ سبحانہ
 حکام در ہندوستان در ابو عبد لرحمان بود قاضی در اوایل فضای حج
 در ہندوستان در ہندوستان مستقر باشند بعد آن تقریب ساخت در
 ہندوستان در ہندوستان شیخ موسی برادر زادہ وی معیت وی بود

* مجمع مولف کتاب ہدایہ کو لکھا ہے کہ صرف شیخ محمد موسی
 قاضی موسی والدین کے ہمراہ آئے تھے تو اس میں کچھ فرو گذاشت
 ہوئے فی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ صحت سے لکھا جاوے۔ معنی نہ رہے
 نہ موسی صاحب مدوح الصدر کے ہمراہ تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی بھتیجی تھی۔
 ایک ہدیہ شیخ موسی کو گڈہ بکتر ہے گئیے تھے اور وہاں انہوں نے رشتہ
 ناظمہ کیا۔ ان کے دو فرزند ہوئے ایک شیخ الہ بخش دوم شیخ گنج بخش
 قدس اللہ سرہ۔۔۔ دوم شیخ محمد اسماعیل سوم شیخ محمد اسحاق۔۔۔

کہ در گدہ مکتبہ مہم ورزید اولاد فراوان پذیر آمد شاہ الہ بخشی گچ عرفان ار نشان ہم آوری یافت ۔ دو برادر زادگان دگر وی محمد اسحاق و محمد اسماعیل در موضع مدینا وسط رشتہک و مہم اقامت کردند و خود دہی در شہر رشتہک رخت مکتوب انداخت و با فرزندان قاضی سراج الدین ذوالقربی قرابت ساخت ۔ قبر قاضی زیر دیوار حصاری بسد بہ اولادش آندہ آندہ اندار وی دو پسر بہ بادگار ماندند شیخ افتخار** کہ بعدی پدر برشتہک ماند و شیخ کبیر در مہم مقام کرد ۔ از حضور ملاطین زمان مرز و مکرم ماندند بعد چندہی از چندین [ص ۶۲] ہمران شیخ الدخار محمد الدین ہم ہاشمی عمام خود در مہم ریاست ورزید خدمت افتا و احتساب در خدمت شیخ عماد الدین و عدالت و خطابت و تولیت بر فرزندان شیخ دہرالدین جاری ماند و از ہر یک خانوادہ این حضرات در ہر وقت اکثر صاحب خدمت ۱۰۰ و فضلاء ملاء علماء بودند چون محمد فضل اللہ جلسہ عرف مہرو

* قاضی صاحب ممدوح الصدر کے ہانچ فرزند تھے (۱) شیخ الدخار الدین (۲) شیخ کبیر الدین (۳) شیخ رشید الدین (۴) شیخ عبدالوحید (۵) شیخ سلیمان ۔ مولف کتاب ہذا نے صرف دو فرزند بیان کئے ہیں ۔ سو لا علمی حال کے سوا اور کیا خیال کیا جاوے ۔

** شیخ افتخار الدین رشتہک میں نہیں رہے ۔ بلکہ الدخار الدین و شیخ کبیر الدین کی اولاد جو اب بھی بہکرت ہے مہم میں آدئے ہو اور مہم کے کہلانے رشتہک میں شیخ رشید الدین و شیخ عبدالوحید و شیخ سلیمان کی اولاد آباد ہوئے ۔ اور وہ رشتہکی کہلانے اور خدمت شرع شریف عہدہ قضا و افتا و احتساب و تولیت و میر عدل حضور سلاطین رسال سے عطا ہوئے ۔ ۱۲ کاتب گنہگار کترین محمد رشید الرحمن اور ناصی ناصر الرحمن مرحوم قاضی زادہ قصبہ مہم ضلع رشتہک ۔

پیشی همایون پادشاه و قاضی نظام و مفتی عمد و شاه حبیب و غیر
از اهل مهم در این وقت قریب حضرت شاه محمد رمضان بن
شاه محمد عظیم مجذوب بود فضایل بی پایان داشت که حصر آن نتوان
کرد - جناب حضرت مولانا حافظ شاه عبدالعزیز دهلوی در منزل
شاه محمد رمضان مهمی ارشاد کرده اند که اگر کسی خواهد که
اصحاب جناب رسول مبعول را زیارت نماید بر شاه محمد رمضان نظر
اندازد که افعال و اقوال وی باندای آن حصرات واقع شده هزار
در هزار کسان و قریب در قریب از اهل اسلام بصحبت و استماع
هند و نصایح وی از عادات کفر و جهالت و شرک صریح و
رسومات قبیح بر آمدند و تائب شدند - مدتی دراز رهنمای این دیار
مند شاه محمد عظیم والد زرگوار او جذبی قوی و تصرفی فائق داشت
روزی نه - ه محمد رمضان هنگام معودت از حج در دیار جنوبی شهادت
داد ای - ر مهم معصوم و مضطرب الحال می گردید و این ماجرا
روایت است و دل بیان میکرد بعد چندی جسد وی را از آنجا آوردند
و در سحره ندرون شهر قریب دولت سرای وی بخاک سپردند برابر
وی قبر ولد مجدد وی باشد مرشد وی شاه محمد عظیم قادری بانی بقی
است از حضرات رهک در متاخرین مولانا شاه بدرالدین رهکی
مهم است شاه اوحد کهوی بود جامع فضل و کمال و صاحب وحد
و حال از کمالان وقت بعضرات متعدد پیوست یکی بشاه محمد فاخر
در مد شیخ محمد یحیی معروف بشاه خوب الله جیشانه برادر زاده حقیقی
و استاد و مجاهد شهن شاه محمد افضل الدآبادی یکی از شاه محمد اجمل
است نه محمد ناصر این شاه خوب الله جل عظمته مدوح وی فیضان از
هم عم خود داد نیز از شیخ غلام قطب الدین مرید شاه فاخر
موصوف المصدر یکی از شاه محمد فتح گتهلی که وی از خلفای شاه محمد

قصر عارفان

سربل دوت و عر بهاسل مدیری و صابری و سهروردی و چشتی
 بود [عر ۶۳] یکی شاه محمد حیات فرزند شیخ محمد فرزند شیخ محمد صادق
 گنگوهی صابری وی از شیخ ابو سعید گنگوهی عم خود یکی از شاه
 نور قادری گجراتی که دو شجره شاه ممدوح بواسطه آبای حضرات
 سادات نهروالی با حضرت سلطان المشیخ و بواسطه حضرات
 سعیدی و حضرت همدانوی در منزل دوم این باب ذکر یافت و
 شجره دیگر وی اینجا ذکر می یابد (۱) یکی شروع از حضرت شیخ
 سحاب الدین سهروردی بواسطه شیخ حسین و شیخ حماد و شیخ احمد
 و شیخ جمال سهروردی و شیخ نصیر الدین شهبانی بسید یعقوب کبیر
 برادر سلطان العنای نهر والی از وی پسرش سید کبیر الدین عرف
 سید شاه شادی از وی پسرش سید محمود عرف اخون میر از وی
 پسرش سید یعقوب چشتی از وی پسرش عبدالوهاب از وی پسرش
 سید غوث الدین از وی پسرش سید عبدالجلیل عرف شاه غریب الله
 سبغانه از وی شاه نور قادری گجراتی (۲) یکی شروع از حضرت
 مخدوم شیخ نصر الدین چراغدهلی بواسطه سید محمد صدر الدین
 اوالفتح عرف سید محمد گیسو دراز دکهنی و پسرش سید محمد اکبر
 و پسرش سید یدالله جل عظمته که هم از جد بزرگوار و هم پدر
 عالی تیر خلافت دارد و شیخ عبدالفتاح کالوهوری سید محمود عرف
 اخون میر ممدوح (۳) یکی شروع از سید محمد گیسو دراز
 بواسطه شیخ عبدالفتاح باخون ممدوح (۴) یکی شروع از سید محمد
 بواسطه شیخ علاء الدین ملک سعیدی شیخ محمد صلاح (۵) یکی
 شروع از سید اخون امیر بواسطه پسرش سید حسین و پسرش سید
 یحیی و پسرش سید مصطفی و پسرش سید ابو محمد بسید عبدالجلیل
 عرف غریب شاه برادر سید ابو محمد پیر شاه نور قادری یکی بواسطه
 سید مصطفی پسر ثالث سید محمود نایره وی بسید ابو محمد (۶) یکی

از شاه محمد و امیر بریلوی وی در بخارا و در حصاران چنانست مرید مولانا
 سید ولی الله محدث دهلوی بود شاه محمدتاج اجازت بخارانه محدودی هم
 دارد اندرین سبزه از ولد ماحد خود مولانا شاه عبدالرحیم محدث
 از دو جانب محارز (۱۱) یکی از شاه رابع الدین نانای خود سجاده آرا
 پدر بزرگوار شیخ فاضل عالم وی از شیخ نجم العقی وی از شیخ
 عبدالعزیز بن سید حسن ابن طاهر صاحب خلافت از دخی خان طهر
 آبادی مرید شیخ حسن ابن طاهر مرید راجی حامد شاه [مر ۶۳]
 مرید شیخ حسام الدین مانک پوری مرید شیخ علاء الدین مرید
 صاحب خاندان مراحبان یکی از سید عظیم الله جل شانه اکبر آبادی
 وی از والد خود سید عبدالرسول وی از شاه عبداللطیف وی از شاه
 عبدالعزیز بن سید حسن طاهر ندوح شاه عبدالعزیز لقب شکر مار
 دارد از عماید وقت و بادکر مشایخ چشت بود بصحبت بسی صلاحی
 حضرت دهلوی رسید و از برادر بزرگ خود شیخ محمد حسن که محمد
 خیالی لقب دارد و سید ابراهیم ایرجی فیض برداشت و بر دست
 خلافت بزرگان خود از دخی خان ظفر آبادی مثل اجرت گرفت و
 در خاقانه مجاذی عمارت قدیم فیروزی اقامت ساخت در سال نهصد
 و هشتاد و پنج و وفات یافت و بصحبت هفت حاشیه مدفون گشت
 مولانا محدث دهلوی در تاریخ وفات وی فرماید :

شیخ کامل عارف دوران خود عبدالعزیز
 آنکه می داد اهل دل را مجلس یاد از بهشت
 هرچ از اوصاف اهل الله در عالم بود
 حق تعالی ز اول لطافت بذات او سرشت

یادگار اهل چشت او بود در دوران خود

گشت ارام در رخ نشانی یادگار اهل چشت

انجب (؟) اولاد او شیخ مطلب عالم صاحب سجاده پدر شد و نعمت
 از شاه نعم حق مرید صاحب بصاعت کاملی داند خود گوی قبر این
 حضرات در حوالی محل سجاده بیرون دینی دروازه حصار شاهجهان
 آمد بخودی مسجد و در آنجا در سال ۱۰۰۰ هجری قمری و در سال ۱۰۰۰
 در قریه ... در حوالی ... شدت از روی ...
 حدت آن را ... از آنجا که زیورات
 ... مولانا حامد شاه دالمریز و مولانا ربیع الدین و مولانا
 شاه عبد سادر همانجا و مولانا شاه بدر الدین در آخر عمر از رختک
 ... در لکهنو شریف برده بر آرام نکر یکی از محلات آن شهر
 طرف مذاب آرام گوی قریب ده سال فاضل بحلاق رسانید در سال
 هزار و دویست و پنج رحلت فرمای عالم تا گردید در باغ شالست
 بخان زمیدار زینت گاه وی و مقبره زسدار مذکور هم در آن باغ
 واقع عنب مسجد چوبی حضرت شاه غلام جلالی خلیف السعید و
 جاشین شاه محدوح بود عمر عزیز در عبادات و ریاضت گزینید و
 از وی فیض بسیار شایع شد شیخ محمد احمده خدای مدد متخلص
 مدوی مرید وی بود [ص ۲۶] بسی از اعیان و بسی از اعیان خاندان
 وی چون شاه غوث الدین و حاجی سراج الدین و مولوی
 نریم الدین و مولوی امام الدین صاحب منزل شدند - این جمیع
 حضرات از منتخبات روزگار بودند حالا شاه عیاض الدین صاحب
 سجاده این خاندان اند و پد و زاهد و صاحب مذاق وسیع اخلاق و
 اکثر ازین خاندان عالی ریاضت شعار و صلاحیت و تقوی دارد -

۱- ذکر خاندان مولانا سماء الدین

وی از قوم لنبوه و ساکد مولانا سماء الدین یکی از ملامده
میر سید شریف جرحای و میر سید امیر الدین سید عیسی فرزند محدود
جم نین وی از مذن بدلی رسید بالای حوض شمسوی محادی چون
رسم قضی آرامگاه دارد برلمعت عراو حواشی دارد نیز ذکر
تصانیف چون مفتوح الاسرار سید عید لشکور و سید عبدالغفور پسران سید
کبیر الدین اسماعیل در صحبت محدود نعلیم پذیر شدند هم فرزندان
محدوم یکی شاه عبدالله سید نه بیکی که سلطان محمد دین لقب دارد
اول در آتن حضرات محبوب انبی مشغولی دانش برای هر نماز
عسل کردی چون از پادشاه وقت برای رهائی بعضی سادات سفارش
کرده بود بعدم پدیرای آن گفت که حرام باد ما را سکونت شهری
که تو پادشاه آنچه باشی و بدیار مسدود رفت شخصت سال بیک سوال
در بیانان بسر برد هر روز یک ختم قرآن مجید کردی و غیر
از برک اسجار غیر مشر چیزی نخوردی کرد او اصناف جانوران
صحرای هجوم آورده و با یکدیگر اذیت می رسانیدند یکی شاه نصیر
الدین بود که فرزندش شیخ عبدالغفور از عمائد روزگار شد اولاد
بسیار از وی شایع شد ترویج فوت مولانا سماء الدین از جهلی،
رباعی :

مرشد انس و ملک شاه سماء الدین چو رفت
ای جهلی بر سریر عرش آمد گام او
هشت خلد آمد بدام او اگر پرسد کسی
سال تار بعش بگو شب آمده بر بام او

مولانا شاه حامد بن فضل الله سبحانه متخاص جمالی از صلحی روزگار

و شعرای نامدار بود مرید مولانا سماءالدین ممدوح در اکثر علوم و
 فنون بطور بدانت پس از حج و صواف و زیارات و زیارت حنابل
 رسول مقبول ساحت بزرگ مغرب و بعن و بس الهندس و روم
 و ساء و عراق و عجم و ترک و چین و گیلان و سرندران و حرامیان
 و ف در حرار [ص ۲۰۰] سید نظام الدین محمود حنف ساه باج الدین
 حسن سیح لا سلام آن سید رحمت نعمت شاه نعمت الله جلشنه
 و شیخ سیرت مدنی حمده سجاده اربع شیخ الشیوخ سهروردی
 در بغداد زیارت کرد حسی مصاحف مانند ران بعد در عراق آمد
 شیخ صوفی یکی از خدای شیخ ریس الغزالی و مولانا محمد روحی و
 شیخ عبدعزیز جمعی و مولانا عبدالرحمان نور الدین جمعی و مولانا
 مسعود سهروردی و مولانا عبدالمعز لاری هم صحبت شد حکایت ملاقات
 وی با حامی معروف که در آن وقت حسب حال این شعر خواند :

ما را ز خاک کویت پیر اعی است برتن

انهم ز آب دیده صد چاک قندمان

مولانا معروف سهروردی مولانا حلال الدین جمعی را ز
 درایت و دانش و شیخ سهروردی صاحب حلال الدین
 اولاد شیخ بدرالدین خجندی معروف موی روز دعای جمعی در
 حادان وی و سید جمعی ادریس طاهر مرید سیح و حادی خلایق
 یافت از شیخ با پرید ممدوح و صاحب عم یکصدوی سهروردی ول حادی
 مختصر می کرد و عیب آن که نام اصلی وی حلال حادی بود
 پادشاه مرشد حادی ورا بد در شاعری و در پیشی نام آورد قصاید
 بنام سلاطین دارد از وقت سکندر با هم یون زاده و قصیده وی که
 در شرح پیر پادشاه گفت بیت :

شاه دشمن کش ظهیر الدین محمد بابر
آن که لشکر بشکلا از الغار کالی بشکند

و قصیده در نعت جناب رسول معمول دارد این شعر اران در
ارده نبوت قبول افتاده بیت :

موسی ز هوش رفت بیک پرتو صفات
نو عین ذات می نگری در تبسمی

از مشاهیر مصنف وی دیوان شریعت مصنف آندار و کتاب
در العارفین فی احوال المشایخ و مشوی مهر و ماه پسند در
مصنف مدح شعری دارد مخاطب یکی از امرا است :

گر ماه شود بزر و ستاره شود بزر
با خوان نعمت نتواند برابری

چون آن شعر به محمود مولانا عبدالرحمان جاسی رسید از قوب
باع صفت و چار معانی دران پیدا کرد آخر نوشت که شاید برا و
بری قسمی از طعام هندوستان نیز باشد در سال نهم و چهل و دو
ا عمادون طرف کجرات رفت و همانجا ودیعت حیات بعضی از احوال
سیر حدوی را [ص ۶۷] در دهلی آوردند و در مقعره تعمیر ایام
حیرت که با مسجدی عالیشان برابر دولت سرای خود سرحد داوود
سرای مصرف بسیر بنا نهاده بود بخاک سپردند در حقیقت کوشکی
باشد مختصر لطیف پست سقف که بدرون او هم در سطح رنگا رنگ
برگ و گل و عجایب نقوش از لاجورد و زر و سیم آبدار استوار
کرده اند و دو غزل در حوالی آن باهمان آرایش ثبت گردانید
مطلع یکی برای یادگار اندراج می پذیرد :

ز حد گشت بعشق تو بی قراری ما

امید هست که رحم آوری بزاری ما

در همان مفره برابر وی میر مولانا گدای درزند وی که
در حبس با پدر هم میر بود انتقال وی در نهصد و هشتاد و شش
برون آن دیور سدر در اولاد حائث شرفی دایره مختصر انحصار دیور سدا
حاصل وی مرتب مندرج در سنج غلاتی میر گدای و در چوموره
روی دروزه دایره در سنج عبدالهی درزند بی جهلی وضع شده در
عالم جوانی در گشت وی مجمع الفضلا و مرجع الظرفا آزاد سمع
و مساق وضع بود صاحب اخلاق وسیع سدی عالی نسب در دریم
وفات وی گوید انظم :

نادر العصر شیخ عبدالهی

که بوصفش زبان مرا نبود

وقت از عیش بسر رسیدم من

گفتم ای چون تو در زمان نبود

سال تاریخ خویش خود لوما

که جز آن درد این زمان نبود

گفت تاریخ من بود نام

بنده وقتی که در میان نبود

که بوصفش مرا زبان نبود

زانکه درمان این زبان نبود

ذکر بعض اولاد مخدوم سدر حلال الدین بخاری

که در هند سوای آج آسگاه دارند

سید مرشد الدین قطب ... از وطن حلی

حاجت گجرات رفت هما نجا رحمت امانت اداخت وی را عبدالله
جل شانه جلالی نیز گویند در پیوه سید درواهی احمد آباد آسوده در
سال هشتصد و پنجاه و هفت وفات یافت - سید حسن بن سید قصب الدین
حسینی و سید برهان و سید عثمان فرزند علاءالدین حسینی واسطی
و سید شاه عالم از حنفی نامدار اند وی را بعضی باطنی از حضرت
مخدوم و سید ناصر الدین محمود و سید معراج الدین و سید سرف الدین
حسین بن سید علاءالدین [ص ۶۸] موسوی صاحب جواهر جلالی بود
سید شاه عالم محبوب الحق معروف بشاه مسجن فرزند رشید قصب العالم
مذوح و نعمت یاب از قصب انوار مخدوم احمد مغربی - میر
گنج بخش و گنجشکر معروف به شیخ احمد آکھو بود اندرون پاده
قدیم گجرات آسوده وفات وی ۸۸۰ لفظ حجر تاریخ باشد - سید
ناصر الدین ابی الفضل راجو مرید وی بود هم شیخ کمال ابن کبیر
نساج از وی مضیاب شد مرید وی در احمد آباد پدرش شیخ کبیر
ملاطی اول از مریدان مخدوم شیخ نقی حایک بن شیخ محمد رمضان
سهروردی بود که در جیرونی قریب اله آباد آسوده از حندان
جلال الدین تبریزی خلافت داشت بعده در طریق محبت را مانند عراقی
در آمد و هم از سه بهیک فردوسی حرم بودند بعد وفات او هر
در گروه از خواص و عوام هند و اسلام بر حجره وی هجوم
آوردند - ناگه مردی از غیب ظاهر شد و گفت که کبیر شخصی بود
عارف حق هر دل عزیز در ایام حیات هند و اهل اسلام از وی
راضی ماندند بعد فوت هم کسی را نرنجانند - در حجره او کردند
آنجا جز گل سفید نشانی از جسد وی نیافت هر دو فریق در آنجای
با صفای ببر و سادگی بنا کردند فقرای گروه وی هم هند و هم اهل
اسلام اند - حدیثی منسوب بابا مرتضی بند سولی در دیار

گجرات و احمد آباد و آن نواحی بسی از نعمت بانیان خاندان سید
نصرت احمد و سید علی صاحب فروغ سید و سلاسل استیصال
بر پا -

۱ ذکر شیخ احمد کهتو در هر کیچ یکی از مضافات احمد آباد آراستگاه دارد

صورت سید و سید بر بالای سر و حاشیه وی در اند
مورد و سیدی وی دخی بود به راه طبعی حلال ری می کرد
زاده طوبی ر هوا بر حسب و اور های - لر آواره - سب - در مدی
سب بابا محمد سیدو مغربی که در لیسو یکی از تربت حمیر سرب
سکونت افتاد بحصل علوم شاعر و دانش و ریاضات معب آکرد - از
بابای مدح خلافت یافت بعد فوت وی بر قدم سید صاحب اطراف
کرد مشرف جمع و زیارت سید از سرور خادم - رب - سرب و
و معاود شد - در وقت آمد امیر سمور صاحبزادان در دخی بود
پانزده روز پس از وقوع قتل و غارت پاینده روی صادق - در عهد
کسو دراز اجاب و مریدان خود حیر زده بودند که سر راهی
سید [ص ۶۹] و خود چون - سب - نجه اندیش آوری مواسط حلال
ورزید - آخر در بند معادن امیر آمد و مشهور حواری عذاب
امیر سمور فراوان غزار چای آورد - بکر زده وی حد و - مع بود
که خلابی بی حد شکم سیر بان مسخورد صغر حال خاتم مهر و
وی را باصرار در ولایت خود جا داد برکات از روح و سبی حضرت
محبوب سبحانی سید عبدالعزیز جیلانی و عفت طاهری از حضرت محمود
جهانبیان نیز حاصل فرمود ملفوظاتش بسی در یکی از
تعریف المجالس که یکی از مریدانش محمود بن سعید ابراهی جمع کرده

شجره وی در ضمن پنج شجرات ختم باب اول تصریح پذیرفت - در وقت خود قطب ولایت بود یکی از اولاد مخدوم جهانیان شاه عبدالله سبحانه بخاری که در دهی عرب حرم نبوی آورده نواب حرم نبوی تعلق داشت -

(۹) ذکر بعض حضرات که از اقارب مخدوم جهانیان اند و بعض خلفای وی که هنوز بتقریبی ذکر خیر ایشان درین مجموعات اندراج نیافت

شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری از اولاد سید بهاء الدین محمود بود - روزی از پیر و استاد و مهر خود سید صدر الدین استماع کرد که قدر دو نعمت پروردگار مردم نمی رانند (۱) یکی وجود مبارک رسول مقبول بصفه حیات (۲) دیگر قرآن شریف که خدای کریم بلا توسل بدان تکلم فرما بهر استماع براه خشکی بزیارت جناب سرور کرامات رسالت و در عهد سلطان سکندر لودی دہلی آمد - سلطان بهر اعمدہ سن آمد وی را بارش منصلای المعائن - - عبدالله سبحانه بن یوسف اعرسی سنی نسبت محبت و نیز و طبع و اسرار - - بدان بود که چون مولانای رومی را با شاه بگریزی - باز ثنی از دهی نجح و زراب است - و آن در بمصدوسی و دو مقبره وی و شاه عبدالله جیشایه در حوی چراغ دہلی معروف شاه مدوح از اولاد مخدوم بهاء الدین زکریای ملتان - - دہلی پندہ دہلی پایند شد و از وی اولاد شد شاه عبدالوهاب را تفسیری باشد که از وفور قوت علمی در حالت فنی الرسول تاویل - معنی آیت قرآنی منسوب در نعمت جناب زکریا - - از صاحب

نعمت‌المحدوم سید جلال اسپین بخاری جهان گشت در خانواده
- پروردی -

(۱) ذکر شیخ حمزه کشیمری بود

حرفی قری و شای [ص ۱۰۰] رویش داشت خود گوید که روز
مناوی حمد بر اوصاف اول در صفوف اند رستم آخر جناب رسول
مقبول صلی الله علیه و آله وسلم ما را در حواری جناب علی
مرتضی وارد راهری در حمامه خود بود - شاه کشیمری سی چک
وزیر زاده خود را رده در دوت آورده برای نماز حاره در
خاقانه شیخ فرستاد حز آورد که بسر وزیر در عنوان گذشت برای
نماز آورده اند - بسم کرده گفت زده را او شناسد که وی را
در زیوت در آورد شیخ حیدر یکی از مریدان و معتمدان خود را
حکم کرد که ق بر وی نماز خواند وی ادای نماز کرد - جماعت
همراهی جازده در خانه آمدند که یا شیخ بن بسر رده بود الا چون
وی را مکرر پنهانیده بودند بعد ادای سلام برخیزد او بعد ختم نماز
هم برنخاست گفتش واکردند در حقیقت مرده بود لاجرم
بچهار و تدبیر کردند بعد از یک ماه ما در وی زاری کنان در
حمامه شیخ آمد که ما را یک فرزند و دحل وی جان شد در
سر وی رفت و را رده گزادنده بوالدین غویض ساخت مادر
و در او فرزند سر و پشی آمدند و محبتات بر روی گذر آوردند و از
کاملان وقت شدند شیخ بعد چندی بهج روت و دوت محدود شیخ حمزه
در عهد نوحی رو داد - مریدانش در نوحی کشمیر و پنجاب تا
حال فیض رسان خلایق اند -

منزل دهم در ذکر بعض خلفای صاحب اجازت

شیخ صدر الدین طیب دل

وی بسر تا جری بود بدعای حضرت محبوب الهی در هم ایام

حیات آن جامع البرکات شرف ولایت پدیرمت - وی را در کنار بحضور آن
عالی تبار برد تا بود نظر سروده از حالت شان وی حزن داد حضور
مخدوم تربیت گشت و از هر جمال سبح دلبست - حضرت پاره از جوی
منارک خود جدا کرده دست خود پیراهن دوخت و به ضرب مخدوم
نصیر الدین حر عده ای سروده از حالت شان وی خبر داد و حضور مخدوم
تربیت گشت و از جماعت حنفی وی کردند در صفت دست
مهارتی تمام وی را بود یک بار پیرایه را برای علاج و به
صفت به ران شخصی بهر سر زده بوی دادند تا در شهر خود سستی
نماید که در عقب خانواده طوسی می ماند - چنان کرد سگ روان شد
و کنار آب رفت و قدری زمین زدند به زیر آن کنجی از زر و سکه
بود او بدان توجهی نکرد - او را مکتوب است به بق آسز و معارف سرست
باشد - قبر در حصار [ص ۱۷] علای شیخ فتح الله سبحانه اوده ای از
مردان صاری بود مدتی زیر مناره شمسی بر وضع آبی کرام خود
درس گفت آخر دست حق وی را در آورد بعد شیخ در دیار او
رفت و دست در آمد صاحبان شیخ و هم دهده ای اودی و شیخ بعد
مدتی به دهه صاری آمدان وی الله سبحان نام صاحب کتاب
است که در دهه صاری به شیخ درویش رسید که وی در چند
سال قبل به دست سادات بهر شیخ از مخدوم جهانین بخاری بحر و هم
از پدر علی در خود الا وسط و از وی اجازت کامل جمیع
ماترین حضرت شیخ غیب و سن مری کسکوئی صاری رسید که
در تمام حاکمان صاری و محردی و شریفی شایع گشت و مختصری
زان در محردی ذکر رفت - است شیخ فتح الله جل شانہ اوده ای
به اشیاء بدنی سرشار از شیخ محمد عیسی بوسایل حمد و ثناء این
جدا شده حوال او ما رسید که در شجرات خزدان شاه بهر افضل
و میر رسید و بعد عبد الجلیل و شاه اوحد تا حال چنانچه در هدایت
سرل نهم و اذکار هر چار خانواده تصریح رفت -

منزل یازدهم در ذکر بعض سلاسل قاضی محمد

ساوی علاوه مندرج منزل ششم

وی از مریدان مجاز مخدوم چراغ دهلی و صاحب نعمت هم از
مخدوم جهانبخت و صالح و عابد و معلوم ضروری ماهر بود اختیار
الدین عمر ابرحی شاگرد رشید و مرید سعید وی شد از وی شیخ سالار
ز وی خواجه حسن مرید و حدادی از وی خواجه اسماعیل فرزندش
از وی خواجه حداد گوالبری که از مسافر وقت بود بهل تمهید
و چهل خلافت از مخدوم خواجه حسن ناگوری سعیدی تیر دست و
از آستان اجمر بر وضع مخدوم خود فیض فراوان داشت - از وی
شیخ نظام نارنولی که در عهد خود با هم چشمان ممتاز و در حواص
و عوام مقتدا و سرفراز بود مزار فیض الانوارش جنوبی شهر نارنول
جای بر فیض و با برکت و با بسی از اولاد امجاد که بزرگتر
ازان صاحب جاه و منزلت بودند و در مقابر پاکیزه و مصفا
دارد مسعد علی و عمارات رفیع و فع در حدادان نسی وی بر سر
شدند و در حاندان فیضی وی هم اولاد وافر از وی شد و شریف
صاحب و فر در نام [ص ۲۲] در باب ۱۰۰۰ مسند از دین
حائزانه شیخ نظام الدین زولی از شهر سوره حواره در سوره
و ریاض نامدار بود سعید فیروز - شوی که بصورت عجیب او
وی می آرند از مریدان شیخ ندم بود شیخ محمد وارث که در مواب
بالای شهری کموری در ب بنگوان در عمارت علی آرامگاه دارد
نیز مرید شیخ نظام بود عرس وی باجماع جمع موفور در مواب
می شود بعرف آن دیار وی را بیر چو کها گوید - شیخ عبدالسلام
عرف شاه محمد اعلای پانی پتی فرزند شیخ نظام الدین پانی پتی که از

اولاد حضرت مخدوم شیخ جلال بود نیز از مریدان شیخ نظام باشد
یکصد و چهل و دو سال زیست و بعد صد سال دندان بر آورد و
ساعت بسیار کرد از مشایخ کبار صاحب دانت چون در جونپور از
شیخ بهاءالدین جونپوری و امیر بهد علی قوام الدین و شیخ شمس الدین
ساوجی و در بهار شیخ علی مغربی و مولانا حسام الدین بغدادی و
در هاتم پوره مولانا علی احمد و شیخ عبدالصمد و در امبتهی شیخ
الاسلام شیخ نظام و در گجرات قاضی محمود و نسب آبای وی که
اجازت از بزرگان خود نیز دارد اینجا رقم می گذارد : مخدوم
شیخ عبدالسلام بن شیخ نظام الدین ابن شیخ عمان زنده پیر ابن
شیخ کبیر ابن شیخ عبدالقدوس ابن شیخ شبلی ابن شیخ جلال الدین
عثمانی کاذرونی هانی هتی صاحب سیر الاقطاب از مریدان وی بود
گوید که دخیره جدا موسوم به جواهر اعلی در حالات وی تحریر
کرده ام همدران گوید : بیت :

دو باره شد سیاه موی سفیدش
سفیدی داد دوباره نویدش

وفات او در هزار و سی و ثلث هجری واقع شده بعد دو سال
و چند ماه یکی از صالحات مریدان وی بضرورت پختگی قبر صندوق
قاهوت قبر تا سطح صفا کردند شب معمار بشارت یافت که سنگی صندوق
را شکست و بر زانوی پای ما نشست آن را دور باید کرد - صبح
آن را دیدند بغور واقعی روزی بود کشادند و سنگ را که بر
زانوی رسیده بود و ازان پای شریف وی ایستاده بود دور نمودند
بغور آن پای از خود دراز شد تمام کفن و جسم شریف ثابت و
برها بود بعد وی شاه محمد ابن شاه منصور پسر متوفای وی سجاده
آرا شد -

منزل دوازدهم در ذکر خلفای حضرت مخدوم

[ص ۴۳] اخئی سراج بنگالی

نام وی مخدوم سراج الدین عثمان در صغر عمر بارادت حضرت سلطان المشایخ درآمد بعد از چند سال برای زیارت قدوم والد ماجده جانب دیار لکهنوتی که کوڑ معروف باشد می رفت در حصوه مولانا فخر الدین زرادى و مولانا رکن الدین معلوم ظاهری تعلیم پذیرفت و برای وی بر زبان حضرت محبوب الهی رفت که وی مرات هند باشد - شیخ علاء الحق والدین بن اسعد لاهوری بنگالی از مشاهیر خلفای وی شد برادران وی وزرای پادشاه بودند و خود نیز اوایل حال از امرای کبار بود از وقتی که بارادت شیخ درآمد جمیع لوازم امارت را کلی ترک داد - شیخ او اکثر سفر رفتی خادمان شیخ دیکی گرم بر سر می نهادند وی بدان حال از پیشگاه وزرا و امرای هم جنس خود بلا تکلف و تغیر می گذشت هرگاه سجاده ارشاد قیام کرد خرج بیشتر داشت باحدی که پادشاه را حسد آمد و ابدا فرستد که بیشتر تا و رود خادم را خرج دو حیوان ساز و اکثر گیتی که مقدری که مخدوم ماخرج داشت عشر عشر آن مایندارم - قبر وی در هندوه شیخ نور قطب عالم هندوی مرزانه رشید وی و میر سید اشرف جهانگیر سحای صاحب لطایف اشرفی صاحب خلافت وی بود سیاحت اطراف بسیار کرد با سید علی همدانی هم سفر ماند و تصرفات نمایان قبل از بیعت و بعد آن بوی نصیب گشت - مقول که بعد عروج منزلت غوث الدهری حسب وصیت مرشد خود شیخ نور الحق والدین قطب عالم را بر منصب قطب ولایت بنگاله قایم گردانید - بسی سلاسل از حضرت سید برپا و شیخ رفعت الدین

و شیخ انور فرزندان شیخ اند و شیخ حسام الدین مانک پوری صاحب رفیق العارفین مرید با نعمت شیخ نور فاضل عالم حد او مولانا حلال الدین مانک پوری عالم و عابد و متقی و صابر و مرید شیخ محمد بود که شیخ محمود از جناب محبوب الهی مجاز و خود را در فریق ملازمان شاهی مستور می داشت - آخر در مانکیپور اوامت ورزید شاه سیدو اوایل مائداری بود بر زنی عشق آلود بعد جدی در حضور شیخ حسام الدین بفقر در آمد آن زن نیز بررویشی در آمد از ویست، بیت :

دل کویدم سیدو بگو احوال خود نک یک بر او
آندم که خود می آید او سید و کجا گفتار کو

... [ص ۷۴] راجی سید حامد شاه مانکیپوری نیز از مریدان پادشاهت شیخ حسام الدین است - وی از سادات گردیز که در عهد الشمس بدلی آمدند و در میوات و بهار و آود سکونت پذیر شدند - راجی سید نور فرزند رشید ویست - شیخ حسن ابن شیخ طاهر ملتانی بهاری مرید سید راجی حامد شاه و نعمت یاب از سید راجی شاه نور مانکیپوری صاحب مفتاح الفیض و رسایل دیگر در عهد سکندر حسب استدعای وی بدلی تشریف آورده در کوشک بحبی منڈل با اهل و عیال اقامت ورزید - فرزندان لایق و فایق از وی رو نمای عالم شدند - یکی شیخ محمد حسن معروف بشیخ خیالی که حل صحیح و مشربی عالی داشت - هرگاه از خلوت بر آمدی هر کرا نظر ر جمال وی نمادی الله اکبر گفتی حسن پرستی نیز شغلی داشت - مدتی در حرم نبوی مجاوری کرد - شیخ حاجی عبدلوهاب بخاری چون بار دوم بهج رفت وی را در هند آورده - ولادت او در جونپور و قبر او در آگره اقامت داشت علاوه از فیضان پدری از شجرات طیاب قادری در دیار حجاز و بمن بهره

شاه یدعت و کور بلند آواری مشحون بواجب شاه عبدالرزاق
 جهجهانوی و شاه عبدالملک عرف مولانا هم زمان بانی بقی از
 مریدان کامل العیار وی اند از شاه جهجهانوی بسیار مریدان نوبت
 تحلیف رسانیدند و شجره ارشادش هنوز بار آورید علی قیل مست
 لودیانوی نیز از خلفای او بود که شهر لودیانه مرید مسعود و
 آبادی - ذات آرامگاه دارد سعد سلطان علی و سعد هم بخش و غیره
 از اولاد او بود - یکی شیخ عبدالعزیز معروف بشیخ شکر ر که
 ذکر وی در سرل شهر در ذکر حضرات رهک گذشت - شجره
 وی نیز بواسطه حامدان شاه ولی الله سبحانه محبت زهدوی و دیگر
 خلفای وی جاری - مولانا جونپوری و شیخ الوداد مرید راضی - مد
 حامد شاه بود از وی شیخ معروف جون پوری و از وی
 شیخ احمد زین جونپوری و شیخ الاسلام نظام الدین امسروی
 صاحب منصب شدند و این سلاسل نیز جاری درین خانواده
 سراجیان بسی کاملان طریقت و شاهان اوج حقیقت ظاهر شدند -
 خصوص حضرت سید اشرف جهانگیر سمنای که وی را بعد مخدوم
 جهانیان منزلی عظیم تعویض یافت و حنفی وی [ص ۴۷]
 بی توسل و بتوسل ممکن عارفان و صائیان راه خدای جهان
 بودند - چون شمس الدین فریاد رس و شیخ معروف حبیدی و شیخ
 عباسی سرهرپوری و مخدوم خیرالدین انصاری - دهوری و مخدوم
 علی انصاری و شیخ سعاد الدین و حاجی عبدالرزاق صاحب عمر
 یک صد و بیست سال و سید احمد و سعد حسین و شاه موسای
 عاشق و سید شمس الدین و مخدوم صفی الدین حنفی و شاه محمد اسماعیل
 و غیره تا حال سلاسل فراوان و خانواده کن صاحب نعمت ازین
 هر یک اصحاب طریق جاری و فیض رسان خصوص در دیر شرق
 هندوستان و در اطراف دهلی و شمالی و جنوبی آن انتشار این

فیضان از روی قدوم حضرت شیخ حسن ظاهر شد و هر دو فرزندان نامدار وی شهر آفاق شدند و اکثر عاملان طریقت و عالمان شریعت در ارادت این دو بزرگوار در آمدند - شیخ محمد حسن خیالی از حضرات حجاز و یمن اجازت خاندان مدینی و شاذلی و قادری بر گرفت و شیخ عبدالعزیز شکر بار از والد ماجد خود نیز فیض یافت و از برادر کلان و از قاضی خان ظفر آبادی صاحب خلافت شیخ حسن طاهر و از سید ابراهیم ایرجی دهلوی نعمت و اجازت برداشت و شصت سال در دہلی مدرس و تدریس و تعلیم و تلقین طلبای حق برداشت - صاحب نعمت اصلی شیخ عبدالعزیز ممدوح چنان که صاحب نعمت اصلی حضرت شیخ کمال الحق والدین حسن طاهر قاضی خان یوسف ناصحی ظفر آبادی بود شاه نجم الحق میواتی آرمیده دہار میوات شد و شیخ قطب العالم فرزند شیخ اجازت از وی گرفت - شاه رفیع الدین خلف السعید قطب عالم بود که اجازت دست یعت از روی کرامت بشیخ عبدالرحیم نواسای خود قبل از ولادت وی مرحمت گردنید و بعد ولادت و عمر تمیز شیخ عبدالرحیم از روح بر فتوح وی منزلت عالی بهم رسانید و شاه عبدالرحیم از حضرات چند مقتبس انوار برکات بود - یکی از بابای خود بشر حضور یکی از سید اکبر آبادی چنانکه در منزل نهم مذکور شد - یکی از سید عبدالله جل شانہ وی از شیخ آدم بنوری وی از شیخ احمد سرہندی نمش بندی یکی از شاه ابوالقاسم وی از ملا ولی محمد [ص ۷۶] وی از امیر ابوالعلائی اکبر آبادی وی در باطن از هدالولی و ظاهر از امیر عبدالله وی از امیر یحیی وی از خواجه عبدالحق وی از سر سلاسل احراری رسایل و کتب تصانیف خاندان

تصویر عارفان

مولانا شاه ولی الله سبحانه محدث دهلوی و حضرت مولانا حافظ شاه عبدالعزیز دلالت و هدایت برادر معنی دارد که شاه عبدالرحیم والد محدث مدوح در بشارات نومی تعلیم نفی و اثبات از جناب رسول مقبول و تلقین ذکر اسم ذات از حضرت زکریا نام و اجازت طریق قادری و نقش بندی و چشتی از ارواح پاک حضرات غوث اعظم و خواجه بزرگ و هداولی بافضان مسترشد قلوب دریافت علیه علوم ظاهری از تفسیر و حدیث و عمایید و صرف و نحو و کلام و اصول و منطق شیخ عبدالرحیم از میر زاهد هروی صاحب حواشی معروف درسی صورت بست - وی از ملا یوسف کوسج وی از ملا میرزا جان وی از محقق ملا جلال الدین دوانی وی از پدر خود ملا سعد و دیگر تلامذه ممتازانی و سید جرجانی و اجازت حدیث و سند مشکوٰه المصابیح و مصحیح بغاری و دیگر کتب صحاح از مولانا حاجی محمد افضل سیالکوٹی که در وقت خود شیخ الحدیث هند باشد شیخ عبدالرحیم حاصل بود - حاجی مدوح فاضل کامل بود چندین هزار کتب درسی از علوم دین بطریق وقف در خاء خود بر طلبا و شاغی از ذخیره دینی مهیا داشت و سند و اجازت این علوم از حضرت شیخ عبدالاحد دلیل الصمد سهرندی معروف شاه کل دهلوی شهید قادری وی را حاصل بود و از والد خود بجا شاه محمد سعید خازن الرحمت وی از والد خود حضرت مجدد اعانی دیگر از مریدان وی اختصاص عبدالعزیز شکرپار شیخ عبدالعنی بدایونی بود که عمر عزیز با کتاب علوم و ریاضات بسربرد - اندر حیات و محبت از قدوم شیخ خود مفارقت نکرد - یکی از ان مولانا حسن دهلوی بود که طبع رسا داشت و ذهن عالی بر نظم و نثر قادر بود اشعار آبدار دارد محمد صادق همدانی کشمیری دهلوی صاحب کتاب کلمات الصادقین از قرابت داران ویست و از شاه محمد حسن

خیالی بوسایل شاه عبدالرزاق جهجهانوی و شاه امان پانی پتی و
شیخ حاجی دهبوی و شیخ یوسف جامع سموذات شاه جهجهانوی
طریق وی سنی تابع شد و از شاه نعم الحق در اصلاح میوات بسی
وسوم کفر و بدعات عدم بدیرت و مردم راجع بشعار اسلام و
خدا دانی گردیدند و اکثر از منتسبان [ص ۷۷] این خانواده‌ای که
با معسکر فیروزی اورنگ زیب بدیار جنوبی رسیدند اینجا بیستم
بیعت گردیدند.

منزل سیزدهم در ذکر اسمای بعضی خلفای مجاز حضرت مخدوم شیخ جلال الحق والدین گذرونی عثمانی پانی پتی

یکی از آن مخدوم شیخ احمد عبدالحق رودلوی - وی صاحب
منزلت عظیم شد عشق و محبت حضرت حق بر وی غالب بود
سیاحت عالم کرد بسیاری اهل دل را دریافت الا نعمات اصلی
خانواده صبری از جاه و جلال ولایت مدح و عز و حمد
ابر هیمی وی یافت - در وقت خود صاحب منصب قطب ابدالی بود
شیخ محمد عارف فرزند جانشین و شیخ محمد حلف الرشید شیخ محمد
عارف مادر که از وی خلافت و اجازت بعضی شیخ عبدالقدوس
گنگوهی رسید علاوه نعمتی که شیخ گنگوهی بفض روحانی از
حضرت قطب ابدالی مدوح حال گردید - در هر وقت از خاندان وی
صوفیان پرشور و زاهدان باقوة و زور پدید آمدند الان اولادش در
در دولی بر سجادگی فیض رسان و صاحب عز و شان شاه نقای احمد
که مدتی در دهلی بسر فرمود از اولاد وی بود تو شانی وی که در
بر آمد حاجات از حضرت رب العرش و السماوات بایصال ثواب

قصر عارفان

بر روح پر فتوح وی اثری تمام دارد - معروف چنانکه ده یغنی شاه
شرف‌الدین قطب ابدال پانی پتی یکی ازان شیخ نظام‌الدین سناسی
که سی سال در مجاهده بسر برده بحضور مخدوم وفات یافت -
سجی نور ار قبر وی مدتی وقت شب نمایان شدی یکی ازان شیخ
عبدالقدر فرزند اکبر یکی ازان شیخ ابراهیم فرزند ثانی یکی ازان
شیخ شلی فرزند ثالث - یکی ازان شیخ کریم‌الدین فرزند رابع یکی
ازان شیخ زینا در اندری آسوده یکی ازان شیخ احمد فسر عقب
حصار ملتان آسوده یکی ازان شیخ بهرام که در بدونی آسوده؛ یکی
ازان شیخ شهاب‌الدین جهنجهانوی یکی ازان سید موسائی بهاری
یکی ازان قاضی عهد اولیای سلطانپوری یکی ازان شیخ شعیب هوتی
پتی یکی ازان شیخ حسن بودلا - یکی ازان شیخ عبدالصمد سناسی
جامی منقوط مرشد خود یکی ازان پیر نبوی سناسی یکی ازان سید
عمود پانی پتی - یکی ازان سید سراج‌الدین پانی پتی -

منزل چهاردهم در خلفای شیخ عبدالقدوس

ممدوح

یکی ازان مخدوم شیخ جلال تھانیسری [ص ۷۸] درونی یکی
ازان شیخ رئیس الدین فرزند رسید شیخ حمی یکی ران در ران جلال
و سعید شیخ حمید یکی عبدالعزیز ثرابوی یکی ران شیخ عبدالعزیز
اعظم پوری یکی ازان شیخ جان چونپوری -

منزل پانزدهم در خلفای حضرت مخدوم شیخ

جلال تھانیسری

یکی ازان شیخ نظام‌الدین تھانیسری سجی وی در ران
نور الدین جهانگیر بادشاه از تو هم بادشاه در بیخ شریف برد

ابجا فروغ عظیم یافت یکی ازان احمد صوفی بنوری یکی ازان شیخ
عبدالشکور فاروقی یکی ازان قاضی محمد سالم گرانوی یکی ازان شیخ
موسی یکی ازان شیخ عیسی -

منزل شانزدهم در خلفای شیخ نظام الدین بلخی

یکی ازان شیخ ابوسعید گنگوهی وی از نابیر پیری شیخ حنفی
و نبره دختری شیخ جلال بود از هند در بلخ رفت و نعمت خاندانی
ار شیخ بلخ از روی مجاهدت سخت برگرفت یکی ازان شیخ فتح الله
حلشانه حنفی یکی ازان شیخ حسین بهدوری یکی ازان شیخ الهداد
لاهوری یکی ازان شیخ پاینده بنوری یکی ازان شیخ عبدالفتاح آندری
یکی ازان سید اله بخش لاهوری یکی ازان شیخ صادق برهانپوری
یکی ازان شیخ عبدالرحمان کشمیری یکی ازان شیخ دوست محمد صوفی
لاهوری یکی ازان سید قسم برهان پوری یکی ازان قاضی عبدالحق
گرانوی -

منزل هفدهم در خلفای شیخ ابوسعید گنگوهی

(۱) یکی ازان شیخ محمد صادق گنگوهی (۲) یکی ازان شیخ
محمد اله آبادی (۳) یکی ازان شیخ ابراهیم رام پوری (۴) یکی ازان
شیخ ابراهیم سهارن پوری توضیح از مریدان صادق شیخ احمد عبدالحق
شیخ جمال کوچره معروف به جمال اولیای وقت و شیخ بختیار
بود از هر هفت پسران شیخ عبدالقدوس بن شیخ اسماعیل حنفی
گنگوهی هریک صاحب زهد و تقوی و عرفان و دستگه بود - شیخ حمید
و شیخ رکن الدین و شیخ احمد فایق از دیگران شیخ عبدالعزیز و
شیخ عبدالشبی از بایر وی اند و سید علاء الدین کوتانی صاحب
نعمت شیخ عبدالغفور و شیخ ابوامامه قاضی و شیخ احمد سراج العارفین

بمران وی و ار شیخ دوست محمد صوفی لاهوری شاه داود راجپوت
 و از وی سید علی اکبر بن سید پیر محمد برستی و از وی شیخ
 معین الدین صاحب ارشاد شدید و شاه داؤد مذکور نیز خلامت از
 شیخ میر محمد ملونی صاحب نعمت شاه عبدالکریم چشتی دارد سبب
 محب الله سبحانه اله آمی [ص ۹۷] از خاندن شاه محمد افضل چشتی
 بود جامع فضایل کرامت مفاخرت خلفای او بسیار از وی یادگار
 ماندند. یکی از آن میر سید محمد قنوجی از وی مخدوم سید شاه عالم قادری
 وریر آبادی ابن سید انیس ابن سید مخدوم عالم اکبر آبادی از وی
 میر سید شاه جهان آبادی از وی شاه محمد نصیر شاعر معروف از حضرت
 شیخ ابراهیم رام پوری دو صاحب نعمت نامدار بودند یکی شیخ محمد دهلوی
 یکی شاه محمد شریف نیاولی صاحب خانواده قسدری شریقی ناولی مدکوه
 بعضی از اهالی خاندان وی تا حال در منزل سیوم این باب بعمل
 آمد و فیضی که بواسطت شاه فتح محمد کمتلهی ازین خانواده رواج
 پذیر گردید. در منزل ششم ذیل خلفای مخدوم جهانیان در ذکر شاه
 اوحده رهنکی تضریح یافت و بمحلی ذکر فیضیای که از توسل شیخ
 محمد چشتی دهلوی اجرا پذیرفت ضمن فیض بیان نعمت سلیمانی مخدوم
 زمانی در ذکر شاه حسن عسکری بیان رفت. حالا قادری واضح ازاد
 ترقیم می یابد که شیخ محمد چشتی در دهلوی که در دره ی جمن مقوم
 داشت و خانقاهی پاکیزه آرامت که حالا ناولی شیخ محمد مشتهر، وی
 را چندی مرید معید شدند اعظام آن شاه محمد نصیر بود که از وی
 بشاه غلام سادات چشتی رام پوری بن شیخ عبدالواحد عرف نواب
 محمد بشرت خان برادر زاده حقیقی قطب العرفین حضرت شیخ محمد
 مخدوح نعمت رسید شاه مخدوح از شهر عارفان و هم صدر حضرت
 جذب مولانا فخر دوران بود از وی نعمت سجادگی بفرزند رشید وی

شاه نصیرالدین رسید الا چون وی بحضور پدر عالمدر و فات یافت پسرش
سید شاه صابر علی معروف صابر بخش دهلوی از پیشگاه حد بزرگوار
پدر این منصب جلیل سرفرازی یافت - مدتی دراز درین شهر
بوقار تمام و فیض بخشی عام سر بلند ماند، سخا و جود مهمان
پروری وی در اکثاف عالم شهرت گرفت انوار توحید بر طبع
وی غالب بود سال هزار و دویست و سی و هفت برپای جان
حرامند در خانقاه درون شهر قریب دریا کعب مدحون گردید - سید
شاه محمد حسن عسکری از وی نعمت یافت و سید شاه عبداللّه جل شانه
حالا سجاده آرای پدر بزرگوار خود ... صابر بخش مغفور و
اکثر درین خاندان صاحب زهد و تقوی -

منزل هجدهم در خلفای حضرت شیخ محمد صادق گنگوهی

[ص ۸۰] وی برادر عم زاد مرشد خود بود - یکی از یاران اعلای
پی سید عبدالجلیل محمد صدرالدین اله آبادی صاحب تصانیف بسیار
و صاحب مناصب نامدار که مدکور وی در خاندان شاه محمد افضل
گشت یکی از شیخ محمد صاحب سجاده پدر که سجادگی مزار
بابص الانوار حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر در تعلق
وی شد از وی شاه محمد عریب فیض یافت و از وی شاه محمد اعظم
و از وی شاه جمال رهنوی و از وی شاه محمد حیات و شاه غلام علی
پلهانوی و از وی شاه امیرالدین و شاه کریم الدین حالا منصور
درگاه پلهانوی بجای شاه امیر الدین شاه کریم بخش از اولاد شاه
غریب باشد یکی شاه داود فرزند ثانی -

منزل نوزدهم در خلقای شاه داود

یکی از آن شاه ابوالمعالی از بهتوی صاحب تصرف بلیغ بود - میران
- بهیک - نهزامی که از عمایده خدای وی و عارف نامدار مایت
دوازدهم بود بشان وی فرماید دوهرا :

بهیک * مالی بر واربان * * * اور پل میں لک لک بار
کا * * * سے * * * کئی اور کرت نہ لای بار

نواب روشن الدوله طفر خان بهادر مجد شاهی مرید صادق
الاعتقاد شاه بهیک بود دنیا خورد دیں برد - تاریخ وقت دارد
- سجادی در خانواده شاه بر مزار وی قدیم فرای این گروه در آراستگی
داخل می گویند و ریاضات ظاهری شعار دارند شاه بهادر علی صاحب
تا حال سجاده گرین مسند فقر شاه بهیک اند -

منزل بیستم در خلقای صوفی سوندهی صاحب سفیدونی

ده وی هم از خلقای با صفای شاه داود مدوح بود بست
سال سیاحت کرد چندین سال هیچ طعامی و شرابی نخورد چندین
سال با برگ و ثمر صحرای قناعت ورزید مرارش در عیدون
محدادی حصار حاکم وقت صوفی مدوح در وقت خود عارف کامل
بود بصبر و قناعت و زهد و ریاضت و محبت و مشقت وی بعد
قطب الابدال رودلوی جز وی کسی را بشان نمی دهند فضایل
وی بی شمار منقول که روزی شخص بحضور وی آمد و بی قرار

* ابوالمعالی بر خود * * * قربان * * * زاغ * * * برند دریائی که در میخورد

محد که در خواص و عوام شهرت دارد که سری کرشن اوتار معروف کنهیاچی چند هزار ازواج داشت و در شب واحد بوقت صحر با هر یکی می پرداخت. جناب گفت که امکان دارد و عجیب نباشد در هر اوقت بندگان خدای تعالی باشند که چنان خوارق عادت بل زیاده ازان از اوشان ظاهر گردد [ص ۸۱] آن سایل عرض کرد که درین وقت ؟ گفت درینوقت نیز بسیار اند. وی گفت که اگر چنانست شماهم ازان مردم اید صوفی صاحب هر چند غدر کرد که ما یکی از کمترین بدگام مردان مقبول در عالم بی شمار اند که از ایشان چنان کرامت سرزند چون اصرار وی از حد گذشت لاجرم صوفی صاحب که حکام این تقریر بوضوی نماز مصروف بود جانب درخت پل کهن که محاذی نشستگاه بود اشارت فرمود بر هر شاخ و برگ آن درخت صوفی صاحب وضوکنان دید هنوز آن درخت در آستان صحن گه وی قایم. شاه مداری از مریدان صاحب نعمت وی بود که برابر مرشد در مقبره جدا جا دارد و حالا سجاده صوفی بذات شاه کریم بخش صاحب ارلانوی قایم وی مردبست مرتضی عابد عمر رسیده صحبت چندین مشایخ دیده طبع رسا دارد صاحب نعمت اصلی حضرت صوفی محترم الصدر شاه محمد اکرم صابری دهلوی بود که در وقت محمد شاه عقب عیدگاه جدید مدرس و تدریس چون خاکساران هند عمر عزیز بشادمانی گذرید. از حضور قطب الاقطاب فیضان مکرر بفت سواعط الانوار و اقتباس الانوار از مشاهیر تصانیف وی است و از عمایه حلقی وی شاه محمد فاضل پانی پتی که در تعلیم مریدان یدیهضا داشت و در مشغولی باطن سبقت از هم عصراک ربود. مولوی بدرالدین کرانوی و مولوی صدرالدین کرانوی و شاه محمد نصیر

هانی پتی و حکیم محمد سکھوه هانی پتی از شاه ممدوح صاحب معرفت و بجاز بیعت شدند. مکرمی نواب محمد شکرانته جل عظمته خان مغفور از عمایده مریدان باصفای شاه محمد نصیر بود. قبور این حضرات اکثر در هایان و برابر و حوالی آستان واقع شاه انتظام علی صاحب سجاده گزین چار نالسی بزرگان خود اند. معظمی مفتی محمد عبدالواحد خانصاحب نیز هماغجا آرامگده دارند. شاه غلام حسین مهمی نیز ازین خاندان اند درین زمان اخیر ندران نواحی فروغ عظم بقیه اکثر از مستحبان ریاست جهجهر و رعایا ضلع هربانه روی ارادت بوی آوردند. وی ده بر طرز ملامت رقی چنانک بعض حکایات وی زبان زد خاص و عام شاه عزیزانته مدینوی یکی از خلفای وی تا حال زنده بود که برابر مرشد در مفره جدا جا یافت [ص ۸۲] و شاه ذکاءالله سجانه مهمی حالا صاحب سجاده شاه مهمی متکفل بمجلس اعراس بزرگان و صالح جوانست خوش رو و خوش خو توضیح دیار شمالی هند خود از روی استلال ولایت حضرات صابریانست و در دیار شرق اشاعت این سلاسل از ذات قدسی حضرت قطب الابدال رودلوی و شاه محب الہ آبادی و سپا عبدالجیل و شاه عبدالرحمان صاحب مرات و سید قنوجی وغیرهم اتباع این حضرات صورت گرفت و در ولایت خراسان و ترکستان از قدوم برکت شاه نظام الدین بلخی و باطراف دهلی از شیخ محمد چشتی و در نواح جنوبی جریان این شجرات مسموع نشده بود الا درین زمان سید شاه خاموش صاحب حیدر آبادی وارد این دیار گردیدند ایشان بفضایل و کمالات درویشی و خصایل و عادات خیر اندیشی ممدوح و در ریاضات و عبادات موصوف مر آمد وقت و زمان خود اند بوسایل چند حضرات شجره ایشان پسید شاه بهیک می رسد و در اضلاع

حیدر آباد اکثر مردم بر دست شاه خاموش قایم شدند و شاه
مدوح چند ماه می گذرد که تقریب زیارات حضرات طریقت عزم
این نواحی شدند و در مانک پور جوالی دامن کوه که منزله
حافظ شاه موسی باشد تعمیر چندین عمارات کردند و حالا مع الخیر
و العافیت باقوافل درویشان خدا پرست عزم انصراف منزل مقصود
دارند - چون در ایام قیام حیدر آباد با جناب حضرت ما هم صحبت
مانده اند برمنتسبان این خاندان نظر شفقت و مرحمت دارند و
بعضی از اخوان الصفا چون حکیم تبارک علی خان صاحب و غیرهم
در رفاقت ایشان جا دارند -

تمام شد باب ثالث از قصر عارفان بعون الله جل شانه تعالی
از دست فقیر حقیر وامانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه
اولیاء الله بالیقین محمد رکن الدین ابن قطب الاقطاب مرشد برحق هادی
خلایق محمد معزالدین قادری شطاری غزنوی ثم الحصارى سی ام
شعبان ۱۲۹۱ ه -

باب چهارم

یا فتاح

بسم الله الرحمن الرحيم

در ذکر مختصر اسمای بعض حضرات از خلفای
مجاز و مریدان سرفراز خاندان قادری بر سبیل
چند منازل

منزل اول در ذکر فرزندان خاص حضرت محبوب
سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ السماء
والارضین محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس
الله جل عظمته سرهم العزیز

یکی ازان سید یوسف الدین عبد الوهاب که عمر صوفی باب
یکی ازان سید ابو عبد الرحمن شرف الدین عیسی صاحب کتاب
حواهر الاسرار در طریقت و حضرت غوث الاعظم برای تعظیم وی
کتاب فتوح العیب جمع آورد یکی ازان سید ابوبکر نفس الدین

عبدالعزیز یکی ازان سید ابوالفتح قاسم الدین عبدالرزاق یکی ازان
سید ابو اسحاق ابراهیم یکی ازان سید ابوالفضل محمد یکی ازان سید
ابو عبدالرحمان عبدالله جل شانہ یکی ازان سید ابو زکریای بعضی
یکی ازان سید ابو نصر موسی -

منزل دوم در توضیح رب قدیر در اولاد حضرت
قطب ربانی برکات فراوان ارزانی داشت کہ اقطار
ولایات ازین حضرات معمور گشت و اقلیم ہند
نیز پرورد قدوم ایشان پر نور است منزل سیوم
در توضیح ثانی

ہر چند کہ اسلام بعد فروع آنجناب در حوالی ہند و سند
سایع گردیدہ بود ہم در ایام اقتدار منزلت علی وی صاحب تخت
و دبسم سلطان ابن اقصم حضرت [ص ۲] ہندالولی درین نواحی
شریف آورد - چندی در حیلان و بغداد بحضور وی اعتکاف داشت
حجرہ شریفی ہوز آجا نام - روزی چند بر شریف آوری در
احمیر معصی شدہ بود کہ حضرت غوث الدہر بایما و ارشاد
رب العزت کلام قدسی شد علی رقبۃ کل ولی اللہ جشانہ ر زبان
حق ترجمان راند حضرت ہندالولی بر خود فرو کردہ گفت کہ ہل
علی عینی حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب فرماید کہ حسب
استفسار بر این راز اطلاع یافتہ و در کتب معتدہ مرموم کہ
حضرت آفریدگار جمیع اولیای اموات را بارواح و احیا را باجساد
برای وضع رقبہ حاضر گردانید جز اصحاب نبوت و اہل بیت رسالت
ہمکن از دور و نزدیک گردن نہادند یکی از عجم انکار کردہ بود
کہ حال تباہ ہوی رو آوردہ حضرت سید الاوتاد بغداد بر سر منبر

قصر عارفان

خطیب بود که ناگه از غیب این کیفیت بوی ظاهر شد که در مایت خامس از فرزندان خاص حضرت رسالت پناهی صاحب عظمتی پدید آید قطب و غوب اعظم باشد وی مامور گردد از حضور حق بدول قدمی هذه الخ بفور گمت اولاً علی رقتی الا با وصف رواج شریف آوری قدمای عرب و عجم درین اطراف احدی از خاص فرزندان نامی یا مریدان گرامی آنجناب در هند نیامد -

منزل چارم در ذکر اسمای بعض از اولاد آن فرد الافراد آسودگان دیار هند و سند

یکی از آن حضرت مخدوم سید اوچی این سید محمد شاه این سید شاه امیر این سید علی این سید مسعود این سید احمد این سید صفی الدین این سیف الدین خلف اکبر حضرت غوث الدهر بود که دو بار از دیار روم در هند آمد - نوبت ثانی باخل و حشم وافر و توابع و لواحق متکثر در دارالامارت مسان رسیده سواد اوج را برای سکونت پسندید -

حکایت : آبادی در دشت ویران اوج چنان مهول که در مایت خامس بحری صاحب خانواده ذروبیان سید صغیرالدین خواهرزاده عنی خود را بمطای خرق خلافت بدین طریق از برد خویش رخصت ساخت که هر جانب شتر سواری مو عزم سود باید رفت و هر جای که قیام نماید باید بر طبق مشیت ایزدی شتر مذکور درین سر زمین توقف ورزید لاجرم سید مامور همانجا رخت اقامت [ص ۳] انداخت و بقدر ضرورت آن ویرانی آبادانی ساخت - در مایت هفتم مخدوم سید جلال مرغ بخاری حسب اجازت

مخدوم ملتانی همدران نواحی بوفور آبادی آن پرداخت صحرای بر فضای آن سواد عجیب دل آویز جای شد حالا مخدوم سید جلال در مابت تابع آنجا تشریف آورد جامع فضایل ظاهری باطنی و حامل کمالات نسبی و حسی جانب اشعار آمد تصوف و حمد و نعت و مدح عارفان شغلی داشت قادری تخلص می کرد -

یکی ازان سید عبدالقادر که لقب شریف وی
درین خاندان مخدوم ثانی و هم عبدالقادر
ثانی باشد

برزند اکبر مخدوم سید محمد مخدوم بود - نیز والد ماحده او از خانواده او سرف و سیادت حضرت سید اصغرالدین داورونی دختر شیخ ابوالفتح اویجی بود - شیخ موصوف ر سجاده بزرگان خود سادات کاذرونی استیلا و در تقوی و رهد استطاعت داشت خصوص در اهل تسبیح حق و پری از شهر روزگار و ثواب عصر خویش سید مدد در اوایل حال مفتون سبب سعادت نعم و حشم بسر کردی روزی پیش از - ر گرمی داشت درویشی صاحب دل گذر کرد همدران حال دراجی بصورت عجیب می نالید - درویش فی الحال بر زیل آورد که قدرت قدیر روزی باشد که این جوان شکری چون این دراج در باد حضرت حق نالد - بسمع این کلام حال بر وی متغیر گشت چندین شعر بار آلات غنا و مزامیر که باخود داشت جمیع آن را بدرج انداخت و در اندک زمان ریاضات و عبادات مقبول و تصرف حضرت قطب العالم از واصلان پروردگار و مشاهیر هر شهر و دیار گردید - تصرفات قوی بر دست وی ظاهر شد در وقتی وهای طاعون در نواحی ملتان بود مریضان بدان آفت مبتلا می

قصر عارفان

بودند - گاه سبز که از ریش آب وضوی آن بزرگوار می روئید
 در اسماعال می آوید و شفا ب می شدند - هکمی مرضی دگر
 در آن یار اشتداد آورد که حدوث آن و علاک بدان توانا باشد -
 سید - ندم درویشی از مشنچان محموم هر روز جمع حضور
 محفل نبوت میسر داشت - بدست وی پاره از فی مرحمت فرمودند -
 تا فرزندم عبدالقادر بکار آرد اثر شفا دران مضمیر بود - چندان آثار
 و اسرار [ص ۴۰] که ازان رونما شد در تحریر فرمید - حکایت
 عجیب یکی وایق بر دگری ازان شهرت دارد انتقال وی در سال
 نهصد و چهل و اع شد - یکی ازان سید عبدالله سجده - ا - حنفی
 خود محموم عبدالقادر بود بمضامیل و کمالات و ا - و ص - ی نصر
 حضرت مولا عبدالرحمان جامی اثر از نظم و بحر به نایب خود
 ارشاد می فرمود - ازان سید محمد مبارک برادر ثالث محموم بود که
 میرزا ن لاغوری یکی فرزند و یس - یکی ازان سید شاه عبدالرری
 وی فرزند محموم سید عبدالقادر بود بعد رحلت پدر عالی قدر تا دو
 سال سجده آر - ند - به سال نهصد و چهل و دو در گذشت - یکی
 ازان سید زین العابدین وی فرزند زنی محموم بود که بهیت پدر
 در گذشت یکی ازان محموم سید محمد وی فرزند سید عبدالرری
 صاحب نعمت اجزب خاندانی از حد بزرگوار محموم سید عبدالرر
 نامدار صاحب جلالت فراوان و عصمت یکران حلافت و سجدگی
 خانواده بر فرزند ارشد خود سید محمد جمال الدین موسی تسمم کرده
 در نهصد و هفتاد و هشت عزم فردوس برین کردند یکی ازان
 سید محمد اسماعیل تنبوری نسب شریف وی به حضرت سید عبدالرزاق
 فرزند حضرت غوث الاعظم منتهی می شود - از ولایت در مایه
 عاشر اطراف دهلی و آگره تشریف آورد سجدگی این خاندان درین

نواحی برپاداشت شیخ محمد حسن خیالی و شیخ امان انصاری و
 شاه عبدالرزاق قادری و شاه شکر یار فیروز آبادی در غایت احترام
 و اعزاز وی می کوشیدند و در مصاحبت وی اکثر می رسیدند
 یکی از آن سید شاه فیض قادری نسب عالی وی هم سید عبدالرزاق
 مدوح می پیوندد تقریب سیاحت وارد هند گردید چندی در بنگالا
 بسر برد بعد آن بدیار پنجاب آمد حوالی دامن کوه شمل در
 سدهوڑه مضاف خضر آباد نسبت ملاکحت در خاندان ملا سید
 نصرالله خضر آبادی استقامت گرفت و قبول عظیم یافت - در سال
 نهمصد و نود و دو وفات او در بنگالا که بتقریبی آنجا وارد بود
 اتفاق افتاد - نعش وی را بسادهوڑه آوردند - جمعی از درویشان
 حق پرست روی ارادت بوی آورده بودند بعضی کامیاب مقاصد
 عقی گردیدند - اولاد امجاد وی تا حال جمع وافر [ص ۷] دران
 آبادی سکونت دارند و بر مزار فایض الا نوارش عمارت رفیع قایم -
 یکی از آن سید شاه عبدالله حل شانه این سید عمر بهتاوی نسب
 شریف وی بدوازده توسل بحضرت غوث الاعظم منتهی میگردد
 غالباً همچنان نسبت باطنی موروثی دارد - نام جد بزرگوارش سید
 حسن سید شاه عبدالله سبحانه در عمر پانزده سالگی وارد هند شد - از
 بعد از پنج گروهی دهلی قریب لونی در موضع موتا مقیم شد دوام
 با وضو در حالت استغراق می بود اکثر صلحا و علما از وی
 استفاد کرده اند - خوارق بسیار از وی صادر می شد اگر دزدی
 قصد دزدی دران موضع می کرد صبحدم بیرون آبادی کور یا
 مرده می یافت عمرش از صد سال تجاوز کرده بود - اوایل سلطنت
 شاهجهان پادشاه در هزار و سی و هفت هجری ازین جهان
 انتقال کرده زیارتگاه وی همدران موضع حاجت روای خلایق -

قصر عارفان

یکی از آن شاه عبدالله سبغانه خدادی وی نیز از اولاد حضرت غوث الدهر بود که در مایت یازدهم در شاهجهان آباد رسید و اینجا متاهل گردید بسیاری از مریدان مدق الاعتقاد نزدش جمع آمدند فیضان خاندانی داشت و سطوقی فاضلی و طنی در بیلدار پوره متحصن مغلیوره بیرون شهر بنام قریب باغ نواب ذولفقار خان این نواب اسد خان عالمگیری وزیر مدفون گردید سید شاه محمد یکی از فرزندانش بسجادی و خلافت رسید - بعضی فرزندان وی در بغداد در عوام خلائق سید عبدالله سبغانه بشاه بیابانی شهرت دارد -

منزل پنجم در ذکر بعضی خلفای خاندان مخدوم شیخ حامد جیلانی

یکی از آن شیخ داؤد شیر کهڑی از اوایل عمر در طریق زهد و عبادت در آمد محبت نهایت و مجاهدت سخت بر روی کار آورد مالی چند بصحرا گذرانید آخر حسب بشارت غیب روی ارادت بحضرت سید مخدوم حامد در آورد و کامیاب مقاصد دارین گردید وفاتش در سال نهصد و نود و دو واقع شده مشایق منان ماده ترویج و بسط مزار در شیرکهڑ پنجاب یکی از آن شیخ ابوالمعالی لاهوری وی سجاده آرای شاه داؤد مدوح بوده ارادت را شیخ حضرت غوث الدهر داشت و از فیضان روحی آنجانب آداب طریقت آموخت مناقب و مناصب حضرت سید [ص ۶] عبدالعزیز جیلانی در نشر فارسی بعبارت دلپذیر نوشت و آن را تعف قادری نام گذاشت دو هزار و بست و چهار از دنیا رفت در لاهور آسوده - یکی از آن

شیخ ابواسحاق پنجابی وی اجازت از شیخ داود شیرگه‌زهی داشت یکی از آن شیخ شمس الدین صوفی که مرید صافی مشرب و مجاز از شیخ ابواسحاق ممدوح بود - یکی از آن شاه بلاول قادری لاهوری وی مرید معید شیخ شمس الدین صوفی بود هم عصر شاه میر قادری لاهوری درویشی صاحب تصرف قوی بود - بصوم دوام التزام داشت هر کسیکه بوی رسیدی از ما حضر چیزی بوی تواضع کردی آب دم کرده وی آب حیات بیماران چندین امراض جسمانی بود سلاطین بر در وی می آمدند باکسی سری نداشت - روزی حضرت ابوالمظفر شهاب الدین که بوفور حسن عقیدت باقرای صاحب کمال در ملوک چغتای شرف و شهرت دارد اول بحضور شاه میر صاحب حاضر شده نقد و جنسی پیش کشش آورد حضرت وی پذیرا نکرد زان بعد همان نقود و اجناس فراوان پیشگاه شاه بلاول پیش کرد ایشان بلا عذر قبول کردند پادشاه گذارش ساخت که باعث بر استرداد نفایس از نزد حضرت شاه میر و قبول آن بحضور روشن صحر چست درین استباه ندارم که هر دو حضرات از مقبولان و مقربان پادشاه صمدیت اند شاه بلاول گفت که حضرت شاه میر حکم چادر سفید و پاکیزه دارد بوی خواهد که از آلودگی جابز هم دامن صافی وی برگردد ما سر تپا آورده نجاسات دنیا هستم قدر نذر شما فروری فرستاد پادشاه در ملافت ثنی این حکایت بخدمت شاه میر احساس داشت وی ارشاد کرد حمیت چنانست که بابا شاه بلاول حکم بحر دخر دارد هر چیزیکه در دریا افتد گونجمن باشد دریا را نجاست آلود نسازد ما حکم طمس آب داریم که اگر قدری نجاست در طمس در آید تمامی آب را زپاک گرداند وفات شاه بلاول در هزار و چهل و شش هجری بود مزار در لاهور معروف است یکی

قصر عارفان

ازان شاه عهد خضر ابدال بیابانی وی هر چند که نعمت و برکت از گروه ابدالان و نیز از حضرات قادریان دارد الا از خاندان مخدوم اچی نیز فیضیات صاحب نعمت [ص ۷] اصلی شاه خضر حضرت شاه میر لاهوری صاحب خانواده شاه میری بود که مختصر ذکر خیر وی اندران خانواده رقم پذیر کنگ بیان گردید و از فیضان روحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی هر دو حضرت را که بر و مرید باشند نصیب کافی بهم رسیده - در حقیقت این خاندان اویسی باشد - یکی ازان شاه بهاءالدین معروف بهاول شیر قادری حال قوی از سکر بر طمع غالب داس و تصرفات نمایان بر دست وی دیده اند نسبت باطنی وی از چند حضرات ارباب حیات و اصحاب محبت مسموع گردیده - یکی از حضرت غوث الدهر جیلانی یکی از مخدوم حامد جیلانی یکی از قطب المجاذیب شیخ حیدر زاوخی صاحب خانواده قندری حیدری ترکی اکبر قادریان بر نوسند - هند و سند و کوه شمالی خود را بوی منسوب دارند و در متقدمین و متأخرین چون شیخ ابوبکر طوسی حیدری اندر سی و شاه مقبول فارسی صاحب منزلت بوده هر چند هر دو حضرت خصوصیت بخندان قندری نعمتی کرمانشاهی نیز دارند یکی - چهره شاه مقبول بواسطت شیخ ابوبکر بشیخ حیدر زاوخی و دیگری ر توسل از شاه نعمت الله جل شانہ ولی کرمانشاهی و امام یافعی به حضرت غوث الدهر میرسد و توسل شیخ طوسی دران خانواده ذکر یافت و شیخ قطب المجاذیب هم از حضرات چشت و سمرقند - از هم فیضش دران خانواده مضموم باشد زیرا که وی هم در حضرت قدوة الدین ابو احمد قطب ابدال بود از حضرت ابو اسحاق عکی شامی مرمل [؟] چشت خلافت و اجازت یافت و از جانب خود

حضرت خواجه ابو محمد حنفی الحداد خواجه ابو احمد ابدال را
 جماعت خلاف پوشانید در ذخیره بدخشی دیده‌ام که شیخ حیدر بی
 موسی از جناب علی مرتضی میس داشت شاه بهاول قادری اثر
 کتبی باطنی اولیای وقت خود را در یک نظر اسزاع کردی
 زبیرتکه وی حوالی سنده و ملتان موضعی باشد که آن را معروف
 بهچهره شاه مقیم دارند - شاه محمد مقیم قادری نیز از اولاد شاه بهاول
 مدوح و صاحب منازل کمال و از ارباب وحد و حال بود -
 جمع وافر در اطاعت و صحبت وی در آمدند نام آور وقت خود
 گردید فیضان وی دران اطراف هنوز جاری [ص ۸] یکی از آن شیخ
 موسی آهگر لاهوری از کاملان اولیای وقت خود بود باعث اخفای
 حال کسب حدادی کردی کسی را بر وی اعتقاد زهد و تقوی
 چه بکه شاید نیز نبود - روزی زنی هندو برای درستی نکلا (دوک)
 آغنی نزدش آمد وی شیخ را در کوره آس انداخت و پی در پی
 ر جمال عالم آری آن حوروس انور داشت زن را غیر درکار
 شد از روی خشم گفت که هر زنان باعزم می نگری از خدای
 درم شرم نداری - وی در جواب گفت ای فرزندم از خصانت در تو
 نظر نمی کنم اگر بهورت نباشد این سمخ آغنی بر آورده در چشم
 لشم تا بر صدف بیانم شاهد باشد و چنان عمل کرد آغنی در
 چشم نرسید زن بنابت اعتقاد ایمان آورد الا در قبایل ظاهر تساخت
 محتجب اعمال صالح جای می آورد ناگاه وفات یافت هر گاه جنازه
 وی را می بردند از پیش دکان وی گذر فتاد بر این حال خبردار
 شد و تعرض کرده گفت که وی شعار ایمان و اسلام ورزیده
 بود نشاید که بسوزند هم قوم او فریاد بر آوردند نوبت بهاکم
 رسید آخر کار قرار بر این معنی یافت که زن برخیزد و زبان

قصر عارفان

شرح این حال کشاید - همگان رو دادند اشاره شیخ زن زاده
گشت و حال واقعی ظاهر ساخت و باز بر ستر راحت افتاد و حق
داد اشاره در تصرف در آمدن ر وفق روش اسلام بهیچیر و
کفین کرده در قبور صحابه مدفون گردانیدند - بوقوع این شراسب
چندین جنود اسلام ورزیدند و ر دست وی تائب شدند الا در
مدت قلیل ازین واقعات خود هم راهی عالم بقا گردید مزارس در
لاهور معروف یکی ازان شاه ابوالعالی دهلوی وی از شاه بلاول قدری
و هم شاه میر لاهوری ارادت داشت سلطنت محی الدین اورنگ زیب
عالمگیر بر چوبی سوار در شاهچراغ آباد تشریف آورد - مرداس
آن را بهر دو طرف بر دست استوار کرده می بردند جام
شراب دوام در دست داشت و هر وقت می خورد غذای فصل
وقت شب میخورد هرگاه نوبت ملاقات شاه با پادشاه رسید مهران
نام بر می رومانی پیچیده در دست بود پادشاه برآمد -
چست گفت سیر و حجاب دور کرده در دست پادشاه داد و دهی
بود پادشاه گفت که چیزی قبول نمائید و چیزی از دست نبرید
گفت که آمده ام را [ص ۹] برای حضور خدمت پادشاه راضی
بهیچ انده نمودنی حد پادشاه تشویس ده او را و بر سوخت - در
نیت شور سکوت و زب در هزار و هشتاد هجری رحمت برود -
باقی گردید بر شارع سامی از نهان صلحی (۱۶) داد و دست
حضرت محبوب می رود زیر درخت ارک بر مبارک وی -
یکی ازان شاه نعمت الله جل - جلوه قدری بنگلی و طر قدیم او در قبول
غالب از سادات اولاد شیخ عثمان در قبولی بود - مرقد در کش
فیروز پور چند کروی راج محل در بنگل علاوه نعمت صبی دولت
ظاهری چندان نصیب وی بود که چندین هزار محتاج و غنی هر روز

صبح و شام از مطبخ وی طعام می خوردند - ده روز محرم آن سال
طعام پخت می گردید که ده ده گروهی خانقاه وی در پنج
هر وضع و شریف طعامی نمی پخت و هر وقت برای آیند و روند
مباحث کفی مهیا بودی - شاه شجاع وی ارادت داشت و خلاق بی
حد و حصر بوی رجوع آورد - روزی بشجاع گفت که سلطنت هند
نصیب عالمگر شد الا دست تعدی وی بر تو و اولاد تو دراز شدن
لذم چون شجاع مع قبایل و عساکر خود از دیار بنگال بر مراکب
بحری - وار بوده بدر رفت پادشاه وقت اورنگ زیب بنام اعظم خان
صوبدار بنگال فرمان فرستاد که شاه نعمت الله جشابه را بحضور
فرستد لا شاه نیامد آخر در پادشاه نیز تحریف دهی ایشان موقوف
دست - وقت بشان در سال هزار و هفتاد و هفت بود -

منزل ششم در ذکر خاندان حضرت سید شاه محمد کمال کیتھلی

می از - داب صحیح النسب هند و - سایر اولیای وقت بود -
مصلحتی در اکثر سال - ل قادری مروج دیار هند از وی معنی
مرفی خود را در دین دنیا دران مسعود بدی معنی داشت آخر
لذات وی شهرت بدروم لاجرم شاره گردید و سیاحت ورزید
در دست شاه فضل قادری بعدادی ارادت آورد - شاه محمود سیدی بود
عزت نسب عروان دسله حمایتی آده چون وقت وقت وی رسید بخدا
خود ایستاد که گور برای ما درست سازید آنچنان بعمل آوردند
عسل کرده خلافت و نعمت خاندانی مع ببرکات چون موی مبارک
جانب رسول مقبول و مشط (شانه) شریف علی مرتضی حضرت سید
شاه لعل ایشار کرده [ص ۱۰] گفت که بعد ما زود باین تبرکات
و خلعت خلافت راهی هندوستان باید گردید اخلاف ما هنوز نرسیده

قصر عارفان

اند بسیر و شکار شعار دارند اگر برین واعیات اطلاع یابند با تو در
 آورزند. زان بعد لباس عذابت پوشید و درون قبری که در باغ وی
 واقع بود بغداد راست کرده بودند غنیمت و جانشینان - شاه کمال
 نماز حازه خواند و قبر آراست و بحسب وصیت عازم هند شد - بعد
 دیری فرزندان سید مغفور آمدند و بدریافت حال عنب شاه کمال
 بعزم انتزاع و اعاده نعمات و تبرکات دوند و دوازده گروه از
 بغداد به شاه کمال ملاتی شدند - و مدوح آن جمیع ترکات را بر
 زمین داشت و شمس آورد که باز آمد مرشد راه نمایی بر او اگر می
 توانید بردارید فرزندان سید هر چه زور و قوت آوردند بدست اسان
 نبرداس - لا حرم نند حرمین بکف معاود بغداد شدند و شاه کمال
 بحیر و عافیت مالا مال در هند آمد - و بعضی مدوح صاحب نعمت
 ۱ - سید شاه گدای رحمان اصغر ابن سید محبوب علی بود وی از سید
 شاه شمس الدین عارف وی از سید شاه گدای رحمان اعظم ابن سید
 واعظ وی از سید شمس الدین صحرانی وی از سید شمس الدین وی از
 سید شمس الدین وی از سید عبدالوهاب وی از سید شمس الدین وی از
 وی از سید عبدالرزاق حبیب حصار شوب لاعظم شمس الدین سید
 شاه چهار ده لکنی سامانی ملک اصفهان دارد و زی کندی
 لب دای نور فدا آجا بطریق عروج روحی شمس الدین عسکری حالی
 صاحب و بسیر عالم دگر پرداخت روزی بود بر بشارت اولوی
 آیدار بالای چهار - وار آجا گذر کرد جسد بیجان وی را دیده حال
 کرد که آدم زادی اینجا وفات یافت لطیف و معین دارد
 برداشت و در کفن پیچیده درون صندوق نهاد تا بسمری رسیده
 مدفون زمین گرداند بعد چندی بر این ماجرا روح وی از در قالب
 خاکی عاید گردید و آواز بر آورد که درین تاریکی چرا ما را

بایند کرده اند تاجر نابوب کشاد بعد در یافت حال عفو حواس و
 ارادت پرداخت زان بعد وی در شهری وارد شد که آنجا در
 جنس بشر کسی نبود مگر روی صاحب جمال بر منظر حصار باغی
 جلوه گر وی بعد سلام [ص ۱۱] هم کلام گردید که ای درویش
 چرا در اینجا رسیدی دیوی عمار بر این مصر تسلط دارد از شاه نه
 گداهنج منفسی را زنده نگذاشت جز این عاجزه که دختر پادشاهم
 و در دید وی گرفتارم - شاه وی را تسلی داد که باک ندارم و در
 حق باید دید همدین اثار دیو ظالم از شکار بازگشت و در آزار
 گردید مگر باشاره سر انگشت شهادت شاه کر وی بآخر رسید - دختر
 سر در قدم نهاد و شاه وی را دختر خواند و با قدری از مال
 و متاع آن دیار و آن دخت سعادت اطوار در شهری که منزلگاه
 آن ماجر مروارید بود تشریف آورده آن گوهر آیدار در عقد محبت آن
 ملک بحر و ملک ازدواج آن عالی وقار در آورد و نقد و جسی
 نه از شهر و دیار بود آن هر دو در یکتای حوی را تقسیم کرد
 خود - زه طرف دیگر شد بر معبر ساری - درویشی بر مال درویشی
 بود هر دو حسب سبب که در آن سبب عیب وی از تصرف
 درویشی آن به مال مسزغ گردیدی - بوی شاه مال را بجا گذر کرد
 آن درویش حسب عادت بر زبان را به به محصول این مال ادا
 یند ساخت - شاه گفت حادرم بعد چندی مرافق شد و معدرت
 حواس - بعضی از اهل کتاب و دخیل تصوریده اند که آن درویش
 حضرت شاه شرف بود الا زمان حیات هر دو حضرات فصل بعید
 دارد - سودگری بود از معتقدان شاه ملامی چه ز وی تباهی
 آورد فریاد ردانت که یا حضرت درین حال امداد ما نماید شاه
 از روی قوت باطنی هماندم در اینجا حاضر یافت و بدعای وی از

اوست . وی چهار صد کور قرار گرفت الا مالک چهار نذری آید که از
 ربع مال حضرت حق قبول کرده بود و در ساختن بعد چندی بار
 درم نیز چنان عمل در آمد که بار ثانی شاه با وصی و قوف بر
 انتخابی تجارت شهر پی وفای بعضی ورزید . شاه عماد الدین فرزند
 اکبر شاه حاضر بود بنور از حضور پدر برخاست و در پی محبت آن
 آفت پرداخت و باز در مجلس در آمد شاه دامادش آورده در آب دید
 و اسبب آن پرسید و بوضوح حقیقت از روی غضب نعمت باطنی
 از فرزند بر گرفت شاه مجد محسن فرزند اصغر بعد وقوع این کفایت
 از پدر بزرگوار کساره کرد جانب کوفت قبول راهی شد . شاه اکبر
 خطوط در طب وی نوشت الا گاهی نیامد در عرایض جواب می
 داد که رهاب چمن با دمل منحصراً برور نیامد اسبب روزی
 شاه بکنند فرزند شاه عماد الدین مسعود [ص ۱۲] رابحضور
 خود حاضر و با نعمات و برکت جدی و مدری سرفراز و سجاده آرا
 ساخت . روزی یکی از فرزندان خورد سال حضرت سید شاه کمال در
 گذشت خود نیز برای تماشای عمام ارواح از جسم بجردی کزید
 مردم حاشه کمال بردند که سیر و وفای است چهره و لباس نکرده
 برای تدفین می بردند تا ده زنده شد و گفت که حال خوب بود لا
 چون شما غیر ما راست کرده اید شاید که آرا منحصراً خود درم
 ما هم سفر آخرت ورزم و فی الحال انتقال آورده همان دم بجمعه صفر
 در شهر برهانپور جنوبی هند با سوداگری از معتدیان خود ملاقی
 گردید و اما داد که اینک ما ازین دنیا رخت حیات بر بسته عمارتی
 بر قبر ما بساز دو کتیبه و نذر و نیازی که مدام می فرستادی
 در خانقاه ما فریسان دهش . حضرت سید عمر طویل نسب از سلطنت
 افغانان تا جلال الدین اکبر زنده بود مزارش پاره و حلال و بیضر
 رسان اهل دلا .

منزل هفتم در ذکر اخلاف سید ممدوح

یکی از ان سید شاه عمادالدین که سید از وی سبب حال کرده مهجور گردانید یکی از ان سید شاه محسن که یواید حال برادر کلان خود را در کوت قبول رسانید قاضی آجا با وی سرگرانی داشت و فرزندان قاضی بی محابا وی را بدنام می کردند الا سید با سکوت و سلامت روی می پرداخت - روزی فرزندان مذکور بشکار که جانب صحرا راهی شدند و حلابی آن آبادانی نزد برای تماشا رفت - خف الصدق شاه محسن هم از حضور پدر احزاب خواست و بآن نواحی رسید هنگام انصراف قاضی زادگان بر اسبان خوش رفتار بودند و ساهزاده پیاده از طول راه مانده گردید بحسب ضرورت سواری از اوشان طلب کرد ندادند بل استمزا پیش آوردند صاحبزاده جانب صحرا چشم گردید بنور شتری برآمد فرزند شاه بر وی سوار شد و ضی زدند محل پریشان رو غرار نهادند و قبل از وی بحضور پدرش فرست آوردند چون پسر حاضر شد و بفرستاد و بقتضی دید که در دم هلاک گردید -

منزل هشتم در ذکر شاه سکندر کیتلی

وی نبیره پیری سید شاه لعل بود پائین جد بزرگوار جا دارد - پدر عالی و شای رفیع و شرب صای و طرز ملامتی داشت و از کمال بی باکان عصر خود شد ریش قرانیدی و شارب دراز برقرار دانستی و بر خر سوار گشتی و صفلان را بر خود شورانیدی [ص ۱۳] و ده رو هم سیاه کردی و بدین انداز در هر کوی و برزن نصبات سامانا و کیتل گذشتی و نفس خویش را بروش ملامت زار و خوار فرمودی اکثر شاهبازان اوج منزلت در دام

فیضان وی در آمدند یکی ازان صاحب خانواده مجددی حضرت شیخ احمد سرهندی باشد که اجازت این خانواده از شاه سکندر بدست و آن را در جمیع سلامت نقش بندی و صاری شایع ساخت و حضرت مجدد الف ثانی بدولت شاه ممدوح از روح فتوح حضرت قطب العصر غوث الدهر صاحب خانواده قادری هم نعمت و برکت اندوخت - یکی ازان شیخ محمد طاهر لاهوری که اوایل بعد فراع تحصیل علوم دین پیشگاه ملا محمد جمال تلونندی کرده روزی در جمع وزیر خانی مدرس بود همان روز شاه سکندر وارد لاهور و از زیر آن مسجد مرور فرمود شاه طاهر از بالای مقر خود بروی دید و با شیخ ملامت دو چار شد و فرود آمده قدم بوسید شیخ ممدوح برای سحر قذیب (بنگ) اشاره کرد فی الحال بشارع عام بران کار التزام آورد زان پس ساحق و شیخ هر دو مسحوق حشاش و بشاش شدند - شاه طاهر از وی تجرید بدرویشی درآمد از روی حبوب و سزب و صحت و برکت مرشد حق عارف حق گردید و در منزل علی رسید -

منزل نهم در ذکر خلفای فاسدار شاه طاهر

یکی ازان شاه نعمت الله جل شانہ سیال کوتی در خدمت پیر حاضر آمد و فیوضات حاصل ساخت خدمات نه بن کردی بری آورده کاغذ کتات که بدان روزی شاه طاهر بود از لاهور سیال کوت بعد نماز فجر رسیدی و بوقت مغرب واپس آمدی در کوت مذکور درویشی بود مطهر شان جلال هر کاملی که در مسجد اوست وی رقی بهلاکت پوستی روزی گذار شاه نعمت الله سبحانه آنجا افتاد قوت پاس اندام آنقدر داشت که در تمام روز چار بار تنفس می

...اغت - درویش هر چند زور آورد ضرری شاه نرسد بل که خودش
 هلاک گردید - در اثنای راه هر دو شهر مراری واقع که آنرا پیر
 غیب گویند - روزی در حالت رفتار آنها توقف کرده گفت السلام علیک
 یا پیر غیب از - درون قبر آواز آمد و علیک السلام یا
 سلطان الاولیا بعد گفت که تشنگی غالب دارم بزرگواری از
 مرقد سیوی آب در دست ظاهر شد اکثر در معیت شاه مجد طاهر
 بزیارات قبور بودی حال عذاب و ثواب اهل مقابر [ص ۱۴] چشم
 وی آسکار گردیدی - قبرش در لاهور پادان زیارتگاه پیر وی شاه
 ابوالمعالی مرید و داماد شاه نعمت الله جیشانه بود - صاحب ارشاد
 حاتم - مجد عثمان والد کتاب نویس فحاحات القدسی و ز اخلاف
 شاه مجد حواص مرید شاه جلال الدین محمود کهکا نیز ارادت بشاه
 نعمت الله سبحانه داشت الا خلاص از شاه ابوالمعالی یافت آرامگاه
 شاه ابوالمعالی زیر حوبلی نواب زبردست خان در لاهور فیض رسان
 و شاه مجد روشن و شاه مجد علی و شاه مجد حسن پسران وی همگان
 عابد و پارسا یکی ازان شیخ آدم شریف حسینی از وی شاه پیر مجد
 خان لودی و از وی شاه مجد خان لودی که در طریقت نقشبندان
 از شیخ سعدی مجاز - وی از شیخ نقر من الجن اوست پذیر برج حصار
 روتش وی از حضرت مجدد از شاه مجد خان لودی نعمت هر دو
 خانواده واصل شد بشاه مجد قریشی عباسی و از وی بشاه مجد سندهی
 و از وی مقبول بارگاه کبریا حضرت سید شاه مجد زکریا که صوفی
 شاه آبادانی سال کوتی صاحب نعمت کامل وی بود از فیض وافر
 در اطراف جاری گردید -

منزل دهم در ذکر مقبول بارگاه کبریا سید
 شاه محمد زکریا

وی در خورد سالی با سید امیر مجد والد خود از ولایت در

مهیب زکریا خان و عبدالصمد خان وارد هند گردید از حضور
 اورنگ زیب هر دو خانان بر منازل رفیع سرفراز شدند و سید ممدوح
 سرداری دو صد سوار و نقاره و نشان و یزر سر بر آورد بعد
 چندی شاه رخت حیات ازین دهر فانی بسرای جاودانی بست و به هم
 شاهزادگان نزاع و فتنه صورت گرفت - سید از جای تعینتی به سواران
 عازم مقر خلافت شد در اثنای راه باغین دیار جنوبی ساخت آوردند
 و حضرت وی را شربت شهادت نوشانیدند رمقی شهید مرحوم سید
 زکریا را در لاهور رسانیدند - عبدالصمد خان چون فرزندان پرورش
 و پرداخت کرد تا جوان صالح شدند در وقت محمد شاه زکریا خان
 به خواهر وزیر الممالک قمرالدین خان کجدا گردید و نوبت
 نظامت لاهور بوی و نظامت ملتان برای عبدالصمد خان پیش
 رسید - سید محمد زکریا نیز برفقت خان ابن خان راهی دارالامان
 ملتان شدند چون بدل مدام آرزوی دیدار درویشی صاحب منصب
 بود بهر ملک و دیاری که می رسیدند [ص ۱۰] بعضی من
 دلان بامعنی می کردند و ازین که باوجود نجس رسان شد
 هیچ کسی ازین فواید رونما نشده اکثر بر زبان می رانند که
 اصحاب تصرف از عالم معدوم اند صرف حرف و حکایت از آن
 باقی از ملازمان خان فرشی بود که دوام محمور مادی و رندی
 و سخت گوی و ترش روی و بد خوی معارض دست - موی محمد
 بر سر و قبای آزادی در بر آواره و سرگردان بهو کوی و برزن
 می گشت و پابندی هیچ یکی از شعائر اسلام و از اراکین این
 تکریدی - روزی سید صاحب وی را دیدند که سر برانیده ملبوس
 صلاحیت پوشیده نماز می خواند متعجب شدند و از وی بعد فراع
 پرسیدند که این دولت از کجا یافتی وی بحواب پرداخت که

بصحبته درویشی رسیدم و بفیضان حضوریش تایب گردیدم بعد دریافت نام و نشان سکونت هماندم سید عالی تبار بخدمت شاه محمد سدهی بسواری پالکی حاضر شدند التفاق از جانب شاه ندیدند الا ندیدن جمال با کمال شاه بی حد انشراح خاطر بهم رسید که از چنین طاعت گزین وی هیبت حق تابان می گردید - روز ثانی نیز حسب روز اول روداد روز ثالث رفتن سید پیاده با اتفاق افتاد آن روز شاه صاحب ارشاد کردند که با فقرا چنان ملاقات می باید - بعده بشرف بیعت در آمدند و برای تجرید و تفرید از لوازم دنیاوی درخواست کردند شاه گفت ضرورت ندارد هم در پالکی بوده یاد خدای عز و جل نمایند شاه حرقت و یسمان تابی می کردند و بن مونج دست تاب شان چنان باریک بودی که به قیمت گران ارزیابی و بر همان معیشت اهل و اعیال بود - زنی از غربای موضعی وقع پنج گروهی ملتان صافی باطن نحو در ارادت صادق اکثر برای ضرورت مونج شکنی بصحرا می رفتند از سواد آبادی تشحیم رواج شریف چون پیراهن حضرت یوسف علیه السلام کردی و همان جانب تامقر وی رفتی - روزی شادی و شاد زاده قرار یافت سید رگریا زر نقد بقدر هزار در دست برای نذر حاضر شدند شاه در حرم سرای بودند تمام شب بر دولت منتظر امر ایستاده ماندند با سحر بر آمد و شاه بیرون تشریف آورد بوضوح چنان [ص ۱۶] آداب طریقت آفرین کرده علاوه برین ریاضات بسیار کشید آخر بر سر منصوص رسید هنگامیکه بر عبدالصمد خان از ملتان بر نصیب لاهور عازم شد سید نیز از حضور شاه اجازت خواست با بردقت وی رود حضرت شاه بطیب خاطر مجاز گردانید و از روی عطای نعمت طاهری و باطنی از خجست خلافت و مثال اجازت و

قصر عارفان

رعنمای خلاق و قرب حضرت حق در منزل عالی رسائید در
 لاهور خاص و عام مرید و معتقد سید شدند هر که نواب نصم
 وفات یافت سید هم ترک ملازمی شاهی ساخت چون تاحران
 کشمیر اکثر مرید آنجناب بودند بعد تعطیل تجارت مال پشمن ار
 زر نقد ذخیره سید صاحب که بقدر می هزار بود تجویز کردند از
 نعم آن بعد وضع اجرت و محبت امان گذاره اوقات و کفایت
 اخراجات بخوبی می شد - چند بار بذات خود هم عازم
 آن دیار جنت نظیر گردیدند - آنجا صاحب دولتی بود معتقد حضرت
 غوث الاعظم از روی رویای صادق از انجناب بشارت یاب بدین معنی
 که بعد چندی سید زکریا یکی از فرزندان ما در اینجا می رسد بر دست
 وی تایب شوی از دو سال انتشار مدوم داشت در ایوان خود سید
 را قروکش گردانید نور الدین حسن خان ناظم آکشمیر هم بعد
 انکار انجا آورد حضرت سید شبی فرطی مسجل در عالم مثل از
 حضرت خواجه بهاء الدین نقش بند یافت بعد بیداری آن کاغذ
 بعنفس در داشت چون مهر آن نشود مرقوم بود که حرمت کاغذ
 سازی ورزی بر طبق فرمان در میان و ث آمده و در پی تهیه
 کار خنجات کاغذ سازی شدند بار دوم رسیدی رفت که در حضرت
 شاهجهان آمد باید رفت بامثال امر هر و عیال وارد اس شهر
 شدند در آبادی کاغذبان سکونت ورزیدند حضرات دهلی چون سر آمد
 عرفان افتخار دوران عمدة الکاملین حضرت مولانا محمد فخرالدین و
 جناب میرزا مظہر جانجنان و شاه غلام سادات و شاه محمد سعید خان
 و دیگر صوفیان زبردست و زاهدان وقت در عیب احترام و
 اعزاز و اکرام وی می کوشیدند حضرت را در اوامر و نواهی
 شریعت محمدی اتقای مدارج کمال بود -

منزل یازدهم در بعضی از کمالات و تصرفات سید شاه محمد زکریا

عمدة الواعظین مولوی محمد سعید الله سبحانه [ص ۷۱] لاهوری
اوایل حال انکاری با سید دست روزی در حالت تذکیر مسجد جامع
لاهور خلاص بسیار کرد او فراهم آمده همگنان را ترغیب و
و تحریص انکار اولیاء کردی ناگاه سید هم با جماعت درویشان چند
و رد آنجا شد. مولوی بسمع این خبر چین بر چین افکند مقارن
آن چشم بر روی درویشان و ساخت و بی صبر و قرار برخاست
و مدهوش در پای سید افتاده زار زار گریست و در ارادت در آمد
و دران نواحی از شهر عارفان گردید. زمانیکه سید دران نواحی
سکر و مدهوشی غالب داشت و چون مامور به حضوری حضرت
دهلی گردید آثار صحو و سبک دوشی در ذات با صفات وی پدید
آمد در شدت حالت اول بعضی مقالات سید مثالی احکام شریعت بودی
نظر برین ارباب ملت مصطفوی اکثر اوی معترض می بودند
الا آخر کار زور قوت باطنی وی مطیع و سعاد می شدند. زباده
ز نود طالبان حق صاحب منزلت در لاهور تعلیم یافتگان حضرت
سد بودند یکی از سریدان وی در خواب با حضرت خضر ملاقات کرد
صبحدم این رباعی در نظم آورد رباعی :

در خواب بخضر شد ملاقات مر
از شوق نهادمش سر بر پا
پرسیدم ازو که کیست قطب الاقطاب
فرمود که میر زکریا خاص خدا

وقتی از سیالکوب عازم کشمیر شدند به صاحب زادگان محبوب
 سید عیسی و سید ایوب فهمیدند که اگر میری نانک شاهین
 واقع شود اسباب قیمتی بالای سموف ایون باید نمود - آنگاه بعمل
 آوردند تمامی مال و متاع ایشان بدین مسیر محفوظ ماند باوجودیکه
 جمیع اموال وضع و شریف مصری و بهزاری بغارت روم و سقف
 دالان واسکاف و بی عمارت و حجاب بود الا از برکت ارشاد
 سید نظر بد نگاهن بران نفتاده و کسی از غارتیان رو به آن
 سونشاده بار ثانی که نهضت آن نواح کردند بفرزندان مدوح
 بهر سید که همگام باحت قریب مدکور نمودن معنی رزی رعایت
 این آبادی در نقل و حرکت احوال و احوال ماند این بار هیچ
 چیز از غارتی محفوظ نگردید هر چند فکر مناسب در نگهداشت
 کردند صرف نقد و جیس که زبد از چار صد بود برکاب سعادت
 در سانی که در بای بانک واقع آن روی سیالکوب از طغیانی باران
 تلاطم انگیز و موج خیز بود زوز مال کشمیر از آن تجار [ص ۱۸]
 و خود سید والا تبار غرق گشت حضرت سید بعد گذشت موسم
 طوفانی بذات خود بر معبر رفت و بر زبان حل گفت که مال ما
 مزی باشد چرا بر باد رود - شاوران معنی - حب و دم اند حب
 دشی یا مال بر آمد مال سردار و یکی از بچار سیلاب آب بر
 تر نگردید -

منزل دوازدهم در بعضی خصایل و افعال و

عادات و اقوال حضرت سید شاه محمد زکریا

بامریدان صادق اکثر می گفت که مشغولی دنیا مانع یاد خدا

هرگز نباشد - دل بیار و دست بکار باید - مرشد حق برست ما

فرماید که طالب صاحب دل نسبت قدم بر طاعت آن باشد که ظاهر لباس دنیاداری پوشد و باطن در تقرب حضرت حق کوشد ما را حکم صادر کرد که در پاکی بوده شاغل و ذاکر باشی و هنگام بیعت از سر بدان می رسید که اهل و عیال داری و بحرقتی می پردازی - وی قهمانیدند که قبایل پروری شرط آدمیت و قاهر و تزوج حصار دین باشد ایشان ضعیف الایمان در خیال مسهیات اکثر اوقات بدان در حفظ و امان می ماند که بعضی ازان موجب زوال ایمان اند و صاحب تقوی و صلوات را کسب معاش جلال و طیب از ضروریات و بهترین آن دستکاری - شاه معزالدین رام پوری بعضی اوقات اجازت خواه شدند برای شمول در مجالس اعراض حضراتی که حوالی حضرت دهلی آرامگاه دارند ارشاد کردند که حضوری در همچو مواقع دران حال می زیبد که حاضر را بحضور خداوند مزار خصوصیت استوار باشد و بی آن محض رایگان و بکار - بعد امضای چندین ماجرایی محنت و ریاضت که شاه مدوح نسبت در دست دولت فردوس منزلت حضرت قطب الاقطاب فردالاحد ابوشی جشی هم رسانیدند نوبت بجای آمد هیچ کاری و هیچ شعاری بی استعوان و استمداد آنجا بر روی کار نیاوردند سید صاحب از خود اشن را برای احضار آن دربار ایمان می کردند - حضرت سید در دهلی از باعث کبر سن و ضعف بدن حز در مساعد حوالی دولت برای بری عبادت و تعالیم و ریاضت جوانی دگر تشریف فرما نمی شده قبل از آنکه حضرت صوفی شاه آندانی در بیعت رسیدند اکثر بر زبان می رانند که ای یاران دیندار شاید کسی طایب حق در دنیا نماند در مسجد جامع منادی سازید که چار صد نقد دارم اگر باین قدر کسی جویای [ص ۱۹] قرب پروردگار باشد خریدارم اکثر بیچار می ماندند

گاهی استعلاج حسب تعویض اطباء می کردند الا برهیز و احتیاط در
ماکولاه و مشروبات هرگز نمی فرمودند - روزی حضرت مولانا
فخر العصر نادر الزمان به حضرت سید اصرار فرما شدند که صوفی
ممنوع الاسم را در مجلس درویشان بریم ارشاد کردند که در
خانواده حضرات چشت رسم سماع جاری و در ملت و طریقت ما
از آن احتراز و اخلاف امدار شما بیرون از حد و شمار و ما را
صرف چشم و چراغ جاودانی این صوفی آبادانی بهر تدبیر دریغ ندارم
از رضای جناب و اجازت دادند می فرمودند که خدایعالی ما را
در زندگی ما جای دیگر جز مساجد خود نمی برد آرزو دارم که
بعد ممات قبرم نیز در نزدیکی مسجدی باشد - روزی وقت عصر باران
را وداع کردند که امشب رحمت ما رسن چنین خواهد بود صوفی
را بجای ما شمارند -

منزل سیزدهم در انتقال سید زکریا ازین دارالعمل بسوی دار جزا

بعد نصیحت و ادای وصیت در نند هفتاد رای چهار
جنازه سازی مرحمت کردند که زیاده رین حد صرف داخل آن
خواهد بود - سابق چند بار ری تحریر سحره بصاحب رحمت رسیده
شده بود اندرینوقت که طاب فرمودند سر وقت آمد به هور
مرفوع نگشت و بحسب رسم درین خانواده رواج چند سبب سحره
طویل مسلسل می نویسند و نعام و فیضانی آله از حضرت معصوم
رسیده بطور جد اول مضموم می دارند فرصت آنقدر که آله اشتهاء
و انصرام آن صورت پذیرد - تخصیص عطای شجراب نیز به حضرت
بود که بجاز دست بیعت می گردیدند حضرت سید ارشاد فرمودند

همان شجره که از حضور شیخ بها مرحمت شده حاضر سازید آنگاه شجره مذکور باتبرکات دیگر و کلاه خلافت عموی مدوح تفویض گردانید. آنوقت پیران دگر التماس کردند که ما هم بجیزی متوقع بودیم گفت که اگر در قدرت ما بودی از هر چار فرزند خود که هر یک لایق منصب خلافت باشد ازین نعمت کی دریغ کردی. ازین رو ثابت که صاحب نعمت اصلی سید شاه محمد زکریا صوفی مصدر الوصف گردید. حضرت سید نصف شب بهم ذی قعدة سال یکهزار و یکصد و هشتاد و شش بهجنت حرامید در وسط عید که صاحبقران ثانی و دربار حضرت حواجه [ص ۲۰] باقی حق فانی بیرون لاهوری دروازه در محاصری مختصر، صبح خارج از مسجد مدفون گردید رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ.

منزل چهاردهم در ذکر حضرت صوفی شاه آبادانی قریشی ابن شیخ نور جمال سیال کوتی کاعلی دهلوی شاهجهان آبادی

روزی که در میان آن عهد بدو رب و فتح هندوستان وارد سیال کوت شد و بسبب و هم شریک صیحه امی آینده بود رعایای آن آبادانی ز کداری موج ظفر پهل حوادث بوده رو بوبرانی آوردند. ولادت و خیر و سعادت ایشان اندک افراد حسب رواج و ذات رسوم بر دولت سرای شیخ نور جمال اندران حال دهل سر رفته درویشی کمال شریف آورده گفت نه درین قلاطم و پریشانی اینجا خوشدلی و آبادانی دادم ام مواود آبادانی باید نهاد که بتدوم میبست لزوم وی فرحب و شادمانی رو داد سال هزار و یکصد و پنجاه هجری بود که این دولت رو نمود زان بعد با والد خود بدلی آمدند چهارده سال عمر شریف بود که سید زکریا صاحب تشریف آوردند شاه گل محمد عموی صوفی صاحب و شاه معز الدین خورد و

قصر عارفان

شیخ انور و شیخ احمد ، شاه معزالدين كلان رام پوری و بسیاری از کاشدین مرید سید شده سال دوم صوفی صاحب بعمر پانزده سالگی حسب بشارت غیب در اطاعت حضرت سید در آمدند کاروبار کعبه ساری سید و خود انصرام می داد زین رو عظیم الفرصت می ماند . . . عبدالغفور منظم در دو زخاجات بود تا که سید بار بار چنان صادر می شد که دهی دست از کار باز ندارند همچنان به د رب العزت . . . عی از خواب و بیداری خود را غافل و غافل نشمارند بریب بس و سج سال در قل رافت سید مکتسب سعادت ماند و همین قدر ایم بعد حضرت سید داین سهر و عتباتی عام کرد . عالمی از فیض صحبت وی تعلیم پذیرفت و از فیضان و تصرف جناب حضرت مولانا انوار منازل وجد و حال طبع و بغیر احوال چون روی بجلی گرفت که یک نگاه وی در مجسمه معراج رست بزان محبت را ذوق و شوق ، حوش و خروش فرودی و انکار وارن طریقت را بی خودی و از خود رفتگی سر سجود آوردی . بعد جناب سید صوفی صاحب در خصوص بعظم چشمان [ص ۲۰] از همگن فوقیت پیدا ساخت گویا که از شامت تسبیح الی الحق صحبت مدرست برداشت . مغلان نجف خانی که بی حد شوره هشت و . . . کمر ساس بر حضرات وقت خود بودند آنرا در محل اعتراض و محبت در آمدند و در محافل اعراس و فواتح بطرز تصحیک و تحسیر و رده . . . آخر روی عجز بر زمین نهادند و از مذاهب باطل و عقاید سید راه صواب افتادند . صوفیان نیک سرشت نیز فتوح بی اندازه دران اوقات خاص غیب اختصاص استحصال و استکمال می کردند . روزی تفریب عس معرزا طهماسب بیگ خان معفور و اجتماع اهل جماع گرمی تمام و زور و شور بود سزلی از منازل مقرری ره روان

وادی معرفت بر یکی از اعلی یاران صوفی صاحب که مراد بخش نام دارد جلی گردید - حضرت مولانا ارین فکشاف ارشد می نماید که این منزل بر ما محبت دوازده سال مدفوح شده بود - حضرت صدق قدس کشی را مدموم می پنداشت و ارشد می ساخت که حضرت ما سید شاه محمد زکریا می فرمود که قلیان نشان را زیارت حاجت رسول رسول صلی الله سبحانه علیه و آله وسلم هر گز میسر نباشد و صوفی ثنی از عمید خلیفای شاه آبادانی در اخبارالارار گوید که این عاصی در اسباج آورد اجازت استغاره بدو پس داد یکی را که شاعران فلان بود در حجب زیارت آنحضرت رو داد احمد از خان برادر زاده بنده باعث دست کشی ازان بعد شرف زیارة پغنیاب سرفراز کردند بعد وقت حضرت مهید چند سال علی لاتصال صوفی صاحب در عصب درد فراوان مبتلا داشت که بهیژی نمی پرداخت - آخر بتدریج ازان حال اذیت پیدا مسجل شد و بر دنده می و ددی گردیدند - در روزی وقت ملاقات می کردند و باهر یکی لوازم محبت و مواضع بر ما بود - حضور جناب فخرالعصر اکثر تشریف می بردند - و مدای سوز و گداز از فیض صحبت حضرت وی بحصول انجامید پس که رسد تواجد و ذوق گیرند و عصب و سرود اندر خاندان حضرت سید مفعود باشد و در حصراب چشت عمده نشای کار دشوار نماید - جناب مولانا نیز نظری خاص بر صوفی مدوح داشت و بعد از نسل جناب مدوح هر یکی از یارانش چون مولوی محمد عظمت الله جل جلاله و مولوی محمد روشن علی و حاجی شاه لعل محمد و صوفی اله یار و سید احمد صاحبان با صوفی صاحب رعایت آن می ساخت - زمانی بعضی از ظاهر آرایان باطن کور [ص ۲۲] محضری در ابطال و ربا مرتب کردند که صوفی آبادانی از راه تذویر و هوا بنا چند کاغذ سازان

در محفل اغراس بزرگان شور و شغب می افکند انتباه و تادیب از روی اصول شریعت و نیز قواعد تربیت لازم - حضرت مولانا محضر را تب و تمهور چندین زاهدین تا وادای رمز عشق منسوخ گردانید و با حسن دلایل و حربه هر یکی را فهمانید که وجود جان درویشی در گروه صریح متعصب شمرند و هر هیچ وی را و حرکات وی اراده وی را حریف دارند - کسی از شما برای آن ندارد که مکاری، بدلی و حجب خود از تصرف و خرق عادت رو برآورد و در افعال و احوال وی مشاهده اورد که کسایکه مستعد بحدال و دل داخل مجمع شور و شغب شده هر یکی که وی چشم دو چار شد از خود رفت و تادیب گشت از آن باز کسی سر فلور بر ندانست و مروج و فراغ ایشان زباده از حد شد مردم دور و نزدیک آمده، صرف ملازمت و بهجت مگردیدند و اکثری در مجلس عظمی مقام درویشی از وی صاحب ارشاد شد. در حالی که حضرت مردوس مرل در اکبر آباد روی افروز بود مهابدی بهادر والی گوالیار منتظم ممالک سدهی به ضرورت تقرب شمار حضرت عوب الاعظم ایستاد و ده صوفی دلی را بآرام و اهمیت نام در این جا رساند و صوفی آبادی صاحب ضرورت سر آمد حسب بهریر مهاراج ممدوح شاه نظام الدین صاحب حال که این دیر این زرگواران را راهی آگره گردانند بعد ورود آنجا مهاراج که با فترا عفت شعار داشت با هر یکی ملازمت کرد - حسب صوفی صاحب معروض ساخت که تعریف و توصیف جناب زبانی حضرت بادشاه سار مسموع کردم روز نیاز نیز دستگیر از شاه تا گدا جمع کثیر بود - اول صوفی صاحب را حالتی خاص پیدا شد - زان بعد تمامی اهل دل جوش و خروش آوردند چنان تصرف بر خواص و عوام شایع

گردید که هر یکی در اضطراب و بی طاقت و زب چپ و راست می لغزید - ناظم اعظم بسی معتقد شد و روز دوم پیام فرستاد که چند مواضع حسب پسند برای خرج درویشان قبول شود انکار بعت کردند که قادر توانا ما را هر نهج بر کسب معیشت سلامتی اعضا قدرت داد چرا بعطای شما خود را گرفتار بلا سازم آخر مهراج صاحب تاج سند معافی ده گدی کاغذ [ص ۲۳] که صوفی جی این قدر هر روز از هودج بدست حق پرست می بر آوردند تحریر کرده همدست میرزا محمد طهماسب بیگ خان بهادر فرستاد که بعد د و کد بسیار قبول افتاد - روزی در عرس سید ذکریا خلایق و سایر جمع آمد شاه نظام لدین صاحب با چهار صد مردم وارد شدند صوفی جی در شریف خود آمد و ن دالان بالای سر چند دکان نهاده دکان علی مصروف اطعام شد از اعلی تا ادنی سیر شد و طعام بی مانند - شاه صاحب مدت بیست سال کامل در نظام پرورش چون والی گوالیار قضا کرد مهراج دولت رام جانشین وی گردید - صحبت جوانی با نواب صاحب فرزند شاه از روی موافقت جمع در شب آمد روزی در شعل تنگ بازی ذکر خوبی کاغذ دست برآر حضرت صوفی کردند دولت رام چهار صد را کاغذ طلب داشت بعد ترتیب صد دستجات معرفت شاه صاحب ارسال یافت قیمت آن که زیاده از چار صد بود - ملازمان شاه ناظم خورد برد کردند چند بار از گلاب رای مختار تقاضای هواخواهان صوفی صاحب شد نوبتی طول کشید ایشان بدربافت آن تاکید کردند که آینده را کسی حرف و حکایت آن بر زبان نیارد شاه صاحب صاحب زاده ما اگر این قدر در اخراجات وی صرف کردند سعادت ما باد همان نزدیکی شاه موصوف معزول و مقید شدند - اکثر می

قصر عارفان

فرمودند که هر صوفی شاه آبادی را برباد کرد هر چند معتقدان صوفی خدمت گزین کردند که وی غوثی معاف گردانید شاه گفت و معنی مکر عیرت حق در کار شد - چون شاه را جانب گوالیر و آنکه می بردند صوفی برای وداع در حالت قید اندرون باغ واقع برون اجمیری دروزه که بوبرانی اکثر عمارات قدیم و نوادر مستقیم مانند خلد برین با زیب و زین مرنب و آراست کرده بودند و بعد چندی قاضی و نشانی ازان باقی نماند بوجه این خیالات تشریف برد و نذر گذرانید - شد صاحب عذر کردند که شما بزرگی از ما دارید علاوه بران خلاف عادت مستمره چرا چنان بعمل آوردید صوفی این طراز گردید که شما پیر زاده و صاحب دانه ما و ما سلام بدان حضرت غوث الاعظم بعد بعد شما در این امر بی اداری صوفی ازین امر در میان صاحب دمی رسوا سابق بشارید بعد دو سال از حرکت زبان صوفی صاحب دمان ظهور یافت شاه صاحب مدوح به اولاد از اجداد [ص ۲۰۰] حضرت قطب العصر و غوث الدهر جلالی و زبیران حضرت بی بحق قاضی بوده بداد خود هم قدم درویشی می نهاد - دمی را به خدمت خود با درویشان کجروی بر روی کار می آورد -

حکایت : ربای عارف روی زبده ریاست زبان جانشوز میرزا محمد محسن شد سبحانه بیگ از دوز به از عاید مددات و فیض تعلیم چادر حضرات بر نفس حوزین فیروز بود قوت پس انعام بی حد نصیب داشت - بخاطر دارم قرائت دیگر شاه مذکور در تحریر می آرم ایام حکومت شاه صاحب در خانه درویشی فیض ناز و بدن باعث از صاحبان وقت اجتماع و اکثری را وقت و حالت و سماع بود بچمدان پشین را هم زانو میران میدادند به شریف

داشت و تمامی سرود گویان خوش‌الحدن رو بروی مجتمع بودند -
 میران صاحب چند بار شاه جلال را بحضور شاه صاحب فرستادند
 شاه هر بار برای عطای قوالان بقدر صد صد و پنجاه پنجاه دادند
 بار آخر تلخ گوئی کردند میران صاحب بر زبان راند که
 اگر امثال فرمان درویشان نکند در حصار گوالیر چرا فرود اندر
 یک ماه شاه در بند فتاد صداقت قول مید ره داد مادر شاه
 صاحب برین ماجرا واقف بود - چند هزار نقد از سیم و زر همدست
 معتمدی بحضور سید فرستاده و پیام داده که مستصرفان عالم
 اگر قید کردن می توانند محصلی دادن هم دانند سید تمام نذر
 قبول کرده جواب گفت که بلی خلاصی نیز کردن توانم نذر
 مذکور تفویض شاه جلال شد که مرعفر خوش‌گوار بزند
 چندین صد من طعام لطیف پخت زدند - آن که ایما کرد
 که جمیع آن را بعد شست و شو با و دو در صحن فتح پوری
 احسار و بالای فروش سبکی ابار بزند و ذبح هم
 داده بکند دارند نه اول دست ددام بر طعام دراز شد
 چنان بعمل آوردند شاه جلال بحضور سید رسیده عرض داشت که
 دل از همگان حیثیت آده آفتاب شاه دست بر مر مهر
 ادب - سید بفور اجتماع نام آن عالی مقام گفت که شاه خلاصی
 مت همان روز در گوالیر آنچنان روداد آصاب شاه محدودی با تصرف
 بود در ایامی که سید نجف خان بهادر ازین مهمانسرای رخت حیات بر
 بست و افراسیاب خان مختار شاهی شد بجهت بیگ خان محمدانی بر سر
 برخاشی در آمد عالیجاه را بامداد خود از گوالیر بالک سوار طلب
 داشت و خیام سبطانی از حصار برآمد روزی صوفی آبادانی با صوفی ثانی
 ارشاد کرد [ص ۲۷] که بسا تعجب چندین رمالان و نجومیان و

دانشان و آشنایان ملازم سلطنت و خیر خواه نواب افراسیاب خان اند هیچ
یکی استخراج نمیکند و اطلاع خدمت حال نمی دهد که بقریب وقت زوال
کاری چنان خطیر خوب نباشد در حق وی انساب چنان نماید که از جواهر
گران بها و پوشاک نفیس واسپان و فیلان عمده و هر چیزی را که از خان
عزیز تر دارد بیاورد فراوان از سیم و زر براه خدا صدقات دهد تا
سد و رد بلیات عظیم از جان وی باشد ورنه بلای بر جان آمد و
بامیرزا محمد شمس بیگ خان والد شان نیز مکرر گفت و گوی
مذکور بیان رفت و معصود صوفی صاحب از خبردار گرداید
و باعلان این واقعات رسانیدن تا بخشی الممالک
بود باز خود فرمودند کی قضای دارد اطلاع شدن دهد و
آگاهی بوی در صلاح وقت مناسب حال نکردند آخر بعد جدی
آنحضرت به قوع رسید که خان والا شان از دست شخصی پس در
آمد و ملک و مال بر باد رفت - عالمههه والی گوالر بی دست مع
به می به یک شاهی دست بصره رفت چنان حواری از صوفی صاحب
لحتر معمول بل اگر کسی ازین قبل حالات سوائی کردی کسی نه
نجومی هم در ساخت کاغذ اگر چیزی برسد توأم گفت به من
نسلگون مدام در دست بودی و این رنگ را بغایت بهمدیدی نه
به فرا متابعت و موافقت تمام دارد چنان که از لورم در
درویشی جوهر عیب پوشی باشد - رنگ مذکور نیز گرد و غباری
که بوی رسد بخود می پوشاند از طریق مطربان زنی بود باکان به
شاه معز الدین را با وی موافقتی بهم رسید تا برکت هم نشینی
وی اثر کرد بضبط اوقات در عبادات رو آورد - روزی وی درخواست
که صوفی صاحب را ضیافت نمایم شاه مذکور معروض داشت اشاد
شد که بشرط منظوری پروردگار - بار بار وی اصرار می کرد ازین

طرف نی صاف اقرار بود فی محض انکا روی بر توقع تشریف آوری
 دوبار طعام بخت و محروم ماند - شاه که اکثر بزیارت مرشد خود
 سید میرفت نوبتی وی هم در معیت رفت و بر قبر حضرت سید
 آن قدر گریست که بی طاقت شد هرگاه نوبت بپسند گذشت حضرت
 سید وی را بشارت داد که صوفی ما بر ضیافت تو خواهد آمد
 روز دوم که شاه بحضور صوفی [ص ۲۶] آمد از خود بی تحریک
 شاه ارشاد یافت که بگان را پیام دهی دعوت تو مجاز شد ، فردا
 خواهیم آمد روز ثانی شاه آبادانی بایاران وفا شعار تشریف برد سکونت
 وی مجاذی مسجدی بود که در چوک شاهزاده داراشکوه واقع بعد
 از طعام وی با دایره حاضر شد یاران مجرد نواخت ساز و برآمد
 آواز بی خود شدند هر یکی را حالتی و کشودی و سروری دست داد
 زن مذکور نیز بی خود افتد همان روز مرید شد و کار او بالا گرفت
 مجاهده بسیار بر روی کار آورد شاه معز الدین بر شکر رنجی باهم
 روزی آن را دعای بد کرده گفت که حالا سفر نما الا چند کلام از
 ما کرده خواهی رفت وی گفت بشرطی شما حاضر خواهید بود شاه
 جواب داد که هر وقت وفات حاضر نشدم اگر باجازه در آویزم
 الدرس بیماری شدید پیدا کرده و وفات یافت - شاه معز الدین بر جنازه
 و نه حاضر شده و وفای وعده حراست زن پارسیا هر دو دست از کفن
 برداشت فریب بود که رفته شود حضرت صوفی بضبط و ربط آن
 پرداخت - بعد آن مدتی شاه را برای حضور تنها بر قبر حضرت سید
 عم اجازتی نبود زیرا که وی را در جوار سید مدفون کرده بودند و
 شاه مصر بر این معنی که با مرده کلام خواهیم کرد میر عیسی و
 میر یحیی و میر ایوب و میر احمد صاحبان صاحب زادگان حضرت
 سید نیر از صوفی صاحب فیض یاب شدند و اکثر از مریدان حضرت

وی اقیانوس لذایف از صافی صاحب اکتساب کردند و محارقاتی
از آن شیخ محمد اشرف سود گر کبر آبادی بود که در آن نواحی بسی
از اهل سعادت بر دست وی تائب از معاصی شدند -

منزل پانزدهم در ذکر رحلت فرمای صوفی صاحب از دنیا جانب عقبی

بعد از عرس سید صاحب چندی مزاج بصحت ماند زان پس
بیماری بر طبع طاری گردید عقریب آن سال هزار و دو صد
و ده ختم پذیرفت علاج می شد الا فایده نداشت حاجی صاحب در
کمال محبت از روی تضرع و التجا بحضور ایزد مستجاب الدعوات
التماس آوردند که بقدر نصف از بقایای عمر خود بعضرت دادم -
بر طبق آن اندکی صحت رونما شد باز تغیر راه یافت و روز بروز
ضعف و نفاحت افزود روزی هر قدر از ملبومات خاص بود طبع
فرمود بارده قمیض و چند کلاه حاضر شد - بعضی از سریدن سید
چون [ص ۲۷] شاه معز الدین و شاه عبدالغفور و شیخ نور احمد
و شیخ انور و شیخ احمد و بعضی از یاران و عزیزان خود حاضر
شد غلام رسول برادر خورد و شاه جیون برادر زاده شاه لعل محمد
برادر کلان و فتح محمد و چودهری غلام رسول و غلام محمد حاضر
بودند فراخور حال هر یکی از آن تبرکات سرفرازی یافت - بر این
طریق چند روز اکثر از یاران باوقات متفاوت با خلعت و عبا
معزز شدند و هر یکی را با بند و نصیح ارجمند عزت و اقتدار
می بخشیدند و باده می حسب لیاقت عذر می کردند شیخ صاحب قدس
صاحب را نیز جمعت داده ارشاد کردند که حق اوستادی شما را
ادا نکردید - در طفلی که کسی سرپرست مانبود خود مقدمه ری

نداشتم شما دستگیری کردید - بر حوض کاغذ نشانیدید و نقعبان گوارا فرمودید تا کسب آموختم احسانات شما بر گردن ما بقیماند اوشان در قدوم افتادند که از ما هیچ خدمت گذاری جناب نشده و قدر این نعمات نشناختم که رب قدیر در فریق ما چنان زرگی آفرید که تا قیامت برکات آن درین قوم خواهد ماند برای مردم حاجی صاحب برادر زاده حضرت شاه عالم بادشاه مثال خلافت و اجازت نویسانیدند بدین مضمون ده شاهزادگان و یکماب حصار شاهی که توسل بمادارند بعد ما میرزای مددوح را بجهانم شکارند - سابق التفات این نعمت جانب میرزا محمد کریم بخش بهادر برادر میرزای مددوح بود - روزی از کمال ابتهاج از ایشان پرسیدند که چیزی که میخواهی بخواه وی گفت که حضوری بی اجازت در جلوه و خلوت شاهی بخت همتی وی ازین امریر معاود کردند و در جواب لفظ خیر فرمودند همان روز پادشاه میرزا را مجاز آمد و رفت بی قید گردانید و خلعت میرزا حاجی ده مع مثال مرحمت شد دران قلمراسی نیز بود که لباس سلاطین بی سلاح درست نباشد در حالت بیعای برجیصاحب ای بی و شاه صابر رام پوری چند بار اصرار بر این کردند که هر چند توقع قبول نداریم بحضور حضرت فخر صاحب هم وقت آخر اسماش کرده شده بود که در حیات خود شخصی را بجای خود نصب فرمائید - پذیرا نگردید و این وقت بجناب همان عرض دارم که بحضور خویش کسی را قایم گردانند و دست جمع مریدان بدست وی سپارند تا عقیدت شعاران پریشان و سرگردان نشوند و لواحق جانب [ص ۲۸] برای این دولت احق اند و امیدوار - بعد اصفی تقریر جواب دادند که مال معانی محصول و کار و بار کاغذ و حنجر و ردی و اثاث البیاب مع حویلیات زر خرید

نصایض بگلام رسول و حیون دادم دگر هیچ ندارم خدا شاهد حال
جناب مولانا را زباده از شما مریدان بودند کسی در بجای شان
نشد ما همچنان طمع ندارم و هرگز نمی خواهیم آن خود نصیب کسیکه
بود رسید و اشاره طرف صوفی ثانی شد. باز عرض رفت که خوبشاوندان
بعد از حذب حسب قاعده دستار ماتم پرسی خواهند آورد مناسب
می نماید که از دست حذب رسم مذکور ادا شود. محصور قبول آن
رضا دادند تا صدف شروح دو دستار بر سر هردو بگاکان بست روزی
در همان ایام جانب جمیع اصحاب و اعیان مخطوب بوده گفت ارشادی
که از حضرات پیران بما رسیده بود شما رسانیدم و اکثری را
خرقات خود پوشانیدم حقوق شما بر گردن ما نماید. باید ورع الیال
شویید و غره نسازید که درین پارچات چیزی از نمود و حسن سجده
نباشد و پیراهن و کلاه از همان کراس باشد که خریده ازار و
قیمت فی الحال هر یکی جر ممدن قدوس فی اگر بر اقوال و افعال ما
عمل کردید حلت دوجبهان ورنی بر گران در باب حاجی صاحب
وصیت کردند که ایشان را روح خود می پندارم و ار جان عزیز تر
مدام ناز برداری و نزاکت مزاجی ایشان گوارا کردم نه همگون
رضا جانی شان سازید و بعد وقت قریب. ما دهم همان روز
اسحق جان خواهر زاده خورد صوفی صاحب ارادت آورد. بیی ثریما
ر حصار شاهی آمد و بی ر بصوفی صاحب موفض کردند که شما
دست بیعت دعید در ایام بیماری ما می صاحب و صوفی صاحب از
حضور بیمار دمی مغروب نمی ورزیدند. باقی شخص ضرورت کار و
رورگر یوماً غیر حاضر می ماندند شب اکثر شاه مراد بخش و شیخ
انور و شاه حاکم و شیخ عزیز خدمت می کردند پاره روز قبل
رحلت طعام اندکی هم تناول نمی کردند هژدهم ریح الثانی و هف روز

بجنت خراسیدند در خانقاه رو بروی مسجد مدفون گردیدند میر غالب علی خان میر منشی شاهی متخلص بسید که در فنون تاریخ گونی پدر المعمر و عزیز الوجود و با حضرت [ص ۲۹] صوفی معتقد و محب بود ماده سال وفات ایشان ازین مصرع یافت -

ایا دهلی خلد ز آبادانی ست

منزل شانزدهم در ذکر اقربای صوفی شاه آبادانی

آنجناب چند برادر بودند یکی شاه لعل محمد برادر حقیقی که ارادت بجانب سید داشت و معصوم صفت از اهل حست بود هم شکل و هم صورت جناب در سال هزار و دوصد و چهار موم رشکال و از بام حمام نواب ابوالمنصور خان بهادر صفدر جنگ زیر افتاده و جان داده در خانقاه که برای قبور اقارب و خود بدولت مرتب کرده بودند مدفون گردیدند دران وقت تا حال اکثری از عزیزان و مریدان این خانواده آنجا آمده اند یا جوار مزار حضرت سید اکنون که تمام آبادی کاغذین و محلات دگر آن نواحی رو بوهرانی آورد صرف از تصرف صوفی ممدوح قبر شریف وی قائم باد از حضرات باقیات می دهد - شاه جیون و بی بی خیره از وی یادگار ماندند و از شاه جیون محمد بخش و قادر بخش حالا بعد شاه غلام رسول و محمد بخش احمد بخش فرزند ثانی محمد بخش برای اهتمام بحالی اعراس بزرگان نام نهاد سجدهی این خاندان قائم - یکی خود صوفی صاحب خورده از شاه لعل محمد یکی شاه غلام رسول که برادر عمزاد پسر شاه گل محمد شاهد و متعبدالبطن باصوفی صاحب بود شاه ممدوح عمومی جناب نیز شخصی بود ظاهر و اطن باصفا از مریدان حضرت سید زکریا شیخ شرف الدین مخاطب و معروف از حضور نیز

شاه محمد بقا داماد شاه لعل محمد بود از مریدان صادق صوفی صاحب
و شاه نصیرالدین فرزند رشید وی مرید جناب مولوی قیام‌الدین
چشتی سلیمانی -

منزل هفدهم در ذکر و نام بعض مجازان ممتاز و مریدان سرفراز صوفی صاحب

یکی از ن میرزا محمد الله سبحانه در یک بهادر منتجب بصوفی
ثانی وی از 'مرزادگان رومی' باشد پدرش میرزا محمد طہاج بیگ خان
بهادر بصغر عمر حیات شیر خوارگی در قید و بند ادا داده ثبوت
بنوبت تا نواب معین لعلک عرف میر منو فرزند وزیرالمالک قمرالدین
خان بهادر آمد در ایامی به شاه درانی در نواحی سمرقند و ساھرارد
احمد شاه شکست خورد نواب وزیر خان داد میر منو تا لاهور
که تعاقب شاه رفت و همراه [ص ۳۰] قرار گرفت زیرا که بعد
وزیر شاه هم در همان نزدیکی وفات یافت و آصف جہان انقضای
چندی بعالم عقبی شتافت. احمد شاه در هند بادشاه و صغیر جنگ
وزیر شد میر منو بر نظامت صوچات لاهور و میدان قانع گردید
ازین که اولادی نداشت در جمع آوری فرزندان متنی رغبت تمام
داشت چندین صغار و کبار از اولاد اغیار در ظل رافت وی
پرداخت یاب شدند و بر مناصب عالی فایز گردیدند - چون نواب
عارف جانخان و نواب قسم خان و نواب طہاج بیگ خان و
نواب اشرف علی خان و میرزا جعفر علی خان و صغیر بیگ خان
چون میر منو دگر خواه ز روی تسمیم کسی یا در مرض و بی
از دنیا در گذشت مغلانی بیگم بانوی بر نظامت فیم گشت و هر
تہج اطوار قبیح پیش گرفت. اول چندین مخصوصان نواب مرحوم

را در گهان سه دهی بقتل در آورد - زان بعد از بعض پرورش
 بافتگان دست الفت شوهر زرگوار خود انجراح مقاصد نازیبا درخواست
 آنان باقتضای پاس حقوق نجات انکار بر روی کار آوردند و مفارقت
 را بر مقاربت ترجیح دادند - علاوه برین نالایقان را در حضور
 خود بار داد - لا جرم انتظام ملکی فتور پذیرفت و کار داناان لیاقت
 شمار از کار و بار دست کشیدند هم حسب تحریک بیگم محمود
 بوسایل خاننادر سردار عهد جهان خان بهادر و هم بامتناع شورش
 و فساد بوفات ناظم خوش نهاد بار ثلث احمد شاه عزم هند
 کرد اخیر از اشرف البلاد احمد شاهی تا حضرت دہلی مزاحمی
 و متعرضی مد زاء نگردید و شاه این بار بر تخت کاه هند کلی
 دست تصرف یافت - نواب نجیب خان در کرنال و عبدالملک
 عاری الدین در وزیر مع حضرت عالمگیر در تربلا برای استقبال
 مسافت حکم مصدرالوصف نیز بالشکر در شاه جهان آباد آمد و
 بدعت و وفات از حلال اصلی امرای این شهر خصوص خوشدامن
 خود نواب سولا پوری بیگم و برادر شوهر خود خاننادر انتظام
 الدولت بهادر هند و جس و زر و جواهر در خزاین و دفاین
 محلی چنان نشان داد که برآمد آن از تفحص اعیان محض دشوار
 بود - زیاده از یک ماه توقف شاه ماند حضرت بیگم دختر عهد شاه
 از بطن صاحب محل بیگم خواهر نواب ملک زمانی بیگم دختر
 شهید مغفور عهد فرخ میر در عقد خود آورد پسر نامدار [ص ۳۱]
 تیمور شاه را با دخت شاه حال کتخدان گردانید و شهر
 دل آویز متھرا را در ناخت و تاراج رسانید رفقای میرمنو از لاهور باین
 تاویلات در حضور آمدند طاماس بیگ خان نیز از همان جماعت
 بود، رشدی، تمام در فرمان رولیان دیار جنوبی و مغلان بهم رسانید

اولادش لایق و فایق از پدر شدند - چون سعادت بار خان منخلص
برنگین و یضیب نعمت شعر و سخنوری از شاه عهد حاتم دهوی
تصانیف وی شهر ریختی وی بی نظیر، عجب تر آن باشد که
تاریخ وفات خود چل سال قبل گفت و صادق آمد - در اینجا منظوم
مذکور برای شایقان درج می پذیرد، نظم :

گفت حاتم بگوش رنگین دوش
سال موت و حیاتش از سر هوش

تا بهشتاد سال در عالم
زندگانی کنی تو پیش و نکم

در هزار و صد و یک و هفتاد
اتفاق ولادت افتاد

در هزار و صد و یک و پنجاه
گرددت کشتی حیات تبه

گفت تاریخ هیچ کس نچنین
تو یقین دان و نظم کن رنگین

غور بر مطلبش چو کرد خیال
هاتفش گفت بیشتر چل سال

و لفظ تاریخ ماده تاریخ حصول این شرف باد
که بازده بالای هزار و دو صد باشد و مبررا عهد بار خان
که در فنون رزم و فن آرائی و شجاعت و دلاوری عظیم المثال

بود الا صوفی ثانی گوی سبقت از همگنان ربود - صوفی شاه آبادانی
 دواله بزرگوار وی ایما کرد که نام وی را بی الحاق صوفی نگینند
 و در نشست و برخاست روز و شب معظم دهند گویا صاحب نعمت
 اصلی وی بود جانشین مرشد حق پرست بهر وی صوفی احمد یار خان
 برادر زاده وی از اخبار الابرار منزلت این حضرات بسی عظم
 مفهوم می شود - یکی ازان حاجی مکمو صاحب وی از اولاد قدیم
 منصب داران شاهی بود نواح زینت باری مکانات بزرگان وی واقع
 بعد تجرید سفر حرمین الشریفین زاد هم الله سبحانه تعالی شرفا
 و تعظیما ورزید هفت سال بعد معاودت کرد - اقارب و آشنا
 [ص ۳۲] توقع زندگانی منقطع کرده بودند نه آمد وی کمال
 خوشنود شدند بیان طراز گردید که دو سال در حرم به خدمت رسید
 فصیح الله جل عظمته ماسم و دو سال در حضور نصیب شاه
 سندهی از امر جا بوید حصول نعمت از دیار دهند شنیدم ناچار
 خیال عود بخاطر آوردم - حاجی ممدوح باعث همسایگی با شاه عبدالعظیم
 از میرزای صاحب خلف الصدوق شان موافقت و اتحاد داشت و معاودت
 یارحان رنگین اثر نزد میرزای ممدوح می رفت ازین که جمع
 برادران خندنی صوفی در ارادت شاه آبادانی در آمده بودند خان
 رنگین تعریف ایشان و ذکر حیر شان به حاجی الحرمی کردند وی
 در ملازم و ردت صادی رسید قبل زین مسافرت اشرف از روی
 لرام با شاه رحیم بخش و میرزای صاحب که هر دو از مریدان
 و منظوران جناب حضرت مولانا بودند بحضور فخرالعمر می رفت
 آنجناب مدام بعد سلام خیریت سزاح هر دو صاحبان می پرسیدند و
 از وی نام روزی چنان رو داد که از توابع استفسار طمع وی گرانی
 گرفت بی نامی بر زبان رفت شاه رحیم بخش و میرزای صاحب که
 شکس و حسین اند مدام یاد می مانند و بنده که اندکی ضعیف شده

قصر عارفان

شده دوام فراموش می شود حضرت مولانا گفت که جای رنج نباشد
اوشان نسبت بما دارند و مناسبت شما با ما نبود ازین حرم ن کواری
سفر بعید کرده بودند حضراتی که درین سفر ملاقی شدند همگذا
باز بهند عاید گردانیدند در خدمت صوفی صاحب رسیده تشفی کامل
گردیده هشت سال در صحبت ماند و صاحب منزلت عظیم شد - یکی
ازن شاه مراد بخش و پسر وی شیخ حبیب الله جیشانه اوستاد
صوفی صاحب درکار کاغذ سازی بود محنت بسیار کرده بر منزل رفیع
رسید - برادر وی عزیز الله جل شانه نیز مردی عابد و مرتضی بود
کثر می فرمودند که مراد بخش ارشاد از حضرت زکریا می آرد -
یکی ازان نواب احمد علی خان نبیره محمدالدولت عبدالاحد خان بهادر
«پب وزیر وی اوایل در ندمای شاهزاده عالی بیار میرزا محمد سلیمان
سکوه بهادر ملازم بود آخرکار از صوفی صاحب احزاب و حلا
ت و در ديار شرق خصوص فیض آباد نوبت آمد نواب احمد
آن اطراف اکثر مرید وی شدند وی را نعمت از [ص ۳۳] حضرت
قطب الابدال شیخ عبدالحق ردولی هم رسید - در ایام عرس صاحب
سجاده آنجناب چادری که بالای مزار قبرش بود بدوش نواب ...
بشارت آن از حضور صاحب قبر بهر دو گزیده و دهنده رو داد -
یکی ازان صاحب عالم میرزا حاجی بهادر یکی ازن ... به خدمت
دقائ کجراتی که دران دیار از شهر عارفان گردید و بسی از بزر
مشریان آن نواحی روی نیاز بدرگاه وی آوردند یکی ازان شاه احسان
علی پنجابی وی اوایل از جانب ملتان وارد حضور مرشد بوده دو
سال بحصول مدعا پرداخت و آخر حال مدت یکسال ملازم آستان
ماند نصیب کافی از جناب رسول مقبول و پیران طریقت داشت در
باب عالی همتی و خدا ترسی و مردانگی و فرزانیگی وی اکثر صوفی

ممدوح با صوفی ثانی ذکر کردی حاکم نام از سردار زادگان پنجاب
 باشاه ممدوح طالب حق آمد بعد بیعت تفویض شاه مذکور کردند
 که زیر تعلیم شما باشد و بوی ایما رقت که ایشان را بجای ما
 شمارند - در ایام بیماری بحصول رخصت راهی گنگا پار شدند شجره
 خلافت و دستار مرحمت شد قریب سی اشخاص از شرقا و نجبا و
 بر زادگان امروهمی بردست وی تائب شدند - بعضی ازان خاص طالب
 خدا بودند شاه کو از مریدان وی بعد وفات صوفی صاحب در دهلی
 آمد - صوفی ثانی وی را زنده دل یافت و شجره نشستی مع رومال
 کبودی بجای خلعت که وقت وفات بر و مرشد غیر حاضر بود
 برای شاه احسان علی هم دست وی ارسال داشت مسموع گردیده زبانی
 بعضی از معتمدان که یکی از مجازان شاه مصدر الوصف شاه عبدالعالم
 د دور رقی بود بزرگی با عز و جاه مصدر خوارقات و تصرفات
 عالی مردم بسار بردست وی تائب شدند از شرقین و جنوبیان و
 بعضی ازین پیران بودند اعجاز مسیحایی حق پرست شدند یکی ازان
 به فتح محمد دسندی یکی ازان چودهری علام رسول مصرم مندوی
 دعد و بد انسان چودهری، علی محمد و برادر شان شیخ اراهم مرید
 فخر صاحب بودند و حسب اجازت فخر صاحب نزد صوفی حی عمر
 گذر شدند یکی ازان حافظ سکندر که سکری در حالت وجد سوزی در
 دست وی خلافت وی بی خبر ماند یکی محمد پناه معمار که بقول
 مرید ارشاد از روح حضرت قطب الاقطاب می آورد - یکی کلو جندری
 که حالت سکر غالب داشت - روزی سر خود بر جندر نهاد یکی
 عبدالرسول خان [ص ۳۰۰] یکی میرزا پهلوی پسر ساقی خان یکی میر
 عزیز خان یکی عروض دل بیگ خان الغرض از صوفی صاحب اکثر
 اشخاص فیضیاب دین و دولت شدند و اکثر مشرف بخلافت و

اجازت الاصلی تبرکت و نعمت که از حضرت سید بجناب صوفی
رسید یک دو سال قبل بر آستان سید در حالت خاص بصوفی صاحب
مانی علی الاعلان مرحمت گردید و از ایشان بصوفی احمد پیر خان -

منزل هجدهم در ذکر خاندان سید محمد ابراهیم

ایرجی وی مجاز از سید بهاءالدین انصاری مندوی

و از سید احمد حو شافعی وی از سید حسن وی از سید
موسی وی از سید علی وی از سید ابوصبر محی الدین وی از سید
او صبح وی از سید عبدالرزاق وی از محبوب سبحانی حضرت سید
عبدنادر جلالی و از سید ابراهیم فراوان فیض و اودت ابراهیم
پدیرفت شعره حضراتی که بواسطت شیخ بهکری و قاضی حب و شاه
جمال و نیای اودهی در خاندان کبیری و له آمد و ما رهبر و رشک
بار و گشت در آن مع حالات ضروری آل حضرات در منزل سید
ب حاشا اسرار و ضرر گشت حاجت امانه ندارد و بعضی مستجاب
خاندان شاه عبدالعزیز شکر بر تعمی خود اندر خانواده و داری از
وی سید سید ابراهیم درست دارند و در اصابت می رسد -

منزل نوزدهم در ذکر خاندان شیخ علی بن شاه

حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان

القاب وی چشتی و متقی و قادری و مدینی و شاذلی آبی
کرام وی از جونپور آمد دلاب شریف وی در شهر دارالسرور
برهانپور در صفر سالی وی را شاه حسام الدین بحضور شاه باجن
چشتی برده مرید گردانید هرگز شعور به رسید چندی بسلاطین
مندوی مشغول ماند آخر کای ترک داد شیخ عبدالملک بن شاه
باجن ممدوح ارادت آورده خلعت خلاوت خواجگان چشتی مودودی

پوشید - زان بعد بخدمت شیخ حسام الدین متقی ملتانی رسید توصل
 شاه عبدالحکیم با پدر عالی قدر خود بود شاه باجن وی را با شیخ
 عزیز الله جلشانه متوکل احمد آبادی و حسب نصریعی که در باب
 حضرات چشت بشجره سهروردی زیر وصل شیخ محمود چشتی گذشت
 منتهی می شود - بلا وساطت حضرت همدالولی به حضرت [ص ۳۵]
 خواجه مودود چشتی و شیخ حسام الدین متقی در ملتان درویشی
 بود عالم و عابد و زاهد و پارسا و بی ریا و محتاط از اولیای خدا
 در اراضی خراجی زراعت کردی و با کل حلال بسر بردی ، وی را
 پسری بود شیخ بابزید بصفه ورع و تقوی و حید الغرض شیخ علی
 بن حسام الدین برهانیپوری چند سال در صحبت شیخ حسام الدین
 متقی مدتی مدتی در سفر مضای و عین العلم تحقیق کرد بعده راهی حرمین
 سرشن در آمد شیخ ابوالحسن بکری ده بالاجماع از اولیای زمان
 خود بود و صحبت داشت و از شیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی خروت
 خلافت حاصل کرد و شاذلی و مدینی حاصل ساخت و در تصانیف
 و تالیفات و کتب و روایات حدیث و کتب جمع اشتغال ورزید
 مجموع آن زبده ربک صد خواهد بود جامع صغیر و کتاب جمع الجوامع
 سیح جلال الدین سیوطی را که مشتمل بر استجماع احادیث نبوی از روی
 ترتیب حروف تهجی باشد تبویب کرد بر ابواب اتمی از تصرفات عجیب و
 بار دیگر آن را در انتخاب آورد - شیخ ابوالحسن بکری می گفت که منت
 سیوطی بر عالمان و منت متقی بر خود آن اغنی سیوطی شیخ ابن
 حجر که اعظم فقهای حرمین و بی نظیر وقت خود بوده و شیخ متقی
 در ابتدا بوی تلمذ کرده هرگاه در بعضی احادیث متفکر گردیدی - از
 شیخ پیاماً پرسیدی که این حدیث را در تبویب جمع الجوامع ذیل
 کرام ناب قایم کرده اند و بقر این و فیاس افتراقی جواب شیخ بر
 معنی و مقصود اصلی آن پی بردی و اکثر خوبستن را تلمیذ حقیقی

شیخ خواندی آخر مرید گردید و لباس خلافت پوشید - علی هذا القیاس
 جمیع شیوخ و اکابر عصر در فضل و کمال وی معترف و در غایت
 تعظیم و تکریم وی متفق بودند در تکمیل مریدان طرزی عجیب
 داشت که طالب حق را بر افعال و اطوار سابق می گذاشت و خود
 مصروف و متصرف احوال دینی وی می گردید تا زمانی که وی را
 لیاقت استدراک بدان می رسید رمی قبل و بعد تحریر کرده شخصی
 امانت داده بودند بعد و در چون کشاده شد تحریر بود که ما
 داشتیم که نزد ما ای احب ما امانتی بود پس آن را من عده نشان
 ادا کردم بهر حق بسوی اهل وی مهم من فهم بشیخ عبدالوهاب
 متقی که یار غار و صاحب نعمت [ص ۳۶] اصلی شیخ متقی مکی
 باشد وقت آخر از حضور شیخ ارشاد یافت که ما قضا بودم و
 سکران ما از لوازم صاحب این منزلت ای درجات رفیع بود دستور
 با ما معتقد باشید و بعد مدتی روح ما در محلی غروب کرد نه
 نسبتی که با ما و شما بود اندرین دنیا فتنه پذیرد و آن
 هم بومید نباید شد از روی همت و جوانمردی تصور ما صورت
 از دست نباید داد به ذکر و دعا و تلاوت
 قرآن نزدیک قبر ما مصروف و مشغول باید ماند - دست مدینه
 در تو پیدا گردد زان پس هر جا خواهی باشی و دو ماه پس
 رحلت دو جماعت جنات بر وی ظاهر می شدند - یکی بطریق اعتقاد
 یکی بطریق انکار و فساد و شیخ را جانب ایشان بکنواسست شهرت
 و رجوع بشیخ عبدالوهاب متقی انتقال شیخ در جمادی الاول سال
 نهصد و هشتاد و پنج ولادت در هشت صد و هشتاد و پنج و از
 غریب کرامت وی آن که بر رسم حرم بعد چهارده سال بصورت
 وقت سید احمد پسر برادر زاده شیخ قبر وی را کشادند جسد

شریف همان طور موجود بود حال آنکه حسب خواص اراضی حرم بعد چند ماه اثری از استخوان هم باقی نمی ماند - ازین رو مرده را در قبور یکی از شهر عارفان می دارند یک سال پیش از وفات ایشان در سال نهصد و هفتاد و چار آوازه رحلت شیخ در اطراف منتشر شده بود فوج صالحان و اکابر بغافه وی می آمدند و بصحت و عافیت دیده تعجب می کردند وی می گفت که مثل این فقیر مثل شخصی باشد که شربت محبت چشیده و بر حالات ما بعد واقف شده از خدای کریم درخواست که باز وی را در دنیا فریسد مستجاب الدعوات بود بار آمد شیخ در همان ایام بر منزلت فطرب وقت مرحمت و خلعت فاخره که برای انتصاب مطرز بطراز مخصوص ارزانی می شود پذیرفت - خلائق بسیار از وی فیضیاب علوم - حرمت و طریقت و مقاصد عزت و حرمت دنیوی و دینی گردیدند خصوص شیخ عبدالوهاب صاحب - جاده که مقتدای جمع صوفیان شام حرم شد و در تمام صفات فقر و درویشی و مدرس و تعلم بکتابی وقت بود بر قدم شیخ [ص ۳۷] ابوالعباس مریمی که از اعظم بلامده و اکرم حنفی حضرت شیخ ابوالحسن علی الشاذلی صاحب خانواده شاذلی باشد - دعای حزب البحر بوی مسبوب از مناقب و مناصب وی دفتر دفتر مکتوب - بعضی شیخ شاذلی را بر حضرت سید عبدالقادر حیلانی ترجیح دهند از احوال مر دو حضرات که روزی از غوث الاعظم سوال کردند از مرشد حق پرسب جواب داد که در ایام ماضی شیخ ما شیخ حمادالدباس بود اکنون فیضیاب هشتم از بحرین یکی بحر نبوت مصطفوی یکی بحر نبوت مرتضوی و چون از شیخ الوقت ابوالحسن علی شاذلی درین باب پرسیدند وی گفت که در ایام ماضی شیخ ما عبدالسلام بود - حالا از ده مواقع متمتع هشتم پنج ازان سماوی و پنج

از آن اراضی الا استنباط ترجیح صرف از چنان اقوال
هر دو حضرات در میزان انصاف نسجند علاوه برین بحر ذیوب
بحر فتوت محیط جمیع موجودات باشد - شیخ عبدالوهاب در مندوتولد
یافت - شیخ ولی الله جل شانہ والد ایشان از کبرای آن دیار بود
از بعض حوادث در برهان پور اقامت ورزید - مادر و پدر ایام
صغر عمر شیخ رحلت کردند - وی در طلب حق تفرید و تجربه
گرید در اطراف گجرات و جزایر سیلان و سراندیب و نواح بحر
جنوبی سیاحت کرده بر مرکب بحری وارد حرم شد شیخ علی منقی
باستماع خبر آمد وی از روی تعارف خاندانی که با پدرش داشت در
منزل ایشان تشریف آورده بوادید حسن خط و کتابت وی و لطف
ذاتی و صفاتی خواست که در صحبت خود آرد الا وی بعضی
استغنائی مزاجی و مسافران و مجردان و نوجوانان و درویشان ری
باشد در مجلس اول اجابت دعوت شیخ نکرد عمر آن بستان
نرسیده و هوز منجی نگردیده بود - آخر بدریاست فصل و
کمالات شیخ در مصاحبت وی در آمد خط نستعلیق خوب می نوشت -
شیخ ایما کرد که خط نسخ درست سازد از مشقت چند روزه
مدوح نیز زیبا و خوشنما گردید - تألیفات شیخ بسیار کتب فرمود -
کتابی بود مشتمل بر دوازده هزار بیت در دوازده شب تمام کرد -
قریب چهارده سال در خدمت حضرت شیخ مجرد بود - بعد از آن
شیخ تزوج کرد - بعمر زیاده از چل سال یکبار بعد شیخ در گجرات
آمدند و همانسال مراجعت کردند تا حج آن سال قوت شده
[ص ۳۸] خلائق فراوان در این دیار نیز از وی بهره اندوز
شدند -

منزل بستم در خاندان شاه محمد حسن خیالی و
شاه عبدالرزاق جهنجهانوی و شاه عبدالملک پانی
پتی و شاه عبدالعزیز شکر بار

ازین که ذکر این حضرات در منزل دوازدهم باب حضرات
جشت اهل بهشت ذیل خلفای مخدوم اخی سراج بتکلی گذشت برآن
اکتفا رفت .

منزل بست و یکم در خاندان شاه عبدالصمد
خدای نهای گجراتی

وی فضی یافت از شاه هدایت الله جل شانہ وی از شاه
حسین وی از شاه امان الله جل شانہ وی از شاه ابراهیم بکری
وی از شاه ابراهیم سمانی وی از شاه فرید وی از شاه جلال وی
از سید شاه محمود وی از شاه بهاءالدین وی از شاه ابوالعباس وی
از شاه حسن وی از شاه موسی وی از سید امیر علی همدانی وی از
سید احمد وی از سید محمود وی از سید ابی صالح وی از حضرت
عبدالرزاق خلف غوث العصر جیلانی از شاه عبدالصمد خدانما
هر چند فیضان فراوان در دیار گجرات برپا الا صاحب اصلی
انعامات وی در طریقت معنوی حضرت شاه عبدالرزاق بانسوی شد
ذکر خیرش با بعضی مریدان در خانواده وی مضموم باب اول این
قصر ترقیم پذیرفت . شاه مجد رمضان بهاولی و حاجی الحرمین شاه مجد
عبدالرحمان لکهنوی ازین خاندان بودند . صاحب فروغ عظیم و
توسل شان بدین طرز شاه غلام علی صاحب فرزند و مرید شاه
غلام دوست مجد خلف الصمد حضرت شاه عبدالرزاق و جناب مولوی

عبدالرحمان ممدوح در خانواده حضرات چشت هم اجازت صادق دارد . یکی از شاه مجد عظیم قادری دهلوی وی از حضرت مولانا فخر دولت و دین چشتی نظامی و در خاندان سیادت قادری از آبای کرام خود یکی از شاه نورالهدی منگلوری وی از شاه مجد سلیم منگلوری وی از شاه مجد یوسف رام پوری وی از شیخ مجد دهلوی صابری چشتی که ذکر خبر وی ذیل خلفای شیخ ابو سعید گنگوهی در منزل هفتم باب حضرات چشت زیر توضیح صحبت یابان شیخ ابراهیم رام پوری اندرین کتاب تحریر و تراجم یاب و از ذکر حضرت فخرالعصر تمامی تالیف مذکور مملوحاجت اعاده و تصریح ندارد .

[ص ۳۹] منزل بست و دوم در خاندان مخدوم

جهانیان بخاری

هر چند که مذکور سلاسل وی در باب اول گذشت و هم حال خلفای خاندان وی در باب چشت مصرح گشت در چندین منزل و اذکار الا بعض مطالب ضروری اینجا نیز می زبید . پیوند حضرت سید جعفر مرتضی آخرین اجداد مخدوم به حضرت امام و هم ابو الحسن علی بن مجد معروف نقی و عسکری است و مخدوم ممدوح را فضیلت از جد امجد بالاتوسل سید احمد کبیر الحق والدین پدر عالی قدر خود قرار دادن در نعمت ظاهری خالی از ضعف نباشد بل صحنی ندارد نیز این چنانست ارادت سید جلال الدین بخاری جد ایشان به حضرت شاه رکن عالم ملتانی از روی پی روی کتب معتد چند تحقیق می یابد که سید جلال کلان مرید مخدوم زکریا و سید جلال

خورد مرید شاه رکن عالم بهر حال مخدوم جهانیان را چند نسبت در خانواده قادری حاصل ، یکی بوساطت شیخ علی مجذوب قادری یکی بوساطت امام یاقعی و این هر دو از متسببان خاندان قادری اند یکی از نجم الدین اصفهانی یکی از حاجی الحرمین مطری این هر دو میر سند به حضرت شهاب سهروردی که وی هم دولت از حضور دربار قادری دارد هم از عم خود ضیاءالدین ابو انجیب سهروردی فایض نعمت قادری مجاز یکی بوساطت پدر و جد خود از مخدوم زکریای ملتانی صاحب حضرت شیخ سهروردی یکی بوساطت شاه رکن عالم و شاه عارف با مخدوم مدوح یکی از عبید غنی تا قطب الدهر خیلی سوای توسل این حضرات یکی از سید حمیدالدین سمرقندی تا شیخ ولی برائن فردوسی که هم بعد از آن بوساطت عم بزرگوار حضرت شهاب به حضرت غوث الوقت می پیوندند و شیخ احمد صاحب نعمت ابی اسعدی معری شرقیاب دولت باطنی از روح حضرت سید عبدالقادر نیز توسل شامری درین خانواده با مخدوم جهانیان دارد .

منزل بست و سوم در خاندان مولانا محدث محقق

شیخ عبدالحق دهلوی متخلص حقی

از بزرگان وی آغا محمد بخاری با جمعی از انراک دگر برو به قرابت و یگانگت در سلطنت علاءالدین خلجی وارد هند کردند و بعزت و حرمت ممتاز ماند . آخر عمر باعث مصایب محلات چندین فرزندان لایق در خانقاه شیخ صلاح الدین فیل سفید سهروردی اعتکاف ورزید در سال هفت صد و چهل هجری ازین جهان خرامید منبره او پس پشت عیدگاه شمسی التمشی واقع فرزند وی ملک معزالدین بود که بعد پدر [ص. ۴۷] باقیماند از وی ملک موسی

که بعد زوال آفتاب عمر و دولت فیروزی باز بولایت ماوراءالنهر رفت و در رکاب ظفر انتساب صاحبقرانی سکندر ثانی باز در دهلی آمد وی را فرزندان چند بوجود آمدند - یکی ازان شیخ فیروز که هدایت از ذات وی در فنون علوم و لطافت طبع و عشق و محبت و سایر صفات حمیده اندرین خاندان صورت بست -

حکایت : آمد سلطان حسین شرقی بر سر بهاول لودی منظوم کرده در هشت صد و شصت بدیوار بهریج شهید شد . بعد وی شیخ سعداته در سایر اوصاف وارث پدر بزرگوار شد و بامصباح عاشقین شیخ محمد منکن ملاوه که ذکر وی در خدای حضرت سید محمد کیسودراز گذشت ارباب آورده قبولی خاص یافت - شیخ دروآته جلشده متخلص مشایخ اذهر اولاد او نیز مرید شیخ مدوح بود شیخ سیدآته جن عنده فرزندان شیخ سعداته جن قدره بهمر صغیر بود که پس بهصد و بیست و هشت پدر علی قدر از دنیا رحلت فرمود پس از شعور و اکتساب فصایل از پیشگاه مولانا عبدالملک معروف شیخ امان پانی پتی فیض باطنی اندوخت مولانا وی را خلف الرشید مسمی خواند - در توحید و تصوف رسایل دارد هم مثنویات آبدار و دیوان اشعار سینی تخصص می کرد از ویست :

سینی بهخوبش نسبت هستی گمان تست
ای وای بر کسی که بماند درین گن

وی را با روح پر فتوح حضرت غوث الاعظم مناسبتی تمام بود بسال نهصد و نود ازین عالم رحلت فرمود -

منزل بیست و چهارم در خاص ذکر مولانا محدث مغفور

حق تعالی وی را قدوه محدثین و عمده وقت خود گردانید - احادیث نبوی را در فارسی مبسوط و مربوط نوشت و در هر فنون دینی تالیفات و تصانیف رابع و شهر و کارآمد فضلا و نفع رسان خواص و عوام خلایق دارد - مجموعات وی را حدی و شماری نباشد بحضرات اهل نبوت رسوخی و بجانب افضل کاینات وثوق و در حضور سید عبدالقادر جیلانی ارادت و خصوصیتی و باحضرات کرام صوفیان اعتقادی و مناسبتی کای دارد مدتی در حرم ماند و از اکابر شریعت و طریقت عرب و عجم که مقتدا و مرجع فضلا و صلاحی اکناف و اطراف بودند صحبت داشت و بریاضات و مجاهدات آخر کار وی ترقی پذیرفت و منزلت عالی گرفت - وی جامع باشد در شریعت و طریقت و احادی را بر احوال [ص ۴۱] و احوال وی حجتی و اعترافی نبود - چون آزادان فارغ البال زندگانی میکرد اختلاط و مصاحبت باخلایق وی را مانع از یاد حق نمی شد درین باب خود گوید ، بیت :

صد شکر که با هیچ کسم کاری نیست

وز من بدل هیچ کس آزاری نیست

هر چند از چندین سلاسل ربط داشت یکی از شاه عهد ملانوی بوساطت شیخ رزق الله جل شانہ مشتاق عم بزرگوار و جد اجد خود که هر دو مریدان مجاز شیخ بودند - وفات مشتاق که در کلام و رسایل هندی راجن تخلص می کرد بسال نهصد و هشتاد و نو بود - حضرت محدث تاریخ وی آنچنان منظوم کرده اند رباعی :

مخدومی عارف زمان مشتاق
وی گفت بوقت نقل مشتاق حتم
حقى چو بتاریخ وفاتش نگرست
نوک قلمش همان سخن کرد رقم

یکی از مولانا محمد امان هانی هتی بوساطت پدر عالی قدر یکی
از حضرت خواجه باقی نقشبندی دهلوی یکی از شیخ عبدالوهاب
مکی مندوی صاحب نعمت شیخ علی متقی مندوی یکی چشتی قدری
شاذلی مدینی الا ارادت قوی و مناسبت بصحت وی با حضرت
جمال الدین ابوالحسن موسی سجاده آرای بخادیم اوج اولاد حضرت
غوث الدهر در هزار و پنجاه و دو مولانا محدث بریاض جنت رفت
شیخ نورالحق مشرق صاحب زبدة التواریخ هند فرزندی وی عمارات
عالی بر قبر وی برپا ساخت. جانب شمال حوض شمسی اکثر اولاد
او که بصلاح و تقوی اند همانجا آمده - زیارت قبر وی حاجت
روای خلائق برکت فراوان رب قدیر در اولاد وی نصیب
گردانید در فصاحت سونی بت و بلول و ریوازی و دهلی سکونت
دارند و اکثر صالح و نکو کار و ذی استعداد جانب نظم شعر
نیز با وصف چنان فضایل حضرت مولانا را رغبت خاطر ، هر چند
کتابی منظوم در نظر نیامد الا اشعار و رباعیات دل آویز و فصایه
حمد و نعت و غزلیات و تواریخ بدیع دیده شده در ذکر صاحبان
فرماید ، نظم :

چو من بغیر کنم یاد رفتگان شاید
امید هست مرا هم بغیر یاد کنند
چو شاد میکنم ارواح دیگران شاید
کسان رسند و مرا نیز روح شاد کنند

ولد

هنوز از دم هستی اثر نبود مرا
 که جذب عشق تو از خویش می رهود مرا
 [ص ۴۲] حتی بیان شوق به پایان نمی رسد
 کوتاه ساز قصد دور و دراز را
 رنگ حناست بر کف پای مبارکت
 با خون هاشقانست که پایمال کردی
 در نعت فرماید :

خوان او را خدا وز بهر امر شرع حفظ دین
 دگر هر وصف کش میخواستی اندر مدحش انشا کن
 محب آل و اصحاب تو ام کار من حیران
 بلطف خویش هم امروز هم در روز فردا کن
 بیا حتی مده تصدیع خدام جنابش را
 که احوال تو معلوم است اظهارش مکن یا کن
 بهست باش راضی دم مزن الا بشکر حق
 سکونت ورز و تسکین دل خود از قسمنا کن
 تدبیر گو ولی چون نیست القاهش ز تو ممکن
 باین یک بیت مدحش را علی الا جمال الفاکن

منزل بهست و پنجم در تصریح اسمای قادری
 که شاه فطام الدین فاضل دهلی بوسایل آن مردم
 را دست بیعت می کرد منقول از شجره خاندانش
 تا جناب رسول مقبول!

سید شاه نظام الدین احمد قادری مجدد و سید احمد قادری و
 سید شاه پیر قادری و سید محی الدین قادری و سید شیر محمد قادری
 و سید شیخ الهداد قادری و سید داؤد قادری و سید محمود ابوالحی
 قادری و سید شرف الدین قادری و سید تاج الدین ابوالفضل قادری
 و سید عبدالرزاق قادری و سید زین العابدین قادری و سید جمال الدین
 قادری و سید ابوالمحفوظ قادری و سید سیف الدین عبدالوهاب قادری
 و شیخ الکامل امام الحق محبوب رب العالمین ابو محمد حضرت سید
 عبدالقادر جیلانی الحسنى و الحسینی و شیخ ابو سعید مبارک ابن
 علی المخزومی و شیخ ابوالحسن محمد یوسف الهگاری القریشی و
 شیخ ابوالفرخ طرطوسی و شیخ ابوالفضل عبدالواحد ابن عبدالعزیز
 التمیمی و شیخ ابو بکر عبدالله سبعمانه شبلی و شیخ ابوالقاسم جنید
 بغدادی و فردالوقت ابوالمکرم سری ان معلى السطی و امام
 السالکین شیخ العارون لسان الحق ابوالمحفوظ ابن علی الکرخی و
 امیرالمعصومین حضرت سید برحق علی موسی رضا خلف الصدوق
 شاه نظام الدین قادری نواب محمد میر خان مغفور بود فرزند ابشار
 سید غلام محی الدین خانصاحب باشد که حالا درین انقلاب بعد از
 سفر دور دراز معاود حضرت دهلی گردیده در ملک و ریاست
 بهرت پور بر جاگیر [ص ۳۳] آبای خود قناعت کرین شده - این
 حضرات از دودمان عالی اولاد حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب
 سبعمانی و زبیرگان حضرت عارف ربانی خواجه محمد باقی
 بحق قانی اند -

منزل بست و ششم در خاندان سید عبد الجلیل

عرف سید معصوم بغدادی

وی از اولاد حضرت قطب العصر جیلان و باهتمام کار و بار

تولیت خانقاه و نعمت آبادی فیضرسان بود نسبت وی بدین توسلات
 به حضرت سید عبدالقادر منتهی می شود - سید معصوم ابن سید محمود
 ابن سید درویش ابن سید نورالدین ابن سید حسام الدین ابن سید
 نورالدین ابن سید ولی الدین ابن سید شرف الدین ابن سید شمس الدین
 ابن سید محمد ضحاک ابن سید عبدالعزیز خلف حضرت غوث الاعظم سید
 معصوم مدوح را چندین فرزندان بودند همگنان صاحب منزلت و
 نعمت خاندانی - ازان سید محمد عبدالله جلشانه و سید محمد اسماعیل و سید
 محمد مصطفی وارد هند شدند که برادران مجردمانند سید محمد اسماعیل
 در دیار سهارنپور قاهر و ورزید و مدنی دراز نزد سلطان تپو خلف
 حیدر نایک بسر برد آخر در دهلی آمد و اینجا سکونت گزید بعد
 و وفات در خانقاه دانا شاه قریب سبزی مدوی مدفون گردید - سید میر
 محمدی خلف وی بود از وی حافظ - سید عبد العزیز که جوان صالح
 و پارسا ارادت جد سید شاه حکیم نورالدین جعفری اکبر آبادی
 صاحب نعمت خاندان خود می دارد - سید مصطفی نیز در دهلی
 وفات یافت قبر وی در آستان حرم نبوی باقی ماند - سید عبدالله
 جل عظمته وی بحضور خود مولوی امجد علی صاحب را تعلیم
 کردی و فرمودی که حضرت جد امجد م قدس سره العزیز ما را
 صرف برای شما راهی هندوستان گردانید آخر نوبت بجای رسانید که
 مولوی مدوح الصدر را نسبت خاص با حضرت سید عبدالقادر جیلانی
 حاصل آمد و صاحب ارشاد شد خلافت و سجاده وی به حکیم سید
 شاه نورالدین موصوف رسید و خلائق فراوان بر دست وی تائب
 گردید - سید عبدالله سحنه در مصطفی آباد رام پور آرام گاه دارد و
 حکیم در آگره خلافت وی از خلفا و برادران قدیم -

منزل بست و هفتم در ذکر خاندان شاه نور قادری و سادات نهر والی

شجرات که بوسایل حضرت شهابالدین شیخ الشیوخ سهروردی
[ص ۴۴] به حضرت غوث الاعظم و هم به حضرت ابونجیب سهرورد
تواند رسید در منزل نهم حضرات چشت باب سوم قصر ذکر شده
بدرالدین و نیز قبل از آن بضمن سعیدیان تحریر پذیرفت -

منزل بست و هشتم در ذکر خاندان شاه عبدالله جل شانہ شطاری قادری آسوده دیار مندو اندرون حصار

ذکرش در خانواده شطاری گذشت وی از اولاد عمده مهاجرین
و انصار نایب رسول و رفیق غار صاحب ایمان و تصدیق حضرت
ابی بکر صدیق در وسایل شطاری نسب خود تا بجانب شیخ الشیوخ
شهاب سهرورد رسانیده از خاندان فردوسی نیز خلافت دارد - اندر
خاندان قادری توسل وی تا به حضرت سید عبدالرزاق استعکم پذیر
سلامت وی بود هم بوسایل اخلاف و هم خلفی نامدار درین
دیار جاری صاحب معاملات خانوادگان دیگر هم در طریق شطاری و
قادری و فردوسی و طیفوری از وی بچار شده در شجرات قادری
وسایل وی دیده ام که بعد حضرت معروف کرخی نام داود طائی و
حزیم عجمی و ابو سعید حسن البصری می نگارند -

نام و ذکر بعضی از مریدان

و مستفیضان خاندان وی توضیحاً در اینجا اندراج می یابد یکی از
شاه داؤد سرهر پوری از مریدان خاندان قلندری خضری بود بر
وقت تشریف بری شیخ شطار دران دیار بر در دولت حاضر آمد

دربانی که بر دروازه صاحب بود تعرض کرده وی بزود درون رفت خادم شیخ که بر این حال واقف بود گفت که هیچ بی ادب بخدا نرسیده - وی در جواب گفت که هیچ با ادب بخدا نرسیده شیخ شرح این حکایت پرسید ، وی عرض داشت که اگر دربان را نمی زدم کی بملازمت مشرف می شدم و بمخدا می رسیدم - شیخ خوش حال شد و چنان راست گفتاری از وی پسندید و ملتفت درستی احوال وی گردید - یکی ازان شاه نور قصار بود روزی بکار خود مشغولی داشت شاه داؤد بر سر وقت او گذر ساخت و گفت تاکی چوب را بر چوب زنی - وی به اشارت شیخ ازان کار بر آمد و ریاضت گرفت و از کاملان وقت گردید - یکی ازان شاه پیرک انبالوی وی در ابتدا سوداگری اسپان می کرد مرید شیخ یوسف قتال دهلوی بود که مرید قاضی جلال الدین لاهوری صهر [۹] خود که نعمت یاب از شیخ جلال الدین درویشی [ص ۴۴] صاحب ودیعت باشد و قریب هفت بل بعد تعلق محاذی موضع و مسجد کهریزی مقبره دارد - روزی بعد وفات شیخ یوسف در دهلوی آمد و در خانقاه وی ذاکر ماند دهد که شیخ می فرماید ما برا تفویض ابراهیم خلیل ساختیم و صورت بزرگواری می نماید که وی را بخوبی شناختم لاجرم در طلب وی برآمد چون بسر هر پور گذر کرد شیخ انور را در جای دید که با ملبوسات فاخر جا دارد با خود گفت که شیخان هندوستان عجب رزاق می باشند وی باشراف حدیث نبوی من امتی اربعون رجلاً علی قلب ابراهیم بحکم لایزال و اشارت بر بشارت پیر تو منم وی نیز بفور شناخت و حاضر ماند و دست بیعت داد بعد چندی مجاز شد و رخصت قندهار یافت عالمی بود

منکر سماع و حالت مشایخ - روزی بقصد احتساب بر شیخ رفت شیخ دوبار گفت در گرفت در گرفت مجرد آن آتشی عالم سوز در تمامی شهر منتشر شد و حالت عجیب از بیهوشی و خود رفتگی بر وی پدید آمد و اعتقاد آورده مرید شد - شخصی از خویشان شیخ حسین سهرندی در وساوس شیطانی ابتلا داشت نزد شیخ آوردند بیک نگاه و پرا محفوظ گردانید - شیخ در انبالا تا زمان اکبر پادشاه زنده بود تصرفات نمایان از وی صورت می گرفت - یکی ازان شیخ ابراهیم چشتی درین خانواده فیض از شیخ شطار دارد از شیخ ابراهیم فیض برداشت شیخ احمد جعفر چشتی از وی شیخ علی چشتی از وی شیخ عبدالغفار چشتی از وی شیخ محمود چشتی - یکی ازان شیخ عبدالرؤف شطاری یکی ازان شیخ عبدالوهاب شطاری یکی ازان شیخ بدهن شطاری که در وقت سلطان سکندر کوس مشیخت می نواخت یکی ازان شیخ یوسف چرباکوتی یکی ازان شیخ حاجی ظهیر یکی زان شاه قاذن یکی ازان شاه ابوالفتح وی خف شاه قاذن بسود یکی ازان شیخ حاجی حمید وی در وقت خود عالی وقار بود رجوع خلائق دبار جنوب اکثر بوی شد شیخ محمد مخاطب بغوث گوالیری با شیخ بهلول و غیره هشت بردران مرید وی گردید و مدتی در حصار کالجری ریاضت بی حد کشید و دعوت اسمای جلالی و جمالی بعمل آورد کاروبار وی بالا گرفت [ص ۴۶] و همایون پادشاه معتقد شد بوادید بعض رسایل وی علمای کجرات بر وی انکار آورده و محضر کرده بودند - چندین سال از شاه محمد بغوث قایم و سند اعمال و عزایم از مفریان که درین خصوص دست مو-وی دارند بوی منسوب، وفات در نهمد و شصت و هفت مقبره وی در گوالیار - دوم آنجا عاملی متصرف کامل در لباسی غیر آشنا می باشد یکی سید

نظام الدین فردوسی شطاری یکی از ان شیخ بختی شطاری قادری متوفی در مایت یازدهم یکی از ان سید بهاءالدین انصاری مندوی متذکره منزل هجدهم این باب و منزل نهم باب چشت جامع ذخیره شطاری -

منزل پست و نهم در خاندان شاه عبدالرحیم قادری دهلوی

وی از اولاد حضرت سید عبدالقادر جیلانی و صاحب نعمات خاندانی بود - در مایت دوازدهم در شاهجهان آباد فروغ یافت در مایت یازدهم با فرزند صغیر سید شاه سیف الرحمان بعمر پنج سال از بغداد در هند رونهاد اینجا رسیده توطن و تاهل ورزیده شاه اسرار الله جیشانه فرزند ثنی اینجا ولادت یافت عماید وقت از امرا و صاحبان در شایت تعظم و توقیر شاه عبدالرحیم می کوشیدند و بوادید حالات و تصرفات وی معتقد و منقاد می گردیدند - هر دو فرزندان نامدار چون پدر بزرگوار عالی منزلت و با نعمت خاندانی بودند بعد انتقال والد ماجد هر یکی بر سجاده بزرگان جاکرفت و رسم ارشاد جاری ساخت شاه سیف الرحمان را چند اخلاف بودند یکی از ان سید شاه علی سجاد معروف میر حاجی یکی از ان سید عبادالله جیشانه یکی از ان سید عبادالله جل عظمته - سید شاه قمرالدین فرزند سید شاه علی سجاد بود بر طریق بزرگان در ریاضات و عبادات شاغل و هر قدم صبر و قناعت در منزل ورغ و تقوی واصل طبع سلیم و زهد مستقیم داشت بعد انقلاب جیانب فریید آباد تشریف برد همانجا بعلم بقا پرداخت و از اخلاف هر دو برادران باقی میر حاجی مغفور - یکی مولانا سید محمد بود که بفضایل و کمالات علمی و عملی

یکتای روزگر و از نوادر عصر و دیار بود از عماید تلامده مولانا
 محمد رشید الدین مرحوم و فیض صحبت یابان حضرت مولانا حافظ شاه
 عبدالعزیز [ص ۴۷] محدث و شاه رفیع الدین و شاه عبدالقادر قدم
 الله سبحانه اسرارهم و اکتساب طریقت از حضور شاه محمد عظیم
 قادری و حافظ میرزا مغل بیگ صاحبان کرده در فنون طب از حکیم محمد
 عزت الله خان مرحوم اجازت یافت از حضور حکام مدنی مدرسی اعظم
 مانند بر نهج علوم از وی رواج پذیرفت و نصیبی از طالبان در
 صحبت و تعلیم وی نوبت فراغ و تکمیل رسانیدند چند روزی گذرد
 که ازین دارفنا بهار بقا خرامید و حوالی حرم نبوت در ظل عاطفت
 آرامید. میر محمود خلف السعید وی در فقر و درویشی و سیاحی
 و رباضت کشتی قدسی را سبب دارد از اولاد پسری و دختری شاه
 محمد اسرار الله سبحانه و دری نیز بعضی حضرات زاهد صفت و راست رفتار
 بودند.

منزل سی ام در خاندان حاجی خالق داد ملتانی
 جد بزرگوار وی حاجی خالق داد اکبر بود

حقیقت شعار و معرفت وقار وی نیز در طریق درویشی شای
 رفیع بهم رسانید بصحبت میراز محمد سنجر بهادر وارد لاهور گردید
 و در ارادت زبده واصلان بارگاه رب قدیر حضرت شیخ شاه میر
 رسید ماذون شد که سیاحت ورزد بزیارات حرمین مکرر سعادت
 اندوخت و در دهلی رسیده بیرون دروازه کابلی قدیم شهر از سید
 عبدالوهاب ابن سید پهلوه اراضی خریده سکونت کرده تخم هدایت
 و ارشاد باطنی در قالب زنده دلان با معنی کاشت و اوقات عزیز

خود صرف بعد از فرايض در تالیف رسایل دین می ساخت صوفیان وقت اکثر در امور طریقت و مسایل حقیقت از وی سایل می شدند خوارق بسیار از وی یادگار اند و چندین از تعلیم یافتگان وی صاحب ارشاد شدند یک شجره وی دهنه ام برای توضیح اسمای توصل تا سید عبدالقادر جیلانی می نگارم سید حاجی خالق داد ملتانی دهلوی شیخ شاه میر لاهوری شیخ خضر ابدال بیابانی سید احمد سید حامد سید مبارک قادری سید محمود قادری سید شاه علی سید مسعود سید جلال الدین مسعود سید عبدالوهاب -

منزل سی و یکم در خاندان شاه محمد اسماعیل قادری حصارى

وی از عارفان مایت دوازدهم بود اندران نواحی فروغ کای یافت در عبادت و ریاضت خطی وافی داشت عجز و انکسار و فقر [ص ۴۸] و ایثار در خمیر وی سرشت کرده بودند در تعظیم حضرات سادات چنان کوشیدی که از خود رفتی، طرز آداب و توقیر و حسن ارادت وی با ذریات نبوت مانند مولانا شیخ امان انصاری بودی اکثر اشخاص خصوص درویشان وی عماید رعایای مواضع و قصبات بر دست وی تائب شدند و فیضان وی چنان شایع دران دیار شد که جمیع ذکور صغیر و کبایر قوم وی خرقات درویشی پوشیدند و ذکر و شغل ورزیدند در خاوت و جلوت زبان بذکر ایزد متان جاری ماندی نعمت بوی از حضرت قطب شهاب الدین صاحب ولایت دسکا رسید از شیخ محمد فاضل مجاز از شیخ محمد باقر وی از شیخ محمد یوسف وی از حاجی الحرمین شاه نعمت الله جل شانہ وی از شاه عیسی زند الله جل عظمتہ وی از شاه محمد عارف وی از شاه محمد لشکر وی از شاه محمد غوث گوالیری

خلف الرشید شاه محمد اسماعیل بعد وی جانشین پدر عالی قدر گردید
موسوم به شاه محمد معزالدين وی نیز احیای رسوم پدری کرد قدم
بر قدم والد ماجد می رفت حالا نیز سجاده ایشان بذات مولوی محمد
رکن الدین فرزند اکبر شاه محمد معزالدين مغفور قایم وی در فضایل
علمی خلف شرف سلف بزرگان خود باشد - اندرین انقلاب در بلای
مبتلا شده باری از تصرفات حضرات خاندانی خلاف توقع نجات یافت
و بر طراز بزرگان بضیض اوقات و کنایت مهمات می پردازد
قاریصاحب محمد نور صمد برادر خورد وی نیز عابد و زاهد سوز و
گداز دل دارد -

ذکر اول در وطن اصلی حضرت شاه محمد اسماعیل

حضرت از قوم مغل اند جد کلان ایشان یکی از مصاحبان
سلطان محمود غزنوی بود - سلطان خرابه برای مرمت قلعه غزنر
به او سپرد کسی از حامدانش اتهاماً رسان گفت که ملان کسی
زر از خزانه کنه برای مرمت قلعه سپرد او شده بود اندکی بخرج
آورده و بی را غن کرده - سلطان عصب آمده حکم گرفتاریش داد
دوستی از حامدانش بزودی خبر بوی رسانید که حامدی بدمه نو
چنین بهتانی بسته و سلطان بغضب آمده - کم گرفتار کردن تو داده
اگر پای داری بطرفی بگریز [ص ۴۹] همانوقت مع اهل حله
گریخته بهند آمد و در نواح لاهور اقامت گزید چون سلطان منوثر
حمله بر هند می کرد ناران پوشیده ماندن منظور بود و در
سبب معاش هم می بایستی ساختن بناران خرفه کوزه گری را اختیار
کرد و مالها همانجا گذارنید چون امیر تیمور بهند آمد و جاژن کنار
دایم الخمر و قطاع الطریق و خوک خواری را پیشه می داشه
از بهونه تا آنسر سرسه جمله را بقتل آورد و زمین حالی گردید
چون جای آبی بود اکثر زمینداران از نواح لاهور به اراده آباد شدن

در اینجا هجرت کردند - جد حضرت نیز همراه ایشان درین زمین آمد آباد شد ولادت حضرت در سنه ۱۱۵۶ چون عمر بچهل سالگی رسید بهدایت هادی حقیقی در سنه ۱۱۹۶ به خدمت حضرت شیخ شهاب الدین قادری حاضر شدند بعد حصول شرف بیعت و تعلیم ذکر پاس انفاس و عنایت خرقه خلافت بر ولایت حصار مامور فرموده رخصت کردند بعد ازان تا دوازده سال در صحرا بر بستر سنگریزه ها و صوم دوام و افطار بیک لقمه نان خشک و شرب یک کف آب گرم حسب الحکم مرشد بجا آوردند جمله خوردنی لذیذ را ترک کرده بودند شیر نه نوشیدند لحم هیچ ماکول اللحم نخوردند مگر مرغ و دراج آنهم چون گاهی خواجه محمد معزالدین حاضر کردی آب دران انداختی و بارچه زفت بموجب فرمان شیخ برنگ قا-ریه پوشیدی که حال مردم اولاد او می پوشند* امی بودند مگر کسی عالم در حضورش دم نزد - انتقال حضرت در بست و هفتم ماه جمادی الاول سنه ۱۲۳۶ هجری بر مزار پر انورش قبه کلان و قریب آن مسجد و گردش احاط پخته بحکم خلف و خلیفه ایشان خواجه محمد معزالدین تعمیر شد سمت مغرب از حصار لیروزه -

ذکر دوم خواجه محمد معزالدین

خب و خلیفه شاه محمد اسماعیل رحمته الله حل شانه علیهما چون

* مسجد هی حصار که اکثر ویران شده بودند در ۱۲۰۹ هـ بنا را مرمت و آبادان فرمودند و عیدگاه حصار را خود تعمیر و درست گمانیدند که تا حال امامت عیدگاه شهر حصار به اولاد حضرت صاحب موصوف قائم است و هر که سعاده لشین در گاه می شود امامت عیدگاه هم میکند و مردمان شهر حصار و سکای دیهات قرب و جوار بروز عید بعد فراغ نماز دستار و نقدی بطور نذرانه و حق امامت تواضع می نمایند حسب الارشاد هنگام مقابله کتاب اهزاد شد فقیر ابوالحسن بنام خود -

قصر عارفان

از تعلیم قرآن مجید و کتاب فقه و عقاید مالا بد منه فراغت یافت تا سه سال شب و روز در حضور خود ریاضت شاقه بدوام صوم و شب بیداری و افطار به اندک طعام نگه داشتند و خرقه خلافت بخشیده حکم به تعلیم کردن قرآن شریف بطفالان درویشان که سه صد خانه بودند [ص ۷۰] فرمودند و حسب الحکم تاہنح شش ماه در شهر حصار گدائی کردند پس بخواند بحضور خود و فرمودند کہ منظور نظر مولی شدی و چیزی حصہ از دنیا نیز بتو عطا شد خدا را یک دانستہ بصوم و صلوة مفروضہ قایم و بہ آرام و ناز باش عابد و زاهد شب بیدار نہایت سخی قبیلہ پرور صاحب خلق عام مہمان نواز تا زیستند ہرگز ضیافت ملازمان حکام وقت نخوردند - شیرینی و طعام کہ از خانہ ایشان می آمد جملہ بر فقرا و غربا تقسیم میفرمودند فرزندان و اہل خانہ را ازان نصیبی نبود و نذرانہ نقد آمدہ ایشان علیحدہ داشتہ شدی و بر علما و پیرزادہ ہا صرف شدی و شیرینی بازار گاہی نخوردند ونہ پہنہ از خانہ کسی - در سفر ہزنہ طعام درویش بودی نہایت متقی صاحب نعمت عظمی نفیس مزاح ازو انصاف پسند از غلاظت و غلیظان مجتنب، صاحب کشف و کرامات و حار و عادات محمل و صبور و ضبط و نور - انعام نور دہم دی وعدہ سن ۱۲۷۲ قبر در جنب قبر قبلہ و کعبہ خود سمت مغرب -

ذکر سوم مرید شاہ محمد اسماعیل موسوم بہ یتیم شاہ

راجپوت چوہان ساکن ہلیلی آمی از چند روز حاضر بود کہ صرا بہریدی توازید - روزی ہنگام رحمت سوبیش دیدند بپہوش شدہ بر زمین افتاد و تا دو پاس همچنان بود بعد ازان بپہوش آمد دست بیعت دادند روز دوم بر پام مسجد سمت مشرق انگشتی کردہ

بخواجه صاحب می گشت برادر را به بین بر قلعه می گشت چه قدر
توبهها می درخشند و قلعه فیروز پور چه خوب است درین اثنا شاه
صاحب تشریف آوردند و فرمودند خاموش خاموش ساکت شد این
را نعمتی مرحمت شد بی ریاضت و بی مشقت و صاحب کشف و
کرامات بود و خارق عادات او در مردمان موضع دهان و نواح
آن مشهور و قبرش در موضع دهان نواح تشام واقع دو مرید دیگر
را نعمت داده اند یکی از قوم گوچر دویمی افغان کابلی بود اجازت
رفتن بیت الله جلشانه دادند و کمتر کسی را دست بیعت داده اند
کسی که بسیار التجا میکرد بخواجه صاحب می سپردند که توبه ده .

ذکر چهارم شیخ شهاب الدین قادری رحمته الله علیه

که پسر شاه محمد اسماعیل است قوم تور راجپوت ساکن لهری
کلهبزی پسر و مادر حضرت در طفلی انتقال کردند خود حضرت
[ص ۷۱] در خانه همشیره بودند مدام بعد مغرب قری شیر به خدمت
درویشی صاحب صحرا نشینی می برد روزی آن بزرگ گفت فرزدا
من می روم توهم در لاهور رفته علم تحصیل کن بموجب حکم
درویش رفته علم صرف و نحو و منطقی و معانی و اصول و فروع
و تفسیر و حدیث و علم قرات حاصل کرده فضیلت تمام و کمال
حاصل کردند حافظ قرآن مجید و بهفت قرات میخواندند بعد در
جست وجوی پیر کامل که بخدا رساند با دو کس افغانان
فصور که ایشان هم درین جستجو بودند در پیوست و بر اتحاد
مطلب خود واقف شدند شنیدند که در لاهور حضرت محکم الدین
رنگریز از کاملین است قصد آنجانب کردند در اثنای راه با زمیرداری
که در مزرعه شالی خود ایستاده بود السلام علیکم شد رسیدند
به خدمت شاه محکم الدین صاحب اینحضرت را طریقه بود که هر کس
طالب خدا به اراده بیعت پیش او رفتی برای دریافت حال او

مراقب شدی و فرمودی که در قسمت تو نعمت است دست به بیعت دادی و کسی را بعد مراقبه گفتی برو نعمت نصیب تو نیست بهمین طریق مراقب شده یک افغان را و دوم را به بیعت آوردند و چون نوبت حضرت شهاب رسید بعد مراقبه گفت که شهاب برو نعمت نصیب تو نیست حضرت شهاب نهایت مایوس و محمکین واپس شدند چون رسیدند برابر همان مزرع شالی دید که ایستاده است همان زمیدار بعد السلام علیکم محمد فاضل صاحب فرمود که ای بنده خدا بیادر اینجا آمدند هر سید چه نام داری عرض کرد شهاب الدین فرمودند که چندین روز گذشته که شما سه کسان ازین راه رفته اید گفت آری کجا رفته بودید سرگزشت را مفصل عرض کرد فرمودند که من رفته عجه یعنی دولاب را روان می کنم چون کرز بر آب گردد دهانه کرز* دیگر را کشاده آنکه راعی شوی گفت نعم و کائن بدبشن سپرد و محمد فاضل صاحب عجه را روان کرد و آب در کرز رسید چنانکه آب در کرز می آمد همچنان معرفت و اسرار الهی در دل حضرت شیخ شهاب الدین لعله بلمحه می افزودند [ص ۷۲] تا که کرز بر آب شد دل مبارک ایشان نیز مالا مال انوار الهی و معرفت نامشاهی گردید حضرت محمد فاضل فرمود شهاب نعمت همان قدر بهتر که در دل گنجند و آب همان قدر نافع که در کرز گنجند حالا دهانه کرز به بند و دهانه کرز دیگر بکشا کشا و لبالب شد آمدند محمد فاضل چشتی نبیره حضرت فریدالدین گنجشکر و دادند دست به بیعت و بخشیدند خرقه خلافت و تعلیم دادند انواع اذکار را و فرمود که به آواز بلند بگو مردم را کسی

را که محکم الدین گفته باشد که رسیدن بخدا در نصیب توست
 نزد من بیاید تا بخدا رسانم و دلالت سرسه و نواح آن سپرده رخصت
 فرمودند چندی در موضع پرهاری ضلع سرسه قیام فرمودند یکصد و
 چهل طائب العلم هرگونه از صرف و نحو و حدیث و تفسیر و
 اصول و فروع حاصل میکردند بعضی قرآن حفظ کرده علم قرات
 میخواندند و اکثری قرآن ناظره میخواندند شاه محمد اسمعیل همین جا
 مشرف بدست بیعت و نعمت شده اند بعد ازان تشریف فرمای ڈسکه
 ڈوگران شدند که این سو از سنام است و مزار پر انوار حضرت در
 ڈسکه و گنبد خورد بر سر قبر تعمیر فرموده شاه محمد اسماعیل، انتقال
 حضرت شهاب در ۱۸۴۲ سن ۱۲ -

ذکر پنجم (۵) در بیان خدمت و آداب و تعظیم
 سادات و سخاوت که شاه محمد اسمعیل
 ورزیده بود

از صبح تا شام و از شام تا صبح بدو چیز خوش بودند دارن
 بشام خدا هرچه حاضر بودی و خواندن اسم ذات خفیه بودی خواه
 جهر بودی مشی سرفراز علی قصیده در مدح حضرت گفته بود
 ازان است :

شاه اسماعیل کی سن داستان
 قبا حصارى وه امیر مرشدان
 صبح سے تا شام زر کرتا خدا
 شام سے تا صبح در ذکر خدا

حکایت : (۱) تنهاکری از نواح بیکانیر اسپ مادیان بهمر

جوان نهایت خوبصورت به نذر حضرت فرستاد هر کس دیده تعریف
مادیان مذکور می کرد شخصی نو مسلم قوم کفش دوز که
بعضور حضرت مسلمان شده بود او هم گفت که مادیان بسیار
خوبصورت است فرمودند [ص ۵۳] چون پسند کردی بتو بخشیدم -

حکایت : (۲) چون هانسی و حصار و سره و نواح ایشان
یعنی ملک هریانه و بهتیانه از حکام آتکسیه به نواب عبدالصمد
خان رئیس دجانه عطا شده احمد خان افغان را از هانی پت طلبیده
حاکم حصار ساخت که تا آنجا رفته شهر را آباد کند چون
کسی دوکاندار یا زمیندار را آورده حصار آباد کردی از دست
جاتوان یا بجهادگان ویران گشتی حضرت صاحب از ساکنان موضع
منکالی که از ره زنی باز نه آمدند رنجیده مع سه صد خانه درویشان
که از هر قوم بودند از ترس ره زنان برای حفظ مال و جان خود
پارچه را برنگ قاذره رنگ کرده درویش حضرت صاحب می گویانیدند
حال آنکه ازین جمله سه صد خانه پنج چار مردم مرید حضرت
بودند باقی جمله طالب پناه و حضرت کمتر بکسی دست بهمت داده
اند برون دروازه حصار آمده ساکن شدند احمد خان بعضور حاضر
شده عرض کرد که اندرون قلعه آباد شوید دران وقت کل عمارات
اندرون و برون شهر قایم و ثابت بودند بی وقف حضرت فرمود در
مکانهای بیگانه چگونه ساکن شوم عرض کرد محله قاضیان است که
هیچ کس مرد و زن از وارثانش نمانده آنجا تشریف دارید آمدند
و در محله آباد شدند احمد خان عرضی بنواب عبدالصمد خان نوشت
که شاه محمد اسمعیل که سه صد خانه درویشان همراه دارند در
حصار تشریف آورده آباد شده اند نواب به احمد خان نوشت از
من بخدمت حضرت بعد سلام عرض کن که کدام موضع آباد پسند

کنند تا بجاکر شان نوشته نذر کنم خان آمده عرض کرد فرمودند که تمام جهان جاکر فقیر است بوقت گرسنگی از چند خانه گدائی کرده خوردن کافی است - مسمی سید خان راجپوت ساکن موضع چودهری واس مرید حضرت که اتفاقاً بزیارت آمده بود عرض کرد که یا حضرت چودهری واس را پسند کنید تا نواب بجاکر حضور دهد و ما از جور ره زنان مامون شویم فرمودند چودهری واس از آن ماست نوشتن ضرورتی ندارد پس راجپوت مذکور چادر رنگین از درویش ستده برخود پوشید و عرض کرد که من فقیر حضور شدم موضع مرا پسند کنید تبسم فرموده به خان موصوف گفت [ص ۷۴] که چودهری واس را پسند کردیم احمد خان بنواب عبدالصمد خان نوشت که چودهری واس را پسند فرموده اند درین اثنا دین علی شاه سید برواله که در چودهری واس کتبخدا شده بود آمده گفت که اراده مادی دختر خود کردن میدارم چیزی از نقد بمن عطا کنید فرمودند شریف دارید چون خدا بفقیر خواهد داد نذر شما خواهد کرد بعد همه عشره بند موضع چودهری واس بنام حضرت نسلآفرشته نواب بهادر را خان مرصوف بحضور حضرت حاضر ساخت همان سند را نذر دین علی شاه کردند -

حکایت (۲) : در قلعه چورو تنهاکری باغی شد راجه صورت سنکه والی بیکانیر مع فوج خود محاصره قلعه نمود کشاده نمی شد راجه که بفقرا اعتقاد میداشت هر روز بخدمت فقرا رفته درخواست دعاء فتح قلعه می کرد عرصه گذشت و قلعه نکشود وزیر خان راجپوت ساکن موضع منکالی که در فوج ملازم بود عرض کرد که اگر شاه محمد اسمعیل دعا کنند فوراً قلعه فتح گردد راجه همانوقت منشی را طلبید و گفت بخدمت شاه صاحب بنوبس

که در اینجا تشریف آرند تا مشرف بزیارت شوم وزیر خان مذکور عرض کرد که طلبیده شما نخواهند آمد کدام کبی سید را بفرستند و رفته ظاهر کنند که من سید برای طلب شما آمده ام البته بگفته سید خواهند آمد - راجه سید قاسم علی را که چو بدار بود طلب کرد و گفت که این خط مرا در حصار بحضور شاه محمد اسماعیل برسان چون بیابند همراه خود بیار چون انکار کند آنگاه بگوی که من سید ام حضور را بچورو خواهم برد - بخوبی فهمانیده مع تعایف و نذرانه روان ساخت - حضور رسید و منشی از مضمون خط عرض کرد فرمودند فقیر را با راجه چه کار فقیر نمی رود آنگاه سید قاسم علی گفت که حضرت من سید ام بی حضور هرگز نخواهم رفت - فوراً نام سید شنیده برخاستند و قدم سید بوسیدند و دو زانو دست بسته مودبانه پیشی نشستند بعجز و فروتنی تمام عرض کردند که حیدر اصرار معاف دار و فرزندانم را همراه خود ببر سید عجز و انکسار را دیده گفت که صاحب زاده را همراه من کنید حضرت خواجه محمد معزالدين را همراه سید کرده اجازت رفتن چورو داد چون رسیدند راجه بتعظیم تمام فرود آورد برای خواجه صاحب [ص ۷۷] درویشان همراهی خیمه و فرش و روزینه معین کرد و عرض کرد که از دست باغی نمکحرام تنگ آمده ام روز حمله را معین کنید تا همان روز که حمله کنم قلعه کشاده گردد خواجه صاحب فرمود که خبر غیب بجز خدا کسی نداند چگونه روز حمله معین کنم البته دعا خواهم کرد اگر مرضی اوست مفتوح خواهد شد راجه عرض کرد تا روز تعیین نخواهید فرمود از اینجا نخواهم برخاست خواجه صاحب فکر کرد که در دو روز شتر سوار بحصار خواهد رسید و یک روز قیام

خواهد کرد و در دو روز واپس خواهد آمد روز پنجم هر چه فرمان شاه صاحب خواهد بود براجه خواهم گفت فرمودند پنج روز توقف باید کرد راجه آداب بجا آورد و رخصت شد خواجه صاحب عرضی همست شتر سوار بدین مضمون مذکوره فرستاد شاه صاحب مضمون عرضی شنید فرمودند که راجه بی خبر از غیب می پرسد در جواب نوشتند که فرزندا براجه بگو که قلعه فتح خواهد شد و باغی اندرون قلعه خواهد مرد روز ششم شتر سوار بحضور خواجه صاحب رسید چون بمضمون فرمان واقف شدند اندیشیدند که فردا راجه باز آمده خواهد پرسید آنچه امر فرموده اند خواهم گفت مگر راجه از تعین بوم خواهد پرسید پاسی از تعب گذشته بود که دربان همه چورو در لشکر راجه رسید و براجه خبر کردند حاضر شد و عرض کرد که بعد غروب تنها کر بمرد و همراهش درون قلعه سوختند و از قلعه بیرون رفتند صبحی راجه داخل قلعه چورو شد و خواجه صاحب را نیز در قلعه طلبید برای سلاه حاضر شده مبارک باد قلعه گفت خواجه صاحب فرمود فردا را بوطن خواهم رفت راجه گفت که شاه محمد اسماعیل را بطلبید تا زیارت کنم آنکه رخصت خواهم کرد تا شاه صاحب تشریف نخواهد آورد هرگز رخصت نمیشم نخواهم داد بلکه بطریق نظر بند خواهید بود و خواجه صاحب را همراه خود به بیکانیر برد خواجه صاحب عرضی خدمت شاه صاحب فرستاد که تا حضور در بیکانیر تشریف نخواهند آورد راجه مرا آمدن نخواهد داد شاه صاحب به بیکانیر تشریف فرما شدند راجه برای زیارت و سلام حاضر شد و قدمبوسی نموده کواغذ سند دوارده موضع از نذر گذارنیه پذیرا نفرمودند و گفتند فقیر جاگیر را چه کند باز راجه عرض کرد که یا حضرت برای صرف درویشان الله جلشانه سدمم [ص ۵۶] فرمودند درویش چون گرمه شد گدائی

کرده خواهد خورد ناگاه نظر بر سید قاسم علی افتاد که عصای سیمین در دست و در صف چو بداران دور ایستاده است برخاستند و دست سید گرفته کشیدند او نمی آمد راجه از مصاحبان پرسید که چه معامله است گفتند حضرت صاحب را پسند خاطر نه افتاد که ما نشسته و سید ایستاده باشد و سید برای نگه داشت آداب شما از جای خود قدم بر نمیدارد گفت که بگوئید بسید که هر چه شده صاحب میفرمایند بعمل آر چون گفتند آوردند و سید را قریب تر بر راجه از خود نشانند و خود حضرت قدری پست از سید نشستند آنگاه فرمودند که ای صورتیا بک موضع نذر سید کن تا خدا در ملک تو برکت کند موضع آمدنی پنج صد روپیه سالانه را بر تخته مسی کنند انیده چون حاضر آوردند بر هر دو دست راجه نهادند و فرمودند که از نذر سید بگذار سید از راجه قبول کرد - درین اثناء راجه عرض کرد که با حضرت باران نمی بارد و زراعت خشک می شود دعا کنید تا خدای تعالی بارش کند - فرمودند اگر باران می خواهی جمعه قیدیان را رها کن حکم داد که تمام بندیان را خلاص کنند و خود دست بدعا برداشتند تا دبر بک کس خبر داد که از جانب جنوب ابر سیاه برخاست و بر سر رسید و باریدن شروع شد - فرمودند که ای صورتیا مسلمان شو و الا نه این صورت خوب تو در دوزخ خواهد سوخت اگر امر خدا تو نمی رسانیدم مرا نیز با تو در دوزخ معدب ساختی گفت بابا جی من تابعدار مسلمانانم فرمودند تابعداری دیگر است و اسلام دیگر درین اثنا آمده گفتند که جمله قیدیان را رها کردیم حضرت فرمودند یکی در قید مانده است آن را هم خلاص کنید راجه نیز گفت که خلاص کنید گفتند که فلان کس تنها کر سخت رهن است و

بسیار شریر حضرت فرمود شریر را هم رها کنید رها کردند و بارش به شدت تمام شد تا آنکه گفتند اگر ساعتی دیگر چنان بارش ماند مکنها خواهند افتاد راجه عرض کرد با حضرت سهارش بسیار شد. حالا دعا کنید تا پس گردد دست برداشتند و عرض کردند خدایوندا عاجزیم نه طاقت [ص ۵۷] بسیار بارش داریم و نه طاقت خشکی فوراً باستاد و تا دو پاس تشریف داشتند و محل مشکلات هزارها از درگاه الهی کراندند.

حکایت (۴) مولوی صاحب ساکن دیوانه بهضور شاه صاحب بامید شدن چیزی حاضر شد و در ذکر اذکار صوفیان یک بیت از مثنوی مولانا روم بخواند بمجرد شنیدن سروری و وجدی روداد و فرمودند که این کلام کسی از خاصان خدمات یک روپیه بمولوی دادند و حکام اذکار در همان مجلس باوقات مختلف می بیت مثنوی خواند می روپیه بمولوی مرحمت کردند چون مولوی برخاست فرمودند قاریجی فرد را باز آیند و از راجه روزینه بیست و پنج روپیه معین بود. صبحی روز دوم مردم راجه روزینه معینه از آرد و روغن و شکر و غیره آوردند فرمودند که امروز اشیا را واپس برید و بیست و پنج روپیه نقد آرید بنا بران واپس می بردند که وزیر راجه مسمی ظالم چند کوچر فرستاده راجه بخدمت شریف حضرت می آید پرسید که چرا واپس می برید گفت شاه صاحب فرمود که اشیا را واپس برید و بیست و پنج روپیه نقد بیارید ظالم چند گفت که نزد حضرت زر برای تقسیم سایلان نخواهد بود من از دربار نقدی حاضر می کنم شما روزینه را واپس آرید به حضرت صاحب حاضر شده بعد رسانیدن پیغام راجه عرض کرد که روزینه درویشان مانندن دهید همین وقت

از راجه نقدی برای تقسیم سائلان حاضر میکنم - راجه عرض کرد
گفت صد روپیه به خدمت حضرت حاضر کن و یگو که در هفته
عشره بتقسیم سائلان صرف خواهند شد، دیگر حاضر خواهند شد -
ظالم چند صد روپیه بخدمت شاه صاحب حاضر کرده از عرض
راجه اطلاع داد مولوی دیروزه حاضر بود - صد روپیه یکبار
بمولوی بخشیدند چون باز رفت راجه از ظالم چند پرسید که زر از
نذر گذرانیدی و آنچه گفته بودم که چون در هفته عشره خرج
سائلان شوند دیگر خواهند رسید گفت همه عرض کرده دادم هفته
عشره کرا باشد شاه صاحب یکبار صد روپیه بیک کسی بخشیدند،
بیت :

قراۃ در کف آزادگان نگیرد مال -

نه صبر در دل عاشق نه آب در غریب

روز دوم راجه ظالم چند را گفت یک منشی را از دفتر و با
مهر خاص من بخدمت حضرت حاضر شده عرض کن که راجه هرگنه
نوه روز حضور کرده و این منشی و این مهر حاضر است [ص ۷۸]
از هرگنه نوه هر کرا خواهند موضع دو موضع خواه قطعات زمین
بدهند بمنشی حکم کنند تا نوشته و مهر کرده بدو سپارد - فرمودند
که این قدر بخشش سزاوار بسلاطین و راجگان و نوابان باشد فقیر
گداهست هرچه بگدائی بدست آمد بقرا تقسیم کرده میخورد منشی
را مع مهر رد کردند -

حکایت : حسب فرمان مرشد دو سه مزرعه بودند که از
درویشان کاشت میکنالهدندی چون در خوشه ها دانه پدید آمدی
درویشان را فرمودی که گنجشکان و غیره پرندگان را از خوردن

دانه منع نکشد چون غله در خرمن انبار شدی شب را بفقرا و غربا و سوالیان اعلام شدی که فردا را بر خرمن حضرت صاحب حاضر شوند - پس خود بدولت بر خرمن حاضر شده سه حصه غله را بفقرا و سایلان دادی باقی اندک غله را درویشان بدولت خانه آوردندی -

حکایت : کرنیل اسکتر بهادر ولشدین بهار عیسوی ملت برای سلام حاضر شدند. یکی یک اشرفی دویمی پنجاه روپیه از نذر گذرانیدند پذیرا فرموده دو بار مشتی بر مبلغ ها کرده از کیسه مبارک خود بر آورده بآنها شامل کرده یک اشرفی شیخ فاضی الهی بخش و پنجاه روپیه بمولوی شیر محمد و باقی را دو دو سه سه بر فقرا تقسیم فرمودند -

حکایت : حضرت برای زیارت مزار مرشد خود حضرت قطب شهاب الدین تشریف فرما شدند چون بقصبه فتح آباد رسیدند قاری طالب العلم پنجابی منکر حضرت بود - بسیار کس سایلان را فراهم کرده خرداد که بخدمت حضرت رفته سوال کنید چون بیابید باز سوال کنید و از اول داده منکر شوید که نیافتیم باین نیت که حضرت بسایلان جواب دهد و ایشان پیشش ووبلا کنند تا شرمسار گردد سایلان بخدمت حضرت حاضر شدند سه صاحب بر دوکان بقالی رفته فلوس بست و پنج روپیه را متده مشتی مشتی به جمله کسان تقسیم فرمود هر یک می گفت که یا حضرت من نیافتم بیت -

تحصیلدار و تهنه دار قصبه مذکور برای سلام حاضر شدند - ماجرا شنیده عرض کردند که پنج شش روپیه را [ص ۷۹] تکه

دیگر خریده حواله فرمائید ما از جمله کسان اقرار یافت خواهیم
کنید، خوش شده ده روپیه را دیگر تکه متده حوال شان فرمودند.
اوشان دروازه های دیگر را بند کرده بمع سوالیان بر یک دروازه
شدند هریک را مناسب حال آنهاں داده از دروازه بدر میگردند و
پیاده هانگه میداشتند و شاه صاحب می دیدند و تجویز شان پسندیده
دعای خیر می گفتند .

حکایت : قوم سیکهره ساکن فتح آباد که قاری طالب علم
پنجابی منکر حضرت که در اوشان می بود مردمان قوم سیکهره
بقاری گفتند که حضرت صاحب در اینجا تشریف آورده اند باید که
شما همراه ما بیایید و معافه صالح با حضرت کسمه قاری گفت که
من پیش او نمی روم آخر خدمت حضرت صاحب رفته عرض
کردند که اگر تاخانه قاری قدم رانجه فرمایند و به او معافه صالح
فرمایند بهتر باشد حضرت همراه ایشان سوی قری روان شدند خیر
بقاری شد ، گریخته از دروازه شهر بدر رفته بر کناره آب چلی استاده
در خانه اش رفتند گفتند قاری از دروازه شهر برون گریخته بر کنار آب
ایستاده است فرمودند همانجا می روم چون دید که حضرت تشریف می
آورند به آوار مانند گفت که من هرگز به این فقیر معافه نخواهم کرد. حضرت
صاحب قریب رسیده هر دو دست مبارک بکشاد نه ای برادر به معافه کن
و طرف قری می رفتند و قاری پس پا شده می رفت تا که برسید بر
آب چون قریب تر بقاری رسیدند قاری در آب حمید حضرت جسم
کرده بمردم گفت که فقیر می رود واپس تشریف آوردند و قری
از آب برآمد مردم پارچه خشک به او دادند و گفتند قاری چه
کردی که در آب افتادی گفت اگر دستش بمن رسیدی پدید می شدم و
نیز باعث ذلتش گردید تا سرمسارگشت گفتند خوب نکردی آنکه گفت

که من بر مکان خود می روم حالا بیایید بر مکان معانقه خواهیم کرد - رفتند و عرض کردند پذیرا فرموده همراه مردم بر مکان قاری رسیدند قاری بر جازم کلان پارچه رنگین محراب دار مربع نشسته بود حضرت فرود جازم بر زمین نشستند مردم گفتند یا حضرت بر جازم نشینید فرموده پارچه سفید ندارم که چرکین خواهد شد همین جا خوب است - قاری گفت که حضرت بر جازم بنشینید فرمودند ای قاری تو شب و روز در این قوم ره زنان و دزدان لقمه های حرام می خوری بنابراین دلت سیه گشته بگوای سیه اندرون [ص ۶۰] این جازم از کجاستی گفت از سکه خریده ام فرمودند سکه را با جازم بپرداز چه کار ای تاریک دل این جازم از آن مسلمانان ساکنان ملتان است که رنجیت سکه راجه لاهور ملتان را سیهان فوج او بشارت کرده ای جاهل نمیدانی که بر حق بیگانه نماز میخوانی و بران می نشینی نشستن تو بر این حرام است و مرا نیز در حرام شریک میکنی چه فایده شد ترا از علمی که بخواندی ، چون برآن عمل نمودی بیا فرود از جازم اگر مرضی معانقه داری فرود آید و بنهایت شرمساری و پشیمانی قدمبوسی نمود -

حکایت: حضرت سواری اسب در راه بودند بخادمان همراهی عرض کرد که چند کیم از عقب دویده می آیند شاید سوالیان باشند فرمودند زیر آن درخت در سایه فرود می آیم ، هرچه بمقوم شان خواهد بود خواهد رسید - پس در سایه درخت پهل فرود آمده بته او تکیه زده نشستند و سابلان رسیدند در کواک درخت دست مبارک فراز کرده یک روپیه یک کس دوم بار بدوم همچنان هر قدر که بودند یک یک روپیه داده رخصت کردند -

حکایت: هر سابی و خواهند که آمدی گوشه بستی را

برداشته از یک تا پنجاه و زیاده هر قدر که مرضی مبارک بودی میدادند اگر در همان مجلس سایی دیگر آمد همان گوشه بستر را برداشته هر قدر که در مقسوم او بودی ارزانی فرمودی و حاضران مجلس می دیدند که از زیر گوشه هر قدر که بودند بسایی دادند و هیچ رقی نگذاشته اند بعد لاهی در همان مجلس چون خواهنده آمد از زیر همان گوشه بستر دادند و مبالغ از سکه انواع و اقسام بودی - سکه روپیه عالم گیری شاه جهانی و عهد افغانان و راجگان از هر ملک و هر عهد علی هذا القیاس سکه هشت آنه و چار آنه و دو آنه هر عهد و سوالی را سوالی نگفتی بلکه رحمت گفתי و خادمان را نیز منع فرمودی که سوالی نگویند دو سایی آمدی فرمودی دو رحمت آمد اگر ده آمدی فرمودی ده رحمت آمد و پس علی هذا -

حکایت : حضرت در مسجد موضع چودهری واس تشریف میداشتند سید دین علی شاه آمده گفت که یا حضرت من اسپ مادیان از سید خان راجهوت نسبه بوعده میعاد خریده بودم ، وعده تمام شد و زر از من ادا نشد حالا تقاضه میکند و زر موجود ندارم همان اسپ مادیان را واس میدهم قبول نمیکند [ص ۶۱] اگر حضرت خواهند فرمود پس خواهد گرفت سید خان را طلبید و گفت که سید زر ندارد اسپ مادیان واس میدهد قبول کن او انکار گونه کرده بخانه خود رفت فوراً دست آمد و فرصت ازار بند کشادن نشد باجامه و جسم نجس شده تا بکفش پا رسید پس بزودی جسم پاک کرده و ازار دیگر پوشیده بحضور حضرت حاضر شده اسپ مادیان بسید بخشید و از حضرت عنو جرات خود در خواست گفت آئنده را از فرمان سادات قا توانی ابا نکنی -

حکایت : چون سید بحضور آمدی بتعظیمش برخاستی و قدم بوسیدی و پیشش دوزانو دست بسته مودبانه نشستی تا هر قدر عرصه که سید رو برو نشسته بودی جلوس حضرت همین قسم مودبانه بودی نگفتی که برخیزید فلان جا آرام کنید یا رفته طعام خورید چون سید خود برخاستی یا دیگر کس گفتی و برخاستی - کسی عرض کرد که حضور تا دیر پیش سید مودبانه می نشینند چرا بسید نمی گوئید که برخیزید در فلان جا برکعت یعنی پلنگ آرام کنید تا حضرت به آرام و فراغت نشینند فرمودند آں نبی رحمت خدای تعالی است چون بر فقیر نزول کرده او را هرگز نتوان گفت که برخیز و بجز سید پیش کسی برای تعظیم بر نخاستی خواه مولوی و فضل بودی و مولوی را هرگز مواوی، نگفتی قاری گفتی مردم گفتندی یا حضرت این مولوی است فرمودی مولوی آن باشد که از مولی گردد -

حکایت : دو زن مادات در قحط که گرسنه شده بود بخانه حضرت رسیدند و گفتند که اندک تخم کاه و خار خشک داریم کسی در آسیا آرد کردن نمی دهد چون بر رو ندب فرو هشته بودند پرسیدم کدام کس هستید گفتند ما مادات ایم گفتند بیائید خانه شایست و به اهل خانه گفتم که صاحب زادی ها را بنشان و تو سائیده نان پخته حاضر کن اگر آرد اندک باشد از نزد خود بیفزای تا شکم سیر خوردند و خود حضرت از اندرون خانه برخاسته برون در نشستند تا صاحب زادی ها به آرام نشینند و شیر گوسفند دوشیده نیز دادم بانان و شیر بغوردند و گوشه چادرهای خود فراز کرده دعاء خیر بما دادند [ص ۶۲] و رفتند - هر چه از نعمت بمن

رسیده از برکت دعاء آن هر دو صاحب زادی ها اسفند خادم مسجد ملا نور نام بایک زن سیده عقد بست شنیدند گفتند نور خوب نکرد چون گاهی آمدی پشت به او دادی و فرمودی که رویت نباید دید و تازنده بودند رویش ندیدند آنچه بودی بخانه اش فرستادی .

حکایت در ادب تبرکات

حضرت شاه محمد اسماعیل برای زیارت مزار پیر خود قطب شهاب الدین در لُسکه تشریف میداشتند . و آن قریه است در نواح سنام . شخصی آمد که نزد موی مبارک رسول مقبول است بیایید و زیارت کنید، شاه صاحب بشوق تمام دوزانو دست بسته مودبانه پیش او نشستند بعد زیارت یک روپیه بحامل او دادند و بدیگر حاضران مجلس که اکثر دُوگران بودند امر کردند که هر چه توفیق دارید به ارواح رسول مقبول به حاملی بدهید . هر کسی حسب توفیق میداد یک کسی دُوگر جوان عمر کمر بسته و تیغ بگو فرو هشته و ریش را بالا کشیده به پارچه بسته متکبرانانه ایستاده ماند نه بشوق قریب آمده زیارت کرد و نه هیچ بحامل داد . مخاطب به او شده فرمودند کی ای دگرژی توهم چیزی بده او را این لفظ حقارت ناپسند آمد تیغ برای قتل حضرت بکشید مردمان درمیان آمده تیغ از دستش سنبند و حضرت بی فکر بزیارت مسرور بودند درین اثنا فریاد و واویلا از طرف صحرا برخاست چون تحقیق کردند ثابت شد که قاصد رهنان و غار تگران قوم پچهاوه برگله گو و گو میشان لُسکه قاخه اند هر کسی از ساکنان دیه با سلاح برای مقابله رهنان بصحرا گریختند آن دُوگر که تیغ بر حضرت کشیده بود نیز اسب سواره شان رفت بوقت مقابله تیغ از دست رهنان برگردن همان دُوگر

متکبر رسید و بمرد و دیگر همه مردم صحیح و سالم واپس آمدند.

حکایت : زنان سابله چرخه خورد را در خانه پنجره گونه نهاده بغلافها پیچیده باخود میدارند و آن چرخه را چرخه فاطمه رضی الله جل شانہ عنها قرار میدهند. چون بحضور شاه صاحب آمده گمتی که زیارت چرخه حضرت فاطمه بکنید برای تعظیمش برخاستی و زیارت را بر پلنگ پاکیزه و چادر پاک بران [ص ۶۳] گسترده زیارت را بران می نهادند وزن بردارنده زیارت را نیز تعظیماً بر پیژا نشاندی و خود بدولت بر زمین دو زانو دست بسته مودبانه نشستی. چون خلاف دورشدی بر دو دست مبارک مس چرخه کرده بر رو مالیدی و دیگر زایران را فرمودی هو کرا وضو باشد مس کند و هر که بی وضو باشد مس چرخه نکند و یک روپیه بارواح فاطمه رضی الله عنها کرده بزن حامل زیارت دادی و حکم کردی بجمع زایرین که حسب توفیق خود بدهید و از همه کس بدهانندی. روزی مولوی شیر بخد صاحب بخرامه صاحب گفت که بخدست شاه صاحب عرض کنید که این چرخه که بران فاطمه رسیدی نیست بلکه آن نزد سلاطین تبرک خواهد بود نه بدست این چنین زن بی نماز جاعل ناپاک و چرخه بچنین خوردی اندرون خانه مردم رفته از زنان و مردان بی علم چیزی می ستانند و سوال را بهانه ساخته اند. خواجه صاحب بحضور شاه صاحب همچنین تقریر کرد بهجرد شنیدن فرمودند کسی قاری در عقاید تو خللی انداخته این عقاید بد از دل دور کن و تبرکات نقلی را در آداب و تعظیم از اصلی لرق مکن و مناسب این حکایت گوش گذار خواجه صاحب بفرماید که در ملفوظ شاه صاحب نوشته اند.

حکایت : بعد فراغت نماز عشاء شاه صاحب و خواجه شاه محمد معزالدين و ديگر مصلين بر سقف مسجد ايستاده بودند كه مردم تعزیه امام حسين را برداشته با سازهای نوازان و مشعلهای روشن گشت كند. برابر مسجد رسيدند شاه صاحب نيز متوجه بطرف تعزیه ايستاده بودند و ديگر جمله مصلين به آن سو می دیدند. درين اثنا يکی پشت بتعزیه داده به ديگری هم سخن بود. شاه صاحب دستش گرفته غضب فرمود كه بتعزیه پشت مكن. خواجه صاحب فرمودند كه يا حضرت اين را ادب بايد كرد فرمودند آری لعب دهن را بهجانبش نبايد انداخت و پشت به او نهد داد و پايها را طرف او دراز نبايد كرد.

ذکر در طريق امر معروف و نهی از منکر بسادات

مير محمدی رساله در يعنی ما هم چه سوار فوج گردين است. معين در حصار بود و سواران رساله او پنج پنج شش شش بری زيارت شاه صاحب می آمدند. روزی سوارى [ص ۶۴] حضور شاه صاحب عرض كرد كه مير محمدی رساله دار اشتیاق زيارت حضور مي دارد و ليكن می ترسد كه چون حضور شاه صاحب خواجه روت موی لب مرا كه نگه داشته ام و بتريق مسنون كم نمی كنى بهتراض خراغند بريد. شنیده ام كه موی غير مسنون شوارب را ز هر كه باشد می برند و پايه و ازار كه فرو تر از شالنگ باشد درنده بطريق سب می فرمايند فرمودند كه سادات لژنيان خدا و رسول خدا اند با ايشان چه برابری كسی باشد روزی مير محمدی گفتم بسواران كه اشتیاق زيارت حضرت نميگذارد هرچه بادا باد می روم مع چند سواران آمد. حضرت برای تعظيم برخاستند و

قدمبوس شده دست بوسیده نشاندهند و پیشش دوزانو دست بسته مودبانه نشستند گفتند سید شما سادات آل رسول و اهل خانه او هستید دیگران چگونه خواهند بود حالا بفرمائید که اگر شما بتحقیق باشد که جد ما موی شوارب را دراز داشته و قطع نکرانده باشند تا ما هم همچو شما بداریم و کوتاه نکنیم سید صاحب گفت که یا حضرت جد ما چنین نگه نداشته این از غفلت ماست چهره را قریب حضرت کرد که درست کنید حضرت مقراض شده که هر وقت بحضور موجود بودی موی لب را شرعی گردانید - باز گفتند که سید جمیع است جد نوسایل در سادات اند سوالی دیگر دارم، گفت بفرمائید گفت ایستاده شو سید بایستاد بتعظیمش برخاستند و گفت که شنیده که جد شما فرموده کسیکه ازار فرو هشته تر از شتالنگ دارد روز حشر آتش از کف پا شروع شده تا سر خواهد سوخت - سید پای فراز کرد یا حضرت زیاده را بدرید و موافق طریق جدم کنید از نصف ساق دریده درست فرمودند - باز گفت سیدا این کدا خادم سوالی دیگر دارد گفت بفرمائید گفت جد پاک شما را که پیغمبر ما باشد حق تعالی از نور خود آفریده و فاطمه از نور پیغمبر و حسین از نور فاطمه و شما سادات از نور حسین و چون شما این نور خدا را که پشت به پشت در سادات سرشته اند و قجه ها که غلیظ تر زنان روی زمین اند [ص ۶۵] و از کسی غلیظ و بی دین ابی و انکاری ندارند آن نور را درانجا سپردن کسی پسند نکند - گفت یا حضرت مرا توبه از زنا و گفت یکی از سواران همراهیان خود که در رساله رفته بمنشی بگو هر دو زنان قجه تا امروز هرچه بدهد و از رساله بدر کند چون از رساله بدر کرده واپس خواهی آمد از اینجا خواهم برخاست باز گفت سیدا سوالی

دیگر دارم گفت بفرمائید فرمودند که امام حقیقی سادات اند برای نماز پنجگانه مردم رساله خود تو پیش امام باش پذیرا کرد - سید گفت یا حضرت مرا اجازت تهجر و اشراق و چشت دهید و از ترکیب وظایف آگاه کنید همچنان کردند سید تا زنده بود هر صوم و صلوٰة و شب بیداری قائم بود -

حکایت : میر مهدی صاحب انگشتری سیمین که برنگینه عتیق او اسم حضرت نقش کرائنده از دهلی آورده بود - نذر حضرت کرد و گفت که یا حضرت اکثر دیده که خطوط سرداران و راجکان و نوابان مہری بخدمت حضرت می آیند و خطوط حضرت در جواب انہاں بی مہری روند تہ پسندیدم نابراں آوردم فرمودند در نگینہ چہ نقش کردہ اند گفت نام حضرت فرمودند نام حضرت نہ پسندم نام مولا ی مہر کہ اللہ حل شہ است دیگر ہمہ هیچ - سید گفت حضرت مہر بر خط حضور ضرور شاید فرمودند نہ بر نگینہ می این عبارت کمدہ کرائند بیارید اللہ تو چہی سوچا کری تبرا چاہا عہوی ترحمہ این آست باشد بفعل اللہ ما پشہ و بحکم ما برید تا الان ہمیں مہر را در خاندان ایشان اعتبار تمام است -

**ذکر در خرق عادات شاه محمد اسماعیل رحمتہ اللہ
صبحانہ علیہ**

حکایت : چون در ۱۸۰۹ قرار کہ فوج سواران کرنیل اسکتر بہادر عیسوی ملت در ہانسی گردیدہ کرنیل در حصار آمدہ شرف زیارت شاہ صاحب حاصل کرد - چون دہی در حصار آمدی ہجز زیارت و سلام واپس بہ ہانسی ترقی و لمشدین بہادر عیسوی

ملت ۱۸۱۳ء در حصار مقیم شد که مقدمات عدالت و سرانجام کار خانه
 گله‌ها، ماده‌گوان و گله‌های شتران [ص ۶۶] و گله اسپان مفوض و متعلق
 به او بود پروانه نوشت بنام شاه صاحب که در نواح این شهر چراگاه
 چند هزار ماده گوان و چند هزار شتران و چند هزار اسپان تجویز
 یافته و درویشان شما که کثیر اند و در نواح حصار مزرعه‌ها
 دارند بسال آینده در اینجا کشت نتوانند کرد بگوئید بدرویشان خود
 تا تجویز کنند بمواضع‌های دیگر شاه صاحب بجمعه درویشان
 گفته داد اکثر رنجیده خاطر شدند و بعد از ده دوازده روز غلام
 رسول خان ساکن جهر که در حاضر باغی متعین بودی گفت
 که امروز کرنیل اسکتر پیش من روبروی تو تعریف شاه صاحب
 کرده و گفته که شاه محمد اسماعیل از عرفاء کاملین است
 میخواهم که برای زیارت و سلام وی روم مگر ازان وقت نشان ده
 که حضرت صاحب تنها باشند. غلام رسول خان گفت که بعد
 غروب آفتاب تنها می باشد بعد مغرب لمشدین و غلام رسول خان
 بر در حجره حضرت آمدند گفت حضرت را خبر کن. غلام رسول خان
 گفت یا حضرت لمشدین بهادر برای سلام حضرت آمده است بروی
 از حجره آمده تکیه بدیوار رو بقبله نشستند فرمودند لمشدین بهادر
 اندر بنا بصحن پیش حجره آمده سلام کرد سنگی نهاده بود فرمودند
 بر این سنگ بنشین بنشست پس فرمودند به غلام رسول خان که
 فرزندم را بخوان حاضر آمدند فرمودند که در فلان جا چیزی نهاده
 است آورده به لمشدین بهادر بده از اندرون حجره آورده دادند
 برخاست و سلام کرده روان شد چون قریب مکان خود رسید
 بایستاد و از تنه پیچیده سیب ولایتی بر آورد و گفت غلام رسول
 خان شاه صاحب پیشک قطب وقت اند و از عرفاء کاملین آن وقت

قصر عارفان

که کرنیل تعریف ایشان بسیار کرد و گفت که تو برای سلام
شان حاضر شو، دانستم نقبری گوشه نشینی خواهی بود از آن وقت اراده
در دل داشتم و پیش کسی ظاهر نکردم که برای سلام خواهی رفت
و هیچ نطق دیگر نخواهم کرد اگر سبب ولایتی که سه برگ سبز تازه
با او خواهند بود خواهم دانست که گفتار کرنیل همه راست
و الا نه مبالغه و سبب بر دست غلام رسول جان نهاد دید که سبب
ولایتی است بر و تازه و سه برگ تازه که پژمرده فرو نه افاده
بودند موجود دیدم [ص ۶۷] و گفتم بیشک حضرت از کامل اکملین
اند پس گفت که ده روز گذشته که پروانه بنام شاه صاحب فرستاده‌ام
که درویشان شان سال آنرا را مواضع دگر کشت کار کنند حالا یک
دبه ویران عمر آن برای سکونت نه و نشان شاه و سبب آنرا کرده
بجاگیر شان خواهد بود و گفت که در آخر سبب آنرا بهادر
مرا بالای سقف برد و گفت که طرف مغرب گویم نهاده بشو
نهادم پرمید چه شبیدی گفت ششدم آن هزاره مرده نه جان
الله چشمانه میخواند از طرف مشرق گفت نهادم همین سبب که
از هر خشت و سنگریزه الله عم احسانه الله عم توانه می آمد کرنیل
گفت کسی نمیخواند این از برکت شاه می آید عین سبب دور دوم
پروانه اسمی شاه صاحب بدین مصون نوشت که در علاوه حصه
و فتح آباد کدام کهیزه یعنی دبه غیر آمد پسند کرده من حیر دهد
تا برای یکجا بودن درویشان شما جاگیر عنایت گردد حضرت حواجه
صاحب کهزاره پروانه پسند کرد بحضور حضرت صاحب پسند
خاطر افتاد مگر آبش در هر جا که چاه کیده شد شور بر آمد
بنابران درویشان عرض کرد که آب نهایت شور است خود بدو

تشریف فرمای کهاره پرواله شده گفتند هر کجا بچاه کنند میخواهید
پسند کنید گفتند همین جا میخواهیم - مگر درین قطعه آب
سخت شور است آنجا استاده بسم الله گفته کلد بر زمین زدند و
فرمودند یا الله اگر شور است شیرین گردان مردم آنجا کنند چاه
شروع کردند - سوم روز آب بر آمد نهایت شیرین باز عرض
کردند که با حضرت چدین قدر مردم و مواشی را آب یک چاه
کفایت نخواهد کرد - پس باز آنجا ایستاده حدود تعیین کردند که
تخمیناً چار بیگه خواهد بود فرمودند که در این قدر زمین هر جا
که خواهید چاه کنید خدای تعالی آب شیرین کرده داد درویشان
کاست می کردند از ایشان عشر در لگر خانه آمدی و صرف
درویشان گشتی -

حکایت : رگه ناتوانگی راجیوت حاکم قصه شده مکه
علاوه منکبر مواشی درویشان و از ان حضرت از چراه
خارتیده برد درویشان استاده حضرت آوردند فرمودند صبر
کنید خدا شما را دیگر خواهد داد عرض کردند که [ص ۶۸]
اگر خود حضرت قاتلها که تشریف فرما شوند البته مواشی ما را
وایس خواهد داد تشریف فرما آنجا شدند برون قصه ر ما نشستند
سالم را و ساکن سوانی آنجا بود برای سلام حاضر شد فرمودند:
ای رای اینجا را که فقیر نشسته است چه نام است گفت که پیره
گویید یعنی موضع غیر آاد برو برگه ناتوان بگو که مواشی فقرا وایس
ده و الا نه خانه تو که پیره خواهد شد رای گفت مرا معاف دارید
سردار منکبر صاحب جمیعت است من این کلمه گفتن نمی توانم خود
شاه صاحب نزدش رفتند بر پلنگ متکبرانه نشسته هیچ تعظیم بجا
نیاورد فرمودند: ای رگها مواشی فقرا وایس ده گفت نمی دهم رو

قصر عارفان

بگردانید تبسم فرموده بمقابله اش ایستادند فرمود که ای رگها از فقیر
رو گردانیدی از خدا رو گردانیدی چون سیوم بار فرمودند گفت
به آدم که مواشی خاص خدا کی حضرت بده و از آن دیگران بده
پس مواشی خود را از آن خاص ستده بحمله فورا بخشیدند فقط و
راجپوتان ساکن سوانی بخواجه صاحب گفتند که رگهاتو سگه سخت
ره زن است این بار که مواشی از صحرا برده گر مزای بدو نشده از
اندرون خانهای درویشان شعا خواهد برد - خواجه صاحب درگنبیدی که
قمرستان سوانی از عمارت کهنه موجود است رفته خواندن کلام الهی شروع
کردند چون شاه صاحب سوانی تشریف آوردند خواجه صاحب را طلب
کردند گفتند که امروز سیوم روز است که در گنبد قبرستان رفته دفع سر
رگهاتو سگه از خدا درخواست میکنند - درویشی را فرستادند که بزودی
بیار حاضر شدند فرمودند که فرزندا از خدا چه خواهی عرض کردند
که هلاکت موذی فرمودند خوب بگویی حالا آنجا بروی عرض
کردند که کارش تمام کرده فرمودند فرزندا آمده را هلاکت
کسی از خدا درخواست نکنی و عهد کنند صبحی خبر آمد که
فدیه ره زنان رگهاتو سگه در موضع باسند رخته بودند ساکنان
آنجا مستعد مقابله شدند -

اول ده دوازده کنس دوزن با چوبدستی ها محاسبه رفته
رگهاتو اسب سواره را بجوبها زده از اسب فرو افکندند بمجرد مردن
او جماعه همراهانش بگریختند در عرصه عنقریب هر دو برادرش و
زنان و فرزندان این عرصه بمردند -

حکایت : ساکنان موضع سنکھیان علاوه بر سه موشی از آل
[ص ۶۹] درویشان را غارتیده بردید درویشان استغاثه بحضرت
رسانیده عرض کردند اگر تا موضع سنکھیان قدم رنجه فرموده بساکنان
آنجا فهایش فرمایند البته مواشی را واپس خواهد داد رفند مردمان

حاضر آمدند فرمودند که مواشی درویشان را واپس دهید گفتند که آورده
ما برای غارتیدن بعلاقه پیشاله میروود چون واپس خواهیم آمدخواهیم
داد فرمودند اگر خواهید آمد خواهید داد اگر نیا مدید پس ماندگان شما
خواهند داد بهتر آنست که مواشی واپس دعد و شما نیز نروید
نشینند و بغارت رفتند یک کس از ایشان شیر بقدر دوا ساز در
ظرف گلی و کاسه نذر حضرت آورده بود یک یک کاسه نذر حضرت
آورده بود یک یک کاسه پرشیر بجمع کن که قریب دو صد
بودند تقسیم کردند و بقدر یک کاسه شیر به آورنده دادند و
فرمودند که بخانه بر خدای تعالی مدام شیر بخانه تو خواهد
داشت باید که تو و فرزند تو هرگز بقلمه ره زنان نروید آن کس
بقلمه قطع الطریق رفت و تا الان ماده کوان و گومیش دوازده
ماه مدام بخانه آن می باشد قلمه ره زنان حضرت را در موضع
سککهای گذشته بره زنی رفتند آنجا مقابله شد با سپاه سوار و پیاده
راجه پیشاله رسید یک صد و چهل کس که جمله ره زنان همین قدر
بودند کالی قتل شدند یک متفس از سالاران سککهای از گروه ره
زنان خبر دهنده ای نماید روز سوم در مشکهایان خبر رسید فوراً
باق ماندگان جمله مواشی واپس دادند .

حکایت : عبدالله جلش نه ولد نور محمد حجام از چند ماه مریض
بود تا آنکه بیهوشی و سقوط ایض شده نوبت بسکرات رسید مادرش
گریبان بحضور شاه صاحب آمده عرص کرد که فرزندم خادم
حضور در جان کندن است و بجز رستی بقی نمانده الله سبحانه دعاء
خبر کنید بدعا دست برداشتند و فرمودند فرزند ترا از خدا
درخواستیم از سکرات برآمد و حماات تو یافت مادرش در خانه رفته
دید که چشم کشاده و نفس بجای قدیم تندرست شد و
سالها زیست .

حکایت : عالی بیاعت امسات باران زراعتها رو بخشکی و برمرئی نهاد راجپوتان موضع چودهری واس صلاح کردند آید حضرت را در اینجا آریم تا زراعت خشک را و پژمرده را ملاحظه کند بعد ازان استدعا دعا باران کنیم تا از قحط غله وارهیم رفسند و آوردند [ص ۷۰] بر کساره قلاب موضع چودهری واس زیر سایه درخت پیل فرود آمده نشستند و مردم دیه جمله حاضر آمدند درین اثنا گو ساله تشنه بطلب آب بر قلاب رسیده چون آب نمانده بود در گل و لای پلند شد و فریاد کردن آواز نهاد هر چند روز میکرد پایش از گل و لای خلاص نمی شد چون دیدند که گو ساله در گل پلند است بمردم فرمودند که گو ساله را از گل خلاص کنید سید خان راجپوت که معدم دیه بود عرض کرد یا حضرت اگر خلاص کردیم تا هم خواهد مرد فرمودند چرا عرض کرد که آب در قلاب نیست بهر حال تشنه خواهد مرد و حال خشکی زراعت ما را دیده اید ده خشک و زرد شده اگر باران از خدای تعالی طلب فرمایید بهتر است تا دیر نیست دعا وودش بعد فراغت فرمودند که در دیه باید رفت که آب آمد بعد رسیدن در ده بارش عالم گمر شده که در صحرا و دلاب تمیز نمائند -

حکایت : مسلم خان ولد سید خان راجپوت ساکن چودهری واس بعد نماز ظهر آمده عرض کرد که یا حضرت دو راس گاو میش من گم شده اند هر چند جستجوینا فتمیم بهر چار مو بصر کردند و فرمودند که سمت مغرب روید خواهد یافت و بروی آمده شامل نماز عصر شوی مسلم خان برشته سوار شده دیگری را ردیف خود گردانیده و جانب مغرب می راند دید که درویشی رفته پا و

برهنه سر می آید چون برابر رسید پرمید بابا دو راس گومیش
ما کم شده اند اگر بجای دیده باشید گفت بهیچ راه روید مزرعه
خواهد آمد بطرف چپ بر خرمن آن هر دو گاه میش تونشسته اند
تدیری شتر رانده بودم بدل گنتم تیر بیرسد هر چند چار سو نظر
کرد ندید که هر طرف میدان بود نه درختی بود نه حایلی پس رفتیم
و آمد همان زراعت و رفتیم بر خرمنش نشسته یافتیم هر دو
گومیشان را سپردم ردیف خود را و من شتر دوانیده شامل جماعت
عصر شدم .

حکایت : حضرت صاحب در موضع چوده‌ری واس بخانه
سید خان تشریف می‌داشتند که زوجه سید خان از سوراخ کندو غله
بر آورده در ظرف می انداخت پرسیدند که سوای این غله
دیگر هست عرض کرد که با حضرت تخمبا دو من غله باشد که
در ته همین کندو است سوای ازین هیچ غله نداریم فرمودند یک
مشت از غله بیار آورد بدست مبارک خود [ص ۱۷] ستده چیزی
خوانده دم کرده بدست خود در همان کندو انداختند و فرمودند
که بردهنس سرپوش داده به گل اندوده کن و هرگز نکشائید
و قیقه حاجت شله گردد وضو کرده از سوراخ کندوی بر آورده
باشد تا قیامت تمام نخواند شد حسب فرمان بعمل آورده ماند دختر
سید خان که در قصبه کلا نور کتخدا شده بود در چوده‌ری واس
بخانه پدر آمد مادرش بخانه همسایه رفته بود و در ظرف غله نبود
دهن کندو را کشاده طفلی را دران فرود آورد و گفت همه را
رویده از سوراخ بدر کرد و در ظرف پر کرده داشت چون
مادرش آمد گفت که غله شما تمام شد که امروز از کندو رویده ام

ما-رش گفت ای دختر غضب کردی و ما را در قحط انداختی
 ما تا سه سال از آن که و غله بر آورده خورده ماندیم و کم نشده
 بحضرت عرض کردند فرمودند اگر دهن کندو نکشاندی
 تمام نشدی -

حکایت : ناهو حجام ساکن موضع پیگو کی علاقه مرسته
 بیعت زور جسمانی و دلاوری سالار قصه ره زنان بود باری بمعیت
 پنج چار کسان دیگر به اراده دزدی بموضع بڑاکه رفت و در خار
 بندی نقب کرده اندر شده ماده کوه گرفته بیک کس همراهی خود
 میداد بر اندر رفته ماده کوه دیگر کسی در دیده از نقب برون
 آمده به همراهی دیگر داده بر اندر می رفت برای دیگر تا که بهمه
 کس یک رسنید آحر از خار بندی دیگر ماده کوه برای خود
 کشاده که از آن حضرت بود رسن مرسته چون ر نقب رسید آدمی
 را بر نقب ایستاده دید حرامی دانست که برای گرفتن من راه را
 بر من گرفته است تیغ از تمام کشید و دو سه ضرب بر شاه صاحب
 زد نیفتادند دانست که زخم کاری نرسیده رسن کوه بزر با گرفت
 و بدو دست بقوت تمام دو سه ضرب زد نیفتادند دانست
 که کارش تمام شده باشد رسن کوه گرفته از برابر حضرت
 دویده از نقب برون شده به همراهیان پیوست و قصه بیان کرد راه
 گم کردند بوقت صبح خود را بر دروازه بڑاکه یافتند و بروی
 واپس راهی شدند چون بدو سه گروه رسیدند حجام به همراهیان
 گفت که من بیشتر رفتن نمیتوانم این قدر که آمده ام بصد
 مشکل آمده ام واپس به بڑاکه می روم و حال آن زخمی در بابت
 میکنم که چون است واپس به بڑاکه آمد از هیچ کس ذکر زخمی

شدن [ص ۷۲] و مردن کسی نشید آخر رسید آنجا که نقب داده بود و نزدیک آن یافت حضرت رانشسته در حجره سلام کرد و نشت و میگفت ازین فقیر حال مردن و زخمی شدن مضروب دریافت خواهد شد حضرت شاه صاحب تبسم فرموده گفتند آنرا که زخم ما زده بودی همین فقیر است و در قتل کردن قصوری نکردی مولای ما مرا نگه داشت حجام در افتاد و درخواست توبه کرد توبه دارند عرض کرد که دلم می طپد و قرار نمی گیرد بر آب چیزی خوانده نوشانیدند تسکین یافت -

حکایت : گروه قطاع الطرق شصت نفر که سرگروه ایشان مسمی انو ولد گولو منصور کا بود بر موضع بلیلی علاقه تشام باختند و هیچ دست شان نیفتاد چو واپس بموضع مسکالی بر مکان شاه صاحب حاضر شده درخواست محض کردند اول شربت پند و نصایح بعد یک طرف که تخمناً پنج شش اسار دوغ درو بوده پس یک یک دو دو مدح بدست سارک خود پر کرده بجمع کسان نوشانیدند انو برسید با حضرت از ظرف خورد چندین محض از کجا آمد فرمودند مولای ما در روی بدنک شرمسارم نمیکند -

حکایت : سید خان ولد کسلاام قوم راجپوت مقدم موضع چودهری واس که مرید حضرت بود عرض کرد که ما کنان مواضع سوانی گاه گاهی بجمیعت بسیار مواشی ما را از چراگاه می برند چون ما اندک کسانیم مقابله کردن نمی توانیم فرمودند حالا چون گاهی ساکنان سوانی یا دیگر سوار و پیاده غلبه کنند تو تنها بر اسب سوار شده بمقابله اوشان باش و قدرت حق معاینه کن بعد چند عرصه سوار و پیادگان سوانی تاختند سید خان تنها بر اسب

قصر عارفان

سوار شده بمقابله شان رفت، قافله از دور دیده رو بگریز نهاد و چنان بی تدبیرانه گریختند که از یکدیگر خبر نداشتند سید خان واپس آمد مردم تعجب میکردند که از دو تنها چندین جمعیت سوار و پیاده گریختند بعد دو سه روز مردی ساکن سوانی که بکاری می رفت پرسید که در مدد ما از کدام راجه و نواب سوار سبز پوش مسلح رسیده اند که عقب مردم ما تا سوانی کردند سید خان گفت این مدد غیب از دعا و توجه حضرت شده بعد اسم عمل است -

حکایت : لکھمیر ولد چندو راجپوت [ص ۷۳] جاتو ساکن جمال پور جاتوان بابک نفر غلام خود سمو نام در شب بمکلی آمده دو راس گاو مس را دزدیده بردند بکهن آنکه از ساکنان مکلی اد سببه آنکه شاید از درویشان حصرت یا خاص حضرت باشد در صحرای جمال پور در حایل درختان صحرای به بسند به این آمده ده اگر ثابت شد که از ساکنان مکلی اند تا جایی رده خواهم فروخت و اگر معدوم شد که از آن حصرت یا درویشان حضرت اند واپس خواهم داد سمو گفت از آن هر که باشد بیشتر برده خواهم فروخت بنا بران لکھمیر و سلامس در مزرعه خود بکار مصروف و هر بار خبر گیری میکرد که کشاده نروید یا دیگر کسی در کشاده نبرد لکھمیر سمو گفت رفته به جن ده هر دو راس ایستاده اند - آمده گفت که آن هر دو خاموش اند شومس آمده بودند که هر دو تر ایستاده اند لکھمیر دست که بیشک از آن حضرت یا درویشان حضرت اند از نیت بد سمو نرگشته اند و بطمع بجای برده فروشد لکھمیر گفت خون نر بد از فروختن چه قیمت حاصل خواهد شد درین اثنا پنج چار درویشان حضرت الله جلشانه الله جلشانه ذکر کنن برابر مزرعه لکھمیر رسیده بعد السلام علیکم

پرسیدند که در جمال پور خانه مسمی لکھمیر خان مقدم دیده کدام طرف است لکھمیر گفت چرامی پرسید گفتند دو راس کاؤ میشان از آن درویش حضرت بدزدی رفتند استغاثه به حضرت بردیم فرمودند که در جمال پور روید و بالکھمیر خان السلام علیکم فیر رساید و بگوئید که دو کاؤ میش بدزدی رفته اند از کدام جا جیب وجو کرده ده لکھمیر حان بشما خواهد داد لکھمیر خان همراه خود بخانه برده نان خورانید و گفت خواهند یافت صبحی درون احاطه مواشی خود برده گفت کاؤ میشان خود شناخته برید آن هر دو حاضر بودند شناخته بر آوردند و به حضور حضرت در منکالی بردند سمو می گفت این چه بود که ماده آوردیم فرشدند و چون بدست درویشان رسید ماده شدند لکھمیر حان گفت این از خرق عادت حضرت است -

حکایت : سجن خان راجپوت مع یک کس هندو افیونی ابری کاری در حصار بر مکن حضرت [ص ۷۴] فرود آمدند و حضرت صاحب در مسجد بنماز مشغول بودند - هندو بسجن خان گشت که سفر کرده آمده ام و گرسنه ام اگر حضرت مرا برنج و شکر و روغن دهد شکم من بخورم چون حضرت بعد از فراغ نماز از مسجد برون آمدند پیش رفته قدمبوسی حاصل کردم و هندو نیز از دور سلام کرد بدرویشی فرمودند که برای سجن خان نان از خانه خواهد آمد و به آن کس هندو افیونی برنج و شکر و روغن وافر دهید که دلش همین می طلبد -

حکایت : حضرت با سه صد خانه درویشان از منکالی برخاسته به اراده آمدن در حصار تشریف می آوردند در داؤد پوره که

ویران افتاده بود اتفاق مبین افتاد رنگهژان ساکنان موضع سیلی که در آن زمان در کهرهی حصار بودند معلوم ایشان بود که نزد درویشان حضرت نقد و زیور بکثرت است چهل کس مسلح در اود پوره رسید غارت شروع کردند درویشان بحضور حضرت وادبلا کردند که رنگهژان نقد و زیور و ظروف ما غارت می کنند اگر حکم شود مقابله کنیم فرمودند هرگز مقابله نکنید ساکنان گرسنه اند بردن دهید خدا شما را دیگر خواهد داد صبر کنید و نه الله بخوانید زنان ایشان گریه می کردند هیچ اثر بر دل سایه ایشان نمیشد :

چو پیروز شد دزد تیره روان
چه غم دارد از گریه کلروان

هر چه نزد کسی بود از نقد و زیور جمله بردید در آن شب
عالمی از جانب بواب عبدالشکور خان رئیس دجیه بجمعیت چند
نفس در محسبی بود ره زنان بدینته کردند نه در استعانه
حاکم وقت خواهد کرد - یکه آید اول نذر به حاکم
و پیشکاران او داده جانب دار خود گردانیم ، هیچ پس
رفت فقیر نکردد سرگروه ایشان حاکم نام المشهور به ملک اسپ
سواره مع بیع جار نسان پیاده روانه شده چون اسپش در دروازه
دعای رسید ماری سیه مسیوب از سوراخی بر آمده بهر دو پای پیشین
اسپ پیچیده کفچه فراز کرده نیش در پیشانی حاکم زد بمعاینه
این حال پیادگان همراهیش گریخته از دور نظاره میکردند حاکم
برسیدن نیش فوراً بیهوش شده بر زمین افتاد و مار بسوراخ رفت
آمده برداشته بخانه بردند همانوقت کسان گریه کسان بخدمت حضرت
[ص ۷۷] آمدند و طلب کردند حضرت را تا ظالم پس رفتند

حضرت ورد کردند جمله مال و نقد و زبور را که برده بودند حکم کرد حضرت درویشان که هر یک نقد و زبور و ظروف خود بستانند هر یک شناخته مال خود بگرفت ضایع نشد کسی را درمی و دیناری پس برخاستند حضرت و طلب شفا کردند مرد و زن از وارثانش فرمودند : اذا جاء اجل الله لا یستأخرون ساعة ولا یستبقون موت کوش تمام شد و بمرد حاکم -

حکایت : لشکر لوئیس بهادر محاصره کرد موضع مشکلی را و بر آمدند مقصدمان مشکلی ندرانه گرفته و پذیرفتند اطاعت را و بگرفت از ساکنان مشکلی اسب نرو مادیان را که بران . وار شده رهبری میکردند و جرمانه کرد سه هزار روپیه و خود مع لشکر برخاسته مقیم شد در داؤد پوره و گذاشت چند موار و پیاده را برای وصول کردن زر جرمانه فوری بود بانوا بنگ نوش در حصار نویی شاه نام صوبه دار مع چند سپاهیان دیگر از داؤد را در حصار در تکیه نویی شاه بی توفیق آمده بنگ می نویسد و این نویی شاه بی توفیق برای کشتی آورد و روغن به مشکلی نویی روزی بحضور حضرت صاحب حاضر شده روغن طلب کرد حضرت فرمودند پیشتر بیا چون قریب آمد مقراض گرفته موی شواربش که محاف شرع بودند سرعی کردند هر چند فریاد کرده ماند سموع نفرمودند بنگ نوش رنجیده بر آمد و سن هم نهند روز دوم چون سپاهیان و صوبه دار برای بنگ نویی در تکیه او آمدند بنگی گفت که لوئیس بهادر چند کسان دزدان را گرفته سه روپ برانند با دزدان فرستد و عبرت گیرند گر شاه اسماعیل را که پیر و پیشوای رهنان و دزدان است دم توپ براند بعد ازان کسی قام دزدی نخواهد گرفت و کل طیع و فرمان

بردار لوئس بهادر خواهد شد صوبه دار پیش لوئس بهادر
گفت لوئس حکم داد فردا را یک کس برق انداز در مکانی رفته
حضرت را حاضر آرد و ساکنان منکئی بخدمت حضرت صاحب عرض
کردند که یکم هزار پانصد روپیه بهزار مشکل فراهم آوردیم مبلغ
یک هزار لوئس بهادر معاف کردند دهید و مبلغ پانصد روپیه از
[ص ۷۶] درویشان خود دهید هر دو سوال آنها را پذیرا فرمودند
حضرت بهمراهی پنج چار درویش تشریف فرمای جانب حصار شدند
تا با لوئس بهادر بگویند که هزار روپیه به ساکنان مکانی معاف
کند و دو کس نوکر لوئس برای طب حضرت معاف منکئی را می
شدند تا حضرت را طلبیده بدم توپ برند بهراه
جانب حصار و سپاهان در مکانی رسیدند پرسیدند گفتند
حضرت صاحب حصار رفته اند پیادگان واپس آمده گفتند
که حصار صاحب حصار بازید و کوه دراز را حاکم شد که دو
را همه باروت بخار داد سر اسب یک رئیس هندی عده معتمد
لوئس بهادر بود و وزیر جان راجپوت به اسب منکئی نیز آمد و دست
پیش لوئس بهادر به معرفت مرزا محمود مکرر کرد و در دیره مرزا می
بود مرزا از مردم پرسید که توپ پر می کنند آیا کدام کس را
خواهند براند گفتند شاه اسماعیل به در منکئی را حکم
براندن شده است مرزا موصوف گفت ای غصب آن ولی خدا که
هزارها مردم را از گمراهی برآورده و حاشدش نادان اتمام کدام
امر به و کرده بنوکر خود گفت که آید و رفته راه حصار رسیده
باش چون حضرت را از دور آمده پی می مرا خرده نه بحضور
لوئس بهادر رفته سفارش کنم چون پیادگان حصار رسیدند حضرت
در مسجد که متصل خانهها ذوگران بود نشسته یافت گفتند که

حضرت را لوئس بهادر طلبیده فرمودند فقیر خود بی طلب می آمد چون از مسجد شریف برون آوردند بیادگان دید که فقیر است به همراهیان گفتند که حضرت را بمجرد رسیدن آنجا بدم توپ خواهند براند خادمان آمدند که با حضرت مروید که حال این چنین است فرمودند که اگر اجلم رسیده است حوران بهشتی با پداله های شراب ظهور منتظر خواهند بود و اگر تاخیر است لوئس و توپها را لوئس خدا داند که کجا خواهند رفت نه لوئس خواهد ماند نه توپها لوئس و روان شدند نظر مرزا بهرزا خبر داد که حضرت صاحب تشریف می آرند میرزا و وزیر خان پیش لوئس آمدند و لوئس پیش خیمه خود چهل قدمی میکرد تشریف آوردند و قریب تر به لوئس [ص ۷۷] ایستاده فرمودند ای لوئس چرا طلبیدی و خواندی فقیر را در پی اثنا وزیر خان راجپوت به آمده کدام عرض کردن پس لوئس بهادر دست بسته گفت خداوند حضرت صاحب یک من نهد سعادت بر رحمت و وزیر خان زد و گفت ای سگ ظالم این این بیچاره شده خدا را خداوند میگوئی آن خداوند حقیقی این بنده خود را برای سببه شما ظالمان فرستاده که بره زنی و غارت هزارها بدنشان خدا را خسته کرده بی وطن کردید و دختر نوزاد را زنده در گور میکشید لوئس بهادر برده برداشته اندرون خیمه رفت و نصایح حضرت قریب به برده ایستاده می شنید حضرت صاحب فرموده ای مرزا بهرزار خود بگو که هزار روپیه به ساکنان متکالی معاف کند دست بسته عرض کرد که یا حضرت حق تعالی جان شما را سلامت داشته این عرض کردن مناسب نیست فرمودند بخشنده جان فقیر مولای فقیر است لوئس بیچاره چه چیز است و دهکده داده درون خیمه فرستادند لوئس پرسید فقیر چه می گوید گفت برای معافی

قصر عارفان

هزار روپیه از جرمانه منکلی گفت معاف کردم همین وقت پروانه بدم وصول کنندگان زر جرمانه متعین منکلی فرستاده شود که هزار روپیه به ساکنان منکلی معاف کردیم مزاحمه نشوند گویند لوئیس فرانسس بود و عقب او آمد جعاز بهادر که انگریز بود پس مغلوب شد پیش جعاز و بگریخت -

حکایت : چین سنگه راجهوت رئیس قصبه بهادره مواشی از آن درویشان حضرت صاحب را از چراگه غارتیده برد استغاثه به حضرت آوردند حضرت صاحب سراج الدین برادر زاده خود را همراه درویشان به بهادره فرستاد و فرمود که بر درش رفته الله جلشانه الله جلشانه بخوانید رفتند و فرمان جا آوردند چین سنگه بدها سرگروه دهنده رهنمایان خود را فرستاد تا جزوی از مواشی بدهد و بدهد سراج الدین باقی را هم طبیب نذر بدها مذکور چند درویشان را قمی زده برخاست کرد و بحضور حضرت آمده عرض کردید فرمودید بخدا سپردم هما نروز ثبور بر دست بدها آمد بسوزش بسیار و ورم کرد دست او سیوم روز بمرد و حول دل و طبعش آمد در دل چسبیده واس فرستاد باقی مواشی را و طبیب شد [ص ۷۶] خود کرد حضرت برآب دم کرده فرستاد و نجات یافت از حول دل -

حکایت : چون حضرت صاحب تشریف فرمای موضع چودهره واس شدند زمیندار قوم جات تربوز کلان نذر حضرت آورد و نذر کرد که برای حضرت نکه داشته بودم فرمودند خدایتعالی ترا - ر تربوز دهد بسال آینده در مزرعه آن زمیندار بجز بیاره تربوز شجری از باجره و جوار و ماش آنچه کاشه بود هیچ تروئید و آقندو

کثرت تربوز کلان و شیرین شد که مردم دیه خاطر خواه بردند و خوردند تا هم در تمام مزرعه او بکثرت تمام بودند مردم گفت که این چه باعث مینالا شدم گفتند این از تاثیر دعاء حضرت است باز به حضور آمده حقیقت حال عرض کرد فرمودند که خدایتعالی در مزرعه تو آنچه کاشت کنی برویاند -

حکایت : شخصی از ساکنان موضع منکلی غله باجره از کدوی درویش حضرت بدزدید درویش به حضور حضرت آمده عرض کرد که سب را کسی غله باجره از کندوی من دزدیده برد فرمودند کسی گرسنه برده باشد معاف کن عرض کرد که معاف آنگاه کم ده بر من ظاهر گردد که فلان کس دزدیده است فرمود همچنان خواهد شد همان وقت در هر دو گوش دزد پیدا شد و بشدت رسید بهر پهلو که بودی از گوش همان طرف دانه باجره می آمدیدی که بر بسره دو دو سه سه توله دانه جمع می شدند چون بر بهدوی دیگر سدی بهمین طریق دانه از گوش برمی آمدند و جمع می شدند و چون بر پشت خفی از هر دو گوش بر می آمدند مردم میدیدند و تعجب میکردند آخر وارثانش به حضرت آمده طلب عفو کردند فرمودند فلان کس را بطلبید حاضر آمد فرمودند که حقیقت حال پیش بگوئید و طلب عفو کنید گفتند که فلان دس غله باجره از خانه تو دزدیده بود دانه باجره ها از هر دو گوش او برمی آیند و درد بشدت است ما را معاف کن حضرت صاحب بدرویش فرمودند اقرار کرده بودی که چون دزد غله من ظاهر گردد غله را به او به بخشم حالا خدایتعالی دزد ترا بر تو ظاهر کرد غله را به او به بخش به بخشید همانوقت درد موقوف شد و آرام یافت -

قصر عارفان

حکایت : خواجه صاحب محمد معز الدین فرزند حضرت را شکار دوست افتاده بود فرمودند فرزند! بشکار مشغول مباش آدمی را [ص ۷۹] برای کار دیگر آوریده اند - روز دوم پوشیده از حضرت بصحرا رفت هر چند در صحرا گشتند هیچ جانوری بنظر هیچ کس نیامد - روز دوم و سوم نیز همچین شد پس بگذاشتند شکار را -

حکایت : سید خان ضیافت حضرت و درویشان همراهی حضرت کرده جمله دوازده نفر بودند طعام دوازده کس پخت ، درین اثنا ده دوازده درویشان حضرت دیگر آمدند بسید خان فرمود که تردد پختن طعام دیگر نکنی همین قدر که پخته طیار است ازان ایشان هم خواهند کرد ، چون درویشان برای خوردن نشستند فرمودند چادری بر طعام اندازید و با کفجه از یکسو بسم الله حلشانه لرحمان الرحیم گشاده صرف کرده بسم الله چون کردند جمله درویشان و اهل خانه بکم سر حور شدند و بهر مکان هم بطریق تبرک قسم کردند - سید خان عرض کرد که با حضرت من بسیار متردد بودم که بری خاطر من حضرت صاحب درویشان را گرسنه داشتند مگر همه سر حور شدند فرمودند کسیکه با خدا راست شد خدا او را هرگز رنج گو نمکند هر چه از زبان او بر آمد خدا همون میکند -

حکایت : رئیس هانسی مواسی از آن پهلوانان نواح فتح آباد غارتیده آورد مالکان باین اراده بخدمت حضرت صاحب آمدند که اگر بفرموده حضرت صاحب واپس داد مطلب ما بر آمد و اگر نداد یقین است که دشمن ما خواهد مرد آینده را ایمن خواهیم شد و حضرت را به هانسی بردید بتعظیم بنشاند نشاند فرمود که مواسی از آن مسلمانان واپس ده ظلم نباید کرد عرض کرد اگر از آن

حضور یا از درویشان حضور بودی میدادم از آن پچه‌ها دکان نمی
دهم . دو سه بار فرمودند هر بار انکار کرد آخر ناگشت مبارک
دغدغه به پهلوی او کرده فرمودند اگر میدادی بهتر بودی گفت
نمیدهم واپس آمدند پچه‌ها دکان راضی و خوشی و فرحان واپس آمدند
و با مردم می گفتند اگر واپس می داد باز ترس او در دل ماندی
حال نیزه از پهلویش خواهد گشت یا تیغ اینجا را خواهد برید
یا مار خواهد گزید بعد چند نیزه در همان پهلوی رسید و از پهلوی
دیگر بگذشت .

حکایت : هر سوداگر و هر قافله کتخدایان را که به عرف
برات گویند قافله ره زنان باقی غارت کردی هرگز سلامت رفتن
ندادی با هر قافله که یک یا دو درویش حضرت بودی با لباس
رنگین و حج گروه ره زنان ، ن قافله دست اندازی نکردی صد ها
قافله به بد فقی حضرت [ص ۸۰] بهر طرف رفتی و آمدی .

حکایت : سلطان ، ملک صاحب وارد حصار شده پرسیدند
که شاه محمد اسمعیل از پاک پتن سرین آورده اند گفتند حضرت
صاحب کاهی به پاک پتن رفته اند شما را کدام کس گفته که
حضرت صاحب به پاک پتن رفته اند ظاهرا سخند که ما بر عرص
بنا صاحب در پاک پتن بودیم و اراده حصار داشتیم که بخواب
شاه صاحب رسیده چیزی سوال کرده خواهیم یافت مجمع مرده
دیدم گفتیم چه مجمع است گفتند که نه اسمعیل حصاری تشریف
آورده اند مرده برای زیارت شان جمع شده اند باهم گفتیم که
خوب شد همین جا سوال خواهیم کرد و خواهیم یافت از سفر دراز
روستیم ما هم همه کسان دران مجمع رفته دیدیم که بزرگی با لباس

قصر عارفان

رنگین نشسته و مردم انبوه گردا گرد او حلقه بسته نشسته اند ما هم از مردم گذشته قریب تر نشستیم درین اثنا مجمع برای نماز برخاست و هر کسی بهر سو رفت صبحی از هر کسی پرسیدیم که شاه مجد اسماعیل حصارى کدام جا فرود آمده اند اکثر می گفتند که اینجا دیده بودم - دیگری گفت آنجا زیارت کردم آخر نیافتیم دانستیم که بحصار رفتند پس ما نیز در حصار رسیده ایم به امید سوال بنا بران می پرسیم که شاید نیامده باشند مردم اینجای تعجب کردند و پرسیدند که شما خواهید شناخت گفتند ما در حضورش نشسته زیارت کرده ایم چرا نخواهیم شناخت - چون زیارت حضرت کردند شناختند که در آنجا همین حضرت بود -

حکایت : راجع به این موضوع مسأله لازم فوج اکثر بهار حضور آمده عرض کرد که حضرت من بر عرس قطب صاحب به هانسی خواهم رفت - اگر حضرت اراده کنند در خدمت حضرت حاضر بوده بر عرس حاضر شوم فرمودند آله مستعدیم - عرض کرد که حضور توقف کند ما من بهانه رفته نان خورده بیایم فرمودند برو چون زن خورده واپس بحضور آمد گفت من فرمودند فقیر رفت و زیارت قطب صاحب کرد و باز پس آمد تو برو رفت و از مردم که بر مزار شریف حاضر بود از تشریف آوردن حضرت پرسید گفتند آمده اند گفت کجا آمد کسی گفت اینجا ایستاده بودند دیگری گفت بر مزار نشسته بودند - روز دوم واپس آمد و گفت یا حضرت من از مردم پرسیده [ص ۸۱] بودم اکثری گفت که همین وقت اینجا بودند شنیدند و هیچ نگفتند -

حکایت : روزی درویشان حضرت بحضور عرض کردند که برنج و قند و غیره اشیاء تجارقی را براج گهڑ و نواح آن بردن میخواهیم اگر همراه شده از بالسمند به آنسو گذارند بسلامت رویم همراه قافلہ درویشان شدند چون رسیدند ببال سمند جاٹان همه مال تجارت از آن درویشان را بغارت برده بخود تقسیم کردند و بفرمان حضرت التفات نکردند . حضرت و درویشان واپس به موضع چودھری واس رسیدند مید خان راجپوت که مرید حضرت بود عرض کرد که یا حضرت چون جاٹان موضع بالسمند مال از آن درویشان حضرت غارت کردند حال ما چه خواهد بود . فرمودند ایک فوج می آید و حکام چنان جبار و قہار فرستاده مولای ما آمده اند کہ نفسی های شان خواهد بود و سر این ظالمان . عرض کردند یا حضرت فوج از لجا آمد هیچ خبر نمی دهند . فرمودند تو چہارم روز مدہ گوان خود را در صحرای بالسمند درواریہ دیہ بحرآدہ برسانی معجب میکردند و دانستند کہ برای تسلی خاطر ما میفرمایند روز سیوم عافہ و نور در ہر دیہ اماد کہ ہوج فریکیان در ہانسی آمدہ و ہر روز دزد را بسزای سحت خواهد رسانید ساکمان بالسمند نماہ برنج و شکر و غیرہ آورده حاضر صاحب و آنچه خوردند عفو کرانده رفتند .

منزل سی و دوم در خاندان شاه محمد حفیظ قادری

وی فیض طریقت از شاه عبدالعجید والد ماجد خود کہ از عماید دیار بہیرہ خوش آب کنار ولایت و پنجاب بود می داشت و بر طریقی پدر عالی قدر در کسب تجارت ہر قسم مال؟ می پرداخت

در مایه دوازدهم وارد حضرت دهلی گردید، اینجا نیز و حوه
 معیشت کلی بهم رسید و هر چند که نعمت پدری نصیب وی
 بود الا در طلب مزید می بود - روزی لب نهر به سالک مجذوبی
 بهولو شاه نام در بیدای حقیقت خوشخرام در خورده سلام به ادب
 گفت شاه ممدوح بصدق قال از سر حال ملفت گشت که ما شما را
 مخصوص از پنجاب بضرورت تفویض و تحویل نعمت خود طلب
 کرده ام و در چندی [ص ۸۲] مدهوشی و از خود فراموشی
 بصحبت آن رهنمای حقیق بر ذاتی چنان بر ذات شاه مجید حفیظ ارزانی
 یافت که چندین سال بهمرنگ آن مرشد جاذب القلوب به آخر کار
 نوبت بنوبت از روی طی مقامات و منازل شاه راه حقیقت اندکی
 افتاد و داد الا از کار و بار نجارب کلی تجرید انقای افتاد -
 بهولو شاه صاحب نوزدهم محرم سال هزار و دو صد و چار از
 قلب خاک ره گرای عام به دست مست زور مالست
 ماده قاپیخ و بست - برون کانی دروزه شهر بهاء بر حویره
 زیر سایه آن آرامگاه و بست شده مجید حفیظ مجده آرای پدر عم
 هاگزین آن عالی قدر شد صلاحی و عرفای وفات خون مهر و جد
 حضرت مولانا و خدابار و شاه مجید صابر و شاه صدیق آدانی و شاه
 مجید ظهور با هر دو حضرات مذکور موافق و محبت می
 کردند و مجالس اعراس و جماع و تشریف دگر درین
 خاندان بر وضع حضرات چش اجتهاد می نمودند شاه
 مجید حفیظ بعد مرشد دست گیر زیاده از سب سال بفروع و جلال
 زندگانی کرد جمع وافر پردست وی نایب شدند خصوصیات و
 ذکور قوم وی از تاجران پنجاب در سال هزار و دو صد و بست و
 شش آخر ذی قعدة بهجنت خرامید مقبول بارگشته صمد حضرت شاه

غلام محمد فرزند سعید و مرید رشید شاه مغفور بود که عمر عزیز در تجرید و تفرید گذرانید از علم و عمل و زهد و تقوی و فقر و درویشی نصیب کافی برداشت و هر چیزی که صافی دلان بامعانی و عارفان ربانی را در صدق این راه می باید حاصل داشت - یازدهم رمضان سال هزار و دو صد و چهل و نو رخت حیات ازین دار خرابات بسوی دارالقرار بست، ماده تاریخ ازین مصرع می بر آید ع :

بیامیزد ایزد غلام محمد

بعد شاه مهدوح شاه کرم الهی از بکاگان شاه برای انصرام محالس اعراس و اهتمام ضروریات خانقه بر جایگاه بود از برکات این حصرات زندگی وی خوش نداشت و باحر شد رفت حالا نیز برای نام کسی را قایل کرده اند درس خندان هم رسم اعطای شجرات بر مریدان نباشد مگر شجره مسطوره شد [ص ۸۳] غلام محمد هر یکی از مریدان شایق و مستحبان صادق را در می گرفت درینولا که بواسطت حفظ قرآن جامع فضایل نوع انسان صادق العقیدت فقی الارادت شرف صحبت باب مقبول بارگاه صمد شاه غلام محمد حفظ امام بخش صاحب تفحص این کرده شد احدی ازان جماعت بهم نرسید که شجره طیب تصام و کمال بصحت فرا یاد خاطر وی باشد تا هم بعض نظم و نثر چیده هر قدر بتحقیق پذیرفت بر نهی که اعتماد کافی برصحت تقدیم و تاخیر آن نباشد می نگارد -

منزل سی و سوم در حضرات سابق این خاندان

یکی محزون اسرار دو طرفی حضرت خواجه ابوالمحموظ معروف

قصر عارفان

ابن فیروز الکرخی هم از امام همام علی موسی رضا تا حضرت
 علی مرتضی علیه السلام هم از خواجه داؤد طائی تا خواجه حسن
 بصری یکی خواجه ابوالحسن سری بن مهلب السفطی - یکی سید
 اوتاد بغدادی ابوالقاسم جنید یکی خواجه ابوبکر شبلی یکی عبدالواحد
 بن عبدالعزیز ثمسی یکی شمس الدین ابوالفرح خُطوسی یکی خواجه
 ابوالحسن علی هکری یکی خواجه مجدالدین ابو محمد مخزومی یکی
 حضرت غوث الاعظم یکی شاه عبدالرزاق ختف ایشان یکی شاه عمادالدین
 یکی شاه عبدالباسط یکی شاه شرف الدین یکی شاه علاء الدین یکی شاه
 شهاب الدین یکی شاه شمس الدین یکی شاه مجد عثمان یکی سید شاه حسن
 یکی میران سید شاه عبدالله حلثانه بهتی در حال ایشان که ضمن
 اولاد حضرت غوث الدهر جیلانی آسودگیکن شد تحریر یافت واضح
 آمد تا حضرات سید عبدالقادر پشت درویش و فضل آدنی دادند
 یکی شاه عبد اللطیف یکی شاه مجد الدین یکی - مجد جعفر یکی سید
 شاه عبدالوهاب قدری که عبد عبدیه حدید جانب قدم سرب
 آرامگاه درند و دو مستورات مادر و دختر باهم بعالت جدت و ز
 خود رفیگی از اولاد ایشان در میان دینی می کردند حاضر و عدم
 روی نیز دارند - شاه محمود مرید شاه عبد مجد و والد شاه
 مجد حفیظ اند .

منزل سی و چارم در ذکر توسل حضراتی که
 سوای از تصریح خانداده مجددی و تعلقات
 آن از حضرت سید عبدالقادر جیلانی تا مجدد
 الف ثانی رسیده

قدری فردوسی غزنوی همدای خوارزمی از غوث الدهر شیخ

صیاءالدین ابو نجیب عبدالقاهر سهروردی از وی شیخ عمر یا سر از
 وی شیخ نجمالدین کبری ولی تراش فردوسی از وی شیخ محمدالدین
 بغدادی از وی شیخ رضی الدین علی غزنوی از وی شیخ جمال الدین
 احمد جورجانی از وی شیخ نورالدین عبدالرحمن کسروی از وی
 شیخ رکن الدین علاءالدولت صفائی از وی شیخ شرفالدین
 محمد مزدقانی از وی امیر سید علی همدانی از وی خواجه
 ابو اسحاق ختلاتی از وی سید شیخ عبدالله جیشابه برمش آبادی از
 وی شیخ رشیدالدین اسفرانی از وی شیخ شاه علی بند واری از وی
 محمدم اعظمی حاجی الحرمین شیخ محمد جنید شانی از وی شیخ
 کمال الحق والدین ملا حسین خوارزمی از وی ملا شیخ یعقوب
 صیری مستخلص کشمیری و در کشمیر تحت نظیر نشوونما یافت و
 در فضل و دانش کوس شهرت نواخت در نظم و نثر قدرت تمام
 داشت اوقات عزیز در یاد حق صرف می ساخت بر رسم تجرید
 بسیار کرده سفر نامجات خود مخطوم و منشور نوشت در
 تصوف نیز رسائل چند مدگار دارد اندر اشعار صرفی تحصیل داشت
 از وی بیت:

هم ز دل دزدیده خبر و هم دل دیوانه را
 دزد من با خانه می دزدد متاع خانه را

آخر مایه عشر بخند برین شتافت تاریخ وفات وی قادر
 بدایونی شیخ امام بافت از وی شیخ احمد مجدد سرهندی نعمت
 برداشت -

منزل سی پنجم در خالص شجره قادری که علاوه
 از مذکورات این قصر در خانواده مجددی شایع

شیخ احمد سرمندی از شیخ عبدالاحد فاروقی والد خود وی
 از شیخ محمد رکن الدین حنفی فرزند اکبر شیخ عبدالقدوس گکوهی
 از پدر عالی قدر خود وی از سید محمد ابراهیم حسنی وی از سید
 احمد وی از سید موسی وی از سید شاه عبدالقادر وی از سید شاه
 محمد حسن وی از سید شاه ابو نصر وی از [ص ۸۷] سید شاه
 ابوصالح وی از عبدالقادر جیلانی غوث الصمدانی وی از سید ابی
 صالح موسی وی از سید عبدالله جلشانه ولی وی از سید یحیی زاهد
 وی از سید محمد سیف الله جلشانه مورث وی از سید داؤد سیف الله
 مورث وی از سید موسی ثانی وی از سید عبدالله جلشانه حسنی وی
 از سید موسی جون وی از عبدالله محض وی از سید حسن مثلی وی
 از امام حسن وی از حضرت علی مرتضی لقب جون اطلاق نمایند
 بر ایض هم اسود الا کثرت استعمال لفظ مذکور بر معنی ثنی
 باشد چون سید موسی گندم رنگ بود بنابرین جون خواندند و
 لفظ محض برای لقب سید عبدالله جل عظمته بدین وجوه که خلاص
 بود از هر دو جانب پدرش حسن مثلی خلف الصدیق امام ابو محمد حسن
 فرزند اکبر و مادرش فاطمی دخت سعادت دخت امام ابی عبدالله
 سبحانه حسن فرزند اصغر حضرت علی مرتضی و نیز سید عبدالله
 ممدوح و مجمل خوانند مشق از اجلال -

منزل سی و ششم در خاندان سید شاه غلام حسین
 احمد آبادی

جد امجد او از دارالسلام بغداد از روی شوق سیاحت بعد
 وادید کشمیر و اقامت چندین سال وارد هند گردید و قریب

دریای چنبل افاست ورزید فیض آدنی داشت - هنگام وفات سید شهاب‌الدین فرزند سعید خود را جاگزین سجاده قدری ساخت شاه غلام حسین همانجا ولادت یافت هرگاه والد ماجدش بخلد بدن شرافت در احمد آباد تشریف آورده با ریاضات پرداخت روزی حضرت غوث‌الدهر را در خواب دید که می‌فرماید ای فرزند نصیب تو علاوه نعمت خاندانی از درویشی باشد که همدین شهر در فلان کوی سکونت دارد بر حسب نشان به خدمت شاه علی رضا بیوست وی خلف شیخ خازن الرحمت محمد سعید فرزند حضرت شیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی و صاحب نعمت خاندانی بود از وی فیض اندوخت و مجاز شد - تا هزار و یکصد و هفتاد و شش زنده بود فیض وی دران دیار شایع گردید و از اعظم مشایخ شد نسب شریفش در پشت دوازدهم به حضرت سید عبدالقادر جیلانی میرسد دویم جمادی‌الثانی سال مذکور اول روز جمعه قبل مغرب انتقال فرموده روز دویم در روی مسجد در خانه [ص ۸۶] مدفون یافت سجاده هر دو حضرات دران دیار قایم -

منزل سی و هفتم در شجره قادری که اجازت آن از شاه درگاهی بشاه ابو سعید صاحب نعمت مجددی مظهری رسیده بدین طریق

ساح ابو سعید مدوح از شاه درگاهی وی از سید شاه جمال الله حل شانه وی از خواجه محمد قطب الدین وی از خواجه محمد زبیر وی از عارف ربانی خواجه محمد نقش بند ثانی وی از عروۃ الوثقی شیخ محمد معصوم وی از والد خود حضرت مجدد وی از والد خود شیخ

قصر عارفان

عبدالاحد جل عظمته وی از شیخ رکن الدین فرزند کلان شیخ
 عبدالقدوس وی از والد خود وی از شیخ محمد درویش بن شیخ
 مسم اودهی وی از سید بدهن وی از سید اجمل بهرایچی وی از
 محموم جهاییان بخاری وی از محمد بن عیسی وی از شیخ عبید فاضل
 وی از شیخ ابوالحکرم فاضل وی از شیخ ابوالغیث قطب الدین وی
 از شیخ شمس الدین وی از شیخ شمس الدین علی المعداد وی از
 غوث الدهر جیلانی و نیز یک شجره مصفحت حافظ شاه ابو سعید
 دیده ام اسمای حضرات آن توضیحات تا جناب رسول مهابول در اینجا
 ترقیم می یابد شاه ابو سعید مدوح شاه سراج احمد مولوی محمد مرشد
 مولوی محمد ارشد مولوی محمد فرخ شاه خازن الرحمت خواجه محمد سعید
 حضرت مجدد حضرت شاه عبدالرحمان بدخشی حافظ محمد سلطان اودهی
 شیخ محمد سمراتی حضرت شیخ سعید معمر حشی جناب رسول مهابول
 صلی الله جلشانه علیه و آله وسلم -

منزل سی و هشتم در خاندان حضرت شاه نیاز احمد بریلوی

وی در وقت خود از کبار مشایخ نامدار شهر و دیار هند
 بود از صغر عمر آثار عظمت و کرامت از جبین وی می نایند و
 جمال با کمال داشت از حضرات متعدد اندر هر وقت و هر
 وسیع و طاقت فیض اندوخت و صحبت سی کمیلان طریقت دست
 اجازت خانواده چشتی و قادری بر وضع معروف و از جناب حضرت
 مولانا فخرالعصر و الزمان حاصل کرد بهر چار خانواده و متعلقات

آن مروج این خاندان غالباً مجاز بوده باشد در خانواده خواجگان
نقش بند از حاجی الحرمین شاه محمد رحمت الله سبحانه شیخ سرهند
وی از مولانا شاه محمد عظمت الله جلشانه محقق سرهندی وی از
مولانا شاه ابراهیم ملتانی وی از شاه کلیم الله جل شانہ ملتانی وی
از سید محمد ترمذی کالی که جامع چندین سلاسل [ص ۸۷] معروف
از شاه جمال اولیای اودی مقیم کوره و سید شاه ابوالعلائی احراری
اکبر آبادی صاحب خاندان علائی و نعمت یاب معنوی از حضرت
هندالولی حسب تصریح ذکر اول منزل نهم باب سوم حضرات
چشت اندرین قصر بوده وی از شاه جمال اولیای ممدوح وی علاوه
از مذکورات عنوان منزل صدر درین شجره از حضرت خواجه محمد باق
بحق فانی در حقیقت نقش بند ثانی مجز از معتمدان استماع دارم که
مولوی امجد علی اکبر آبادی که شاید فراموشی هم بعضی شده نیاز
احمد دارد زمانی هم نسب هم صحبت شاه ماند و بشارتی یافت
که نصب وی از سیدی عالی نژادی خواهد بود که از دیار عرب
تشریف آرد بنا برین منتظر وقت می گردید و سیاحتاً در اکثر شهر
و دیار می رسید زمانی در متهره وارد بود که خبر آمد درویشی از
سادات عالی درجات سماعت فرمود رفت دریافت گشت که نام
حضرت وی سید عبدالله جلشانه بغدادی است از اولاد امجاد سید
هاک زاد قطب بغداد عالی نسب والا حسب موافق صراحت این
باب در بست و ششم منزل اکنون بضرورت وقت قدری از حالات
شاه ممدوح اینجا نگرش می یابد که وی با برادران رفیع الشان وارد
هند شد - آخر مایه دوازدهم در شاهجهان آباد رسید اهل تقوی و
اعتقاد اکثر رجوع بوی آوردند و سلاطین زادگان خاندان صاحب

قران امیر تیمور گورگان از اذت و ذکور مرید شدند قنوج بی کران
 رو داد هرگاه غلام قادر نجیب آبادی بعزم فاسد درین آدی گذر
 کرد اول با عماید و رو داران شهر دم از اخلاص و محبت زد نیز
 از صلحای وقت دعای خیر و استمداد خواست لایحج کسی از فساد
 طبع او خبری نداشت صرف بعض عقلای و امرا توهمی خیلی در دل
 آورده بودند بعضی بافتضای دور اندیشی لب بر نصیحت اجمالی وی
 طرزی که موع و گنجایش بود نیز کشادند از ن وی انتباه زیاده
 پذیرفت و در رفع دادن وهم و صلح و مدارا با خاص و عام زیاده
 کوشید هرگاه بدین تدابیر آن شریر قبیوی وقت از هر نظم و اقتدار
 یافت و صاحب قوتن را در مقابل خود غافل دیر نگاه یورش آورد
 اندران حال دسی یازای گفتار و صفت رفتن نداشت امرای
 ذی مراتب [ص ۸۸] بعضی در پیوب خویش جاہند و بعضی زیر
 تخت و درون حصار معی در خیالات نری و بیویب خلافت و
 ماصیب عز و جہ خود خورسند بودند در این معنی شک نباید
 که همگنان ساکت ماندند الزام نمک حرامی بر اثری عاید شد
 و تا اولاد ماند الا نظر بانصاف باید مجبوری را دسی اگر ماحوط
 ندارد مجبوری باشد - الغرض آن کور باطن چند بار محسب سید
 عبدالله جلشانه بغدادی هم آمد و رفت و جنس لایق گذر نموده بود
 هرگاه فوج مهاراج پیل بهادر کار آن بد اندیشی باهم رسانید و
 در حوالی میرت بانواع شداید شر مکرر از هم گذرانند و بادشاه
 دین پناه را باوجود بی صری خلاف رسم مستمری حرف از روی
 مراعات خاندانی و تأییدات رفتی بر تخت خلافت و سجاده ریاست
 متمکن و منفرد داشت و از طرف خود بجمیع کارخانه جاب مالی و
 ملکی انتظام شایان ساخت اکثری از شهری و دری و وزاری و

درباری بچرایم اتفاق سلام قدر معتوب و مغضوب شدند - بعضی
 حاسدان و مخبران این همه بر پادشاه گذارش کردند که وی
 بحضور سید صاحب هم می رفت و بدعای برآمد مدعای خود
 منتجی می گشت مزاج پادشاه متغیر گشت و حکم طالب حضرت سید
 در بارگاه نماذ یافت خیر اندیشان سر دست این خبر رسانیدند و
 جریده وی را راهی متهررا گردانیدند آنجا سرداری بود از جنوبیان
 که فریق ایشان اعتقاد وافر بعناب حضرت غوث الاعظم دارند -
 چون بقدم ایشان خبر یافت با تحایف گران قیمت و نقد بسیار
 بملازم سید شتافت همان وقت سید با وی هم کلام بود که
 مولوی امجد علی بر در دولت رسیده حضرت سید مخاطب شد با وی
 ده مولان از نصب تو امانتی دارم و تو فرصت خواهی آمد مولوی
 سید گردید و دانست که حضرت موعود شرب این بود زن بعد
 فتن متواتر ربود چند سال منتزم صحبت با رکت ماند اکثر گهتی
 که جد ما صرف برای تعلیم نو ما را در هند فرستاد روزی حضرت
 سید در حجره خاص شاغل بود خادم بر در مولوی بجای دگر
 ذاکر شب از نصب در گذشت ناله شوق زیارت مرشد حق پرست در
 خاطر گذشت بی قرار و صبر بر در حجره وارد شد [ص ۸۹]
 خادم مانع آمد بذرا نکرده درون رفت دید که بر محاده دو
 حضرات نورانی هم شکل یکی دیگری جا دارند الا شوکت و عظمت
 برکت هر دو حضرات چنان وی را منجیر ساخت که ساکت بآداب
 ایستاده ماند و بعد دیری بدشواری خود را بیرون راند صبح حضرت
 سید گفت که شب زیارت جناب محبوب سبحانی کردی عرض کرد
 که دو حضرات بصورت جناب دیدم میز نتوانستم کرد
 که ذاب منزله از صفات وی کدام بود و مرشد حق نمای ما کدام
 و از شایسته هراس و رعب یارای قدسوس و چیزی التماس نیز

قصر عارفان

نکردید گفت بعد چندی ترافهم و سبز و منزلت دست بوسی میسر
 خورده آمد - هرگاه ریاضتی مفرری تمام خواهد شد - حد بزرگوار
 ما با صورت ما که ل مشاسبت دارد چون مدت ریاضت بخیر سپری
 گشت سید وقتی مقرر گردانید که آخر شب در حجره ما آبی بر وی
 آن حاجب تعرضی نکرد - هرگاه پدر حجره رسید دروازه از خود
 وا گردید دران وقت بدستور هر دو حضرات را زیارت کرد از روی
 شناخت واقعی و بارشاد سید دست بوسی حضرت اعلی کرده در
 قدوم افتاد و نعمت بیکران دست داد بعد استکمال مولوی احمد علی
 سید بدبار بریلی و رام پور تشریف برده نعمت خانواده حضرت دداری
 از روی توسل آبای کرام که منزل سید عبدالجلیل اسمای آنحضرت
 ذکر یافت به حضرت شاه نیاز احمد صاحب مرحمت ساخت و شاه
 مدوح را نسبت دگر درین خانواده حاصل که دران توسط سید
 محی الدین و یا شاه - نامی واقع شجره آن نزد آمد بود ضایع رفت -
 دستخطی شاه محمدهالصدر نامی جد بزرگوار جانب شیخ حسین علی
 صاحب مغفورالمختصر شاه نیز احمد صاحب به شرح موضوع چندین
 حضرات قدوه اکابر روزگار و زبده صحنی نامدار منندی و آب گردید
 و مرجع - لایقی اکثر صاحب منزلت در دایره اطاعت و حجر تربیت
 وی در آمدند و کامیاب مقصد شدند نور حق از شیره مبارکمن
 قبابان بود بصغر عمر خود اندر بریلی شریف دولت قدم بوس وی
 شده ام النفات خاطرش جانب اشعار هم بود کلامش بر مصحون
 در فارسی و هندی اکثر موزون [ص ۹۰] و در بحر لایقی سرود
 معاملات کشنی را در لباس نظم می آراید ادب دلان ، معنی را مدای
 طبع می افزاید برین مطلع درین مختصر آگفته کرده است :

گر بر سر یالینم نازان به خرام آی
جان از سرنو یایم هم تاب و توانایی

سجاده ایشان بر آستان از ذات صاحبزاده والا تبار علی و قدر
شاه غلام نظام الدین قایم و خلغای بسیار صاحب اجازت از وی در
اکثر شهر و دیار یادگار اند اسمای بعضی حضرات توضیحاً در اینجا
ذکر می یابد یکی ازان سید محمد سمیع الله سبحانه بخاری یکی ازان
مولوی نعمت الله جلشانه بخاری یکی ازان مولوی جان محمد ولایتی
یکی ازان محمد عمر خان ولایتی یکی ازان محمد عثمان خان ولایتی یکی
ازان شاه شرف الدین یکی ازان شاه فخر عالم یکی ازان شاه غلام محمد
عرف مسکین شاه وی از شرقای ذی جاه کشمیر جنت نظیر بود بعد
تحصیل علوم ضروری چندی بایند دنیا ماند ازان پس دامن تعلق ازان
بر فشانند در کشمیر درویشی بود قدری ملت حقیقت پناه ککال
شاه پیشگاه وی کسب طریقت کرده بدلی آمد حضرت شاه غلام محمد
علی صاحب فروغ خانواده مطهری با وی بر سر عنایت شد در
دایره طالبان حق زیر تعلیم خود ها داد مشرب عشق بر دل استیلا
گرفت چندی بدان خواری ابتلا ورزید آخر ازان منزل نرق گزید و
بمحضور شاه نیاز احمد روت و محنت برداشت تا آنکه خلافت یافت
در جی پور و دگر دیار راجستان مردم معتقد وی شدند آخر در
شاهجهان آباد اقامت کرد تا زمان انقلاب هند زنده و سلامت بود
شمل خلایق شهر بدرگه آسمان جاه حضرت سلطان المشایخ تشریف
برد از اینجا در دیار راجستان قدم نهاد تا در جی پور قیام کرد
بعد چندی رحلت فرمای عالم بقا گردید معتقدانش مقبره رفیع و
هاکیزه تعمیر کردند و شاه ظهور علی خلف ایشان را که در باغ
بهکم واقع چاندنی چوک می ماند و از مریدان شاه نیاز احمد بود

طلبیده صاحب سجاده گردانیدند و خدمت لایق بجایمی آرند طرز تعلیم شاه غلام محمد نسبت طالبان بسیار سخت بود هر کسی طاقت تحمل بار ارشادات و ریاضات قرار داده ایشان نمی داشت - یکی ازان محمد بخش الله خان یکی ازان محمد نعمت الله خان یکی ازان مولوی محمود عالم [ص ۹۱] یکی ازان مولوی مقصود عالم یکی ازان مولوی فضل عالم - این حضرات از اولاد حضرت گنج شکر اند یکی ازان حکیم رحیم الدین بحرا دین یکی ازان مولوی کلیم الله سبحانه بحرا دین یکی ازان سید اکبر علی یکی ازان شیخ غلام حسین یکی ازان شیخ جلال الدین یکی ازان مولوی نجف علی یکی ازان مولوی امیر علی وی فرزند مولوی امجد علی ممدوح این منزل باشد شاید فیضیاب از والد ماجد هم خواهد بود در آگوه بطرز پاکیزه می ماند خلق را دست بیعت میدهد برادر ایشان شاه مظفر علی از حضور صاحبزاده مجاز اند و هم قرابت دار -

منزل سی و نهم در خاندان حاجی نوشاه نوشهری

فیض از خاندان قادری داشت پیری بود روحانی و ففبری بود نورانی در تعلیم مریدان قوی دست که در یک نگاه التفات از مریدان صفات می گذرانید الا مدتی در مصائب امتحان منجمدی عمر دراز یافت بعضی مریدان وی را در حج دیده اند و کلام کرده اند شافل ازین که وی دو سال قبل ازین بساط حیات در نور دیده چند درویشان طریق وی را در سفر ملاقات کرده ام ریاضات شافی می نمایند شب ... رنند قبر حاجی در نوشهره بالا دست لایق و قیاس از ... وی نسخ پیر محمد بود عظیم قدر و

محبوب ترین مریدان با صفای وی قاضی شیخ محمد که در فقر کامل بود فقیر بر وی آمد بوادید عسرت حال اکسیر پیش کرد که ازین زر می توان ساخت، رد کرد که در کار ما نیاید هر روز در زمینی که بول می کنم زر می گردد چون خواهش آن ندارم روی ازان بر می تابم باز بر اصل خود رجوع می شود کیمیاگر متعجب شد و گفت چنان طامات صوفیان بسی دیده ام باور ندارم برخاست و بیان حال راعیان دید سر بر قدم نهاد و ارادت آورد گروه بوشاهیان در پنجاب صاحب منصب اند قاضی در آبادی سود هر چند منزل لاهور آرامگاه دارد - یکی از بھازان حاجی شیخ زیر محمد بود که طرز ابدالان داشت مریدان وی شیخ میهن و نیز نسو بودند روزی هر دو شیخ و میر برادر هم پیر یکی بصورت مار یکی بصورت شمر بطریق استعان و برای آزار قاضی محمد که در صحرای سودهر شاغل بود آماده شدند وی یکی را چوب زد [ص ۹۲] یکی را کفش وقت صبح بعیادت رفت و گفت ای برادران دینی ما را معذور دارید بشفلی که مرشد ما شیخ پیر محمد بدان مامور گردانیده بود کار بند بودم وی نگران حال ما بود - ش که در تشویش آوردید سزا یاب شدید مدفن این هر دو بزرگوار هم در سودهر -

منزل چهلیم در خاندان سید مخدوم عالم اکبر آبادی

وی قدوه واصلان و زبده عارفان وقت خود بود سید صحیح از اولاد حضرت امام حسن ابن علی علیهما السلام فیض آبائی و هم

رسیدی دارد فرزندانی نوبت بنوبه مانند آبی کرام صاحب منصب شدند، یکی ازان سید محمد یکی ازان سید احمد یکی ازان سید عزت یکی ازان سید عصمت یکی ازان سید کبیر یکی ازان سید شاه عالم وزیر آردی وی این سید کسر بن سید محمد بن سید مخدوم عالم مدوح بود بضمن منزل هفدهم باب سوم مختصر ذکر وی گذشت اله مختصر بشوی مزید در تلاش صاحب تصریف کامل می گردید با میر سید محمد قنوجی دو چار شد و از انوار حق در حین پاکشی نظاره کرد سال دراز در التجا و ریاضت ماند آخر روی التفات دید که بانعمت خلافت مشرف گردانید و از برای طی مراتب جذب صفات ذاتی وصیت کرد که در وزیر آباد که جای پر فیض و مرجع عارفان ذیل منزلت قطب اندالی باشد چند ارعین بر آری بر طبق آن عمل در آمد کرده کامیاب مقصود گردید، سید قنوجی از خندان نه آمد و سگوه نعلی دارد - چنانکه در منزل مذکور سال رفت سید امیر جهان شاهجهان آردی در صدر عمر روزی که در آن روزی وی بود از محاسن اعرف بالاس نوشاهی عایب شد و مخدوم سید پیوست و از روی عیادت صاحب عارف کامل آن شب در آن در روشن پوره درون آبادی واقع شاه محمد نصیر شاعر معروف دهلی از وی نعمت یافت و بقیض صاحب و ارشد وی در محاسن شهری نامدار اود و حیدر آباد و دهلی کسی شاعر بارای هم وزنی و سریع الفکری وی نداشت و در هر دیار و هر دربار معزز و مکرم ماند و شاعران وقت مطیع و منقاد او بودند این از برکت تصرفات سید بود شاه نصیر علاوه از فنون شعر منقّب [س ۹۳] درویشی و آزادی و فقر و انکسار و عجز و ایثار نیز داشت شیخ محمد ابراهیم

متخاص بذوق محاطب خاقانی هند هم در اوایل مشق سخن وری
از حافظ غلام رسول شوق ساگرد شاه نصیر می ساخت آخر منزلت
وی ترقی پذیرفت و اندرین فن چندان عروج گرفت که سر آمد
نازه خیالان وقت گردید بشرف اوستادی سلطان العصر رسید با مذاق
درویشی هم سری داشت در حضور شاه غلام جیلانی فرزند سعید و
مرید رشید حضرت مولانا شاه بدرالدین ملقب بشاه اوحد صدیقی که
تصریح شجرات و حضرات این خاندان در ذکر پنجم
باب سوم بهم منزل گذشت ارادت آورده بود زندگانی خوش گذرانید
چند سال می گذرد که پیش از انقلاب هند بهجت خرامید کلام
وی هر قسم بر لسان خاص و عام بادگار و شاگردان رشیدش اکثر
شهر رورکر وی در وقت زندگانی از عدیم الفرستی در جمع آوری
تصانیف خود پرداخت حالا از روی نادر پاشا شاگردان وی دیوانی
استقام داده اند یکی از تلامذه ارشد ایشان حافظ غلام رسول متخاص
به ویران جامع کمالات نوع انسان مدتی دراز در صحبت آن افتخار
دوران انواع فنون شعر و سخن و صنایع و بدایع آن اخذ کرد
نوبت بجای که بعد بمات استاد غزلیات خاقان بوساطت شیخ
محمد اسماعیل خلب آن والا نژاد برای اصلاح نزد حافظ بمدوح می آمد
و ذکر خیر وی درین اوراق از روی لحاظ این معنی هم اتفاق
افتاده که حافظ مصدرالوصف باوصف استجماع چنان جوهر ذاتی تضایل
صفتی درویشی و سوز گداز محبت صلحا و ذوق و شوق مصاحبت
عرفا دارد با عقیده راسخ و اوقات صالح و در طریقت حضرات
خواجگان مجددی مرید شاه احمد سعید سجاد آرای خانواده مظهری

منزل چل و یکم در ذکر سید شاه محمد فیروز آبادی

وی نسب خود به حضرت سید شاه عبدالرزاق فرزند غوث الاعظم می رساند و نعمت آبتی را دعوی میدارد بهر حال باضم دعوی علی نسبی او خاخ شگرف و همت رسا و طبع استغنا و زهد رفیع و جمال زیبا [ص ۹۴] و دعای بلیع ذات چندی در دیار دولت آباد بسر برد آنجا اختلاف اقوال که در باب اجتهاد حضرات امام مذاهب اربع چیزی می گفت با بعضی صالحین بحث کرده راهی دهلی شد وقت ابراهیم لودی بود - بادشاه با کرام تمام ملاقات کرده بدفع شربابر بادشاه دعا خواست او توقع داد و با چندین مریدان خود بعزیمت خوانی رو نهاد هر یکی از مریدان وی که چهره سعید نام داشت اندران انعکاس نمائیدند که ماری سیاه خالی دار دهن کشاده روی ابراهیم می دود هم برکات دعای عارفان و صالحان در دهن وی فرو می رود آخر بابر ظهر یافت چون وقت اسلام شاه در آمد وی اعتقاد فرادان آورده مرید شد و اکثر امرای اسلام شاهی بیعت کردند درین اثناء دو حضرات سادات باهرکات یکی مولانا شمس الدین مکی و یکی سید ابو طالب عراق سیاح کنان وارد هندوستان شدند خود بسبقت از دیگران هر دو را در مهمان سرای خود فرود آورده پیام مناکحت با دختران خود پیش آورد آنان انکار کردند بعد چند روز در جای قیام هر دو صاحبزاده را در خاک و خون غلطان دیده شده فریاد از عالم برخاست خبر قتل هر دو سید نسبت وی انتشار یافت هزاران دهلی در بند کردند و جسد شهدا در حرم قدمکه نبوت محاذی مسجد برای تدفین بردند مدتی تحقیقات ماند آخر وی در زندان جان داد شیخ محمد عاشق منبلی

و نسخ حسن سرمست بهوکانوی از مریدان مجاز وی بودند -

منزل چهل و دوم در ذکر شیخ کمال قادری

وی از صاحبان نعمات مجاز در خاندان قادری هم بود بارشاد طالبان در دهلی قدیم می پرداخت و از فنون ریاضات و اشغال صعب گماهی ربط راشت بالذات مالوف و از امرا متفر بودی فرزندش شاه طاها متوکل زیاده از پدر قدم در تجرید و تفرید ثابت راند زیارت حضرت سلطان المشایخ اکثر می رفت اینجا نواب مهادت خان با وی تعرضی کرد پشیمان برداشت آخر اعتقاد آورده مقبره کلان و حویلی و مسجد برای ایشان آراست وفات شاه متوکل در هراز و پنجاه مریدان بسیار از وی در عالم شایع شدند -

منزل چل و سوم در ذکر شاه [ص ۹۰] جلال الدین محمود کهکاو

بیز در خاندان قادری اجازت یاب بود مریدان بسیار از وی فیض صحبت وی نام آورشدند یکی ازان شاه مجد خراس از وی پسرش مجد جمال از وی پسرش شاه مجد عثمان از وی پسرش عصمت الدین غلام مصطفی صاحب نضجات القدس -

منزل چل و چارم

در ذکر مولانا شاه عبدالرحمان لاهوری وی جامع فضایل علوم دین و صوفی بی قید و بند و صاحب منزلت رفیع و شرفیاب دولت حضور مجلس نبوت و محفل فتوت بودهم از روح هر فتوح محبوب

سیحانی نعمان ربود سماع خوب مرغوب داشت صوفیان وقت در کمال حال وی معترف بودند شاه حسین کاروانی محرم راز و مرید و دربان و خادم آستان وی بود عقب مسجد پری که شمشیر اصیل آنجا ساخت می گردید خانقاه داشت همانجا آسوده شاه حسین در کمال پوشاک آسگاه دارد مولانا در اشباح حال بشاه حسین فرمودی که برای ما سواری مهیا ساز وی خری آوردی و طفلان را خبر کردی و سیاهی طابق بروغن کنجد آمیختی مولانا بدین روش و آرایش در هر کوی و برزن و بازار دارالحلاف گردیدی و ضرور بود که آن روز چندین از منکران زبردست در دایره اطاعت می در آمدند و نیز لازم بود که آن روز با همان سامان بر در بعضی از امرا و در خانقاه بعضی صلحا گذر کردی کسی از جلالت قدر و رفعت شان وی یارای اعتراف نداشت -

تمت بعون الملک الوهاب کتاب مسمی بقصر عارفان فی حقیر و اماده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاء الله جدشانه بالیقین محمد رکن الدین ابن مرشد بر حق راهنمای خلائق پسندیده و مقبول بارگاه رب العالمین حضرت خواجه محمد معز الدین ابن شریعت آله حقایق و معارف دستگاه مدوح مصطفی که السخی حبیب الله الراسخ فی الشریعت و الطریف و الحقیقه و المعرفه کالخلیل حضرت قطب محمد اسماعیل حنفی قادری شطاری غزنوی ثم الحصارى از اصل نسخه مسوده مصنف علیه الرحمت در تاریخ هجدهم ماه رمضان المبارک سن ۱۲۹۱ هـ در حصار فیروزه نوشت -

بتاریخ شانزدهم ماه شوال سنه ۱۲۹۱ هجری بمقابله برخوردار جمال الدین و ابوالحسن حسب الوسع بصحت رسانیده شد -

فهرست مندرجات

الف

مقدمه محمد باقر

فهرست باب اول

- | | | |
|---|--------------|--|
| ۲ | منزل اول : | در حمد و ثنای حضرت کریم کار-راز و رحیم بی نیاز |
| ۳ | منزل دوم : | در نعت و تحیت حضرت سرور کائنات |
| ۴ | منزل سوم : | در مناجات به حضرت رب الارضی |
| ۵ | منزل چهارم : | در تضرع بجناب احدیت |
| ۶ | منزل پنجم : | در آرزوی ثبات به حفظ از معاصی |
| ۷ | منزل ششم : | در خواستگاری توفیق بطاعت |
| ۸ | منزل هفتم : | در التجا بجناب کبریا بحق خوبجگان چشت |
| ۹ | منزل هشتم : | در شان جناب مولانا سید شاه محمد علی صاحب |

- ۱۰ منزل نهم : در هی قصر عارفان معنوی بر حدائق زبان
- ۱۲ منزل دهم : در شفاعت اخروی بواسطت جناب خسروی
- ۱۳ منزل یازدهم : در آفرینش نور احمدی و حمیت مهدی و فضایل جناب
- ۱۴ منزل دوازدهم : در فضایل انبیاء بر اولاد علیهم السلام
- ۱۵ منزل سیزدهم : در تصریح فضایل نبوت مع ولایت لازمه نبوت و بر حیح ولایت و بیان الولایت افضل من النبوه و معنی صحیح
- ۱۶ منزل چهاردهم : مناقب حضرات اولیاء و کرامت اولیاء شمه معجزات انبیا
- ۱۷ منزل پانزدهم : ذکر خیر اولیای امت مهدی و فضایل اهل بیت رسالت و نبوه و احکام دمار از مهرجری و انصار
- ۱۸ منزل شانزدهم : در ذکر از عارفان اولیای امت از اعلان اسرار کرامت بلا ضرورت رحمته الله علیهم
- ۱۹ منزل هجدهم : در احمدی حال اهل بیت
- ۲۰ منزل هیجدهم : در حدیث کرامت او و دراه و تصریح بعضی خوارق عام
- ۲۱ منزل نوزدهم : در موعظه ظهور خوارق عادات و آری در اندراج و کرامت
- ۲۲ منزل بیستم : در ذکر اختتام تجلیات نور نبوت و رسالت بر ذات باریک حضرت حیرالایم و انفساء بجدیات ولایت و امامت بر چندین اسم نصیب حضرات امام و اولیاء کرام رحمته الله سبحانه علیهم اجمعین
- ۲۳ منزل بیست و یکم : در ذکر قیام دوام دلایل وحدیت و شواهد نبوت بواسطه اهل ولایت تا قیامت و تقریق

انواع اولیای کرام و مصریح سرهنگان درگاه رب العزت و
متصرفان دین و دولت و فئات عالمان و اولاد و محبوان
درگاه پاک رضوان الله سبحانه علیهم

۲۷

منزل بیست و دوم : در ذکر خیر حضرت الیاس و حضرت
خواجه خضر ابوالعباس علیهما السلام -

۲۸

منزل بیست و سوم : در انقضاء زمان ز آفرینش آدم تا
ولادت جناب رسول مقبول غنیمت الله لهما والصلوات

۲۹

منزل بیست و چهارم : در خلافت و امامت از حضور
پروردگار و پیام کبار غنیمت الله لهما والصلوات -

۳۰

منزل بیست و پنجم : در خلافت و امامت حضرت جناب
فیض مآب رسول مقبول محمد علی ته مجتبی علیه وآله و سلم

۳۱

منزل بیست و ششم : در خلافت معوی مخصوص حضرت
جناب مرثوی علیه السلام

۳۲

منزل بیست و هفتم : در خلافت حضرت عارفان و
کاملان رحمه الله سبحانه علیهم اجمعین

۳۳

منزل بیست و هشتم : در ذکر حصول منزات خلافت
ارثی و اجاری بوارثان و بحاران معصومین حضور نایب رسول
مقبول علی مرثوی موه بازوی مصطفی صلی الله علیه و سلم
وآله وسلم

۳۴

منزل بیست و نهم : در ذکر حصول حروف خلافت
و امامت از حضور پروردگار جلیل حضرت ابراهیم و اسم
آن بر حضرت اسحاق و حضرت اسمعیل و ائمه آل یوراثت
بر بعض انبیاء بنی اسرائیل و داب خاص حضرت رسول کریم
و علاوه آن در شب معراج و بشار آن بعلی مرتضی
علیه السلام -

۳۵

منزل سی ام : در فضایل اصحاب آن سید ابرار و حسن ظن
در مشاجرات واقع با هم و ذکر فضیلت هر چهار
یار از روی ترتیب خلافت ظاهر و عصمت انبیاء
کرام از صفایر و کمایر و تقدیر محاربات امیر

شام بر خطای صریح و دیگر خطای صحیح ۶۳

منزل سی و یکم : در ذکر خطای راشدین رضی الله
سبحانه عنهم ۶۸

منزل سی و دوم : در ذکر امام اهل تحقیق در بحر محبت
غریق فدوه اصحاب عمر ابن خطاب رضی الله عنه ۶۰

منزل سی و سوم : در ذکر حضرت عثمان ر عفون ۶۶
منزل سی و چهارم : در ذکر حضرت مرتضی علی علیه
السلام این امام اول است در ذکر حضرات دوازده
امام علیه السلام ۶۸

منزل سی و پنجم : در ذکر امام حسن علیه السلام ۷۳

منزل سی و ششم : در ذکر امام حسین علیه السلام ۷۵

منزل سی و هفتم : در ذکر امام زین العابدین علیه السلام ۷۶

منزل سی و هشتم : در ذکر امام ابو جعفر محمد بن علی ۷۶

منزل سی و نهم : در ذکر امام جعفر معروف به صادق ۷۷

منزل چهلم : در ذکر امام موسی کاظم علیه السلام ۷۷

منزل چهل و یکم : در ذکر امام علی علیه السلام ۷۸

منزل چهل و دوم : در ذکر امام محمد بن علی علیه السلام ۷۸

منزل چهل و سوم : در ذکر امام علی مشهور به تقی

و عسکری ۷۸

۷۹ منزل چهل و چهارم : امام حسن بن علی لقبش ذی

منزل چهل و پنجم : در ذکر امام محمد مهدی علیه السلام

منزل چهل و ششم : در توضیح چهار پیر و چهارده

۸۱ خانواده‌گان رحمة الله سبحانه عليهم اجمعين

۸۲ منزل چهل و هفتم : در ذکر خانواده زیدیان

۸۳ منزل چهل و هشتم : در ذکر خانواده فضیلیان

۸۴ منزل چهل و نهم : در ذکر خانواده ابراهیمیان

۸۵ منزل پنجاهم : در ذکر خانواده هبیریان

۸۶ منزل پنجاه و یکم : در ذکر خانواده چشتیان

۸۷ منزل پنجاه و دوم : در ذکر خانواده محمدیان

۸۸ منزل پنجاه و سوم : در ذکر خانواده طموریان

۹۱ منزل پنجاه و چهارم : در ذکر خانواده کریمیان

۹۳ منزل پنجاه و پنجم : در ذکر خانواده منطریان

۹۴ منزل پنجاه و ششم : در ذکر خانواده جسدیان

۹۵ منزل پنجاه و هفتم : در ذکر خانواده گادرونیان

۹۶ منزل پنجاه و هشتم : در ذکر خانواده صومانیان

۹۷ منزل پنجاه و نهم : در ذکر خانواده مهروردیان

منزل شصتم : در ذکر خانواده مردوسیان ذکرچ محمدص

۹۸ بعضی از خفتای حضرت نجم الدین کبری

منزل شصت و یکم : در توضیح اجمالی اتصال خانواده‌گان

مذکور الصدور یکی نادیگری و استخراج خانواده‌گان

۱۱۵ دگر حسب تصریح منازل آینده

۱۱۶ منزل شصت و دوم : در ذکر خانواده قادریان

۱۲۰ منزل شصت و سوم : در ذکر خانواده نوریان

- ۱۲۱ منزل شصت و چهارم : در ذکر خانواده حصرویان
- ۱۲۲ منزل شصت و پنجم : در ذکر خانواده انصارین
- منزل شصت و ششم : در ذکر خانواده صمودان
- منزل شصت و هفتم : در ذکر خانواده زاهدیان
- ۱۲۳ منزل شصت و هشتم : در ذکر خانواده شطاردین
- ۱۲۴ منزل شصت و نهم : در ذکر خانواده نفس بیدیان
- ذکر شجره جاری خانواده نقش بندگان
- ۱۲۶ منزل هفتادم : در ذکر خانواده کرمانیان
- ۱۲۸ منزل هفتاد و یکم : در ذکر خانواده پسویان
- ۱۲۹ منزل هفتاد و دوم : در ذکر خانواده سعیدیان
- ۱۳۲ منزل هفتاد و سیوم : در ذکر خانواده نظمیان
- ۱۳۴ منزل هفتاد و چهارم : در ذکر خانواده صابریان
- ۱۳۶ منزل هفتاد و پنجم : در ذکر خانواده سراجیان
- منزل هفتاد و ششم : در توضیح استخراج خانواده‌کن دیگر
- این چهارده خانواده‌کن همه اکثر سلاسل
- خانواده میسر اند -
- ۱۳۵
- ۱۳۶ منزل هفتاد و هفتم : در ذکر خانواده مدینی
- ۱۳۶ منزل هفتاد و هشتم : در ذکر خانواده عید روسی
- ۱۳۷ منزل هفتاد و نهم : در ذکر خانواده رفاعی
- ۱۳۷ منزل هشتادم : در ذکر خانواده شاذلی
- ۱۳۷ منزل هشتاد و یکم : در ذکر خانواده احرار
- ۱۳۸ منزل هشتاد و دوم : در ذکر خانواده علای
- ۱۳۸ منزل هشتاد و سوم : در ذکر خانواده جلالی
- ۱۳۹ منزل هشتاد و چهارم : در ذکر خانواده مداری

منزل هشتاد و پنجم : در ذکر خانواده غزنوی حال ابی الرضا

حاجی ربن الہندی و ابی الوفا عبد اللہ حاکم

گجراتی و ابو یوسف (معمّر المغربی) و ابو عبد اللہ

بن عبدالعزیز مکی

۱۷۸

منزل هشتاد و ششم : در ذکر خانواده ہمدانی

۱۷۹

منزل هشتاد و ہفتم : در ذکر خانواده زر جشی

۱۸۰

منزل هشتاد و ہشتم : در ذکر خانواده نور بخشی

۱۸۱

منزل هشتاد و نہم : در ذکر خانواده شجندی

۱۸۲

منزل نودم : در ذکر خانواده حواری

۱۸۳

حکم یوسف در چہارده خانواده بعد چہارده

و بجمہ ع آن چہل و دو خانوادہ ناسد

منزل نود و یکم : در بوضع استخراج خانوادہ

۱۸۴

منزل نود و دوم : در ذکر خانوادہ مسروق حسینی قسری

۱۸۵

منزل نود و سوم : در ذکر خانوادہ مسوری و حسینی قسری

بی بی حافظ جمال والدہ ماجدہ حضرت شاہ شرف

حاجہ اعر حبیب شاہ شرمای و زید بن محمد

سالار (مغیر بن) د آمد و زیدی مسیح بن

الدین عراقی و حضرت شاہ شرف بنی ابی

(بوجود آمد)

تحقیق ولایت عراق

مزار پر انوار حضرت ... و محدث مرید حضرت

شاہ مرید فرید مرید سناوچ معروفی در دعای

واقع است

۱۸۶

منزل نود و چہارم : در ذکر خانوادہ قلندی نعمتی کرمانی مختصری

در حال سید او نصیح شاہ نعمت اللہ غری شہید

و سوی رحمہ اللہ مسعودیہ ذکر شاہ نعمت اللہ

سید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۷

منزل نود و پنجم : در ذکر خانواده قلندری جمالی و
ساوجی

منزل نود و ششم : در ذکر خانواده قلندری سهروردی
مرتضوی

منزل نود و هفتم : در خانواده قلندری سهروردی
رسولی

منزل نود و هشتم : در ذکر خانواده قلندری حیدری
ترکی

منزل نود و نهم : در ذکر خانواده شریفی ناولی

منزل صدم : در ذکر خانواده قادری رزاقی بانسوی

منزل صد و یکم : در ذکر خانواده شاه میر لاهوری

منزل صد و دوم : در ذکر خانواده نقشبندی مجددی
مظهری

منزل صد و سوم : در ذکر خانواده چشتی نظامی فخری
حالات حضرت فخرالوقت

منزل صد و چهارم : در ذکر خانواده نقشبندی مجددی
ناصری

منزل صد و پنجم : در خانواده نظامی فخری سلیمانی
طرز گزر از در بهشتی -

منزل صد و ششم : در ذکر اندکی گمتار در طریقت اسرار

منزل صد و هفتم : در امشاع پیر گرفتن شخصی که جو
فروش گندم نما باشد و خود را منسوب به خلافت و بهاز در
بیعت از کامی سازند و طاهر حال در لباس مشیخت آرایند
و در باطن خیال طمع دنیا دارند و از مکر و تذویر عالمی
را در بحر هلاکت اندازند -

منزل صد و هشتم : در طایب استعانت از انبیاء و اولیاء
بر طریق جایز در شریعت و طریقت - ۲۴۰

منزل صد و نهم : در توضیح نای در باب حضرات
انبیاء کرام صواب الله و سلامه علیهم اجمعین
دوام زنده اند - ۲۴۱

منزل صد و دهم : در قبول نذر خالص بحضور قادری نیاز
و نذر بشرایط افعال ثواب آن بروح پر فتوح
یکی از حضرات پیرکات آسمان و اولیاء بقضای حاجات
دنیا خواه نذر مذکور مقبول بعبادات و ریاضات
حسمانی یا ماکولات و مشروبات نسی و
ما بحتاج سوای آن باشد و نیاز و مواج بر
نام آن حضرات بطرز مرغ و تبرک و روبر
و ایشار آخر نقدی یا طعمی یا جسمی یا رسمی
بر سایر اموات از چهارب احیا بطریق احسن آه - ۲۴۲

منزل یک صد و یازدهم : در ذکر خیر حضرات حش
بر طریق تسلسل از حضرت علی مرتضی
نوه بنزوی معصومی تا ولایت مآب محمد بن
الزین حضرت شاه سلیمان رحمة الله سبحانه علیه
نام مرشد حضرت ابوشکور سالمی سرشتی ابو احمد
ابدال حضرت ابوشکور سرشتی خلیفه ابو ابدال - ۲۴۳

منزل یکصد و دوازدهم : در ذکر حضرت قادری بر
طریق تسلسل حضرت علی مرتضی تا حدیب ولایت
مآب فخر العصر شاه سلیمان - ۲۴۴

منزل یکصد و سیزدهم : در ذکر خیر حضرات

سهروردی بر طریق تسلسل از حضرت علی تا

زمان شاه سلیمان

۲۵۷

منزل یکصد و چاردهم : در ذکر خیر حضرات نقشبندی

بر طریق تسلسل از حضرت صدیق اکبر رضی

الله سبحانه عنه تا حضرت شاه سلیمان رحمته الله

علیه سبحانه -

۲۶۰

منزل یکصد و پانزدهم : در ذکر خیر حضرات خواجگان

نقشبندی بر طریق متصل بصحبت جسمانی

غیر منفصل از نعمت روحانی مسلسل و مکمل

از حضرت علی علیه السلام تا حضرت شاه سلیمان

سبحانه رحمته الله -

۲۶۵

فهرست باب اول تمام شد

بتاریخ چهارم یوم چهارشنبه

ماه جمادی الاول ۱۲۹۲ ع

از دست فقیر حقیر محمد رکن الدین قادری

فهرست باب دوم

باب دوم از قصر عارفان در اعلان فضایل همدوستان
و شادایی این بوستان ورود قدم انبیا و اولیا و شهدا
و صلحا و موحاب نمایان بر دست حصرات ایشان علیهم
الرحمه و الغفران و ذکر بعض سلاطین صلاحیت و
معدلات نشان تا فردوس آرامگاه محمد شاه پادشاه مشتمل
بر پنجاه منزل -

۲۷۸

منزل اول : در ذکر حضرت آدم صی ابولبشر و هدایت
ورود ایشان از جنت در هند -

۲۷۹

۲۸۰

منزل دوم : در ذکر حضرت شیث

۲۸۰

منزل سوم : در ذکر حضرت نوح

۲۸۱

منزل چهارم : در ذکر حضرت سالار اسحاق

منزل پنجم : در ذکر ایمان بعضی از اهل هند بدیدن شوی
القمر -

۲۸۱

منزل ششم : در ذکر واقعات عزیمت سر لشکران هرب
برای تسخیر دیار عجم و این منزل مشتمل

است بر پنج فصول

۲۷۱

فصل اول : در وصایای امیر شام در حالت بیماری برای
فرزند شقاوت پیوند

۲۷۲

۲۷۳

فصل دوم : در بعضی حالات امیر شام

۲۷۴

فصل سوم : در قول اجتهدی امیر شام

۲۷۴

فصل چهارم : در انتظام ما بعد امیر شام

۲۷۵

فصل پنجم : در ذکر فریق اعدان و منزل و ماوای ایشان

منزل هفتم : در ذکر ملک عماد الدین محمد قسم معروف

ابوالقاسم خواهر زده حجاج ابن یوسف سقنی

وخیل و تبار وی از فریق اعدان که در کوه

سلیمان و خیبر و اطراف ولایت رده و حدود

لعان و ملتان قایض شدند.

۲۷۸

منزل هشتم : در ذکر حضرت امام عبدالله و حضرت امام

۲۷۹

محمد ابراهیم که در سوی بت آرامگاه دارند.

فصل اول : در تعداد اولاد حضرت امام محمد باقر و حالات

امام ناصرالدین از صغر عمر و تشریف آوردن

۲۸۰

به هندوستان و شهید شدن در اینجا.

۲۹۰

منزل نهم : در ذکر فرزندان حضرت امام

منزل دهم : در ذکر اولاد حضرات امام از اولاد حضرات

ایشان که در جوار آستان قوطن گزیدند بسا

۲۹۱

صاحب عظمت و اقتدار شدند.

منزل یازدهم : در تصرف حضرات امام و بعضی حالات خاص و

۲۹۳

عام.

منزل دوازدهم : در ذکر مختصر بعضی حضرات شهدا و صلحا

که حالات تفصیلی ایشان از روی کتبی و

۲۹۳ ذخایری به یح انکشاف نیافت -

۲۹۳ منزل سیزدهم : در ذکر غزبان مایب چهارم -

منزل چهاردم : در ذکر سلاطین نامدار که در مایب چهارم

۲۹۴ زایات عالیات جانب هند افراشت کردند -

فصل اول : در ذکر آنکه میر ناصرالدین مسکین سلام

۲۹۹ ترکی نژاد بود

۲۹۹ فصل دوم : نسب امیر ناصرالدین

فصل سوم : چو بزد جرد - بهر بار عهد حصر عثمان

رضی الله سبحانه عنه مدول شد اولاد وی در

۲۹۹ ترکستان افتادند و به اوتان فرابت کردند

۳۰۰ فصل چهارم : امیر منصور سپاه فرستاد بر محمود

۳۰۰ فصل پنجم : جسیال بار دوم بدست ناصرالدین گرفتار شد

فصل ششم : محمود بعزم تسخیر حصار بهاتیا از حدود ملتان

گزر کرده در ظاهر شهر که بهاتیا حصار آن

۳۰۰ شهر بود فرود آمد

۳۰۱ فصل هفتم : نهضت کردن جانب مدین

۳۰۱ فصل هشتم : عزم کردن سمت بلخ -

فصل نهم : خبر بغاوت ورزی دولت امیر علی

۳۰۲ گوشمالش

۳۰۲ فصل دهم : آمدن برای قادیب افتد پال بهند

منزل پانزدهم : در ذکر فتوحات عهد بر دست محمد حسنوی

۳۰۲ در مایب پنجم -

۳۰۳ فصل اول : آمدن سلطان در سال ۸۰۱

- ۳۰۳ فصل دوم : آمدن سلطان در سال ۳۰۲
- ۳۰۳ فصل سوم : آمدن سلطان بهند بسال ۳۰۳
- ۳۰۳ فصل چهارم : ایضاً بسال ۳۰۶
- ۳۰۳ فصل پنجم : ایضاً بسال ۳۰۸
- ۳۰۳ فصل ششم : ایضاً بهند آمد سال ۳۱۲
- ۳۰۴ فصل هفتم : ایضاً در همان سال بر کشمیر و اوه کوت آمد
- ۳۰۴ فصل هشتم : ایضاً در سال ۳۱۷ -
- ۳۰۴ فصل نهم : در همان سال سید از هند و خروشید و آمد
- ۳۰۵ فصل دهم : برای حرای سوبت همدین سال آمد
- ۳۰۵ فصل یازدهم : در ذکر سوبت و تحقیق آن
- ۳۰۶ فصل دوازدهم : هندوان چگونه پرستش می‌کردند
- ۳۰۶ فصل سیزدهم : حصار سوبت مشتمل بر پنج درجات بود
- ۳۰۶ فصل چهاردهم : حصار سوبت دوازده بروج داشت
- ۳۰۶ فصل پانزدهم : بتائید ایزدی سلطان محمود بر سوبت و خزاین جمع تصرف یافت
- ۳۰۶ منزل شانزدهم : محمود غزنوی که فتوحات نمایان در هند کرد و اعلام اسلام بر افراخت و آثار و شعایر دین نوی درین دیار برپا ساخت بطفیل حضرات چشت بود رحمة الله سبحانه علیهم اجمعین
- ۳۰۷ منزل هفدهم : آمدن شهاب الدولت بر حصار سرسی که دروازه کشمیر بود
- ۳۰۸ منزل هیجدهم : آمدن بر نگر کوٹ
- ۳۰۸ منزل نوزدهم : ظہیر الدولت ابراہیم حصار اہودین و دیگر قلاع نامی هند فتح کرد -

- منزل بیستم : معر الدولت در هند آمد و انتظام لایق کرد ۳۰۸
- منزل بیست و یکم : در ذکر سلطان معزالدين معروف
شهاب الدين غوری - ۳۰۹
- منزل بیست و دوم : در ذکر مختصر سلاطین سلجوق ۳۱۱
- منزل بیست و سوم : در ذکر عدم قرار داد احدی از
سلاطین ولایت ممکت هند را تختگاه ۳۱۲
- منزل بیست و چهارم : در ذکر عطای ولایت وسیع
هندوستان با حضرت هندالولی ۳۱۳
- منزل بیست و پنجم : در فتوحات هند و رواج شعایر و
قیام ارکان اسلام بر دست سلطان معزالدين منقب شهاب الدين
از برکات حضرت خواجه معین الدين فرمان فرمای این
اقلیم مشتمل بر ده فصول - ۳۱۴
- فصل (۱) در سال ۷۷۷ از شاه پشاور خراج خواست ۳۱۵
- فصل (۲) در ۷۸۰ قاراج لاهور کرد - ۳۱۶
- فصل (۳) سال ۷۸۷ حصارى از تصرف عاملان رای اجمیر
بر آورده فوج خود تعیین کرد - ۳
- فصل (۴) سال ۷۹۱ دگر یک لک و سی هزار سوار برآورد
و باجیک و غیره اعزام بود که حضرت سعد شده عجب الله
سعدانه شهید هائسوی راهی داد حوایى سدد - ۳۱۶
- فصل (۵) قطب الدين در همان سال حصار مرتب و دهلی از
بصر وارثان پتهو را بر آورد اضرى کول - بحر آورد - ۳۱۷
- فصل (۶) بیم راج نامی از خویشان پتهورا بر کولا حاکم
اجمیر لشکر کشید قطب الدين امداد کولا کرد - ۳۱۸

فصل (۷) در سال ۵۹۰ شاه ز غرنین آمده حصار تمکر میادا
و گوالیار فتح کرد -

۳۱۸

فصل (۸) عثمانسال جانب طوس و سرخس رفت -

۳۱۸

فصل (۹) بعد ازان برای تادیب کهوکر آمد

۳۱۸

فصل (۱۰) در سال ۶۰۲ از دست کهوکهری شهید شد
و در تختگاه خود مدفون گردید

۳۱۹

منزل بیست و ششم : در چند این باب دوم از قتر و روان
مشمعل باشد بر حال انبیا و اولیا و صلحا و شهدا
که در مملکت هند شعایر اسلام طاهر کردند
و آن موقوف بر وجود سلاطین اسلام بود
بعض از سلاطین که بر لب نورسینه چشتیان - چه
سلاطین روس شده ذلر آن سلاطین در ضمن
ایشان ضرور افتد

۳۱۹

منزل بیست و هفتم : در خلافت سلطان قطب الدین ایبک
منزل بیست و هشتم : در خلافت سلطان شمس الدین التمش
حضرت خواجه معین الدین رحمة الله علیه در عهد
معین شاه بدھلی آمدند -

۳۲۲

منزل بیست و نهم : در خلافت سلطان ناصر الدین
حلف الصدیق التمش

۳۲۴

منزل سی ام : در خلافت سلطان غیاث الدین بلبن

۳۲۸

منزل سی و یکم : در سلطنت ملک جلال الدین

۳۳۰

منزل سی و دوم : در سلطنت غیاث الدین تغلق

۳۳۳

منزل سی و سوم : در عهد سلطنت فیروز شاه در عهد همین
شاه نقش قدم مبارک رسالت پناه صلی الله جلشانه
علیه وآله وسلم را حضرت مخدوم جهایان بدھلی

آوردند رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۳۳۵

منزل سی و چهارم : در خلافت امیر صاحب تدبیر قطب الدین
گورگانی تیمور صاحب قرانی و رسیدن به مدارج
عالی ببرکت عنایت سید مسعود کلال

رحمتہ اللہ علیہ - ۳۳۸

از اجداد امیر تیمور اول کسی که بشری دین اسلام رسیده
قرا چانویان بود -
رسم تعزیت حضرات حسین در هند از امیر تیمور شایع
شد -

منزل سی و پنجم : در امارت و ریاست سید محمد خضر خان ۳۴۱

منزل سی و ششم : در پادشاهی اعلان لودی ۳۴۲

منزل سی و هفتم : در خلافت ملاصن آل بصر ظہیر الدین محمد بار
محمد و نصیر الدین حمایون و جلال الدین اکبر
و صفای اعتقاد وی با حضرت عبدالولی و مخدوم
شیخ سلیم چشتی فسخوری و سی منارل رفیع
در کوه سیکری - ۳۴۴

منزل سی و هشتم : در خلافت نورالدین حمایکمر و شرف
ولادت وی بدعا حضرت سلیم حشتی علیہ الرحمۃ ۳۴۵

منزل سی و نهم : در خلافت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
و تسلط وی بجای پدر اسیر - ۳۴۶

منزل چهلیم : در قضای قضی القضاة ملا قوی که بیع مساجد
وی در پیرہ شریعت بخون عرقان بی تفصیر
آلوده بود - ۳۴۶

منزل چهل و یکم : در حالات اصلی شاه سرمد بهود کاشانی
سرآمد مجاذیب بارگاه ربانی -

۳۳۶

منزل چهل و دوم : در تلافی شاه سرمد به ملا قوی در ره
گذری زیر عسرتگاه (دارا شکوهی) و گفتگوی
زبانی و استقرار غضب -

۳۳۹

منزل چهل و سوم : در سوالات و جوابات تحریری منشور و
منظوم ناهم قاسی سری و حکم کردن قاسی
برای قتل آن پادشاه رحمته الله سبحانه علیه

۳۵۰

منزل چهل و چهارم : در منزلت و ماصب شاه سرمد در عالم
زندگانی و ترقی مدارج بعد شهادت -

۳۴۳

منزل چهل و پنجم : در عروج سرمد رحمته الله سبحانه علیه
بعالت غزل خوانی در معراج مسجد صاحب قرآنی
س بی سر روان و سر مهتول بدست خون نشان
و اصدای نوا بر محضب عمر مودن یکی از عارفان ربانی

۳۵۶

منزل چهل و ششم : در حالات ما بعد حضرت وزیر ک زویب
عالگیر و هم برهمی قنطام و تدبیر در ایام
خلافت آه -

۳۵۷

منزل چهل و هفتم : در پادشاهی ناصر دین محمد شاه و
آمدن نادر شاه -

۳۶۰

منزل چهل و هشتم : در صلاحیت حالات فرزندان صغیر سید
راجو یکی از سادات کبیر و قیل و قال سید
ممدوح یا نواب سید حسن آه -

۳۶۱

منزل چهل و نهم : در تدبیر قلع و قمع سادات

۳۶۳

منزل پنجاهم : در قتل نواب حسرت علی خان بمادر بردست
 حیدر خان دلاور تمام شد و هرست دس دوم
 تاریخ پنجم جمادی الاول روز پنجشنبه ۱۲۹۲
 از دست امیر حقیر محمد زکریا الدین و داری در
 حصار فیروزه -



فهرست باب سوم

در ذکر مختصر اسمای بعض حضرات حقای
بجاز و سریدان سرفراز خواجگان چشت مشتمل بر
چند منازل -

۳۶۶

منزل اول : در ذکر حنائی حضرت حواجه عثمان غری
رحمة الله سبحانه علیه -

۳۶۶

منزل دوم : در ذکر حنائی هندالولی رحمة الله - بحمد عید
منزل سوم : در ذکر حنائی حضرت قطب الدین بهار دکی
دهلوی رحمة الله علیه -

۳۷۳

منزل چهارم : در ذکر حنائی حضرت مدب العالم فریدالدین
اجودهنی رحمة الله سبحانه علیه

۳۸۸

سجاده آرایان حضرت فرید گنج شکر از اولاد
حضرت موج دریا صاحب اند رحمة الله
سبحانه علیه -

۳۹۶

منزل پنجم : در ذکر حنائی حضرت سلطان المشایخ

د ثر اول : نواسگان پسری و دختری حضرت قطب العالم
اکثر در نظر سلطان المشایخ معزز گردیدند
اسامی آنها -

۳۰۱

د ثر دوم : در اقبای محبوب هم در ظل عنایت وی صاحب
منصب شدند -

۳۰۲

د ثر سوم : در ذکر حضرات سادات کرمانی در نظر حضرت
قطب العالم و حضرت سلطان المشایخ معزز
بودند -

۳۰۳

د ثر چهارم : در بعضی از حالات و حکایت حضرت محبوب
رحمته الله سبحانه علیه -

۳۰۴

د ثر پنجم : حضرت امیر خسرو علیه الرحمته -
منزل ششم : در حدیثی مجز و سرمدان سرور حضرت
نصیر الدین چراغ دهل -

۳۰۵

۳۰۶

منزل هفتم : در د ثر حضرت حدیثی حضرت سید محمد گیسو -
گلبری -

۳۰۷

منزل هشتم : در ذکر حدیثی قوسی بدوالتدر تهاستری

۳۰۸

منزل نهم : در ذکر بعضی رحمت محدود چهارسان

۳۰۹

د ثر خاندان حضرت سید محمد کلپی رحمت الله علیه

۳۱۰

د ثر خاندان سید محمد افضل اله آبادی رحمت الله علیه

۳۱۱

د ثر خاندان سادات بلگرام

۳۱۲

د ثر خاندان مارهره

۳۱۳

د ثر خاندان شاه بدرالدین رهنکی

۳۱۴

د ثر خاندان مولانا صماء الدین

۳۱۵

د ثر بعضی اولاد سید جلال الدین بخاری که در هند وی

منزل هیجدهم : در دایره حنفی حضرت شیخ محمد صادق کنگوهی
رحمته الله سبحانه علیه .

۳۳۶

منزل نوزدهم : در دایره حنفی شاه داؤد .

۳۴۴

منزل بیستم : در دایره حنفی صوفی سوزدهی صاحب
مفیدونی رحمته الله سبحانه علیه .

۳۴۴

و در دایره سنی او در شاه علاء الدین میرزا .

توأم شد فهرست باب سوم از دست

فهرست رکن الدین .

فهرست باب چهارم

در ذکر مختصر اسمای بعض حضرات از خلقای مجاز و

۳۸۱ مریدان خاندان قادری بر سبیل چند منازل

منزل اول : در ذکر خاندان خاص حضرت محبوب سبحانی قطب

دینی عوث الصمدانی شیخ السماء و الارضین عی الدین

۳۸۱ عیدانقادر جیلانی رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ -

منزل دوم : در توضیح رب قدیر در اولاد حضرت قطب ری

۳۸۲ برکات فراوان ارزانی داشت -

منزل سوم : در توضیح ثنی چون فرمود عوب پاک قدمی شده

۳۸۲ آه همدالولی سر خود فرود کرده گف بل علی عینی

منزل چهارم : در ذکر اسمای بعض از اولاد آسودگان در

۳۸۳ دیار هند و سند تفصیل ایشان -

منزل پنجم : در ذکر بعض خلقای خاندان مخدوم شیخ حامد

جیلانی رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ شاه محمد مفیم

۳۸۵ حجره والا

۳۹۰ منزل ششم : در ذکر خاندان سید شاه کمال کیتولی -

- ۴۹۶ منزل هفتم : در ذکر اخلاف سید مدوح
- ۴۹۶ منزل هشتم : در ذکر شاه سکندر کیتیلی
- ۴۹۷ منزل نهم : در ذکر خلفای شاه طاهر
- ۴۹۸ منزل دهم : در ذکر سید شاه زکریا
- ۵۰۲ منزل یازدهم : در بعضی کمالات سید شاه محمد زکریا
- منزل دوازدهم : در بعضی خصایل و افعال و عادات و
 ۵۰۳ توأل شاه محمد زکریا -
- ۵۰۵ منزل سیزدهم : در انتقال سید زکریا
- منزل چهاردهم : در ذکر حضرت صوفی شاه آبادانی مالکونی
 ۵۰ دهلوی رحمته الله سبحانه علیه -
- وجه تسبیح آبادانی حضرت قلیان کشی را مذموم
 داشتی -
- ۵۱۷ منزل پانزدهم : در ذکر انتقال حضرت صوفی
- ۵۱۸ منزل شانزدهم : در ذکر اقربای صوفی صاحب
- منزل هفدهم : در ذکر و نام بعضی مجازان حضرت صوفی
 ۵۱۹ صاحب رحمته الله سبحانه علیه
- منزل هیجدهم : در ذکر خاندان سید محمد ابراهیم ابروی
 ۵۲۰ رحمته الله سبحانه علیه -
- منزل نوزدهم : در ذکر خاندان شیخ علی بن شاه حمام الدین
 بن عبدالملک بن قاضی خان القاب وی یشتی
 ۵۲۰ و متقی -
- منزل بیستم : در خاندان شاه محمد حسن خیالی و شاه عبدالرزاق
 جهنجهانوی و شاه عبدالملک و یشتی و شاه
 عبدالعزیز شکر بار - ذکر این حمصرات در منزل

دوازدهم باب حضرات چشت ذیل خلفای مخدوم

اخى سراج ہنگالى گذشت ۔

۵۳۰

منزل بیست و یکم : در خاندان شاه عبدالصمد خدای نماء

۵۳۰

گجراتی رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔

۵۳۱

منزل بیست و دوم: در ذکر خاندان مخدوم جہانیان

منزل بیست و سوم : در خاندان مولانا محدث محقق شیخ

۵۳۲

عبدالحق دہلوی متخلص حتی ۔

۵۳۳

منزل بیست و چهارم: در خاص ذکر مولانا محدث ۔

منزل بیست و پنجم : در تصریح اسمای حضرات قادری

کہ شاہ نظام الدین ناظم دہلوی ہوسایل

۵۳۵

آن مردم را دست بیعت میداد آہ ۔

منزل بیست و ششم : در خاندان سید عبدالجلیل عرف

۵۳۷

سید معصوم بغدادی

منزل بیست و ہفتم : در ذکر خاندان شاہ نور قادری و

۵۳۹

سادات نمر والی ۔

منزل بیست و ہشتم : در ذکر خاندان شاہ عبداللہ حلشانہ

۵۳۹

شطاری قادری رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔

منزل بیست و نہم : در خاندان شاہ عبدالرحیم قادری دہلوی

۵۴۲

رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔

منزل سی ام : در خاندان حاجی خالق داد ملتانی

۵۴۳

رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔

منزل سی یکم : در خاندان قطب محمد اسماعیل قادری

۵۴۴

شطاری عزنوی ثم العصارى رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔

۵۴۵

د در اول : در وطن اصلی اجداد قطب محمد اسماعیل ۔

ذکر دوم : خواجه محمد معزالدین خلف و خلیفه قطب محمد

اسماعیل رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔ ۵۴۶

ذکر سوم : در ذکر مرید قطب محمد اسماعیل موسوم

به یتیم شاه ۔ ۵۴۸

ذکر چهارم : در ذکر خیر حضرت قطب شهاب الدین

قادری رحمتہ اللہ علیہ ۔ ۵۴۸

ذکر پنجم : در بیان خدمت و آداب و تعظیم و داد و

دهش سادات اہل قطب محمد اسماعیل

رحمتہ اللہ علیہ ورزیده بود ۔ ۵۵۰

حکایت : در آداب تبرکات کہ از قطب محمد اسماعیل

رحمتہ اللہ علیہ بوجود می آمد ۔ ۵۶۳

ذکر ششم : در طریق امر معروف و نہی از منکر کہ

سادات می رفت ۔ ۵۶۵

ذکر ہفتم : در خارق عادات و کشف کرامات قطب

محمد اسماعیل قادری ۔ ۵۶۷

منزل سی و دوم : در خاندان شہ محمد حفیظ قادری

منزل سی و سوم : در حضرات ۔ قیاس حدیث ۵۹۰

منزل سی و چهارم : در ذکر توسل حصرون نہ سوای از

تصریح خانوادہ مجددی و تعارف آل ر حضرت

سید عبدالقادر حیلانی قاضی مجدد اہل ثقی ر سیدہ ۔ ۹

منزل سی و پنجم : در خالص شجرہ قادری کہ علاوہ از

مذکورات این قصر در خانوادہ مجددی شایع ۔ ۹۰

منزل سی و ششم : در خاندان سید شاہ غلام حسین

احمد آبادی ۔ ۵۹۳

منزل سی و هفتم : در شجره قادری که اجازت آن از شاه
درگامی پشاه ابو سعید صاحب نعمت مجددی
مظہری رسیدہ ۔

۵۹۴

منزل سی و هشتم : در خاندان حضرت شاه نیاز احمد بریلوی

۶۰۱ منزل سی و نهم : در خاندان حاجی نو شہ نوشہری

۶۰۲ منزل چہلم : در خاندان سید مخدوم اکبر آبادی

۶۰۵ منزل چہل و یکم : در ذکر سید شاہ محمد فیروز آبادی

۶۰۶ منزل چہل و دوم : در ذکر شیخ کمال قادر

منزل چہل و سوم : در ذکر شاہ جلال الدین لہکوی
رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ ۔

۶۰۶

منزل چہل و چہارم : در ذکر مولانا شاہ عبدالرحمان لاہوری

۶۰۶

رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ

فہرست باب چہارم از دست فقیر حقیر واماندہ بدست نفس
شریر خا دیوس آستانہ اولیاء اللہ بایقین محمد رکن الدین ابن مرشد
برحق رہنمای خلائق خواجہ محمد معزالدین ابن قطب الاقطاب شیخ
المشاہخ والاصفا سلطان الاولیاء التراسخ فی الشریعت و الطریقت والحقیقت
والمعرفت کا تحلیل قطب محمد اسماعیل قادری شطاری غزنوی ثم
انحصاری رحمتہ اللہ سبحانہ علیہ کہ مزار مبارک قبہ و مسجد
مبارک بختہ و احاطہ تعمیر کرانندہ خائف و خلیفہ قطب الاولیاء
محمد معز الدین تعمیر فرمودہ فقط بتاریخ پنجم جمادی الاول روز
پنجشنبہ ۱۴۹۲ھ تحریر شدہ ۔

فہرست اعلام

الف

آدم بن علی السبطانی ۲۵۸

آدم بنوری شیخ ۳۷۰

آدم حضرت ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴

۳۵، ۵۶، ۷۳، ۸۸، ۱۷۳

۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۷

آدم شریف حسینی شیخ ۲۹۸

آدم، شیخ ۳۹۳

آصف جاہ ۷۱۹

آغا محمد بخاری ۵۳۲

آملی شیخ ۱۲۲

ابابکر بن علی حضرت ۸۳

ابا محمد بیاح ۱۱۹

ابرار ۳۱۰

ابراہیم ع ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۴

۳۴، ۳۸، ۳۹، ۶۷، ۳۰۸

۳۰۹، ۳۱۰، ۳۳۲، ۳۴۳

۳۴۴، ۴۲۱

ابراہیم ایرجی سید ۴۴۲، ۴۵۴

۴۷۰

ابراہیم بن ادہم خواجہ ۸۵

۸۶، ۱۲۱، ۳۸۱

ابراہیم بن اسحاق ۱۱۰

ابراہیم بن محمد ۲۶۳

ابراہیم خواجہ ۴۰۱

ابراہیم چشتی شیخ ۵۴۱

ابراہیم رام پوری شیخ ۲۷۷

۴۷۳، ۴۶۵، ۷۳۱

ابراہیم سلطان ۱۲۶

- ابراہیم سہارن پوری ۴۷۴
 ابراہیم سید ۷۶۷
 ابراہیم شیخ ۱۹۱، ۳۷۲، ۵۲۴
 ابراہیم عدم بلخی حضرت ۳۷۷
 ابراہیم لودھی ۶۰۷
 ابراہیم ملتانی، مولانا شاہ ۷۹۶
 ابن حجر شیخ ۷۲۹
 ابن خواجہ ابی اسحاق شامی ۷۸، ۶۸
 ابن زبیر ۲۷۴
 ابن سید زہد شہید ۴۴۷
 ابن سعید داؤد ابن سید حسن ۴۴۷
 ابن سید علی ۴۴۷
 ابن سید عیسیٰ ۴۴۷
 ابن سید کبیر ۴۷۷
 ابن سید محمد ۴۴۷
 ابن سید مخدوم عالم اکبر آبادی ۴۷۷
 ابن سینا ۱۰۹، ۱۰۹
 ابن شاہ خوب اللہ جل عظمتہ ۴۷۱
 ابن شیخ ابراہیم ۴۷۱
 ابن شیخ ابو اسماعیل عبد اللہ سبحانہ ۴۷۱
 ابن شیخ ابوبکر ۴۷۱
 ابن شیخ احمد ۴۷۱
 ابن شیخ اسماعیل ۴۷۱
 ابن شیخ حلال الدین عثمانی ۴۶۶
 ابن شیخ حسام الدین ۴۷۱
 ابن شیخ حضرت شاہ حسین ۴۶۶
 ابن شیخ شبلی ۴۶۶
 ابن شیخ عبدالقدوس ۴۴۲
 ابن شیخ محمود ۴۷۱
 ابن عباس ۴۴۷
 ابن عبد اللہ سبحانہ مکی عید روسی احمد آبادی ۴۶
 ابن صباح ابا محمد علی بن ادريس الیقوی ۷۱
 ابن طاہر مرید راجی حامد شاہ ۴۷۴
 ابن عبدالرحیم کاذرولی ۸۷
 ابن عمر ۷۷
 ابن مسعود ۷۹
 ابن نوبت ۴۰۶
 ابو اسحاق ۷۹

ابو اسحاق ابراهیم المبتدی،

شیخ ۵۰

ابو اسحاق شیخ ۳۷۳

ابو اسحاق ابراهیم بن ادهم

فلندر بلخی ۲۳۸

ابو اسحاق ابراهیم سید ۳۸۲

خواجه ابو اسحاق ابراهیم بن

ادهم بن سلیمان بن منصور بن

بزید بن جابر ۸۳

ابو اسحاق پنجابی شیخ ۳۸۸

ابو اسحاق حضرت ۳۸۹

ابو اسحاق ختانی خواجه

۵۹۲

ابو اسحاق شامی ۸۶

ابو اسحاق کاذرونی شیخ ۱۳۵

۱۸۵

ابو اسحاق محمد ابراهیم بن شهر بار

کاذرونی ۹۵

ابو اسحاق مغربی شیخ ۲۵۹

ابوالجناب ۱۰۱

ابوالحسن ۶۰۷، ۲۹۱، ۲۹۲

ابوالحسن احمد شیخ بن محمد توری

(بغدادی) ۱۲۰

ابوالحسن اشعری ۱۰۶

ابوالحسن امیر خسرو خواجه ۳۹۸

ابوالحسن شاه ۲۱۵

ابوالحسن سری سقطی - ۹۳

۲۵۳، ۱۲۰، ۹۵

ابوالحسن (شیدی) ۱۲۱

ابوالحسن علی هنکاری شیخ ۱۶۱

ابوالحسن علی بن موسی معروف

به رضا بعام ۷۸

ابوالحسن علی هنکاری خواجه

۵۹۱

ابوالحسن علی ابن جعفر ابن

سیلمانی خواجه ۹۱

ابوالحسن علی زین العابدین بن

حضرت امام حسین ۷۶

ابوالحسن علی بن جعفر (الخرقانی)

شیخ ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵

۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۶

ابوالحسن قاضی ۳۸۸

ابوالحسن محمد یوسف السکاری شیخ

۷۳۷

ابوالحسن موسی بن جعفر مصلب

کاظم علیه السلام ۷۷

ابو احمد ابدل ۳۰۷

ابو احمد ابدال خواجه ۱۳۲

ابوالعباس (قصاب) ۱۲۲ ۱۵۱	ابو احمد اذیم ۴۳
۲۷۸	ابواسماعیل احمد بن حمزہ
ابوالعباس مرسی ۵۲۸	۱۲۱
ابوالعباس نیاوندی ۴۳	ابو اسماعیل عبدالله بن ابی منصور
ابوالعلای اکبر آبادی ۲۷۰	محمد انصاری (هروی) ۱۲۱
ابوالعلای شاه اکبر آبادی ۴۳۳	ابوالاحد حسینی ۲۸۵
ابوالغیث قطب الدین شیخ ۱۷۰	ابوالبرکات ۲۹۰
۹۷۰	ابوالبقا حسین مرزا ۱۱۱
ابوالفارج ۲۸۵	ابوالجناب احمد نجم العقی والدین
ابوالفتح اوچی - شیخ ۴۸۳	کبری فردوسی بن عمر بن
ابوالفتح قاج الدین عبدالرزاق	محمد عبدالله سبغانہ العنوقی ۹۸
سید ۴۸۲	ابوالخیر اسعد بلخی ۳۸۶
ابوالفتح جولہوری شیخ ۴۳۳	ابوالخیر برہان الدین محمود مولانا
۴۳۷	۴۰۵
ابوالفتح داؤد ۳۰۰ ۳۰۲	ابوالخیر (ترکستان) ۱۲۸
۳۰۸ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۶ ۳۳۳	ابوالخیر شامی ۲۸۲ ۲۸۰
۳۴۲ ۳۶۸	ابوالخیر محمد بن احمد مہنوی
شیخ ابوالفتح رکن الدین ملانی	۱۳۵
۴۲۷	ابوالسجاع ۳۱۱
ابوالفتح سید ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۵	ابوالعباس ۳۳
۵۴۱ ۵۰۷	ابوالعباس احمد بن محمد بن فضل
ابوالفتح بدایونی ۴۶۴	ابوالعباس احمد بن محمد عبدالکریم
ابولفتح شیخ ۱۲۳ ۱۳۸ ۴۲۷	۱۲۲
۴۳۱	ابوالعباس شاہ ۷۳۰

- ابوالفتح علاؤالدین قریشی کالپوری
شیخ ۴۳۵
ابوالفتح محمدالدین احمد بن محمد
بن محمد احمد الغزالی الطوسی
شیخ ۹۷
ابوالفتح ملتانی شیخ ۲۷۸
ابوالفتح رکن الحق شیخ ۱۴۹
ابوالفتح قدوائی شیخ ۱۵۷
ابوالفتح ناصرالدین امام ۳۳
ابوالفتوح شیخ ۱۱۹
ابوالفرخ طرطوسی شیخ ۵۳۸
ابولفریحی الدین سید ۴۴۲
ابوالفرح واسطی سید ۴۴۵
ابوالفضایل سید ۴۴۵
ابوالفضائل شیخ ۳۸۳
ابوالفضل ۲۹۰
ابوالفضل، امام ۲۸۲، ۲۸۰
ابوالفضل جوهری ۲۷۹
ابوالفضل خاوند بکری خواجه
ابوالفضل شیخ ۳۸۳
ابوالفضل عبدالواحد بصری بن
زید خواجه ۲۶۶، ۲۴۷
ابوالفضل محمد سید ۴۸۲
ابوالفضل عبدالواحد ابن عبدالعزیز
شیخ ۷۳۷
ابوالفضل محمد بن حسن سرخسی
شیخ ۱۵۱
ابوالفیض جمال الدین بن عیاض ۱۵۰
ابوالقاسم ۲۹۳، ۳۲۴، ۳۲۹
۳۶۱، ۳۱۹
ابوالقاسم ابراهیم بن محمد نصیر
آبادی نیشاپوری ۱۵۱
ابوالقاسم ابراهیم بن محمد بن محمود
نصیر آبادی شیخ ۱۳۴
ابوالقاسم ابراهیم نصیر آبادی ۱۳۷
ابوالقاسم ابن رمضان ۴۲
ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید الفوار
۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۲
ابوالقاسم جنید بغدادی شیخ
۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵
۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸
۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱
۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵
۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸
۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱
۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵
۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸
۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱
۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴
۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷
۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰
۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳
۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶
۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹
۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲
۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵
۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸
۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱
۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴
۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷
۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰
۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳
۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶
۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹
۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲
۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵
۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸
۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱
۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴
۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷
۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰
۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳
۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶
۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹
۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲
۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵
۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸
۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱
۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴
۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷
۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰
۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳
۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶
۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹
۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲
۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵
۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸
۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱
۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴
۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷
۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰
۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳
۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶
۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹
۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲
۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵
۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸
۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱
۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴
۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷
۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰
۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳
۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶
۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹
۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲
۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵
۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸
۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱
۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴
۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷
۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰
۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳
۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶
۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹
۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲
۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵
۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸
۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱
۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴
۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷
۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰
۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳
۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶
۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹
۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲
۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵
۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸
۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱
۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴
۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷
۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰
۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳
۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶
۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹
۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲
۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵
۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸
۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱
۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴
۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷
۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰
۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳
۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶
۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹
۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲
۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵
۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸
۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱
۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴
۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷
۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰
۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳
۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶
۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹
۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲
۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵
۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸
۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱
۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴
۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷
۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰
۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳
۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶
۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹
۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲
۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵
۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸
۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱
۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴
۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷
۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰
۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳
۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶
۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹
۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲
۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵
۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸
۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱
۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴
۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷
۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰
۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳
۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶
۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹
۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲
۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵
۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸
۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱
۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴
۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷
۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰
۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳
۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶
۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹
۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲
۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵
۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸
۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱
۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴
۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷
۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰
۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳
۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶
۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹
۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲
۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵
۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸
۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱
۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴
۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷
۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰
۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳
۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶
۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹
۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲
۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵
۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸
۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱
۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴
۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷
۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰
۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳
۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶
۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹
۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲
۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵
۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸
۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱
۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴
۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷
۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰
۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳
۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶
۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹
۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲
۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵
۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸
۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱
۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴
۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷
۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰
۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳
۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶
۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹
۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲
۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵
۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸
۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱
۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴
۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷
۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰
۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳
۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶
۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹
۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲
۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵
۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸
۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱
۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴
۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷
۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰
۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳
۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶
۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹
۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲
۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵
۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸
۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱
۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴
۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷
۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰
۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳
۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶
۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹
۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲
۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵
۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸
۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱
۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴
۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷
۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰
۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳
۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶
۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹
۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲
۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵
۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸
۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱
۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴
۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷
۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰
۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳
۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶
۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹
۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲
۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵
۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸
۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱
۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴
۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷
۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰
۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳
۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶
۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹
۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲
۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵
۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸
۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱
۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴
۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷
۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰
۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳
۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶
۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹
۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲
۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵
۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸
۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱
۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴
۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷
۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰
۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳
۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶
۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹
۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵
۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸
۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱
۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴
۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷
۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰
۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳
۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶
۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹
۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲
۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵
۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸
۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱
۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴
۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷
۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰
۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳
۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶
۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹
۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲
۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵
۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸
۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱
۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴
۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷
۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰
۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳
۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶
۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹
۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲
۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵
۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸
۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱
۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴
۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷
۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰
۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳
۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶
۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹
۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲
۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵
۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸
۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱
۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴
۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷
۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰
۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳
۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶
۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹
۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲
۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵
۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸
۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱
۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴
۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷
۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰
۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳
۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶
۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹
۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲
۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵
۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸
۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱
۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴
۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷
۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰
۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳
۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶
۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹
۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲
۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵
۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸
۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱
۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴
۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷
۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰
۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳
۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶
۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹
۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲
۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵
۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸
۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱
۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴
۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷
۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰
۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳
۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶
۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹
۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲
۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵
۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸
۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱
۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴
۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷
۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰
۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳
۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶
۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹
۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲
۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵
۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸
۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱
۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴
۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷
۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰
۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳
۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶
۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹
۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲
۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵
۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸
۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱
۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴
۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷
۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰
۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳
۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶
۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹
۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲
۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵
۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸
۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱
۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴
۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷
۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰
۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳
۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶
۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹
۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲
۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵
۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸
۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱
۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴
۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷
۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰
۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳
۱۷۵۴، ۱۷۵۵،

ابوالنجیب صیاءالدین سمروردی

۴۳

ابوالمکارم ۲۸۵

ابوالمکارم رکن الدین علاء الدولت

احمد بن محمد سمنانی ۱۶۲

ابوالمکارم فاضل، شیخ ۵۹۵

ابو الوفای بغدادی ۱۱۸، ۱۱۹

ابو الوفای خوارزمی ۱۱۹

ابوبغرای مغربی شیخ ۲۵۹

ابوبکر ۲۹۶

ابوبکر جعفر بن یونس الشبلی

۱۱۳۳، ۱۲۶۰، ۲۶۳

ابوبکر زین الدین شیخ ۱۱۲۹

۱۳۰

ابوبکر شمس الدین صد العزیز

سید ۴۸۱

ابوبکر صدیق حضرت ۲۴۷، ۲۵۳، ۲۵۴

۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵

ابوبکر طوسی شیخ ۴۸۹

ابوبکر عبدالله سبحانه شبلی شیخ

۵۳۷

ابوبکر عبدالکریم ۸۷

ابوبکر مصلی دار ۴۰۲

ابوبکر نساج طوسی خواجه ۲۷۸

ابوالقاسم مهدی امام ۲۶

ابو المجد کمیل بن زیاد خواجه

۳۷۷، ۸۲۳، ۱۰۰۰، ۲۳۷

ابوالمعاط محمد صدرالدین اسحاق

القونولی شیخ ۱۷۳

ابوالمعالی ۳۶۸

ابوالمعالی انبوتوی صاحب شاه

۴۷۷

ابوالمعالی دهلوی ۴۹۱، ۴۹۸

ابوالمعالی شاه ۱۱۷ -

ابوالمعالی شیخ - ۳۸۳

ابوالمعالی لاهوری شیخ ۴۸۷

ابوالمحفوظ قادری سید ۵۳۷

ابوالمحفوظ معروف ابن فروز

الکرخی خواجه ۵۹۱

ابوالمصور خان بهادر، نواب

۵۱۸

ابوالمظفر شهاب الدین ۴۸۸

ابوالمظفر شهاب الدین عرف

معزالدین محمد سام ۱۷۶

ابوالمظفر (مغلان الایکی الطوی)

۱۱۲۲، ۲۶۲

ابوالمظفر مولانا ۱۳۵

ابوالمظفر یوسف مسخر بن

مقتضی عباس ۱۱۶ -

- ابوتراب (نخعی) ۱۲۱
 ابو جعفر قایم بن قادر ۱۳۱
 ابو جعفر محمد بن علی بن حسین
 ۷۷، ۷۸
 ابو جعفر محمد بن علی معروف به
 نقی و جواد ۷۸
 ابو جعفر منصور عباسی ۷۷
 ابوجبل ۲۷۶، ۲۷۷
 ابوحامد بن خضرو بای (بلخی) ۱۲۱
 ابو حفص بن شیخ المعمر قاضی ۹۷
 ۹۸، ۲۵۶، ۲۵۸، ۳۳۰
 ابو حفص عمر ابن خطاب ۶۰
 ابو حفص حداد ۱۰۳، ۱۱۲، ۱۹۱
 ابو حنیف ثانی ۳۷۶
 ابو حلیم حبیب ۲۴۷، ۲۵۳
 ابوذر غفاری ۱۸۵
 ابو زکریای بحی سید ۳۸۲
 ابوسعادت عقیق الدین ۱۵۰
 ابوسعید ۳۲۵، ۳۳۹
 ابوسعید ابوالخیر شیخ ۹۰
 ۱۲۲، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۵۱، ۲۶۲
 ۳۷۱، ۳۸۷
 ابوسعید ابوالخیر سمنوی ۱۵۱
 ابوسعید ترنوی جالندری ۳۳۳
 ابوسعید سامانی ملای ۳۳۸
 ابوسعید شاه ۵۹۳
 ابوسعید فضل الله ۲۵۰، ۲۷۷
 ابوسعید حافظ شاه ۵۹۷
 ابوسعید حسن بصری ۷۳۹
 ابوسعید گنگوهی صابری شاه
 ۱۹۳، ۳۳۳، ۳۵۳، ۳۷۳، ۲۱
 ابوسعید محمد الدین ۱۰۵
 ابوسعید محمد الدین بن ابی اسح
 موبد الدین ۱۰۷، ۱۰۶
 ابوسعد ۳۷۶
 ابوسعد ابن سحر ۲۷۷
 ابوسعید ایوب صبنای ۲۷۹
 ابو علی شقیق بن ابراهیم (اردی بلخی)
 ۱۰۱
 ابوصالح سید ۲۳۲، ۳۳۲، ۲۲۲
 ۷۹۳
 ابوصفر اصطغری ۲۸۵، ۲۹۰
 ابوطالب عراقی سید ۶۰۵
 ابوطالب مکی ۲۵۹، ۲۶۰
 ابوطاهر سمنوی شیخ ۱۳۰
 ابو عبد الرحمن بن محمد ابن حسین
 المسلمی حضرت ۱۵۱

ابو علی حسین بن محمد فیروز
آبادی اکاری هروی حضرت ۹۵

ابو علی دقاق ۱۶۰

ابو علی سمجوری ۳۰۱

ابو علی سندی ۹۱

ابو علی فضل الله خواجه ۱۳۳

ابو علی قارمندی ۱۳۵

ابو علی کاتب مصری شیخ ۳۳

۲۶۶، ۲۵۸، ۹۷

ابو عمر عثمان ابن عفان ۹۶

ابو عمرو زجاجی ۲۵۹

ابو محمد ۳۰۷، ۳۱۱، ۳۱۲

ابو محمد احمد الجریری ۲۲۲، ۲۶۲

ابو محمد حبیب بن عیسی العجمی

فارسی بصری ۹۳

ابو محمد حسن امام ۵۷، ۸۱، ۲۳۹

۲۵۷، ۲۵۳

ابو محمد اسماعیل ختلائی خواجه

۱۶۶، ۱۶۳

ابو محمد بن عمود حافظی بخاری

مدنی خواجه ۵۵

ابو قاسم محمد بن حسن مهدی

۷۹

ابو محمد پارسا خواجه ۲۹۳

ابو محمد پیر شاه نور قادری سید،

۳۵۳

ابو محمد رویم ۹۵

ابو عبدالرحمان حاتم بن الاصم
البنفی ۱۲۱

ابو محمد عبدالرحمان ۳۳۹، ۳۵۰

ابو عبدالرحمان شرف الدین

عیسی صاحب سید ۳۸۱

ابو محمد عبدالرحمان ۳۵۰

ابو عبدالرحمان عبدالله سید

۳۸۲

ابو عبدالله جل شانه ۳۳، ۷۵

۹۶، ۹۲

ابو عبدالله جیشانه بن عبدالعزیز

مکی ۱۶۵، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱

۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۹۱

ابو عبدالله سبغانه محمد بن حنیف

شیرازی ۹۰

ابو عبدالله محمد بن فضل بن محمد طاق

(هروی سگری) ۱۲۱

ابو عبیده بن زیاد ۲۷۵

ابو عثمان (جری) خواجه ۱۳۳

ابو عثمان سید بن سلام طرابلسی

مغربی ۱۳۴

ابو عثمان خج ۳۳

ابو عثمان ۳۰۹

ابو علی بن محمد رودباری

۳۳، ۷۷، ۲۵۸، ۲۶۶

ابو محمد حارث بن اسد المعاسی

ابو نصر ۲۹۱

۹۵

ابو محمد حسن مجتبی بن حضرت
افضل الومی اسد الله امام

ابو نصر احمد شیخ ۱۳۴

ابو نصر احمد ابی الحسن جامی
۲۵۰

۱۱۶

ابو محمد حبیب ۲۵۳ ۲۵۷

ابو محمد حضرت ۴۴

ابو نصر پارسا خواجه ۱۴۷

ابو نصر سراج طوسی ۱۵۱

ابو نصر سید شاه ۱۲۹۳ ۵۲۵

ابو نصر عیدالله ۲۸۰

ابو محمد خواجه ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲

ابو نصر موسی سید ۴۸۲

۲۵۴ ۲۴۹

ابو یزید ۹۰ ۲۶۱

ابو محمد خلف الصدق خواجه ابو

ابو یزید العشقی الایرانی شیخ

احمد ابدال خواجه ۴۹۴

۹۱ ۱۲۲

ابو یزید طه‌ور بن آدم بن عیسی

ابو محمد سید ۴۳ ۴۴

بن زاهد بسطامی ۹۰

ابو محمد شمس الدین ابن محمود

ابو یعقوب السوس شیخ ۸۲

بن ابراهیم فرخانی ۱۰۰

ابو یعقوب خواجه محمد یوسف

ابو محمد عبدالقادر ۲۶ -

ممدانی شیخ ۱۲۸

ابو محمد سعیدالمغربی ۱۵۹ ۱۶۰

ابو یعقوب موسی ۴۲

ابو محمد حموی واخی فرخ زنجان

۴۳ -

ابو یعقوب یوسف بن حسین بن

ابو مدین شعیب بن حسین بن

دهره بن شعیب یوزنجروی

حسن شیخ ۱۳۶

خواجه ۱۳۷ ۱۳۹

ابو مدین شیخ ۲۵۹ ۲۶۹

ابو یعقوب طبری ۴۲

ابو مدین مغربی شیخ ۹۸ -

ابی احمد ابدال خواجه ۸۶

ابو نجیب حسن بن شیخ ۹۶

ابی احمد چشتی ۲۷۹

۹۷ ۱۰۱

- ابی القاسم نصیر آبادی ۲۶۶
 ابی القاسم علی بن عبدالله سبجانه
 طوسی گرگانی شیخ ۹۷
 ابی المیامن نجم الدین محمد بن
 احمد شیخ ۲۵۵
 ابی النور محمد عثمان مروی خواجه
 ۲۷۱، ۱۸۰
 ابی الوفا عبدالله سبجانه چنگال
 کجراتی ۱۵۹
 ابی بکر بن احمد عثمان مغربی ۹۷
 ابی بکر بن عبدنساج طوسی شیخ
 ۹۷
 ابی بکر جعفر عبدالله سبجانه
 سبلی بن یونس المصری بغدادی
 ۹۷
 ابی بکر شبلی ۱۱۸-۱۲۳
 ابی بکر صدیقی حضرت ۷۳۹
 ابی بکر طرطوسی - شیخ ۲۶۰
 ابی بکر عبدالله محمد احمد البلخی
 ۷۱
 ابی بکر عبدالله ۱۱۸
 ابی بکر محمد ۲۵۶، ۲۳۸
 ابی بکر محمد بن سلمه بن شهاب
 الزهري ۸۲
 ابی جعفر سماک بغدادی ۹۴
 ابی رضا بن نصر حضرت شیخ
 ۱۵۹
- ابی احمد خواجه ۸۷
 ابی اسحاق خواجه ۸۷
 ابی اسحاق یوسف ۲۷۶، ۲۲۰
 ابی الحسن اسماعیلی ۳۰۷
 ابی ارضا حاجی رتن الهندی
 ۱۷۸، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۷۹
 ابی الحسن علی ۲۷۳
 ابی الحسن محمد ۲۶۰
 ابی الخیر احمد بن محمد ۲۷۰
 ابی العباس ابن ادريس ۳۲
 ابی العباس احمد بن قریش
 ۲۹
 ابی العباس احمد شیخ ۲۷۷
 ابی الحسن حاجی نامقی مخاطب
 بشیخ الاسلام احمد جام ۱۳۰
 ۱۳۱
 ابی الفتح بغدادی ۲۷۷
 ابی الفتح بدالدین شیخ ۲۷۸
 ابی الفرح زنجانی شیخ ۲۷۳
 ابی الفرح محمد بن عبدالله ۱۱۸
 ابی الفضل بغدادی ۲۶۰
 ابی الفضل عبدالوحد بن عبدالعزیز
 النعمی ۱۱۸، ۱۹۷
 ابی الفضل محمد بن الحسن السراخستی
 ۱۲۲

- ابی یوسف یحییٰ مدنی ۲۶۰
 انمش ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵
 ۳۲۵، ۳۲۸، ۳۶۸
 اجمل بهرا بچی سید ۵۹۷، ۱۶۰
 اجل شمرازی ۳۶۸
 احراری خواجه ۱۳۸، ۲۶۶
 احسان علی پنجابی شاه ۲۳، ۲۳۴، ۵۲۳
 احمد ۲۹۰، ۲۹۷، ۳۱۶
 احمد اسود دینوری ۴۳، ۹۶
 احمد الدین ابدال شاه بولوی
 ۲۲۷
 احمد الرشید مد ۳۳۳
 احمد مد دوتی خواجه ۳۲، ۴۰۰
 احمد بهخاری رضوی خواجه
 ۴۰۳
 احمد بن مولانا شمس الدین مننی
 ج ۱۲۹
 احمد بن ابوالحسن شیخ ۱۴۷
 احمد بن عثمان ۲۴۹
 احمد بن عمر ۲۵۵
 احمد بن محمد نوری ۲۶۰
 احمد بن محمد قاسم بن منصور
 معروف شیخ ابو علی رودبادی
 ۱۳۳
 احمد قوماچی شیخ ۳۸۷
 احمد بهانگیری مولانا ۳۳۳، ۲۵۱
 ۳۲۸
 احمد جعفر چشتی شیخ ۷۳۱
 احمد حوزقانی مرقوم شیخ ۱۵۹
 احمد چشتی شیخ ۲۳۵
 احمد چلی شافعی سید ۷۶۷
 احمد حاجی شیخ ۱۶۱
 احمد حواری ۱۲۰
 احمد خالق شیخ ۴۷۳
 احمد خضروی ۱۲۳
 احمد دیبوی شیخ ۱۹۸
 احمد دینوری شیخ ۹۷
 احمد رفی شمس شیخ ۳۳۹
 احمد رومی ۴۸۷، ۴۸۸
 احمد رین جون پوری شیخ ۳۶۹
 احمد سرحدی شیخ ۴۷۰، ۴۹۷
 ۷۰۷، ۷۱۵، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴
 احمد سراج العارفین شیخ ۴۷۳
 احمد سعید شاه ۲۰۱، ۲۰۲، ۴۴۴
 احمد سعید سجد شاه ۶۰۴
 احمد - امی شیخ ۱۹۸
 احمد سید ۱۳۰۸، ۴۲۷
 احمد شاه ۲۹۲، ۷۱۹، ۷۲۰
 احمد صدیقی شیخ ۳۹۶

احمد صوفی ۳۸۸، ۳۹۷	ادرس علی انبیا و عظیمہا السلام
احمد صوفی بتوری ۳۷۳	۱۶۰، ۱۳۰
احمد عارف شیخ ۱۶۳	اشہ قندر سخی ۸
احمد عبدالحق شیخ صادق ۳۷۳	ادھن جونپوری شیخ ۳۳۱
احمد عقیل سید ۱۶۶	ادھن شاہ ۳۹۱
احمد علی خان ثواب ۸۲۳	اریب ارسلان ۳۱۱
احمد غزالی شیخ ۳۳	اسحاق ۲۷۱، ۳۲۱
احمد فرہاد شاہ ۱۸۷	اسحاق، حضرت ۳۸، ۳۹
احمد قادری سید ۷۳۷، ۷۳۷	اسحاق خان ۷۱۷
احمد قلندر شیخ ۳۷۳	اسد ۲۹۰، ۲۹۷، ۳۵۹، ۳۶۰
احمد کالی سید ۳۳۸	ابرار اللہ شاہ ۷۳۳، ۷۳۳
احمد کبیر الحق سید ۷۳۱	اسعد سلطان ۲۳۹
احمد کھٹو شیخ ۹۷۹	سکندر ۳۳
احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ ۳۱۱	اسلام خان ۳۳۳
احمد مفتی شیخ ۶۶۳	اسلام شاہ ۶۰۷
احمد پیر خان صوفی ۷۷۲	اسد علی ۳۰۰، ۳۶۰، ۳۶۳
۲۰	اسماعیل حضرت ۳۸، ۳۹
احمد رحمتی مسرت مسیح ۱۰۱	اسماعیل خواجہ --
احمد بسدی خواجه ۱۳۸، ۱۳۹	اسد علی بصری ۳۳، ۹۹، ۱۰۰
احف بن قس ۲۷۲	۳۰۳، ۲۶۳
اختر الدین عمر امجدی شیخ	اصود حبشی ۳۳، ۲۸
۱۰۲، ۳۳۳	اشرف جہانگیر ۱۲۶، ۱۰۳، ۱۵۷
اخفی سراج نظامی ۱۰۲	اشرف جہانگیر صفائی سید شاہ
اخفی فرخی زنجانی ۳۰	۳۶۹، ۳۶۶، ۹۸، ۳۰۹

- اشرف علی خان نواب ۱۹
 اصغر ۵۹۳
 اصغر الدین کازرونی ۳۸۳
 اعزالدین دانیال خلجی شیخ ۱۸۵
 اعزالدین شیخ ۳۰۱
 اعزالدین علی شاہ خواجہ ۳۹۹
 اعظم ۳۵۷
 اعظم عثمانی کرمانی شیخ ۳۷۹
 اعلیٰ بنگالی شاہ ۱۵۷
 افتخار شیخ ۳۵۱
 افتخار عمادالدین شیخ ۳۵۱
 افراسیاب خان ۵۱۲، ۵۱۳
 افضل الدین شیخ ۳۰۱
 امکن خان شیخ ۳۹۵
 اکبر ۳۸۳
 اکبر آبادی صاحب ۹۶
 اکبر آبادی سید ۳۷۰
 اکبر شاہ ۳۹۳
 اکبر علی سید ۶۰۱
 اکبر علی مولوی ۳۳۰
 اکرام علی حافظ ۳۷۳
 اکرم شاہ ۲۱۵
 آل حمزہ شاہ ۳۳۹
 البتکتکین ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹
 التمش سلطان ۳۷۵، ۳۸۶، ۳۳۳
 ۳۶۸
 الف خان ۳۳۳، ۳۳۳، ۳۱۴
 ۳۱۵
 اللہ بخش سلطانی شاہ ۲۲۱
 الہ بخش لاهوری سید ۳۶۳
 الہ یار صوفی ۵۰۸
 الیاس حضرت ۲۹، ۳۳، ۱۶۰
 الیاس علی نبینا وعلیہما السلام ۸۳
 امام آخر الزمان ۸۲
 امام اعظم ۸۳، ۸۵، ۱۲۲، ۱۳۵
 ۱۷۲، ۲۳۸، ۳۳۰، ۳۲۲
 امام ابا قتاد منصور بن المعتم
 بن عبداللہ جل شانہ اسلمی الکوفی
 ۸۳، ۸۳
 امام ابی عبداللہ جل شانہ حسینی
 علیہما السلام ۸۱
 امام الدین شیخ ۱۳۹
 امام الدین ابدالی شیخ ۳۷۳
 امام الدین مولوی ۳۷۵
 امام الحجہ عبداللہ ۹۳
 امام ابو محمد حسن ۸۱، ۷۳

- امام بغدادی مخدوم جهانیان ۱۵۱
 امام بخش حافظ ۷۸۰
 امام بدرالدین ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۲۶
 ۳۶۸
 امام تقی جواد ۴۰۴
 امام جعفر صادق ۱۴۶
 امام حسن ۶۴، ۷۹، ۸۰، ۲۷۳
 ۲۸۰، ۲۷۴
 امام حسن ابن علی ۶۰۲
 امام حسن مجتبی ۶۷
 امام حسین ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۹
 ۷۶۵
 امام حنبل ۱۲۰
 امام زمان متای ۴۰۲
 امام زین العابدین حضرت ۲۵۳
 ۲۷۹
 امام عارف ۲۴۲
 امام غزالی ۴۳۳
 امام قاسم ابن ابوالقاسم ۴۷۰
 امام مالک ۸۰
 امام محمد تقی ذکی ۴۰۴
 امام محمد 'راحمیم' ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۳
 امام محمد باقر ۴۷، ۸۳، ۱۹۰
 امام محمد حسن عسکری ۷۹، ۸۰
 امام موسی کاظم ۳۷، ۹۲، ۹۳
 ۱۳۷، ۲۵۳، ۲۶۵، ۲۸۴
 امام موسی علی رضا ۱۲۳، ۱۵۳
 ۲۶۱، ۲۶۵
 امام مهدی ۸۰، ۱۵۲
 امام ناصر الدین، سبکتگین ۲۸۹
 ۲۹۱، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۱۲
 ۳۱۸، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۷، ۳۳۰
 ۳۶۰، ۳۶۳
 امام حماد شاکر ۲۰۳
 شاه ۷۳۰
 نصیری شیخ ۳۸۶، ۴۰۴
 امان یانی پتی شاه ۱۸۹، ۴۱۵
 ۴۷۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵
 احمد علی اکین آبادی مولوی
 ۶۰۸، ۶۰۹
 احمد علی مولوی ۴۸، ۶۰۱
 امجد نشا پوری ۲۸۷
 امیر الدین شاه ۴۶۱، ۴۷۶
 امیر تیمور گورگان ۷۷
 امیر تیمور صاحب ۱۷۷، ۱۷۸
 امیر جهانوی شاه ۲۷۳
 امیر جهان شاهجهان آبادی ۶۰۳
 امیر حسن حکیم ۲۱۷

اوحد رهنکی شاہ ۳۷۷

اوحد شاہ ۳۶۳ -

اورنگ زیب ۳۳۶ ، ۳۵۷

اولاد صلی ۸۷

اویس قرنی خواجہ ۸۳ ، ۱۵۶

۲۳۸

ایک خان ۳۰۱ ، ۳۱۱

ایوب ۲۸۷

ایوب حضرت ۲۹

ایوب سید ۵۰۳

ایوب میر ۵۱۳

ب

بابا اسحاق ۷۳۲

بابا بہ والدین ۱۲۸

بابا کمال (جنیدی) ۱۱۱۳ ، ۱۱۱۹

۱۰۸ ، ۱۵۱ -

بافر امام ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۷۲

۲۶۱ ، ۲۶۲ ، ۲۷۹ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱

۷۶ ، ۷۷ ، ۸۳ ، ۸۴ ، ۹۲

بہار مسک حرم ۳۱۷

بیرید اسغر (ژی) ۹۰

(و) بیرید اکبر ۹۰

بیرید ۹۱

امیر حسن ۳۹۸

امیر حسن علانی منجری ۳۹۸

امیر خسرو ۱۸۰ ، ۳۹۸ ، ۳۹۹

۳۱۰ ، ۳۱۲ ، ۳۱۳ ، ۳۱۷ ، ۳۱۹

۳۳۲

امیر رفوی سید شاہ ۱۸۳

امیر سید علی ہمدانی ۵۹۲

امیر سید علی قوام الدین ۳۶۶

امیر منجری ۱۶۲

امیر سید علی بن شہاب بن محمد

ہمدانی ۱۶۱

امیر علی مولوی ۶۰۱

امیر مسعود کلال سید ۲۶۳

میر قاسم ۲۷۰

امین الحق والدین میرۃ البصری

خواجہ ۸۶ ، ۸۷

امین الحق شیخ اسلام ۱۳۹

امین الدین شیخ ۱۹۸ ، ۲۸۳

انتظام علی صاحب شاہ ۳۷۹

انند پال ۳۰۰ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳

انور شیخ ۳۶۸ ، ۵۰۷ ، ۷۱۷

۵۱۷

اوحد الدین ۳۲۳ -

اوحد الدین اصفہانی شیخ ۱۳۸

اوحد الدین ثرمالی شیخ ۱۳۶

۱۷۷

- بابزید بسطامی ۵۲، ۹۱، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۲۵۹
 بابزید بن عیسی ۲۵۸
 بابزید شیخ ۵۲۶، ۳۵۷ -
 بتول ۸۱
 بحر المعجم فخر عراقی شیخ ۲۲۳
 بخت نصرت ۲۷۵
 بختیار خلجی ۳۲۱
 بختیار شیخ شیخ ۳۷۳
 بختار کاکي ۲۵۱
 بدرالدین اسحاق ۳۸، ۳۹۲، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۶، ۴۰۸
 بدرالدین خجندی ۳۵۷
 بدرالدین رهنکی معروف بشاه
 اوحد لکهنوی مولانا ۳۷۲
 بدرالدین زاهد خواجه ۱۲۳
 بدرالدین غزنوی حضرت شیخ
 ۱۷۹، ۱۸۹، ۳۷۳، ۳۸۸
 بدرالدین سلیمان شاه ۳۸۸، ۳۹۳
 بدرالدین سندهی سید ۱۴۹
 بدرالدین کرانوی (مولوی) ۳۷۸
 بدرالدین ملقب بشاه اوحد صدیقی
 حضرت مولانا ۶۰۳ -
 بدرالدین موقاب شیخ ۳۷۱
 بدرالدین مولانا ۳۳۹، ۳۵۵
 بدر جمال ۳۹۲
 بدهن بهراوی سید ۱۶۵
 بدهن سید ۵۹۵
 بدهن شطاری شیخ ۵۳۱
 بدهن صدیقی سندیلوی شیخ ۱۵۷
 بدیع الدین ابو اسحاق شامی شاه
 ۱۵۴، ۱۵۷
 بدیع الدین شاه ۳۸۲
 بدیع الدین شیخ ۳۸۰
 بدیع الدین قطب مدار شاه ۹۱،
 ۱۷۷، ۲۱۲، ۲۱۳
 بدیع الدین مدار طیفوری حضرت شاه
 ۱۶۷، ۲۱۷
 بدیع الزمان اویسی طیفوری حضرت
 شیخ ۱۵۲
 برکت الله جدشانه سید ۳۳۸
 برکت علی خان منشی ۳۳۷
 برهان الدین ۳۲۶، ۳۶۱، ۳۶۷
 برهان الدین ساوی ۳۰۰
 برهان الدین سید ۳۵۹
 برهان الدین شیخ ۲۵۶، ۳۷۳
 ۳۸۷، ۳۹۰
 برهان الدین صدیقی ۱۲۶

- برهان الدین غریب مولانا ۱۶۳، ۳۹۶
 برهان الدین محقق (ترمذی) ۱۰۷، ۱۰۹
 برهان الدین محمود مولانا ۳۸۶، ۳۸۸
 برهان سید ۴۶۰
 برهان صوفی قطب ۳۹۱
 بری فاروقی شیخ ۳۷۶، ۳۸۱
 بزرگ خواجه ۴۷۱
 بسطامی ۸۹
 بسطلی ۱۱۵
 بشرحای ۹۳، ۹۴، ۲۵۴ -
 بطینور شامی قطب حق بایزید
 بغراخان ۳۳۰
 بلال ۲۹۰
 بلال بن اسماعیل ۲۸۴
 بلال بن اسماعیل واسطی ۲۸۵ -
 بلاول قادری لاہوری شاہ ۴۸۸، ۴۹۱
 بلخی ابراہیم ۸۵
 بہادر علی صاحب شاہ ۴۷۷
 بہاول شاہ قادری ۴۹۰
 بہاء الحق زکریا ملتانی ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۵۰
 بہاء الدین ۳۱۰، ۳۱۳، ۳۱۸، ۳۲۶، ۳۲۷
 بہاؤ الدین ابراہیم عطاء اللہ شیخ ۱۲۶
 بہاء الدین ادھمی ۳۹۹
 بہاء الدین انصاری سید ۵۴۲
 بہاء الدین انصاری مندوی سید ۵۲۵
 بہاؤ الدین بن ابراہیم مجدد ۴۴۲
 بہاؤ الدین جونپوری شیخ ۴۴۱، ۴۴۶
 بہاء الدین حضرت خواجه ۵۰۱
 بہاء الدین حکیم شیخ ۲۰۷
 بہاء الدین زکریا ملتانی مخدوم ۳۹۱، ۴۰۳
 بہاء الدین سید ۱۶۶
 بہاء الدین شاہ ۷۳۰
 بہاء الدین شیخ ۲۵۲، ۲۵۶، ۳۹۴، ۴۴۱
 بہاء الدین عمر نقشبند ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳

بہاء الدین (کبری) مولانا ۱۱۹
 بہاء الدین محمد بن محمد البخاری
 ۱۲۷
 بی بی کریمہ ۷۱۷
 بی بی لہر ۳۸۰
 بیگ خان ۲۴۴

پ

بہاء الدین محمود سید ۴۶۲
 بہاء الدین معروف بہاول شیر
 قادری ۴۸۹، ۴۹۳
 بہاء الدین نقشبندی خواجہ ۲۶۳
 بہاء الدین ولد بلخی (قونوی -
 روسی) ۱۱۴
 بہرام ۲۹۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰
 بہرام ترکی ۲۸۵
 بہرور ۲۸۵
 بہکوی شیخ ۷۲۵
 بہلول شاہ ۳۹۶
 بہلول لودھی ۳۳۲، ۳۳۳
 بہولو شاہ ۷۸۹
 بہیک فردوسی شاہ ۴۴۰
 بہیک قنوجی شاہ ۱۷۷
 بی بی حلیمہ ۲۸۱
 بی بی خدیجی ۲۸۳
 بی بی خیرہ ۷۱۸
 بی بی زلیخا حضرت ۴۰۴، ۴۲۰
 بی بی سائرہ ۳۶۸
 بی بی مندی ۳۸۰
 بی بی فطمی ۳۹۷

ت

تاتار خان ۲۵۱
 تاج الدین - ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۳
 ۳۲۶
 تاج الدین ابوالفضل لودری ۷۳۷
 تاج الدین خاطر مولانا ۱۸۸
 تاج الدین داوری ۳۹۹
 تاج الدین شیر سوار نارتولی ۳۹۱
 تبارک علی خان صاحب حکیم
 ۴۸۰

تذکار نویان ۱۱۰

تقی الدین علی روستی ۲۵۵

تقی الدین علی دوسی حنائی ۱۶۲

توفیق شاه ۵۸۰

تیمور ۳۳۸، ۳۴۱، ۳۶۱

تیمور شاه ۵۲۰

ج

جابر انصاری ۷۵

جان جونپوری شیخ ۴۷۳

جان محمد ولایتی مولوی ۶۰۰

جانجاذان ۲۰۲

جامی شیخ ۱۵۱

جبرئیل ۳۰، ۳۸، ۳۹، ۴۷، ۴۹، ۶۷

۱۶۹، ۹۰

جبر بن مطعم القرشی الصنعایی

۸۳، ۹۳

جیزیل یزدی خواجه ۲۸۵

جعفر ۹۰

جعفر سید ۱۲۷

جعفر بخاری سید ۱۴۹

جعفر شبلی ۱۵۱

جعفر صادق امام ۸۳، ۸۴، ۸۷

۹۰، ۹۲، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۳۵، ۱۳۷، ۲۳۷

۲۳۸، ۲۵۳، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۵

۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۰، ۲۹۱

جعفر بن موسی کظم ۲۶۲، ۹۰

جعفر بن یونس شبلی ۱۱۸، ۲۵۴

جعفر علی خان میرزا ۵۱۹

جعفر مرتضیٰ، سید ۵۳۱، ۱۴۹

جلال الحق ۳۳۷

جلال الحق والدین کاذرونی ۱۸۰

جلال الدین ۳۲۶، ۳۳۰، ۳۳۱

۳۴۱، ۳۵۸، ۳۶۷

جلال الدین اکبر ۲۹۳، ۳۴۴

۴۹۵

جلال الدین بخاری ۴۴۳، ۴۶۴

۷۳۱

جلال الدین سمری ۳۷۷، ۳۸۸

۴۰۵

جلال الدین آهائیری شیخ ۱۹۳

۴۷۳

جلال الدین (جلالی) ۱۰۶

جلال الدین خلجی ۳۱۲، ۳۱۴

جلال الدین درویشی ۵۴۰

جلال الدین دوانی ملا ۴۷۱

جمال الدين (رومی) ۱۰۵، ۱۰۴	جمال الدين ۲۶۷، ۲۰۷
۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱	جمال الدين ابوالحسن موسی
۱۱۴، ۱۳۶، ۱۷۳، ۳۹۸	جمال الدين احمد جوزقانی شیخ
جلال الدين سيوطی ۱۶۴	جمال الدين احمد هانسوی شیخ
جلال الدين ظاهر مولوی ۲۲۶	۲۵۵، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۷۰، ۱۶۳
جلال الدين عثمانی کازرونی شیخ	۷۹۲
۳۸۹	جمال الدين احمد هانسوی شیخ
جلال الدين لاهوری قاضی ۱۴۴۰	۳۸۸
جلال الدين مانک پوری مولانا	جمال الدين بهاری سید ۱۴۷
۴۶۸	۱۸۳
جلال الدين محمد دوالی مولانا ۴۴۷	جمال الدين رام پوری شاہ ۲۱۴
جلال الدين محمود کھکوی ۴۹۸	جمال الدين ساوجی مولانا ۱۹۰
۶۰۶	۱۹۱
جلال الدين مسعود سید ۴۴۴	جمال الدين سماوجی شیخ ۱۸۹
جلال تبریزی ۳۶۸	جمال الدين عبدالرحیم ۳۷۷، ۳۹۰
جلال خان ۴۷۷	جمال الدين قدیری، سید ۷۳۷
جلال سرخ بخاری سید ۱۴۸	جمال الدين محمد ساوجی سید ۱۸۸
۱۴۹، ۱۷۳، ۱۸۴	جمال الدين یونس بن یحیی ابی
جلال شاہ ۷۱۲	الحسن ۱۳۶
جلال شیخ محدود ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲	جمال الحق والدین کازرونی ہانی
۶۰۱	ہتی شیخ ۱۶۴
جلال عبدالقادر سید ۴۴۱	جمال الله سید ۷۹۴
جلال عبدالقادر شیخ ۴۴۱	جمال الله شیخ ۴۱۴
جلال کلان مرید محدود زکریا	جمال الدين حافظ ۱۶۸
سید ۷۳۱	جمال، شیخ ۳۸۸

حبيب عطار شيخ ۱۹۸
 حجاج بن يوسف ۲۷۸ ۲۷۹
 حجاج بن يوسف ثقفی ۸۲
 حجاز بهادر ۵۸۳
 حسام الدين ۴۲۱
 حسام الدين (ارموی) ۱۰۷
 حسام الدين بغدادی مولانا ۴۶۶
 حسام الدين چلبی، شيخ ۱۳۶
 حسام الدين سيد ۵۳۸
 حسام الدين شاه ۵۲۵
 حسام الدين شيخ ۱۲۵ ۲۷۹
 ۱۰۳۷ ۱۳۹۸ ۳۹۶ ۳۹۱ ۳۷۰
 ۴۴۰ ۴۳۸
 حسام الدين فتجوری شيخ ۴۳۳
 حسام الدين لکنوی، شاه ۴۳۹
 حسام الدين مالک پوری ۴۵۴
 ۴۶۸
 حسام الدين متقی شيخ ۴۴۶
 حسام الدين ملتانی شيخ ۱۴۹
 حسن ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۶۲ ۳۶۳
 حسن اندقی خواجه ۱۳۹
 حسن بن ابی الحسن بصری خواجه
 ۱۲۱۱ ۱۱۱ ۱۸۹۰ ۸۸۴ ۸۱۸ ۷۳
 ۲۵۷ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۶ ۲۵۷
 ۲۶۳ ۲۶۵ ۲۶۶ ۷۹۱

حاجی ظہور شيخ ۷۴۱
 حاجی قندهاری ۳۲۴
 حاجی محمد جتویشانی ۱۶۶
 حاجی محمد خاں ۱۵۹
 حاجی سید حامد شاه ۴۶۹
 حارث محاسبی ۹۴
 حافظ سکندر ۵۲۳
 حافظ محمود ۳۹۶
 حافظ شاه موسی ۴۸۰
 حافظ میرزا مغل بیگ ۷۴۳
 حامد بن فضل الله سبحانہ مولانا
 ۴۷۶
 حامد جیلانی شيخ ۴۸۷
 حامد جیلانی مخدوم ۴۸۹
 حامد مخدوم سید ۴۸۵
 حامد شاه مانکپوری مخدوم
 ۴۹۱ ۴۶۱
 حبيب المعجی الدارسی المصري
 خواجه ۸۲
 حبيب الله ۶۰۷
 حبيب الله سبح ۲۳۷۱
 حبيب زاعی خواجه ۹۴
 حبيب سخی شاه ۱۹۴
 حبيب شاه ۴۴۴
 حبيب عجمی ۴۴۲ ۲۵۶ ۲۶۳
 ۵۳۹ ۲۶۵

- حسن بن سید قطب الدین سید حسنی ۳۶۰
 حسین بن علی ۲۶۳
 حسن بن عمر سید ۳۰۱
 حسین بودلا شیخ ۳۷۳
 حسن خیاط خواجه ۳۷۱
 حسن دانا قاضی زاده شیخ ۳۷۱
 ۳۸۷
 حسن دهلوی مولانا ۳۷۱
 حسن رسول نمای اویسی سید ۳۹۶
 حسن رسولنمائی شاه ۳۹۲
 حسن سرمست خواجه چندیری ۳۶۰
 حسن سنجری ۲۰۱
 حسن شیخ ۳۲۶، ۳۷۰
 حسن عسکری شاه ۳۷۵
 حسن عطار خواجه ۱۴۸
 حسن مثالی سید ۷۹۳
 حسن محمد شیخ ۳۵۳، ۳۶۰
 حسن محمد ابی صلح شیخ ۳۷۶
 حسن محمد شیخ ۲۰۷، ۲۵۲
 حسن محمد بن احمد بن نصیرالدین
 بن محمدالدین بن سراج الدین بن کمال الدین شیخ ۱۶۳
 حسین ۷۵-۸۲، ۳۰۹، ۳۲۶، ۳۲۲
 حسین بن علی علیها اسلام ۳۷
 ۶۳، ۷۰، ۷۶، ۷۷، ۹۳
 حسین ابن بشر ۲۷۹
 حکیم محمد قاسم ۱۰۹
 حلیمان نشاپوری ۲۸۵
 حماد شیخ ۳۷۲
 حمزه شیخ ۳۶۳
 حمزه بن اصفهانی ۲۴
 حمدالله ملا ۲۷۶
 حمید افغان ۳۰۱
 حمیدالدین ۳۲۶
 حمیدالدین صوفی (سلطان التارکین) ۳۶۹، ۳۷۶
 حمیدالدین ناگوری ۳۵، ۳۰۷
 ۱۳۹
 حمدالله بن سمرقندی سید ۱
 ۷۳۲
 حمد شیخ ۱۱۲۳، ۳۷۳، ۳۷۴
 حمید فیدر شاه صاحب مولانا ۳۱۰، ۳۳۷
 حمید قلندر چشتی نظامی مولانا ۱۸۸

حنفی شیخ ۴۷۳، ۴۷۴

حیدر دہلوی مخدوم شیخ

حیدر علی میر ۳۴۲

حیدر شیخ ۱۱۰، ۴۶۳

حیدر خان ۳۶۳

خ

خاتم الانبیا حضرت ۴۲۶

خالد ۴۰۳

خالد بن عبداللہ ۴۷۵، ۴۷۷

۴۷۴

خالد بن ولید ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷

خالق داد ملتانی (حاجی) ۶۴۳

۵۴۴

خان شہید ۳۳۰

خان صادق ۳۵۹

خان لودھی ۳۴۱، ۳۴۲

خازن الرحمان محمد سعید ۱۶۶

۱۹۹

خان یوسف ناصحی ظفر آبادی

(قاضی) ۴۷۰، ۴۷۴

خدیجۃ الکبریٰ ۶۴

خسرو ۱۴۴

خان مغفور ۴۷۹

خرقانی شیخ ۱۳۵

خسرو پرویز ۲۹۹، ۳۰۸، ۳۱۱

۳۱۴، ۵۱۵، ۳۲۹، ۳۳۱

خسرو خان ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۶۱

۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۵

خضر حضرت ۳۳، ۴۴، ۸۴

۱۲۱، ۱۳۳، ۲۴۸، ۴۲۹، ۵۰۲

خضر خان ۳۳۲، ۳۴۱

خضر صید ۱۶۰، ۱۶۵، ۱۷۱

۱۹۷

خضر شاہ ۴۸۹

حضروی احمد ۹۱

خطیرہ قتلغ خان ۳۹۷

خلیل مقدسی ۲۸۵

خوارزم ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۸

۳۲۳

خواجہ خانوں گوالیری ۴۶۵

| خواص خان ۳۹۴

خیام ۱۲۵، ۱۷۸

خیام سلطانی ۵۱۲

خیرالدین انصاری ساڈھوری (مخدوم)

۴۶۹

خبرالدین مولوی ۳۷۰

خیرالانام حضرت ۸۳ ۸۴

د

دارا شکوه ۳۳۸، ۳۳۹، ۵۱۳

داشکر کلان ۱۳۲

دائمال شیخ عرف مولانا محمد عود

۴۳۵

داؤد ۲۹، ۳۳، ۳۵، ۳۶

داؤد ابن محمد ۴۲

داؤد بلخی خواجه ۸۵

داؤد پالپی مولانا ۳۸۸

داؤد راجپوت شاه ۴۷۵

داؤد سرهرپوری شاه ۵۲۹، ۵۳۰

داؤد سید ۴۴۳، ۴۴۵

داؤد سیف‌الله سید ۵۹۳

داؤد شاه ۴۸۷، ۴۷۶

داؤد شیر شیخ ۴۸۷، ۴۸۸

داود طای ۳۵، ۱۱۵، ۲۵۳، ۲۵۶

۲۶۳، ۲۶۵، ۵۳۹، ۵۹۱

داؤد قادری سید ۵۳۷

درانی شاه ۵۱۹

درویش سید ابن سید نورالدین

ابن سید حسام الدین ۵۸۳

درویش بن شیخ قاسم اودهی

دهلوی (شیخ) ۱۶۴

دلیل احمد شاه شیخ عبدالاحد

۱۹۹، ۲۱۶

دوست محمد صوفی شیخ لاهوری

۴۷۵، ۴۷۸

دولت شاه ۳۱۰

دیدار بخش شاه ۳۷۲

ذ

ذکاء الله شاه سبانه ۷۹

ذوالفقار خان ۳۵۹

ذوالفقار خان ابن نواب اسد خان

نواب ۴۸۷

ذوالنون مصری خواجه ۵۲، ۱۲۰

ر

راجا حامد شاه سید ۴۴۱

راجب علوی ۲۱۵

راجو سید ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳

راجو قتال بخاری ۴۳۶، ۴۴۶

راجہ سید قاسم علی ۷۷۳، ۷۷۵

رحمن اصغر ابن سید محبوب علی	رجی محمد شاہ گردیزی، سید
۴۹۳	۱۳۵
رضی الدین علی بن سعید بن	راجو تال مخدوم جہانیاں ۴۴۶
عبد اجلل لالائی غزنوی ۱۵۷	رزق اللہ حل شائہ شیخ ۴۴۳
۲۹۵/۱۸۶/۱۶۲/۱ ۹۱/۱۵۸	۵۳۴
رکن الدین چشتی، خواجہ ۹	رسول مقبول صلی اللہ سبحانہ علیہ
رکن الدین ولواغی، قاضی ۴۲۲	وآلہ وسلم ۸۳/۸۱/۷۹/۷۶/۷۳
۴۲۴	۱۱۲/۱۱۳/۱۰۶/۹۳/۹۲/۸۸
رکن الدین شیخ ۶/۶/۶ ۲۸۰/۲۸۰	۲۳۸۲۴/۷/۱۲/۱۱۲/۱۱۱
۳۸۱/۳۸۸/۳۹۷/۳۹۷/۳۹۷ ۴۴۲	۲۶۷/۲۶۳/۲۶۳/۲۶۱/۲۶۱/۲۶۱
۳۷۳/۳۷۳	۳۲۶/۲۸۰/۲۷۹/۲۷۷/۲۷۳/۲۷۱
رکن الدین صاحب ۳۳	۳۷۱/۳۶۳/۳۶۱/۳۶۱
رکن الدین سامانی مولانا ۱۷۷	رشید ۲۱۹
رکن الدین صدیقی، قاضی ۳۷۷	رشید شاہ معنور ۷۹۰
رماع (سید) ۲۹۱/۲۸۹	رشید ثانی ۷۸
رمضان بن شاہ مجدد ۳۷۲	رشید ترکستانی مہتر ۲۸۵
رنجیت بہادر ۲۱۹	رشید الدین صوفی شیخ ۱۴۹
روز بیان کبر فدرسی - بیج ۲۶	رشید اول ۷۸
ز	رشید الدین اسفرانی شیخ ۷۹۲
زاہد خواجہ ۲۷۹	رشید عباسی ۷۷
زبردست خان نواب ۴۹۸	رشید قطب العالم ۴۶۰
زیر محمد شیخ ۶۰۲	رحیم الدین حکیم ۶۰۱
	رحیم بخش شاہ ۵۲۲/۲۱۵
	رحمان اعظم ابن سید ابوالحسن
	۴۹۳

مرمن رای سامره ۷۹

سری بن مغلس المستطی ۴۴

سری سقطی ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹

۲۶۶، ۲۶۳

سعد ۲۸۵

سعد خیر آبادی شیخ ۳۷۶، ۲۳۴

سعدالدین شیخ ۱۰۱، ۸۰

سعدالدین فرغای شیخ ۴۳

سعد الدین محمد بن اوید بن ابی بکر

بن الحسن بن محمد همری ۱۰۶، ۲۸

۱۵۹

سعد مخدوم شیخ ۴۴۶

سعدی شیرازی ۲۹۶، ۳۲۶، ۳۲۹

۳۶۶، ۴۳۰، ۴۹۸

سعید ۱۵۰

سعید ابن شیخ علی المعروف ۱۱۷

سعید ابوالقاسم جنید ۹۷

سعید الدین سلطان التارکین غوری

۳۸۷

سعید الدین فرغانی عارف یزدانی

حضرت شیخ ۹۶

سعید الدین کبیر شیخ ۳۹۹

سعید ایراجی ۴۶۱

سعید بن ابی العاص ۲۷۱

سعید بن عبد العزیز ۲۵۴

سعید بن زید ۶۰

سعید شاه غلام محمد ۴۴۰

سعید شهید ۸۱، ۷۳

سعید شهید امام حضرت ابو محمد

حسن ۱۶۹

سعید معمر حبشی حضرت شیخ ۵۹۵

سعید ناگوری صوفی ۱۸۷

سفیان ۲۹۵

سکندر ۱۸۶، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳

سکندر ثانی ۷۳۳

سکندر شاه ۴۹۷، ۴۹۵

سکندر کیهنلی شاه ۱۶۶، ۴۹۶

سکندر لودهی ۳۷۷، ۳۸۰، ۴۶۲

سلطان احمد یمنی سید ۱۸۲، ۱۸۴

سلطان الدین شیخ ۲۶۴، ۱۲۹

سلطان المشایخ حضرت ۴۹۰

۳۹۳، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹

۴۱۵، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۳۰، ۴۳۱

۴۵۳، ۴۶۷

سلطان اولیاء ۴۲۸، ۴۳۰، ۴۳۱

سلطان بخش (شاه) ۲۳۷

سلطان بهراجی سید ۳۹۵

سلطان تیو خلف حیدر ۵۳۸

- سلطان حسین ۱۷۳۳ء
- سلطان خوارزم شاه ۱۰۵۱، ۱۰۳
- سلطان سنجر - ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴
- سلطان شاه ۳۴۳، ۳۴۲
- سلطان شرقی ۳۸۲
- سلطان شیخ ۳۹۴
- سلطان علی سید ۴۶۹
- سلطان محمود ۳۰۲
- سلطان فارس اصفهانی ۹۲
- سلیمان ۲۸۷، ۳۶۱، ۳۷۱، ۲۹
- سلیم بن زیاد ۲۷۷، ۲۷۷، ۲۷۷، ۲۷۷
- سلیمان کوهی ۲۸۵
- سلیمان مسلم الایمان (شیخ) ۴۳۵
- سلیم چشتی (شیخ) ۳۳۷، ۳۳۱
- سلیم شاه ۳۹۴
- سلیم شیخ ۳۹۴
- سلیم گیلانی ۲۷۲
- سمعان ۳۳
- سنا الدین مولانا ۴۵۶
- سنامی شاه ۵۹۹
- سنائی ۲۲۴، ۳۱۳، ۱۱۰
- سمیل بن عبدالله ۴۹۰
- سید الهدای زیدی حسینی ۳۸۲
- سید احمد ۱۵، ۲۱۵، ۴۱۳، ۴۶۹، ۵۹۳
- ۶۰۳
- سید احمد بادپای کولو نبی
- جونپوری ۱۵۷
- سید احمد بخاری ۱۴۹
- سید احمد جلی قدوسی حضرت ۴۴۲
- سید احمد خالیدی بخاری ۱۴۳
- سید احمد خواجہ ۴۰۴
- سید احمد کالپی خلیفہ ۴۴۴
- سید احمد کبیر الدین ۱۴۹
- سید احمر مولوی ۳۷۵
- سید الموید علی بخاری ۱۴۸
- سید جرجانی ۴۷۰
- سید حامد ۵۴۴
- سید حسین ۴۶۹
- سید خضر ۳۸۵، ۳۸۴، ۳۸۲
- سید خان راجپوت ۵۷۳، ۵۷۴
- ۵۸۵، ۵۸۸
- سید سراج الدین ہانی ہانی ۴۷۲
- سید سعید الدین ناصری ۲۱۵
- سید شاہ ۳۵۹، ۴۷۵، ۴۹۳
- سید شاہ عبدالرسول بہادر ۱۹۲
- سید شاہ حضرت نعمت اللہ سبحانی
- ۳۹۰
- سید شریف جرجانی ۹۰
- سید علی البخاری خواجہ ۴۰۳

سید علی خواجہ م. م

شاه الله ۷۳۳

سید غفور ۲۱۵

شاه پایلی قاضی ۳۳۳/۳۰۰

سید کبیر عرف شادی لہروالی

شاهجمان ۱۰۷/۳۸۶

۳۷۹

شاه حسن ۲۲۳/۵۳۰

سید کلال ۱۳۳

شاه حسن سید ۷۹۱

سید مبارک م. م

شاه حسین ۷۳۰

شاه حسن ناگوری (خواجہ) ۱۳۹

سید محمد حضرت ۱۲۷/۳۶۷/۳۳۳

شاه خضر رومی سید ۳۷۳

۵۳۱/۷۳۳/۷۳۳/۳۸۳

شاه دین م. م/۳۱۳/۳۱۰

سید محمد قنی ۱۲۷

شاه شاہد الدین ۳۹۳

سید حضرت محمد گیسو دراز م. م

شاہرخ مرزا ۱۳۷

سید محمد قنوجی ۳۶۵

شاه سیدو ۳۶۸

سید موسی ۵۹۳

شاه شجاع ۳۹۳

سید و شاہ ۱۲۵

شاه شجاع (کرمانی) ۱۲۳

سیف الدین ۳۱۰

شاه شرف ۳۷۳/۳۷۳/۳۸۹/۷۱۵

سیف الدین باخزری ۱۰۶

شاه شرف الدین ۵۹۱

سیف الدین ساری مولانا ۱۳۱

شاه شرف الدین اہروانی ۲۲۲

سیف الدین عبدالوہاب قادری

شرف الدین بو علی قلندر ہائی ہٹی

۷۳۷/۵۳۳

شاه ۱۷۱/۱۷۵/۱۷۶/۱۷۶

سیف الدین محمود ترکی امیر ۳۹۸

۱۸۱/۱۷۸

سیف الرحمان شاہ ۵۳۲

شاه شرف الدین ستارگرنوی ۱۷۱

سیف الله شاہ م. م/۵۳۳

۱۹۳

ش

شاه شرف گنگوی ۳۷۳

شادی خان ۳۱۷/۳۱۹/۱۸۱/۳۳۲

شاه شرف یحییٰ منیری ۱۵۶/۳۸۳

شام امیر ۷۵

شاه محمد سلیمان (خواجہ) ۱۷۰۱ء	شاه شکر بار فیروز آبادی ۱۸۶۶ء
۳۷۶ ۳۷۷	شاه شمس الحق ۱۸۶۹ء
شاه محمد سندھی ۱۷۹۸ء	شاه شمس الدین صحرانی ۱۸۹۳ء
شاه محمد سید ۱۸۸۷ء	شاه شمس الدین عارف سید ۱۸۰۳ء
شاه محمود شاہ حنیان آبادی حافظ	شاه شہاب الدین ۱۷۹۱ء
۲۰۷	شاه محمد کرمانی سید عارف ربانی
شاه محمد شریف ناولی ۱۹۳	۱۷۷۵
شاه محمد عثمان ناولی سید ۱۸۹۲ء	شاه عالم سید ۱۸۷۷ء
۱۸۹۸	شاه عالم قادری سید ۱۷۷۸ء
شاه محمد عزیز سرھندی ۱۸۰۰ء	شاه عالم محبوب الحق معروف
۲۰۱	شاه عبداللہ سید ۱۷۹۱ء
شاه محمد عظیم قادری سید ۱۸۱۸ء	شاه علی سجاد سید ۱۷۷۷ء
شاه محمد علی خیر آبادی (حافظ سید)	شاه قاسم انوار تبریزی سید ۱۸۷۷ء
۲۲۸	شاه گل دھاری ۱۸۰۰ء
شاه محمد فیروز آبادی سید ۱۷۰۵ء	شاه لعل محمد حاجی ۱۷۰۸ء
شاه محمد قریشی عباسی ۱۸۹۸ء	شاه محترم لاہوری ۱۷۵۷ء
شاه قلندر بخش ۱۸۹۲ء	۱۸۶۶ء
شاه محمد مجاز گلشن ۲۰۰	شاه محمد ۱۸۰۳ء
شاه محمد نصر اللہ حاجی ۲۲۶	۱۸۵۴ء
شاه مسافر خوارزمی خواجہ ۱۸۱	شاه محمد بقا ۱۷۱۹ء
شاه مغربی ۳۸۵	شاه محمد حضرت شاہ قطب الدین
شاه میر حضرت ۱۸۸۸ء	۱۹۵
شاه میر شیخ ۱۸۷۷ء	شاه محمد زکریا سید ۱۸۹۸ء
شاه میر لاہوری حضرت ۳۸۳	۱۸۰۶ء
شاه نیاز احمد ہریلوی مولانا ۲۱	شاه محمد زبیر ۲۰۰ ۲۱۶

شاه ولی الله سبحانہ محدث دہلوی	شمس الدولت خان صادق نواب
مرلانا ۴۷۱	۱۸۷
شبلی شیخ ۴۷۳، ۲۹۰	شمس الدین ۴۶۹
شتاقت بیگم ۵۲۰	شمس الدین ابو الفرح طرطوسی
شجاع الدین حاجی ۴۵۵	۷۹۱
شرف الدین ۲۴۷، ۳۴۰	شمس الدین التمش ۱۸۶
شرف الدین امروہی ۱۸۱	شمس الدین تبریزی ۱۰۸، ۱۰۷
شرف الدین حسین سید ۴۶۰، ۴۴۹	۱۷۲، ۱۱۹، ۱۱۴، ۱۰۹
شرف الدین شاہ ۶۰۰	شمس الدین حسب الحق میرزا
شرف الدین شیخ ۷۱۸	مستمر - نعاذن دہلوی
شرف الدین فیروزی ۳۹۹	۱۹۹
شرف الدین قادری سید ۵۳۷	شمس الدین حداد شیخ ۱۵۰
شرف الدین قطب ابدال ہانی پتی	شمس الدین خاموش کرمانی سید
۴۷۳	۴۰۲
شرف الدین محمود بن عبداللہ	شمس الدین دھاری خواجہ ۴۰۰
سبحانہ مرذوقی حضرت شیخ	شیخ شمس الدین ساوجی ۴۶۶
۲۵۵، ۱۶۱	شمس الدین سید ۴۶۹
شریف الحق والدین ابو اسحاق	شمس الدین شاہ ۶۰۷، ۷۹۱
شامی عکی ۸۶	شمس الدین شیخ ۷۹۷، ۳۷۴
شریف الدین ابواسحاق خواجہ	شمس الدین صحرانی سید ۱۶۶
۲۴۹	شمس الدین صوفی سعید شیخ
شریف جرجانی میر سید ۴۷۶، ۱۴۷	۴۸۸
شریف حمزہ (عقیلی بلخی) خواجہ	شمس الدین علی الحداد شیخ
۱۲۱	۷۹۷
شعیب صوفی پتی شیخ ۷۴۳	شمس الدین کیوسرٹ ۴۱۲، ۴۱۱

شعیب حمدانی ۲۶۳

شفیق بلخی ۳۸۱، ۹۵، ۸۵

شمس الحق مولانا ۱۶۳، ۱۳۹

شمس الحق والدین بن محمد بن

علی بن ملک داد (تبریزی)

۱۰۳

شمس الدین محمد بن محمود

الخوارزمی امام ۱۰

شمس الدین (مفتی) ۱۰۸

شمس الدین مودودی خواجہ ۲۱۵

شمس الدین مولوی ۳۸۶، ۳۸۵

۳۰۵، ۳۸۹

شمس الدین یحییٰ مولانا ۳۳۸

شمس الملک ۳۰۳

شولا پوری بیگم نواب ۵۲۰

شہاب الدین ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱

۳۱۳، ۳۱۵، ۳۲۲، ۳۲۵

شہاب الدین ابی حفص عمر

سہروردی ۲۵۸، ۱۳۹، ۹۷

شہاب الدین احمد شیخ ۳۷۷

شہاب الدین جہنجهانوی ۳۷۳

شہاب الدین حضرت شیخ ۱۷۹

۹۸، ۱۸۵

شہاب الدین دولت آبادی قاضی

۱۵۶، ۱۵۷، ۳۳۳

شہاب الدین سید ۷۹۳، ۵۹۳

شہاب سہروردی حضرت ۲۳۹

۵۳۳، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۸، ۶۳، ۷۵۸

۳۸۷، ۱۰۱، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰

۳۰۳، ۳۳۳، ۳۵۳

شہاب الدین شیخ ۳۷۳، ۳۷۷

۳۸۸، ۳۹۷، ۳۱۸

شہاب الدین عثمانی ۲۸۵

شہاب الدین قدری شیخ ۷۳۲

شہاب الدین قاضی ۴۲۳، ۷۳۷

شہاب الدین قدوائی حضرت قاضی

۱۵۷

شہاب الدین کستوری ۳۰۰

شہاب غوری ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱

شہاب فوقی ۲۸۹، ۶۸۷

شہادت خان ملتانی ۳۰۳

شہربانو حضرت ۷۶

شہر یار ۷۶

شہر یار عمری ۲۷۲

شہزادہ نوری ۲۹۳

شہید قادری ۳۷۱

شیخ حضرت ۲۹، ۳۵، ۷۵۰

شیخ الاسلام ۳۶۷، ۳۰۱

شیخ الاسلام پیر ہرات ۹۰

شیخ الاسلام شیخ نظام ۳۶۶

شیخ الامام المعمر المغربي الجلی | صابر مخدوم ۳۸۹

صاحب سیرالاقطاب ۴۶۶

۱۸۵

شیخ الحدیث ہند ۴۷۱

صادق برہانپوری شیخ ۴۷۳

شیخ الحرمین ابو سعادت عقیف | صالح ابی بکر شیخ ۲۵۹، ۲۶۰

صالح حضرت ۲۲، ۲۳

الدین ۱۷۰

صالح نشاپوری ۲۸۵

شیخ الرئيس ۱۰۶

صدرالحق والدین محمد بن امجدی

شیخ الہدای قادری سید ۵۳۷

القوئوی ۴۴

شیخ الہدای لاہور ۴۷۳

صدرالدین ابن شہاب الدین شیخ

شیخ احمد ۴۰۲

حکم ۴۳۳

شیخ احمد مخدوم ۴۷۲

صدرالدین سمرقندی ۱۲۳

شیخ احمد ۲۰۴

صدرالدین سید ۴۴۶، ۴۶۲

شیخ بلخ ۴۷۳

صدرالدین شیخ ۲۵۶، ۲۵۸

شیخ جہان آبادی حضرت ۲۵۷

۳۹۴، ۴۴۱

شیخ شطار ۱۲۵، ۱۲۶، ۵۴۱

صدرالدین عارف شیخ ۱۷۳

شیخ عارف باللہ جل عظمتہ شاہ

صدرالدین قوتوی شیخ ۱۰۷، ۱۰۷

نعت اللہ علشانہ دہلوی ۱۸۶

صدرالدین کرانوی مولوی ۴۷۸

۱۸۷

صدرالدین علی بنی ۱۳۷

شیخ نظام ۴۶۶، ۴۶۵

صدرالدین محمد ۲۵۶

شیر شاہ افغان سوری ۳۸۲، ۴۹۴

صدرالدین مخدوم ۴۳۶

شیر محمد مولوی ۵۵۸، ۵۶۴

صدرالدین ۳۷۰، ۳۷۵

شیو چند ۲۹۱

صدر دیوانگی شیخ ۳۸۸

ص

صدر جہان جونپوری قاضی ۱۵۶

صابر بخش دہلوی ۴۷۹

۱۷۸

صابر رام پوری شاہ ۷۱۶

صدیق اکبر ۲۳، ۳۸، ۵۵، ۵۸

صابر علی شاہ سید ۴۷۶

۴۵۹، ۶۰، ۶۶، ۱۰۷، ۴۴۹

صدیق حضرت ۱۳۰

صدیق چشتی مخدوم ۳۹۴

صدیقی شیخ بری ۳۸۱

صغیرالدین ۴۸۳

صفدر جنگ ۵۱۹

صفدر بیگ خان ۵۱۹

صفی الدین صفی پوری شیخ ۴۳۴

صفی انبالوی سید ۴۳۴

صفی الدین شیخ ۴۴۶، ۴۶۹

صفی الدین اسحاق اردبیلی ۱۲۳

صفی مخدوم شیخ ۴۴۶

صلاح الدین (زرکوب) ۱۰۹

صنعان شیخ ۱۱۱، ۱۱۲

صوفی مکی شیخ ۴۵۷

صوفی صفی ناولی ۳۷۴

صوفی شاه آبادانی ۴۹۸، ۵۰۴

۵۰۶، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۴، ۵۱۸

۵۸۹، ۵۲۲

ض

ضحاک ابن قیس ۲۷۳، ۳۰۹

ضیاءالدین ۳۱۵، ۳۱۸، ۳۲۶

۳۳۶

ضیاءالدین ابونجیب سهروردی

۹۸، ۱۰۰، ۱۳۶، ۱۹۲، ۲۵۵

۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۴، ۵۳۲، ۵۳۹

۵۹۴

ضیاءالدین برنی مولانا ۳۸۷، ۴۰۰

۴۲۰، ۵۱۸

ضیاءالدین جیپوری شاه ۲۱۴

ضیاءالدین سناسی قاضی ۱۸۱

۴۱۴

ضیاءالدین شیخ ۹۶، ۱۱۵، ۴۴۲

ضیاءالدین عبدالقادر ابو نجیب

السكری السهروردی حضرت شیخ

۴۳۷

ضیای سورتی شاه ۳۸۴

ط

طاهر خان ۳۷۹

طاهر شاه ۴۹۷، ۴۹۸

طاهامستوکل ۶۰۶

طاهرغازی ۲۹۴، ۳۷۷، ۳۷۹

طاس بیگ خان ۵۱۹، ۵۲۰

طیب سید ۴۴۷

طغرل ۳۱۱، ۳۱۸، ۳۲۲

طوسی شیخ ۱۸۲، ۱۸۵، ۴۸۹

طیفوری ۸۱-۱۱۵

طیفورشامی حضرت ۱۵۶، ۱۷۱

۲۹۸، ۲۵۹، ۱۹۱

ظ

ظفرخان بهادر محمد شاهی ۴۷۷

ظهور علی شاه ۶۰۰

ظہیرالدین ثانی ۳۷۰

ظہیرالدین بابر ۳۳۰، ۳۳۴

۴۵۸

طہیر الدین عیسی ۱۵۱

ظہیر الدین مولانا ۴۲۹

ع

عابد خیائی ۳۶۸

عارف جانخان نواب ۵۱۹

عارف ریوگری خواجہ ۱۳۳

عارف شاہ ۵۳۲، ۵۴۴

عارف ملتانی ۲۵۸

عاصم بن نوفل ۲۸۴

عائشہ صدیقہ ۶۶، ۴۴۹

عباد اللہ سید ۵۴۲

عباس ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷

عباس ابن محمود ۳۰۹

عباس حضرت ۴۵

عباسی ۷۹، ۳۲۸

عباسی سرھرپوری شیخ ۴۶۹

عبدالاحد خان بہادر ۳۷۱، ۵۲۳

عبدالاحد شیخ ۵۹۵

عبدالاحد فاروقی شیخ ۱۶۴، ۵۹۲

عبدالباسط شاہ ۵۹۱

عبدالجلیل سید ۴۴۴، ۴۴۷، ۴۶۴

۴۷۶، ۴۷۹، ۵۳۷، ۵۹۹

عبدالجلیل شیخ ۲۵۹

عبدالجلیل عرف شاہ غریب اللہ

سیحانہ سید ۳۶۹، ۴۷۳

عبدالجمیل مجددوانی ۲۶۳

عبدالحق خواجہ ۴۷۰

عبدالحق رودلوی شیخ ۱۵۷

۱۶۴، ۱۷۹، ۴۷۲

عبدالحق شیخ ۵۲۳

عبدالحق گرانوی قاضی ۴۷۴

عبدالحق محدث محقق دہلوی

۱۲۶، ۵۳۲، ۵۳۴، ۵۳۵

عبدالحکیم شیخ ابن شاہ ہاجن

۵۲۷، ۲۶

عبدالحکیم شاہ ۵۲۲، ۵۲۶

عبدالحمی شیخ دہلوی ۴۲۶

عبدالحمی شیخ ۴۷۹

عبدالحمی فرزند ثانی جمالی ۴۷۹

عبدالخالق بن عبدالجلیل مجددوانی

۱۳۳، ۲۶۶

عبدالخالق بن عبدالجمیل خواجہ

۱۲۸

عبدالخالق خواجہ ۱۳۹، ۱۴۷

عبدالخالق شیخ ۲۶۳

عبدالرب ۲۸

- عبدالرحمان قداوی حضرت شیخ
۱۷۷
- عبدالرحمان کشمیری شیخ ۳۷۳
- عبدالرحمان لاهوری شاه ۱۰۰
- ۶۰۶
- عبدالرحمان معاذ بن جبل ۴۵
- عبدالرحمان مولوی ۷۳۱
- عبدالرحیم ۳۱
- عبدالرحیم بن احمد ۲۶۳
- عبدالرحیم شاه ۳۵۵، ۳۵۴، ۴۷۱
- عبدالرحیم شیخ ۳۷۰، ۳۷۱
- عبدالرحیم قادری شاه ۷۳۲
- عبدالرحیم کاذرونی ۲۹۵
- عبدالرحیم نواسی شیخ ۳۷۰
- عبدالرزاق بانسوی حضرت شاه
۱۹۴
- عبدالرزاق جہانوی ۳۷۹، ۳۷۲
- عبدالرزاق حاجی ۳۶۹
- عبدالرزاق حضرت ۵۳۹، ۵۳۰
- عبدالرزاق خلف حضرت غوث الاعظم
- قطب العالم سید شاه محمد کمال
- کیلی مامانی ملک العشاق ۳۹۳
- عبدالرزاق سید شاه ۲۳۲، ۳۸۵
- ۵۲۵، ۵۹۰، ۳۰۵
- عبدالرحمان ۳۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴
- ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲
- عبدالرحمان ابن عوف ۶۲، ۳۵
- عبدالرحمان بدخشی حضرت شاه ۵۹۵
- عبدالرحمان بن ربیع ۲۷۲
- عبدالرحمان بن صدیق اکبر
۷۲-۷۷
- عبدالرحمان بن عوف ۸۰
- عبدالرحمان ثانی شاه ۱۶۹
- عبدالرحمان جان تغلق پوری شاه
۱۹۸
- عبدالرحمان جان باز امام ۳۸۲
- عبدالرحمان چشتی ۸۱، ۱۷۳
- ۱۷۷
- عبدالرحمان زید خواجہ ۲۸۵
- عبدالرحمان سارنگپوری خواجہ
۳۰۰
- عبدالرحمان شاه ۳۷۵، ۳۸۳، ۳۸۴
- ۳۷۹، ۲۸۶
- عبدالرحمان شیخ ۲۶۰
- عبدالرحمان صوفی ۲۱۵
- عبدالرحمان عبداللہ صبحانہ عمر
۶۶
- عبدالرحمان قادری رانوی شاه
۲۲۵

عبدلرزاق قادری شاہ ۴۸۶

عبدالرزاق مولوی ۲۰۲

عبدالرسول خان ۷۲۴

عبدالرسول سید ۴۷۴

عبدالرشید قیس ۲۷۶

عبدالرؤف ۱۲۷

عبدالرؤف شطاری شیخ ۷۴۱

عبدالستار قادری ۲۲۶

عبدالسعید خان ۲۱۱

عبدالسلام ۷۰۸

عبدالسلام بن شیخ نظام الدین شیخ

۴۶۶

عبدالسلام ہارما ۱۲۳

عبدالسلام جونپوری شاہ ۱۶۸، ۱۶۷

عبدالسلام شاہ ۳۸۱

عبدالسلام شاہ عرف شاہ علی

جونپوری ۳۷۵، ۳۷۳

عبدالسلام شیخ ۴۳۳

عبدالسمیع سجاده شاہ ۴۸۳

عبدالشکور السالمین خواجہ ۴۰۵

عبدالشکور سید ۴۵۶

عبدالشکور فاروق شیخ ۴۷۴

عبدالصمد جونپوری شیخ ۴۳۶

عبدالصمد خان ۴۹۹، ۷۰۰

عبدالصمد خدای نماہ کجراتی

۷۷۲، ۷۳۰، ۱۱۹۴

عبدالصمد سناسی ۴۷۳

عبدالصمد شیخ ۴۶۶

عبدالصمد صاحب شیخ ۴۳۷

عبدالعزیز ۲۷۵، ۲۲۶، ۳۶۷، ۴۷۱

عبدالعزیز بن حارث ۲۷۴

عبدالعزیز بن شیخ حسن

۴۷۴

عبدالعزیز بن شیخ حسن طاهر شاہ

۴۷۴

عبدالعزیز نعمی ۹۷

عبدالعزیز حاجی شیخ ۴۱۷

عبدالعزیز حافظ ۴۴۹، ۴۷۱، ۴۵۷

۷۶۳

عبدالعزیز حسن شیخ ۴۴۳

عبدالعزیز دھوی ۳۸۴، ۳۷۲

عبدالعزیز سید ۷۳۸

عبدالعزیز شاہ ۷۲۵

عبدالعزیز شکرپار شاہ ۷۳۰

عبدالعزیز شیخ ۱۳۹، ۳۶۹

۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۴

عبدالعزیز کرانوی ۴۷۳

عبدالعلیم شاہ ۵۲۴

عبدالغفور اعظم پوری ۴۷۳

- عبدالغفور سید ۱۲۷، ۱۹۹، ۴۵۶
 عبدالغفور شاہ ۵۱۵، ۵۰۷
 عبدالغفور شیخ ۴۵۶
 عبدالغفور صاحب نعمت شیخ ۴۷۴
 عبدالغفور لاری ملا ۲۸، ۴۷۷
 عبدالغنی بدایونی شیخ ۴۷۱
 عبدالغنی مخدوم ۴۲۹
 عبدالفتاح آندری شیخ ۴۷۲
 عبدالفتاح شیخ ۴۷۳
 عبدالفتاح کلو پوری ۴۵۳
 عبدالنادر ۳۰
 عبدالقادر بن محمود بن سعید ۱۳۹
 عبدالقادر جیلانی سید ۵۱۵، ۵۲۳، ۹۸
 ۲۵۱، ۲۴۳، ۲۳۹، ۳۴۶، ۳۰۳
 ۴۲۲، ۳۸۷، ۳۸۹، ۲۴۱، ۴۲۸
 ۵۲۹، ۵۳۳، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۴۲
 ۵۴۴، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۴
 عبدالقادر سید ۳۸۵، ۳۸۴
 عبدالقادر سید شاہ ۵۹۳
 عبدالقادر شاہ ۵۴۳
 عبدالقادر شیخ ۴۷۳
 عبدالقادر فتح پوری ۳۸۶
 عبدالقادر مولانا ۴۵۵
 عبدالقاهر بن عبداللہ ۲۵۴
 عبدالقاهر ولایتی ۳۰
 عبدالقدوس ۳۱
 عبدالقدوس شاہجود پوری ۳۸۴
 عبدالقدوس شاہ جونپوری ۱۶۸
 ۱۹۹، ۲۷۳
 عبدالقدوس حقی حضرت شیخ
 کنگوہی ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۹۳، ۳۷۵
 ۴۴۱، ۴۶۴، ۵۹۳
 عبدالقدوس شیخ ۳۷۲، ۴۷۳، ۵۹۷
 عبدالکریم قاضی قدوائی ۴۰۰
 عبداللطیف شاہ ۴۸۳، ۶۹۱
 عبدالمجید بدایونی مولانا شاہ ۴۴۹
 عبدالمجید شاہ ۵۸۸
 عبدالمجید والد شاہ عہد حفظ
 ۷۹۱
 عبدالمجید ناوی شیخ ۴۳۸
 عبدالمقتدر ۳۸۰، ۳۸۱
 عبدالمقتدر تھانیسری ابن قاضی
 رکن الدین ۴۳۳
 عبدالمک ۲۸، ۲۹۷
 عبدالمک انصاری شیخ ۱۸۶
 عبدالمک شاہ پانی پنی ۵۳۰، ۵۳۳
 عبدالمک شاہ ۴۶۹
 عبدالمک (نعمت حضرت شاہ)
 ۴۴۰
 عبدالمک مولانا ۵۳۳

عبدالنبی بن سید ۳۳۸

عبدالنبی شیخ ۳۷۳

عبدالواحد ۳۸۱، ۳۶۸، ۲۵۳

عبدالواحد بگرامی ۱۷۷

عبدالواحد بن زید بصری ۲۸۳۲

۸۳

عبدالواحد بن عبدالعزیز ۲۵۸

عبدالواحد بن عبدالعزیز قیمی

۷۹۱

عبدالواحد خواجه ۸۲

عبدالواحد سید ۳۳۶

عبدالواحد مدرس ۳۸۰

عبدالودود ۳۱

عبدالوهاب ۱۲۷

عبدالوهاب بخاری شیخ ۳۶۸

عبدالوهاب بخاری شیخ حاجی

۳۶۲

عبدالوهاب سید چشتی ۳۶۹

عبدالوهاب سید ۱۶۶ ۳۹۳

عبدالوهاب شطاری شیخ ۷۴۱

عبدالوهاب شیخ ۱۷۲۹، ۳۳۷

۷۳۷

عبدالوهاب شیخ حاجی

عبدالوهاب قدوری سید شاه ۷۹۱

عبدالوهاب متقی شیخ ۷۲۸، ۷۲۷

عبدالله ۸۱۲۹، ۳۳۶۲، ۹۳۰

۳۷۶، ۳۶۰

عبدالله سبحانه ابن اسعد ۱۷۰

عبدالله سبحانه امام اصفهانی ۱۳۸

عبدالله امیر ۳۷۰

عبدالله جیشانه برحق المادی ۱۶۹

۹۲

عبدالله جیشانه بغدادی ۷۹۹

۷۹۷

عبدالله بن حصرت عمر ۷۶

عبدالله جیشانه بن عوف ۸۲

عبدالله جیشانه حسینی ۷۹۳

عبدالله خواجه ۱۳۹

عبدالله سید ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۸۷، ۳۸۸

۷۹۳، ۳۷۶، ۷۴۳، ۳۸۷

عبدالله شطاری شاه ۲۳۹

عبدالله شیخ ۱۷۲۳، ۱۷۲۷، ۳۷۱

۲۹۳

عبدالله جیشانه ابن عبد الرحمان

۱۳۹

عبدالله سبحانه غازی الدین بن

خانی ۲۱۵

عبدالله سبحانه فتح آبادی ۲۲۲

عظمت الله جلشانه اکبر آبادی

۳۵۴، ۵۰۸

عظیم ۳۷۸

علاء الحق والدین بن اسعد لاهوری

بنگالی ۳۶۷

علاء الحق بنگالی حضرت ۱۵۲

علاء الحق والدین طوسی ۹۵

علاء الحق والدین علی احمد صابر

۱۳۳

علاء الدولت رکن الدین محمد سمنانی

رحمته الله سبحانه علیه حضرت شیخ

۸۰

علاء الدین ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۳۰، ۳۳۱

۳۳۲، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸

۳۷۷، ۳۸۳، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲

۳۱۷، ۳۱۷

علاء الدوله سمنانی حضرت ۱۰۰

۱۵۹، ۱۵۶

علاؤ الدین احمد مخدوم ۳۳۵

علاؤ الدین اودنی متخصص

بوصالی سید ۳۰۹، ۳۳۰، ۳۰۷

علاؤ الدین بن سید ۳۶۰

علاؤ الدین جرم پوش شاه ۳۷۰

۳۷۸

عبدالله سبجانه بخاری ۳۶۱، ۳۶۲

عبید ۳۲۶

عبید افضل شیخ ۷۹۵

عثمان بن یعقوب خراسانی ۸۰

عثمان (حضرت) ۵۷، ۶۶، ۶۷، ۹۳

۲۷۳، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۹۹، ۳۱۸

عثمان شیخ ۳۲۵، ۳۳۳، ۳۹۱

عثمان فرزندان علاؤ الدین حسنی

۳۶۰

عثمان مغربی شیخ ۲۵۸، ۲۷۹

۲۶۲، ۲۶۶

عثمان هرونی ۳۲۳، ۳۶۶، ۳۶۸

عرانی (شیخ) ۱۰۸

عزیز الدین ۳۰۲

عزیز الدین حسن ۳۰۹

عزیز الدین خواجه ۳۰۱

عزیز خدای میر ۷۲۳

عزیز شیخ ۷۱۷، ۷۲۶

عزیز الله شیخ ۲۷۹

عزیز الله مدینوی ۳۷۹

عسکری ۷۹

عطار ۳۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴

۲۶۳، ۲۶۶، ۳۰۷

عصمت الدین غلام مصطفی ۶۰۹

- علاء الدین خوارزم شاہ ۱۰۷
علاؤ الدین خلجی ۷۳۲، ۱۸۱
علاء الدین خواجہ ۲۶۳
علاؤ الدین ساری ۱۵۲، ۴۴۱
علاؤ الدین مالک عییدی شیخ ۴۷۳
علاء الدین (سلجوقی) ۱۰۷
علاؤ الدین سید ۴۲۵، ۴۲۵
علاء الدین شاہ ۵۹۱
علاؤ الدین شہاب الدین مسعود ۴۱۲
علاء الدین شیخ ۴۷۳، ۴۹۶
علاؤ الدین عطار خواجہ ۹۰
علاؤ الدین عطار محمد بن محمد بخاری ۱۳۱، ۱۲۸
علاء الدین علی احمد صابر حضرت مخدوم ۳۷۶، ۳۸۸
علاء الدین غجدوانی ۱۳۷، ۱۳۱
علاؤ الدین موج دریا مولانا ۳۱۰، ۳۹۳
علاء الدین مجذوب اکبر آبادی حضرت شیخ ۳۹۵، ۱۷۹
علاؤ الدین مندوی ۴۳۳
علاؤ الدین نیلی مولانا ۳۹۲، ۴۰۵، ۴۰۱
علم الحق والدین شیخ ۴۰۱
علم الدین شیخ ۲۵۸، ۲۵۲
علی ۳۰۹، ۲۹۵
علی احمد صابر مخدوم ۳۹۰
علی احمد مولانا ۴۶۶
علی اصغر سید ۴۰۳
علی اکبر حافظ ۳۷۲
علی اکبر سید ۴۷۵
علی اکبر ناولی ۳۷۴
علی انصاری مخدوم ۴۶۹
علی بخاری خالیدی سید خواجہ ۴۰۳
علی بن حسام الدین برہانپوری شیخ ۷۲۶
علی بن حسن بغدادی ۸۰
علی بندواری شیخ شاہ ۹۲
علی بن سعید ۲۵۵
علی بن شاہ حسام الدین عبدالملک بن قاضی خان شیخ ۷۲۵
علی بن وہب شیخ ۷۱، ۷۰
علی بیواری ۴۰۶
علی بیوادی شیخ شاہ ۱۶۶
علی چشتی شیخ ۲۵۹، ۲۶۰، ۴۴۱
علی خان ۴۴۱
علی خضری شیخ ۱۸۵

علی خوارزمی خواجه ۱۳۳،
 ۲۶۶
 علی رضا امام ۴۴، ۹۳۹،
 علی رضا شاه ۰۹۴،
 علی سجری خواجه ۳۷۱
 علی سید ۵۲۵، ۱۲۷
 علی کثیری شیخ الوب ۲۰۰
 علی ۱۳۱، ۲۶۱، ۲۵۱، ۲۴۱، ۲۲۱، ۱۶۱، ۶
 ۳۸، ۳۷، ۳۵، ۳۲، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶
 ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰
 عماد بن یاسر ۹۹، ۲۵۵، ۱۰۰
 ۲۶۳
 عماد شیخ ۵۹۲
 عمر (حضرت) ۱۲۳، ۱۵۵، ۱۴۸، ۱۴۵
 ۹۳، ۸۳، ۸۲، ۶۶، ۶۵، ۶۳، ۶۲، ۶۱
 ۳۸۳، ۲۷۲، ۲۳۸، ۱۲۱
 عمرانی مولانای ۳۳۸
 عمر بن سعید ۲۷۳
 عمر مکی ۹۳
 عیسی حضرت ۱۱۳، ۱۲۷، ۳۰، ۳۳
 ۲۱۳، ۱۶۰، ۹۲، ۶۶
 غ
 غالب علی خان میر ۷۱۸
 غراب حبشی مہتر ۲۸۵

علی خوارزمی خواجه ۱۳۳،
 ۲۶۶
 علی رضا امام ۴۴، ۹۳۹،
 علی رضا شاه ۰۹۴،
 علی سجری خواجه ۳۷۱
 علی سید ۵۲۵، ۱۲۷
 علی کثیری شیخ الوب ۲۰۰
 علی ۱۳۱، ۲۶۱، ۲۵۱، ۲۴۱، ۲۲۱، ۱۶۱، ۶
 ۳۸، ۳۷، ۳۵، ۳۲، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶
 ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰
 علی مرتضیٰ حضرت ۷۳، ۷۶، ۷۹،
 ۱۲۰، ۱۱۶، ۱۱۵، ۸۳، ۸۳، ۸۱
 ۱۷۹، ۱۷۰، ۱۶۱، ۱۵۶، ۱۵۲، ۱۲۳
 ۲۶۳، ۲۵۷، ۲۵۳، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۱۱
 ۳۸۰، ۲۷۳، ۲۷۳، ۲۷۱، ۲۶۶، ۲۶۵
 ۷۳۵، ۵۹۳، ۴۶۳، ۲۸۳، ۲۸۲
 عسک الحق شیخ ۲۰۷
 عسک الدین ۴۲۳
 علیم اللہ سہانہ دہلوی شاہ ۴۴،
 علی متقی شیخ ۵۲۹
 علی مجذوب قادری شیخ ۵۳۲
 علی موسیٰ رضا خٹک الصدق شاہ
 نظام الدین قادری ۵۳۷

فیروز شاہ دہلوی سید ۴۶۵

فیروز شیخ ۵۳۳، ۳۸۷

ق

قادر بخش ۱۸

قادر بدایونی ۵۹۲

قارن الدین شیخ ۲۵۸

قاسم ۱۳۷

قاسم اسماعیل ۲۹۷، ۲۹۱

قاسم امام ۷۴، ۸۳، ۹۲، ۱۲۲

۲۳۷، ۲۵۳، ۲۶۱، ۲۶۵

قاسم برہاں پوری سید ۴۷۴

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق

۷۷، ۹۲، ۱۳۵

قاسم ترکستانی منیر ۲۸۵

قاسم خان نواب ۱۹

قاسم دہلوی اودی شیخ ۴۶۴

قاسم شیخ ۱۶۵، ۴۶۴

قاضی الہی بخش شیخ

قاضی حیا ۷۲۷

قاضی خان ۴۲۰، ۴۲۱

قاضی کشمیری ۴۲۳

قاضی محمود ۴۶۶

فرید الدین عطار ۱۱۰، ۱۰۹، ۹۰

فرید الدین کرنالی شیخ ۱۸۶

فرید خان ۳۲۱، ۳۴۱

فرید (شاہ) ۷۳۰

فرید گنج شکر (مسمود) ۲۲

فرید مولانا ۱۴۵

فریدون ۲۸۹

فریدون سام ۳۰۹

فریدون کیانی ۲۸۵

فصیح الدین مولانا ۳۹۷

فصیح اللہ سید ۵۳۲

فضل اللہ شاہ ۴۴۴

فضل بن عیاض خواجہ ۹۴

فضل شاعر ۲۸۵

فضل عالم مولوی ۶۰۱

فضل قادری بغدادی (شاہ) ۹۲

فضل تہاوندی ۲۷۷

فضیل بن عیاض ۸۲، ۹۳، ۲۷۷

۲۶۶، ۲۷۷، ۲۸۸

فضیل کبیر سید ۱۶۶

فقیر اللہ جل شانہ شیخ ۴۴۸

فیروز ۲۹۹، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۸

۳۴۰

فیروز اصطحری ۲۸۷

قطب‌الدین ابوبکر ۱۷۶، ۳۱۷	قاضی بحرانی ۱۱۱
۳۲۰	قاسون نشاپوری ۲۸۴
قطب‌الدین بن سید ۳۳۶	قدرخانی ۳۰۲، ۳۱۱
قطب‌الدین بن سید محمد بن احمد	قدوة‌الدین ابوالاحمد ابدال خواجه
چشتی ۱۷۰	۳۸۹، ۳۲۰، ۳۳۹، ۳۳۰
قطب‌الدین بیدل شاه ۳۷۳	قدوة‌الدین سید ابو محمد چشتی
قطب‌الدین حیدر زاوچی ۲۷۰	۱۷۰
قطب‌الدین حسن صوفی ۳۳۷	قریش شعبانی ۲۸۴
قطب‌الدین حسین کرمانی سید	قصاب غوث‌الدهر آملی ۱۳۰
۳۰۲	قصیر ۷۹
قطب‌الدین حیدر ۱۱۰، ۱۳۲	قطب‌الابدال حضرت ۳۷۲، ۳۷۰
قطب‌الدین شیخ ابهری ۱۱۱۷	قطب‌الابدالی ۳۳۸، ۳۸۹
۳۹۳، ۳۴۱	قطب‌الانطباق ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۶
قطب‌الدین عبدالحمید هروی ۱۲۳	۳۶۸، ۳۶۷، ۳۶۴
قطب‌الدین منور شیخ ۲۹۱	قطب‌الانطباق اوشی چشتی ۱۶۸
۲۹۲	قطب‌الحق بختیار کاکای اوشی
قطب‌الدین مودود چشتی ۱۳۰	چشتی ۱۳۳، ۱۷۹
۱۱۳۲، ۲۷۹	قطب‌الحق بسطامی ۲۶۲
قطب‌العالم أجودهنی ۲۱۱، ۲۲۶	قطب‌الحق خواجه ۱۷۰
۳۹۳، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۸۳	قطب‌الحق والدین مودود چشتی
قطب‌العصر غوث‌الدهر جیلانی ۹۸	۱۷۰
قطب‌المجاذیب شیخ ۳۸۹	قطب‌الدین ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۷
قطب‌الوقت شاه بدیع‌الدین	۳۱۸، ۳۲۰-۳۲۶، ۳۳۱، ۳۳۲
(حضرت) ۸۰	۳۳۶، ۳۳۸، ۳۶۸، ۳۱۷، ۳۱۹
قطب‌صاحب ۷۸۷	۳۲۰

کاک ۳۲۳	قطب عالم شیخ ۳۵۳/۳۵۵/۳۵۰
کبریا (شیخ) ۱۱۲	قطب فرید (حاجی) ۲۱۱/۲۱۹
کبری شیخ ۱۰۸/۱۰۱/۱۰۰	قمر الدین خان ۳۹۹/۵۱۹
کبیر الحق شیخ ۱۳۹	قمر الدین سید ۲۱۵
کبیر الدین اسماعیل ۱۷۳/۱۷۴	قمر الدین (شاه سید) ۷۳۲
۳۷۶/۳۷۱	امین قادری (سید شاه) ۳۸۶
کبیر الدین شیخ ۳۵۱	قوام الدین شیخ ۱۵۶/۱۵۷/۳۰۰
کبیر الدین عرف سید شاه شادی	۳۳۳
۳۷۳	قوام الدین قاضی ۳۵۰
کبیر بن سید محمد بن سید ۹۰۳	قوام الدین لکهنوی ۱۷۲/۳۳۳
کرم الہی شاہ ۱۹۰	قوی تشری ۳۵۲/۳۵۶/۳۷۱
کرمان شیخ ۱۳۶	قیام الدین پشاه جمال اولیا ۳۳۱
کریم احمد بدخشی (شاہ) ۱۸۵	قیام الدین چشتی سلیمان ۷۱۹
کریم الحق والدین علوی الدینوری	قیام الدین شیخ ۳۳۱
۸۶	قیام الدین (مولوی) ۲۲۵
کریم الدین سمرقندی خواجہ	قیس ۲۷۶
۳۹۸	قیس بن سید ۷۳
کریم الدین شیخ ۳۷۳	قیوم ربانی مجدد الف ثانی سرہندی
کریم الدین شاہ ۳۷۶	فاروق ۱۶۳
کریم الدین علوی دنیوری خواجہ	
۱۲۳۹	
کریم الدین قاضی ۲۰۸	
کریم الدین مولوی ۳۵۵	
کریم اللہ سبحانہ پانی پتی حاجی	ک
۳۷۳	کامل سید ۳۳۸

کرم بخش شاه ۱۳۷۶، ۱۳۷۸	کمال قادری شیخ ۶۰۶
کلال سوخاری ۳۳۹	کنگال شاه ۶۰۰
کلان شاه ۳۳۹	کنور ۲۹۳، ۳۵۹
کلیر مخدوم (حضرت) ۳۹۰	گی
دبیم الله شیخ ۲۵۲، ۲۵۷، ۲۶۳	گدای رحمان سید ۱۶۶
۲۶۶	گل چندر ۳۰۳
کلیم الله مدنی (شاه) ۷۹۶	گل دهلوی شاه ۳۷۱
کمال ابن کمر شیخ ۳۶۰	گل مجد شاهد ۷۱۸
کمال الحق والدین ملا حسن	گل محمد عموسی صوفی ۷۰۶
خوارزمی ۳۷۰، ۳۹۲	نبح شکر ۱۷۱، ۱۸۹، ۲۱۸
کمال الدین الوری ۳۹۵	۲۱۹، ۲۵۰، ۳۶۸، ۳۷۴، ۳۹۰
کمال الدین امیر احمد کرمانی ۳۰۲	۳۹۳، ۳۱۰، ۳۱۱، ۶۰۱
کمال الدین خواجه ۳۹۸	کگوهی صابری ۳۶۴
کمال الدین زاهد ۳۸۶، ۳۰۰	ل
کمال الدین شیخ ۲۰۷، ۳۰۱	لطیف الله شاه مباحثه ۳۳۷
کمال الدین عبد الرحمان ۳۷۷	لطیف الدین خواجه ۳۰۰
۳۸۶	لطیف الله شاه ۳۳۳
کمال الدین علامت الفاروقی	لعل مجد شاه ۷۱۵، ۷۱۸، ۷۱۹
۳۳۲	لعمان سید ۳۰۳
کمال الدین فاضل ۲۵۱	لوط حضرت ۲۹
کمال الدین محدوح ۲۵۱، ۲۵۲	لوقس بهادر ۳۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲
کمال جندی بابا ۲۷۳	
کمال شاه ۱۳۹۲، ۷۰۰	

م

محب الله آبادی شیخ ۳۷۴/۳۷۳

۳۷۹/۳۷۵

محب الله شاه ۳۳۳

محبوب الہی ۳۶۱/۳۳۶/۳۳۳

۳۶۷/۳۶۳/۳۹۰/۳۸۶/۳۷۷/۳۶۹

۳۹۱/۳۶۸

محبوب صیغاتی سید عبدالقادر جیلانی

۲۹۸/۳۸۱/۳۶۱/۹۲

محتشم الصدر شاه صوفی ۵۹۹/۳۷۸

محتشم سید ۱۲۸

محتشم شیخ ۳۲۷

محدث دہلوی مولانا ۲۹۳/۱۹۹

محسن، سید شاه ۷۹۶

محسن شیخ ۳۷۳

محض بن سید حسن ۱۱۶

محمدر مولانا ۵۰۹

محل یکم ۷۲۰

محمد (صلی الله علیه و سلم) ۱۶۴/۳۷۲

۱۱۳/۳۳۱/۳۳۰/۳۲۹/۳۱۳/۳۰۷/۲۹۷/۲۸۷/۲۷۷/۲۶۷/۲۵۷/۲۴۷/۲۳۷/۲۲۷/۲۱۷/۲۰۷/۱۹۷/۱۸۷/۱۷۷/۱۶۷/۱۵۷/۱۴۷/۱۳۷/۱۲۷/۱۱۷/۱۰۷/۹۷/۸۷/۷۷/۶۷/۵۷/۴۷/۳۷/۲۷/۱۷/۷

۷۳/۷۲/۷۱/۷۰/۶۹/۶۸/۶۷/۶۶/۶۵/۶۴/۶۳/۶۲/۶۱/۶۰/۵۹/۵۸/۵۷/۵۶/۵۵/۵۴/۵۳/۵۲/۵۱/۵۰/۴۹/۴۸/۴۷/۴۶/۴۵/۴۴/۴۳/۴۲/۴۱/۴۰/۳۹/۳۸/۳۷/۳۶/۳۵/۳۴/۳۳/۳۲/۳۱/۳۰/۲۹/۲۸/۲۷/۲۶/۲۵/۲۴/۲۳/۲۲/۲۱/۲۰/۱۹/۱۸/۱۷/۱۶/۱۵/۱۴/۱۳/۱۲/۱۱/۱۰/۹/۸/۷/۶/۵/۴/۳/۲/۱/۰

محمد ابراہیم بن معین عبدالقادر

حسنی قادری ایرجی سید ۳۳۲

محمد ابراہیم رامپوری ۱۹۳

ماحول ۱۱۲

مبارز خان ۱۸۱

مبارک امیر زاد ۳۹۹

مبارک سندیاوی شیخ ۳۳۳

مبارک سید ۳۳۱

مبارک شاه ۳۱۸/۳۳۲

مبارک شاه الحسن الختلاتی ۲۵۶

مبارک کرمانی سید ۳۰۳

متوکل عباس ۷۸

مثنی بن سبط اکبر ۱۱۶

مجاز شاه ۳۷۱

مجتبی شاه ۳۸۳/۳۸۳/۱۹۸

مجتبی شطاری شیخ ۷۳۲

مجتبی عباسی لاهر پوری شاه

۱۷۱/۱۶۹/۱۶۸

محمدالدین ابو سعید مخزومی خواجه

۵۹۱

محمد الدین (بغدادی) ۱۰۳/۳۲

۵۹۲/۱۱۰/۱۰۵

محمد الف ثانی، حضرت ۳۹۷/۳۷۱

۷۹۱/۳۹۸

محبوب دہلوی مولانا ۳۳۷

محبیب الدین ۳۲۷۶

- محمد ابراهیم زاهد (گیلانی) شیخ ۱۲۳
 محمد ابراهیم سید ۵۹۳، ۵۲۵
 محمد ابراهیم شیخ ۲۰۲، ۲۵۶، ۲۶۰
 ۲۶۲، ۴۵۵، ۴۶۷، ۵۰۳، ۵۳۳
 محمد ابن سالم بصری ۲۶۰
 محمد ابن سید یوسف حسنی سید
 ۲۵۱
 محمد ابن شاه منصور شاه ۴۶۶
 محمد ابن مبارک مولانا ۲۸۲
 محمد ابواسحاق کرمانی شیخ ۲۸۰
 ۲۸۲
 محمود ابوالحی قادری سید ۵۳۰
 ۴۳۷، ۴۴۴
 محمد احسن الزمان مولانا صاحب
 حیدر آبادی ۲۱۲، ۲۳۷
 محمد ارشد، حافظ ۲۱۵
 محمد ارشد مولوی ۵۹۵
 محمد اسحاق شاه ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۵
 ۵۹۱
 محمد اسحاق مغربی بابا ۴۶۱
 محمد اسرار الله ۲۲۶
 محمد اسلم حافظ ۲۳۷
 محمد اسماعیل بن موسی ۲۸۱
 محمد اسماعیل ۴۵۱
 محمد اسماعیل تیشوری سید ۴۸۵
 محمد اسماعیل حنفی ۶۰۷
 محمد اسماعیل شاه ۴۶۹، ۴۴۴، ۴۴۴
 ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۵۰، ۵۵۱
 ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۶۳، ۵۶۷، ۵۶۸
 ۵۶۹، ۵۷۷، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۶، ۵۸۷
 ۶۰۴
 محمد اسماعیل شیخ ۲۵۵
 محمد اسماعیل قطب ۲۶۸
 محمد اسماعیل قیصری شیخ ۱۰۰
 محمد اشرف جهانگیری سمنانی سید ۱۰۲
 محمد اشرف شیخ ۷۱۵
 محمد اعظم شاه عالمگیری ۸۱۵، ۸۱۸، ۸۷۴
 محمد افضل اله آبادی شاه ۴۲۳
 ۴۵۲
 محمد افضل سیالکوٹی شیخ ۲۰۰
 ۴۷۱
 محمد افضل شاه ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۴۴۴
 ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۶
 محمد افضل شاه چشتی ۴۷۵
 محمد افضل حکیم ۲۱۵

- محمد افضل قلندری شاه ۱۹۱ | محمد بن احمد القاضي مولانا
 محمد اقبال خواجه ۳۱۸، ۳۱۹ | ۲۶۶، ۲۶۷
 محمد اکبر سید ۳۴۵، ۳۵۳ | محمد بن اسحاق ۲۶۳
 محمد اکبر فرخ آبادی ۲۱۵ | محمد بن جعفر سید ۳۳۲
 محمد اکرم صابر دهلوی ۳۷۸ | محمد بن جبیر ۲۸۳، ۲۸۷
 محمد العلقمی ۲۹۵، ۲۹۶ | محمد بن حضرت صدیق اکبر ۷۶
 محمد امام محمود حکیم ۳۳۰ | محمد بن حنیف شیرازی ۲۵۵
 محمد امجد مراد آبادی ۲۱۵ | محمد بن عبدالله ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶
 محمد امین ۳۶۳، ۳۶۴ | ۲۶۰، ۳۶، ۲۷۲، ۲۷۹
 محمد امین نقشبندی جاحی ۲۱۴ | محمد بن عبدالله شیخ ۱۲۲
 محمد اویس شاه ۳۹۲ | محمد بن علی ۷۷
 محمد بابا سماسی خواجه ۱۲۸ | محمد بن علی شامعی ۱۳۴
 ۱۲۹، ۱۳۳، ۲۶۳، ۲۶۶ | محمد بن علی قصاب ۱۲۰، ۹۵
 محمد باران، شاه حافظ ۲۲۳، ۲۲۴ | محمد بن عیسیٰ ۵۹۷
 محمد باقر شاه ۳۷۳، ۳۷۴ | محمد بن فضل الله ۳۹۲
 محمد باقر شیخ ۷۴۴ | محمد بن مالک ۴۴
 محمد باقی خواجه ۱۶۵، ۱۶۶ | محمد بن مالکیل ۱۰۱
 محمد بخش الله خان ۶۰۱ | محمد بن محمد بن محمد السخوی
 محمد بخش، سید ۳۶۹ | شیخ ۲۶
 محمد بدایونی دهلوی ۱۳۳ | محمد بن محمد بن محمود الحافظی
 محمد برکت الله نجیب آبادی مولوی | البخاری ۱۳۱، ۲۶۳
 محمد بشارت خان نواب ۳۷۵ | محمد بن محمد عطاء ۲۶۴
 محمد بن احمد الغزالی طوسی ۲۵۸ | محمد بن محمد علاؤ الدین عطار
 ۲۵۹، ۲۶۰ | بخاری ۱۳۷

محمد بن مسلم بن شهاب الزهري

۲۴۷

محمد بن منصور طوسي ۹۵

محمد بن يوسف ۲۵۴

محمد بن يوسف دهلوی - ۴۳۲

محمد بنهال الدين والدین حسین

ابن احمد (بلخی بکری) ۱۰۷

۱۰۹، ۱۰۸

محمد بیگ خان ۵۱۲

محمد پارسا خواجه ۹۰

محمد پناه ۵۲۴

محمد جعفر مکی - ۴۲۹

محمد پناه حافظ ۲۱۵

محمد ترمذی کلبی سید ۵۹۶، ۱۳۸

محمد جعفر شاه ۵۹۱

محمد جمال ۹۰۶

محمد جمال الدین تبریزی ۱۲۳

محمد جمال الدین موسی سید ۴۸۵

محمد جمیل شاه ۲۰۲

محمد چشتی دهلوی شیخ ۴۷۵

محمد چشتی شیخ ۲۵۹، ۲۲۷، ۲۰۶

۴۷۹

محمد حاتم شاه ۵۲۱

محمد حامد جمالی مولانا ۱۷۵

محمد حبیب بن عیسی العجمی

الفارسی البصری خواجه ۸۹

محمد حسن خیالی شیخ ۱۳۸۶، ۴۷۰

محمد حسن شاه ۵۹۳، ۴۹۸، ۴۷۱

محمد حسن عسکری شاه ۴۷۶، ۲۲۷

محمد حفیظ ارزانی شاه ۵۸۹

محمد حفیظ قادری شاه ۵۸۹، ۵۸۸

محمد حیات شاه ۴۷۶، ۲۲۶

محمد خازنی صوفی ۱۸۲

محمد خان ۳۰۳، ۲۹۴

محمد خان لودی شاه ۴۹۸

محمد خدا قلی ماوراءالنهری شیخ ۱۲۴

محمد خضر ابدال شاه ۴۸۹

محمد خلف الرشید شیخ ۴۷۲

محمد خوارزم ۱۰۴

محمد دانش (مولانا) ۱۱۹

محمد درویش بن شیخ قاسم

اودهی شیخ ۷۹۵

محمد درویش شیخ ۴۶۴

محمد دهلوی شیخ ۵۳۱، ۴۷۵

محمد رحمت الله فضل مولوی ۲۱۵

محمد رحیم شاه ۲۱۵

محمد رشید الدین فردوسی استرآبانی

شیخ ۱۶۶

محمد رشید الدین مولانا ۵۴۳

محمد رکن الدین ۶۰۷، ۲۶۶

محمد رکن الدین ابن قطب الاقطاب

۳۸۰

محمد رکن الدین اسماعیل ۱۱۵،

۱۲۳

محمد رکن الدین شیخ ۵۹۳، ۴۴۲

محمد رکن الدین مولوی ۷۴۵

محمد رمضان ساوری شیخ ۴۴۹

محمد رمضان شاه ۳۹۱، ۳۹۲

۴۳۰، ۴۴۲

محمد روح الله سبحانه بریلوی

مولوی ۲۱۵

محمد روسی مولانا ۴۷۷

محمد زاهد چشتی خواجه ۲۷۹

محمد زبیر خواجه ۵۹۴

محمد زکریا سید ۴۹۹

محمد زمان پانی پتی مولانا ۴۶۹

محمد زمان شاه ۳۷۴

محمد سالم گرانوی قاضی ۴۷۴

محمد ساوی، قاضی ۴۳۳، ۱۵۲

محمد سراج حافظ ۲۰۰، ۱۵۶، ۱۵۵

محمد سراج، شیخ ۳۸۸

محمد سعد الدین کاشغری مولانا

۱۳۸، ۱۳۷

محمد سعید ۶۰۷، ۵۹۴

محمد سعید خازن الرحمت ۴۷۱

محمد سعید خان شاه ۲۰۲

محمد سعید، خواجه ۵۹۵

محمد سلطان اودهی حافظ ۷۹۵

محمد سلیمان ۳۴۱، ۲۹۳

محمد سلیمان توسوی شاه مولانا

۲۳۰، ۲۲۸، ۲۲۶، ۲۱۸، ۲۱۷

۲۷۳، ۲۴۶، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵

۲۶۷، ۲۶۵، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۷

محمد سلیم منگلوری شاه ۷۳۱

محمد سمیع الله سبحانه بخاری

سید ۶۰۰

محمد سمیع، حافظ ۳۷۴

محمد سوری ۳۰۹

محمد سیف الله سید ۴۹۳

محمد شاه ۳۴۰، ۲۶۹، ۲۱۳، ۲۰۹

۳۶۷، ۳۶۳، ۳۶۱، ۳۴۲، ۳۴۱

محمد شاه الله حل عظمته پانی پتی

قاضی ۲۰۱

محمد شاه امام مولانا ۴۲۷

محمد شاه تغلق ۳۷۰، ۳۸۷، ۱۶۲

۳۹۳

محمد شاه زکریا خان ۴۹۹

محمد شاه عادل سلطان ۳۹۳	محمد صدر الدین خان صاحب مولانا
محمد شریف قاولی شاه ۳۷۴	۲۶۶
۳۷۵	محمد صدر الدین مخدوم، سید
محمد شفیع سید ۲۱۵	۱۳۹
محمد شکر الله نواب ۳۷۹	محمد صدیق فیروز، شیخ ۲۰۰
محمد شمس الدین یحیی مولانا	۲۱۶
۳۴۰، ۳۹۶	محمد ضحاک، سید ۷۳۸
محمد شمس الدین التمش، سلطان	محمد طاهر لاهوری شیخ ۳۹۷
۱۳۰	محمد ظہور، شاه ۷۸۹
محمد شمس الدین جندی مفتی	محمد عارف ۲۷۲
۱۷۱	محمد عارف ربوگری بخاری
محمد شمس الدین شیخ ۲۷۲	خواجہ ۲۶۶، ۲۶۳
محمد شمس الدین مفتی ۱۱۹	محمد عارف - ہوستانی شیخ، ۳۸۸
محمد العمر نجیب الدین ۹۷	محمد عارف شیخ ۱۶۳، ۱۹۲، ۲۷۲
محمد صابر بخش شاه ۲۲۷	۳۷۲
محمد صابر، شاه ۵۸۹	محمد عارف طیفوری ۱۲۴
محمد صاحب شیخ ۳۷۶	محمد عارف لشکر ۱۲۷
محمد صادق گنگوہی شیخ ۳۴۳	محمد عاشق حراسانی شہزادہ ۳۸۴
۳۷۳	محمد عاشق سنبل، شیخ ۶۰۵
محمد صادق ہمدانی ۳۷۱	محمد عاقل قاضی ۲۲۶
محمد صالح حاجی ۱۹۹	محمد عبدالحق خواجہ ۱۳۸
محمد صدر الدین ابوالفتح عرف	محمد عبدالرحمان حافظ ۲۲۷، ۲۲۷
سید محمد گیسو سد ۳۷۳	محمد عبدالرزاق ۱۶۶، ۱۸۶، ۱۹۲
محمد صدر الدین الله آبادی ۳۷۶	محمد عبدالشکور خان خیر آبادی شاه

محمد عبدالشکور سالمی خواجه ۱۴۱	محمد علی شاه ۱۹۲۱، ۱۹۹۸
۲۵۰	محمد علی نور بخش شیخ ۲۵۶
محمد عبدالشکور کاشمیری حاجی ۱۹۸	محمد عمر خان ولایتی ۶۰۰
محمد عبدالقادر فتح پوری مولوی	محمد عمر صوفی شیخ ۳۸۸
۲۱۵	محمد عیسیٰ برهان پوری ۱۲۶
محمد عبدالله جلشانه داستانی ، شیخ	محمد عیسیٰ شیخ ۱۴۴۱، ۱۴۶۴
۹۱	محمد غزالی ۱۰۶
محمد عبدالواحد خانصاحب مفتی	محمد غوث شاه ۱۵۴۱، ۱۵۴۴
۴۷۹	محمد غوث گوالیاری ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۵۲
محمد عثمان خان ولایتی ۶۰۰	۱۲۷
محمد عثمان شاه ۶۰۶، ۵۹۱	محمد غیاث نور بخش سید ۲۰۷
محمد عزت الله خان حکیم ۷۴۳	۲۵۶
محمد عزت بهاری مولوی ۳۸۴	محمد فاضل پانی پتی شاه ۴۷۸
محمد عشقی ۱۲۴	محمد فاضل شیخ ۵۴۳، ۷۴۹
محمد عطاپای خالیدی شیخ ۱۵۱	محمد فتح خان ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷
محمد عظمت الله جل عظمتہ اکبرآبادی	۳۳۸
مولوی ۵۹۶، ۲۱۴	محمد فخرالدین دهلوی مولانا
محمد عظیم خان ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴	۶۶۷، ۲۶۰، ۲۷۷
۲۳۶	محمد فرخ سیر ۰۲۷
محمد عظیم فرزند شیخ سیف الدین	محمد فرخ شاه مولوی ۷۹۷
شاه ۱۹۹	محمد فضل الله جلشانه عرف ماهر
محمد عظیم قادری پانی پتی شاه	منشی ۴۵۱
۴۵۲	محمد فضل غنوم شاه ۳۹۲
محمد عظیم قادری شاه ۵۴۳، ۷۴۱	

محمد مطهر کالہوی قاضی ۱۵۷، ۱۵۷

محمد معروف بشاہ میر لاہوری فاروقی

شیوستانی شیخ ۱۹۶

محمد معزالدین ۵۸۵

محمد معز الدین خواجہ ۶۰۷، ۶۰۸

محمد معز الدین شاہ ۷۴۵، ۷۴۶

۷۷۳، ۷۷۵

محمد معز الدین قادری شطاری

غزنوی ۴۸۰

محمد مصوم شیخ ۵۹۴، ۵۹۹

محمد معین الحق والدین حسن

سنجری ۱۳۶، ۱۳۰

محمد معین الدین ایرجی قاضی ۱۸۱

محمد معین الدین بینا قاضی ۱۶۹

محمد معین الدین عمرانی مولانا

۴۳۸

محمد المغربي شیخ ۱۲۲، ۱۲۱

محمد مکرم خان مولوی ۲۱۵

محمد ملانوی شیخ ۴۳۵، ۴۳۶

محمد موسی شیخ ۴۷۰

محمد ناصر دہلوی خواجہ ۲۱۶

محمد ناصر شاہ ۴۴۴

محمد نجیب الدین عموی ۲۵۸

محمد نصیر شاہ ۲۱۷، ۲۲۷، ۴۰۴

۴۷۰، ۴۷۸، ۴۹۱، ۴۰۳

محمد فضل مولانا ۲۲۹

محمد قاسم مولانا ۴۰۲

محمد قطب الدین خواجہ ۵۹۴

محمد قمر الدین سید ۲۱۵

محمد قسوسی ، میر سید ۶۰۳

محمد کرمانی سید ۸۱۴، ۸۰۱، ۴۰۱

۴۰۹، ۴۱۰

محمد کمال کیتھلی سید شاہ ۴۹۲

۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵

محمد کشن دہلوی شاہ ۲۱۵

محمد گیسو دراز سید ۴۶۱

محمد لاہوری شیخ ۱۹۹

محمد ماہ ابراہیمی سید ۱۶۸، ۳۸۱

۳۹۷

محمد مبارک سید ۴۸۵

محمد مبارک سعود شیخ ۱۱۷

محمد متوکل شیخ ۴۳۵

محمد محی الدین سید عبدالقادر

(جیلانی) ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸

محمد مرشد مولوی ۷۹۵

محمد مستقیم شاہ ۴۶۵

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ

اصلی اللہ جل عظمته علیہ وآلہ وسلم

۹۲، ۱۲۰، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۹

۲۱۰

محمد نظام الحق خواجہ خضر ۳۸

محمد نظام الحق سید ۳۲، ۳۷

محمد نظام الدین اورنگ آبادی

مولانا ۲۵

محمد نظام الدین سید ۴۲

محمد نظام الدین لکھنوی، مولانا

۱۹۶

محمد نظام الملت والدین اورنگ

آبادی حضرت مولانا ۲۰۵

۲۰۷، ۲۵۳، ۲۶۳، ۲۶۶

محمد نور بخش سید ۲۵۶

محمد نقش بند ثنی خواجہ ۵۹۴

محمد وارث شیخ ۴۶۵

محمد واضح بریلوی شاہ ۳۸۴، ۴۵۴

محمد ہمایون ۳۴۴

محمد یحییٰ خواجہ ۱۳۸، ۱۳۹

محمد معرف بشاہ خوب اللہ جلسانہ

۴۷۲

محمدی دہلوی سید ۵۱۵

محمد یعقوب چرخ ۱۳۱

محمد یوسف رامپوری شاہ ۷۳۱

محمد یوسف سجادہ مولوی ۲۱۷

محمد ۳۰۱، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶

۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۳

۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۶، ۳۳۴

۳۴۱

محمد بہاء الدین سید ۱۴۹

محمد ہانی پتی سید ۴۷۳

محمد چشتی شیخ ۵۴۱، ۵۴۶

محمد شمیر ۲۶۳

محمد شیخ ۱۱۲، ۱۱۳، ۲۵۲، ۲۵۸

محمد صاحب کافی ۱۷۴

۲۵۹، ۳۸۷

محمد صدیقی ملا پوری قاضی

۳۸۰

محمد عالم مولوی ۶۰۱

محمد عرف اخوان میر ۴۵۵

۱۳۶۹، ۴۷۳

محمد غزنوی ۲۴۹، ۲۶۴، ۳۰۰

۳۰۷، ۳۰۹، ۳۷۷، ۳۸۱

محمد فاروق ۲۵۱

محمد کندری قاضی ۱۵۷

محمد لودھی، مولانا ۴۰۰

محمد الدین ابن العربی ۶۷، ۴۴

۱۹۷

محمد الدین اورنگ زیب عالمگیر

۴۶۱

محمی الدین بن علی بن محمد بن العربی

۱۳۶

محمی الدین سید ۵۹۹

محمی الدین شیخ ۲۱۵، ۱۷۵، ۱۷۴

۳۵۶، ۲۷۲

محمی الدین عبدالقادر سید ۳۴

محمی الدین قادری ، سید ۵۳۷

محمی الدین کشانی قاضی ۳۳۰

مخدوم اعظمی حاجی الحرمین شیخ

محمد جنید شانی ۷۹۲

مخدوم انانی بی ۳۸۰

مخدوم جهانزیان بخاری حضرت

۷۹۵، ۱۶۲

مخدوم شیخ مارنگ ۳۳۶، ۱۷۷

مخدوم سراج الدین ۳۳۹

مخدوم شیخ جلال ۳۸۹

مخدوم شیخ سلطان شمس الدین

ترک پانی بی ۱۸۰

مخدوم منہاج الدین ۳۳۹

مراد بخش شاہ ۵۲۳، ۵۱۷، ۵۰۸

مرزا حسن ۲۱۵

مردان ۲۹۵

مستنصر ۷۹

مسعود اندلسی شیخ ۲۶۰

مسعود ۳۱۱، ۳۱۰، ۲۰۸، ۳۲۶،

۳۶۱، ۳۲۹، ۳۳۸

مسعود بک عرف شیر خان منصور

ثانی ، شیخ ۳۳۲

مسعود ، خواجہ ۳۹۷

مسعود رازی ۳۷۵

مسعود سید ۳۳

مسعود شیخ ۹۱

مسعود غازی ۲۹۳

مسعود ذروق اجودھی ۱۴۳

مسعود کلان ۱۲۹، ۱۲۸

مستعصم ۲۹۶

مصطفی ابو محمد امام حسن مجتبی

۷۳

مصطفی سید ابو الفرج ۳۴۵

مصطفی شاہ ۳۸۳

مظفر علی شاہ ۶۰۱

مظہر الدین شیخ ۳۰۱

مظہر جانجانان میرزا ۵۰۱

معتصم عباسی ۷۸

معروف کرخی خواجہ ۳۳، ۳۶

۳۷، ۲۶۲، ۲۵۶، ۹۳، ۹۳، ۹۰، ۳۷

۲۶۵، ۲۶۳

میر قادری لاہوری شاہ ۳۸۸

۳۸۹/۳۹۱

میر محمود ۵۳۳

میر مقصود کشمیری ۱۹۸

میر میرن لاہوری ۳۸۵

مینا مخدوم شیخ ۳۳۶

ن

نادر شاہ ۳۶۰

ناصر الدین شیخ ۳۷۱

ناصر الدین ابی الفضل راجو ۳۶۰

ناصر الدین امام ۲۸۰/۲۸۱/۲۸۲

۲۸۳/۲۸۷

ناصر الدین چشتی سید ۳۳۵

ناصر الدین شاہ ۳۲۱

ناصر الدین (عباسی) ۱۰۷

ناصر الدین عبید اللہ (خواجہ)

۱۳۷

ناصر الدین عبید اللہ شیخ ۳۶۳

ناصر الدین قادری دہلوی حضرت

شاہ ۲۰۱

ناصر الدین کیقباد ۳۳۰

ناصر الدین محمد حضرت کبیر الدین

مولا بخش سہارنپوری شاہ ۲۲۲

مولا بخش فاروق شاہ ۲۳۲

موید الدین (بغدادی) ۱۰۵

موید الدین محمد ۲۹۵

سہاراج پتیل بہادر ۷۹۷

سہدی موعود ۸۰۷/۷۹

سہلب بن ابی صفری ۲۷۸/۲۷۴

میر اثر خواجہ ۲۱۷

میر حاجی سید ۷۳۸

میر حمید جنیدی شیخ ۳۹۲

میرزا محمد اللہ سجانہ یار بیگ

میرزا محمد بخش ۷۱۱

میرزا رئیس بیگ ۷۸۱

میرزا قائم ۳۴۲

میرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر ۷۲۳

میرزا محمد سنجر ۷۴۳

میرزا محمد طہماس بیگ خان مغفور

۷۰۷/۷۱۰/۷۱۳/۷۱۹

میرزا محمد کامل بیگ بدخشی ۱۹۸

میرزا محمد کریم بخش ۷۱۶

میرزا محمد یار خان ۷۲۱

میر زاہد ہرولی صاحب ۴۷۱

میر سید شریف جورجانی ۱۳۱

میر شیخ گرگانی ۱۳۳

- اسماعیل حضرت سید ۱۵۲
ناصر الدین محمود ۳۱۳
ناصر الدین محمود سید ۳۶۰
ناصر خان سید شاہ ۲۱۷
ناظر مرزا ۵۸۲
ناظم شاہ ۵۱۰
نجاشی ۲۷۶
نجف خان بہادر سید ۵۱۲
نجف علی مولوی ۶۰۱
نجم الحق حضرت شیخ ۸۰
نجم الحق شاہ ۳۵۵
نجم الحق شیخ ۳۷۴
نجم الحق میر تقی شاہ ۸۷۰
نجم الحق والدین احمد خونی
(خوارزمی شافعی) ۱۱۷
نجم الحق و لدین کبری شیخ ۱۹۶
۱۲۶/۳۰
نجم الدین ۱۰۲/۱۰۷/۳۲۶/۳۶۷
۳۶۸
نجم الدین اصفہانی شیخ ۱۳۹
نجم الدین مولانا دمشقی ۱۷۷
نجم الدین راری شیخ ۱۰۷
نجم الدین غزنوی حضرت سید
۱۶۸/۱۷۹
| نجم الدین غوث الدھر معی
النور قلندر ۳۷۳
نجم الدین فردوسی حضرت شیخ
۱۵۸/۳۳
نجم الدین قلندر غوث الدھر
معی النور حضرت سید ۱۹۵
نجم الدین کبری ۵۹۲/۲۶۳
نجم محبوب ۳۰
نجیب الدولت بہادر ۲۱۱
نجیب الدین شیخ المعمر ۲۷۶
۲۷۸
نجیب الدین متوکل ۳۰۵/۳۰۶
۳۰۹/۳۰۸
نجیب نواب خاں بہادر ۲۱۱
نجیب شیخ ۳۶۹/۳۸۷/۳۸۸
نصر الدین محمد عطا اللہ شاہ ۳۷۰
نصر اللہ خضر آبادی ملا سید
۳۸۶
نصیب شاہ سندھی ۵۲۲
نصیر الحق والدین چراغ دہلی
حضرت مخدوم ۱۶۳/۱۶۵/۳۹
۱۸۸/۱۸۹/۲۰۶/۲۹۶/۳۰۱
۳۳۳/۳۳۶/۳۶۳
نصیر الدین ابونصر شیخ ۱۰۳

نظام الدين سناسى شيخ ۳۷۳

نظام الدين شاه ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲

نظام الدين شيرازى مولانا ۳۰۰

نظام الدين غزنوى ۳۷۳، ۳۷۶

۳۹۲

نظام الدين فردوسى شيخ ۵۴۲

نظام الدين محمد (سلطان) ۱۲

نظام الدين محمود خلف شاه تاج

الدين حسن شيخ الاسلام سيد

۳۵۷

نظام الدين مخدوم ۳۴۱

نظام الدين مولانا ۳۳۱

نظام الدين نارنولى شيخ ۳۴۱

۳۶۵

نظام الدين هروى ۱۳۰

نظام الدين و الحق ۳۰۳، ۳۰۷

۳۱۱

نظام الملك ناصر ۲۰۸

نظام بلخى حضرت شيخ ۱۹۳

نظام خان ۳۴۲

نظام قاضى ۳۵۲

نظام نار نارنولى شيخ ۳۶۵

نظامى فخرى سليمانى ۲۱۷

نعمت الله ۳۱۶، ۳۵۹

نعمت الله جلشانه بخارى (مولوى)

نصير الدين شاه ۵۱۹، ۵۲۹، ۵۷۷

نصير الدين شهابى شيخ ۳۷۳

نصير الدين شيخ ۲۵۱، ۲۵۲

۳۷۷، ۳۸۸، ۳۹۷، ۳۰۶، ۳۰۱

نصير الدين معلى طوسى ۲۷۶

نصير الدين محمود شيخ ۱۵۰

نصير الدين مخدوم ۳۳۵

نصير بن حميد ۳۰۱

نظام الحق ۱۴۲، ۱۶۷، ۳۲۳

نظام الدين ۳۲۶، ۳۳۴، ۳۴۳

۳۶۸

نظام الدين ابدال شيخ ۱۸۵

نظام الدين احمد قادري ۵۳۶

۵۳۷

نظام الدين المويد شيخ ۳۷۱

۳۷۶، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۸، ۳۹۰

نظام الدين اولياء حضرت ۱۴۵

۱۴۷، ۲۵۱، ۳۰۹، ۳۲۷

نظام الدين بدايونى سيد ۳۲۹

نظام الدين بلخى شاه ۳۷۹

نظام الدين بانى پتى شيخ ۳۶۵

نظام الدين تهاىسرى بلخى ۳۷۳

نظام الدين حسنى رضوى بخارى

سيد ۳۳۴

نور الحق والدین قطب عالم شیخ

۳۶۶

نورالدین ۳۶۸، ۳۶۷، ۳۵۷، ۳۲۶

نورالدین جعفری سید ۵۳۸

نورالدین جهانگیر ۱۲۷، ۳۹۵

۳۷۳

نورالدین حافظ ابوالفتح ۵۰

نورالدین حسین خان ۵۰۱

نورالدین حسینی سید ۲۱۵

نورالدین شیخ ۳۹۵

نورالدین عبدالرحمان اسفرانی

۱۰۶

نورالدین عبدالرحمان جامی مولانا

۱۳۸

نورالدین عبدالرحمان شیخ ۲۷۷

نورالدین مبارک کرمانی سید

۳۰۲

نورالدین ملک شیخ ۱۸۵

نورالدین موبد ۳۹۹

نورالدین نور جهان قطب ۳۹۱

نور الله شیخ ۲۷۲

نور الہدی منگلوری شاہ ۵۳۱

نور جمال سیالکوٹی شیخ ۵۰۶

نور جهان بیگم ۳۹۵

۶۰۰

نعمت الله جلشانه کرمانشاہی

(حضرت شاہ) ۱۸۲، ۱۷۵، ۱۵۳

۳۷۷، ۱۹۹، ۱۹۲، ۱۸۶، ۱۸۵

نعمت الله خان ۶۰۱

نعمت الله شاہ ۳۹۲، ۳۹۱، ۳۸۹

۳۹۸، ۳۹۷

نعمت شاہ عبدالکریم چشتی ۳۷۵

نعمت شیخ نور قطب عالم ۳۶۸

نعیم الله جل عظمتہ ۳۱۳ رانچی

(مولوی) ۲۰۲

نقشبند خواجہ ۱۲۹

نقی الدین نوح (خواجہ) ۳۰۲

نواب حسن علی ۳۶۲، ۳۶۱، ۳۷۸

۳۶۳

نواب عبدالصمد خان ۷۷۹

نواب مہابت خان ۶۰۶

نواب ناظم ۷۰۱

نواب نجیب خان ۷۲۰

نوح ۲۹۷

نور احمد شیخ ۵۱۵

نور الحق خان (مولوی) ۲۱۵

نور الحق شیخ ۷۳۵

نور الحق مولانا ۳۲۲

وزیر خان داد میر منو (نواب)
۷۱۹

وزیر خان راجپوت ۱۲۸۱ ۷۸۲
ولی الله جلشانه شاه ۵۲۹، ۳۵۵
ولی الله سبحانه محدث دهلوی ۳۶۹
ولی الله محدث دهلوی مولانا ۳۵۳
ولی بن سید یحیی زاهد بن سید
محمد سیف الله ۱۱۶

ولی تراش فردوسی ۵۳۲
ولید بن عبدالملک ۲۷۹، ۷۶
ولید بن مغیره ۲۷۶، ۲۷۵
ولید عطی ۲۷۱

۵

هانفی ۳۳۰
هارون الرشید ۳۹۳
هارون (حضرت) ۳۰
هاشم امیر ۲۸۰
هیرة البصری ۲۳۹، ۸۶
هیری ۱۱۵
هدایت الله شاه ۷۳۰
هرقل ۲۷۶
هرکرن ۲۹۰، ۲۸۹
هرمز ۲۹۹
هرمز قبادی ۲۹۱

نور قادری گجراتی شاه ۳۶۹،
۳۷۳

نور قصار شاه ۷۳۰
نور قطب عالم شیخ ۳۶۷
نور محمد بدایونی سید ۲۰۱، ۱۹۹
نور محمد پنجابی شاه ۲۱۳، ۲۱۸
نور محمد پنجابی مولانا ۲۵۷، ۲۵۳
۲۶۷، ۲۶۵، ۲۶۰

نور محمد شاه ۳۷۹، ۳۷۲، ۳۷۳
نوح ۲۰، ۲۱، ۲۹، ۳۳، ۷۳، ۷۴
نوشیروان ۲۹۹
نوشیروان کیانی ۱۷۷

نیاز احمد بریلوی ۳۸۵، ۷۵
۵۹۶، ۵۹۹، ۶۰۰

و

وجوه الدین ابی حفص (شیخ)
۲۵۵، ۲۵۳، ۹۶
وجوه الدین بایلی ۳۰۱
وجوه الدین قاضی ۳۳
وجوه الدین مشهدی سید ۳۷۱
وجوه الدین یوسف چندیری مولانا
۳۹۷، ۳۹۶
وجیه (حضرت) ۳۷۳
وحید الدین قریشی ۳۱۹

هشام بن عبدالملک ۷۷

هلاکو ۲۹۶

همام امام ۹۱

همایون پادشاه ۴۷۲، ۳۸۲

همت یار خان ۲۰۸

همدانی شیخ ۱۳۹، ۱۳۵

هندالولی ۱۳۲، ۱۳۰، ۱۳۹، ۱۳۳

۳۵۵، ۳۴۰، ۳۲۶، ۳۱۳، ۳۱۳، ۱۵۵

۳۸۶، ۳۷۳، ۳۷۱، ۳۶۹، ۳۶۷، ۲۶۶

۴۹۶، ۴۴۴، ۴۴۳

هود حضرت ۲۹

ی

یار خان سعادت ۷۲۱

یار محمد صوفی ۲۱۵

یحیی المدنی شیخ ۲۰۷

یحیی المیر ۵۱۴، ۴۷۰

یحیی بن خالد ۷۷

یحیی زاهد سید ۷۹۳

یحیی سید ۴۴۷، ۴۵۳

یدالله جلشانه دکهنی (سید شاه)

۴۳۷

یزد جرد شهر یار خسرو پرویز

بن نوشیروان عادل ۲۹۱، ۷۶

یزید ۷۷، ۷۸

یزید طبعور بن عسی ۲۶۱

یعقوب ۳۵۷

یعقوب چرخ غزنوی مولانا

۲۶۶، ۱۳۷

یعقوب چشتی سید ۴۷۳، ۳۶۹

یعقوب حضرت ۲۷۶، ۳۹

یعقوب شیخ ۳۸۸

یعقوب صیرفی متخلص کاشمیری

(ملا شیخ) ۷۹۲

یعقوب کبیر سید ۴۷۳

یعقوب گجراتی شیخ ۷۰۱

یوسف ۲۶۱، ۳۵۷، ۷۷

یوسف بدایونی مولانا ۴۰۰

یوسف بن حسین ۲۶۳

یوسف چراغ نما سید ۱۹۶

یوسف چریا کوتی شیخ ۷۴۱

یوسف حضرت ۷۳، ۳۷، ۷۳

یوسف خواجه ۱۳۴

یوسف شیخ ۲۵۲، ۲۵۶، ۲۵۹

۴۷۲، ۴۳۳

یوسف علیه السلام ۷۰۰

یوسف قتال دهلوی شیخ ۷۴۰

۷۴۴

یوسف همدانی خواجه ۲۶۶

فہرست اماکن

الف	۱ اعظم آباد ۱۹۳
آبادان ۱۴۹	اکبر آباد ۵۱۵، ۵۰۹
آذر ہائیجان ۳۳۹، ۲۷۷، ۱۰۸	الہ آباد ۶۰۳، ۵۲۵
آگرہ ۱۷۷، ۱۹۶، ۲۲۸، ۳۳۳	اسروہہ ۱۸۱
۳۳۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۹۴، ۴۸۵	انبالہ ۵۴۱
۶۰۱، ۵۱۱، ۵۰۹	اوج ۳۲۲، ۳۱۴
اٹاویہ ۳۱۷	اود پورہ ۵۷۹
اجیر ۱۵۵، ۲۲۸، ۲۹۹، ۳۰۲	اورنگ آباد ۲۲۸، ۲۰۸
۳۰۴، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷	ایران ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۳۳، ۳۳۹
۳۲۰، ۳۶۹، ۳۷۲، ۴۶۱، ۴۸۲	۳۴۰
اجودھن ۳۰۸، ۳۹۵، ۴۰۶، ۴۰۷	ب
احمد آباد ۲۲۸، ۵۹۳، ۵۹۴	بادغیس ۲۷۲، ۲۷۹، ۳۱۸
اردیل ۸۵	باسند ۵۸۸، ۵۷۱
استر آباد ۲۷۱	بٹھنڈہ ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۱
اصفہان ۳۳۹	بجڑہ ۳۸۱

بخارا ۸۴، ۱۳۲، ۱۳۹، ۲۹۷

۲۹۹، ۳۱۲، ۳۴۰، ۴۰۳

بدایون ۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۷۱

۴۰۴

بدخشان ۱۷۹

برہانپور ۳۹۷، ۴۹۵، ۵۲۵

بریلی ۲۲۸، ۲۵۱، ۵۹۹

بہرام پور ۵۹۹

بصرہ ۲۷۲، ۲۷۸، ۳۹۴

بغداد ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۶، ۹۴

۹۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۷، ۱۱۸

۱۳۶، ۱۳۶، ۱۴۷، ۲۹۹، ۲۹۷

۳۸۲، ۴۸۷، ۴۹۳، ۵۴۲

بلخ ۷۳، ۸۴، ۸۵، ۱۰۸، ۱۰۹

۱۱۹، ۲۷۲، ۲۷۹، ۳۰۱، ۳۰۲

۳۱۰، ۳۱۱، ۳۲۹، ۳۶۳، ۳۸۱

۳۸۹

بلیالی ۵۷۶

بنارس ۳۱۷

بندر دیو ۳۰۵، ۳۰۷

بنگال ۳۵۸، ۳۶۷، ۳۷۸، ۳۹۵

۴۱۳، ۴۹۱، ۴۹۲

بنگالہ ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۳۰، ۳۳۲

۳۴۴، ۳۸۶

بیکانیر ۳۹۶، ۵۵۴، ۵۷۰

بیگو ۵۷۵

بیلدار پورہ ۴۸۷

پ

پاک پتن ۵۸۶

پانی پت ۱۷۶، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۵

۱۸۶، ۳۳۸، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۵۷

۳۷۱، ۳۸۹، ۳۷۱

پٹیالہ ۵۷۲

پشاور ۱۷۹، ۲۷۵، ۲۷۸، ۲۹۹

۳۰۱، ۳۰۲، ۳۱۴

پنجاب ۱۲۵، ۲۰۱، ۲۱۸، ۲۳۵

۳۱۵، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۵۸، ۳۸۶

ت

تبریز ۹۹، ۹۸

ترکستان ۱۰۸، ۱۳۸، ۲۹۹

ترکی ۲۹۲، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۲۸، ۳۲۸

۴۴۰، ۴۸۹

تغلق آباد ۴۲۲، ۴۴۰

تغلق پور ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۰

توران ۱۰۳، ۱۰۴، ۳۳۹

تھانیسر ۲۷۱، ۳۰۳، ۳۱۵، ۳۱۷

۳۲۳

ج

جالندھر ۲۲۸

جرجان ۲۷۱

جرجستان ۳۱۵،۳۱۰

جمال پور ۷۷۸

جون پور ۱۶۸،۱۵۶،۱۵۵،۱۴۶

۳۴۲،۳۴۳،۳۸۳،۳۸۱

جی پور ۶۰۰

جیعون ۳۰۴

جیلان ۸۲،۱۱۷،۱۸۷

چ

چتور ۳۳۲

چناب ۳۲۳،۳۱۵

چندیری ۴۹۲

ح

حبش ۲۷۶

حجاز ۲۹۴

حسن ابدال ۲۷۸

حصار ۳۱۸،۳۱۷،۳۱۵،۳۰۷

۳۶۴،۳۴۲،۳۳۲،۳۲۳

حیدر آباد ۶۰۳،۲۲۸

خ

خان پور ۳۷۹،۳۷۸

خان پورہ ۳۷۷

خٹن ۳۰۲،۳۰۱

حر سال ۱۳،۱۰،۷،۱،۳۸۹،۶۱

۱۲۱، ۱۳۴، ۱۳۷، ۱۶۱، ۱۸۱

۲۲۲، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۷

۲۷۹، ۲۸۴، ۳۰۰، ۳۱۱، ۳۱۸

۳۲۸، ۳۳۰، ۳۱۷

خضر آباد ۴۸۶

خوارزم ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴

۱۰۷

خوزستان ۹۹

خیبر ۲۷۹

د

داؤد پورہ ۵۸۰، ۵۷۸

دجانہ ۷۷۹

دمشق ۴۴۰، ۴۷۶، ۴۷۷

دولت آباد ۱۶۲، ۱۶۳، ۲۲۸

۶۰۷، ۳۳۴

دعبل ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۵۱

۲۷۲، ۲۹۰، ۲۹۷، ۲۸۶، ۲۹۲

۲۹۹، ۳۰۲، ۳۱۳، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹

۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۲

۳۳۳، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۴۰، ۳۴۱

۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۸، ۳۵۳

۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲

۳۸۳، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۳

۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۴۰۱، ۴۰۵، ۴۰۶

سواندھپ ۷۲۹

سرخس ۲۷۲

سکندر پور ۴۳۶

سلطان پور ۱۸۱

سر قند ۳۱۲ ۳۱۱ ۲۹۷ ۱۳۳

۳۴۰ ۳۳۹ ۳۲۹ ۳۲۸ ۳۱۸

سنده ۲۱۸ ۲۰۹ ۱۸۳ ۱۷۶ ۱۶۱

۲۹۵ ۲۸۴ ۲۷۹ ۲۷۸ ۲۷۴ ۲۲۲

۳۸۲ ۳۵۸ ۳۳۵ ۳۳۴ ۳۳۲ ۳۲۲

۳۸۳

سنگھیان ۷۷۲ ۷۷۱

سومات ۳۰۹ ۳۰۵ ۳۰۴ ۱۴۰

۳۲۴ ۳۰۷

سونی پت ۳۰۸ ۲۸۸ ۲۸۶ ۲۸۰

۷۳۷

سہارن پور ۲۹۴

سہرند ۳۱۷ ۲۹۸

سیالکوٹ ۷۰۹ ۷۰۳ ۷۰۱ ۴۹۷

۶۱۵

سیستان ۲۹۷ ۲۷۵ ۲۷۱ ۱۰۲

۳۰۰

سیکری ۳۹۴

سیلان ۷۶۰ ۷۲۹

سیوستان ۳۴۰

۷۰۲ ۷۰۱ ۴۸۶ ۴۸۵ ۴۰۸ ۴۰۷

۵۰۳ ۶۰۰ ۴۲۴ ۵۱۸ ۷۰۹ ۷۰۵

۶۰۶ ۶۰۵

دھلی ۱۶۸ ۱۶۲ ۱۷۰ ۱۴۹

۱۹۶ ۱۹۴ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۷۸ ۱۷۷

۷۳۶ ۷۳۵ ۷۳۳ ۲۰۸ ۲۰۲ ۱۹۸

۷۶۸ ۷۴۴ ۷۴۰ ۷۳۸

دیپال پور ۳۴۱ ۳۳۳

دیوگیر ۴۰۲ ۴۰۱

دیول ۳۱۴

ڈ

ڈسکا ۵۶۳ ۵۴۴

ڑ

راجستان ۹۰۰

رام پور ۵۳۸

روم ۳۱۰ ۲۷۶ ۱۶۸ ۱۰۷ ۱۰۱

۴۸۳ ۳۹۴ ۳۴۰ ۳۲۸ ۳۱۲

رہتک ۵۲۵ ۳۱۷

رلے ۳۱۰ ۲۸۵

رہو اڑی ۷۳۷

ز

زابل ۲۷۷ ۲۷۴

س

ساد موڑہ ۴۸۶

سار - پور ۴۳۴

گ

گجرات ۱۶۰، ۲۵۱، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۱۴، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۶۹، ۳۹۳، ۴۰۱، ۴۱۸، ۴۲۹، ۵۳۰، ۵۴۱

گنگا ۵۲۴

گوالیار ۲۲۸، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۱۸، ۳۲۳، ۴۱۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳

گورجستان ۳۳۹

گورکان ۳۳۸

ل

لائسرائے ۳۹۷

لارندہ ۱۰۸

لاہر پور ۳۷۸، ۳۷۶

لاہور ۱۹۶، ۱۹۸، ۲۲۸، ۲۹۸

۳۰۱، ۳۰۴، ۳۰۸، ۳۱۱، ۳۱۴

۳۱۵، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۳۰

۳۳۲، ۳۴۱، ۳۴۸، ۳۵۸

۳۸۳، ۳۰۴، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۹۱، ۳۹۷

۳۹۸، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۱۹، ۵۲۰

۵۴۳، ۵۴۵، ۵۶۰، ۶۰۱، ۶۰۲

لکھنؤ ۱۵۶

لودھانہ ۳۹۴

ک

کابل ۱۷۹، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۸

۳۳۳، ۳۳۲

کاشغر ۳۰۱، ۳۱۱

کالنجر ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۱۸

۵۴۱، ۳۲۰

کربلا ۷۵، ۷۶، ۸۳، ۹۲، ۳۵۳

کرخ ۲۹۶

کرمان ۱۷۵، ۱۷۷، ۲۷۱، ۲۷۵

۲۷۶، ۳۱۲، ۳۱۶، ۳۲۱، ۳۲۲

کرنال ۱۷۹، ۱۸۱، ۲۸۹، ۳۱۵

۳۲۳، ۳۳۵، ۵۲۰

کشیر ۱۶۲، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۹۸

۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۸، ۵۰۱

۵۰۳، ۶۰۰

کلانور ۵۷۴

کوٹ قبولا ۴۹۵، ۴۹۶

کوہ سلیمان ۲۲۲، ۲۷۵، ۲۷۶

۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹

کوہ فیروز ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷

۳۰۹، ۳۱۵

کیو گڑھی ۲۹۲، ۳۳۲، ۴۱۱

۴۱۸

مندو ۱۲۶، ۱۲۷، ۵۲۹، ۳۲۳، ۵۳۹

موصلی ۳۲۸

مہرولی ۳۸۷

میروٹ ۳۱۷

ن

نارنول ۳۹۲

ناگور ۳۶۹

نجف ۱۵۴

نریلا ۵۲۰

نگر کوٹ ۳۰۸

نو شہرہ ۶۰۱

نیشاپور ۱۹۷، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۹

۱۱۰، ۱۱۱، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۷۷، ۲۸۱

۲۹۰، ۳۰۰، ۳۲۰، ۳۳۷

و

وزیر آباد ۱۷۸، ۳۵۷، ۳۹۰، ۶۰۳

ہ

ہاٹھ ۱۹۸

ہانسی ۳۰۸، ۳۱۷، ۳۲۵، ۳۹۱

۳۹۲، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۵، ۵۸۷

ہتھوڑا ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷

ہرات ۸۹، ۹۰، ۱۲۱، ۱۲۳، ۲۷۲

۳۰۱، ۳۱۶، ۳۳۹

ہمدان ۱۰۱، ۱۳۳، ۲۷۷

لوہ کوٹ ۳۰۳، ۳۰۴

م

مازندران ۱۰۵، ۲۷۷

مالوہ ۱۳۶، ۱۲۷، ۳۲۳، ۳۳۲، ۴۰۱

مانک پور ۱۲۵، ۳۳۱، ۳۳۸، ۴۸۰

ماوراءالنہر ۸۵، ۱۰۳، ۱۰۸، ۲۹۷

۳۰۲، ۳۰۴، ۳۳۰، ۵۳۳

متھرا ۳۰۳، ۵۲۰

مداین ۹۳

مراد آباد ۲۲۸

مرشد آباد ۲۲۸

مرو ۲۷۲، ۲۷۳

مشہد ۷۸، ۱۸۴، ۲۰۳، ۲۸۳، ۲۸۹

۲۹۰

مصر ۳۱، ۵۰، ۱۰۴، ۱۲۱، ۱۷۴

۱۹۰، ۱۹۱، ۲۹۵، ۴۹۴، ۵۱۴

مصطفیٰ آباد ۵۳۸

مغلیپورہ ۳۶۴، ۳۸۷

مکران ۲۷۹، ۳۳۴

ملتان ۸۹، ۱۷۴، ۱۷۷، ۱۷۹، ۲۱۹

۲۲۸، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۹۸

۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۷، ۳۱۴، ۳۲۲، ۳۲۴

۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۴۱، ۳۸۳

۴۸۴، ۵۱۹، ۵۲۳، ۵۲۶

۵۶۰

هندوستان ۱۲۸' ۱۲۵' ۱۲۴' ۸۹

۱۵۰' ۱۴۸' ۱۴۵' ۱۴۱' ۱۴۰' ۱۳۴

۱۴۲' ۱۴۱' ۱۴۰' ۱۵۸' ۱۵۶' ۱۵۴

۱۸۶' ۱۸۵' ۱۸۳' ۱۸۲' ۱۸۰' ۱۷۶

۵۰۶ ۳۰۹ ۳۰۲ ۲۹۳ ۱۹۲

ی

یعنی ۳۲۸

عند ۲۴۹' ۲۳۱' ۲۲۲' ۲۱۸' ۶۱

۲۷۴' ۲۷۱' ۲۷۰' ۲۶۹' ۲۵۱' ۲۵۰

۲۸۶' ۲۸۵' ۲۸۴' ۲۸۰' ۲۷۹' ۲۷۸

۲۹۸' ۲۹۵' ۲۹۴' ۲۹۳' ۲۹۲' ۲۹۱

۳۱۷' ۳۱۶' ۳۱۵' ۳۱۴' ۳۰۲' ۳۰۰

۳۲۵' ۳۲۴' ۳۲۳' ۳۲۲' ۳۲۱' ۳۲۰' ۳۱۹

۳۳۹' ۳۳۸' ۳۳۷' ۳۳۶' ۳۳۵' ۳۳۴' ۳۳۳

۳۸۲' ۳۶۶' ۳۶۱' ۳۵۸' ۳۴۴' ۳۴۰

۴۹۵' ۴۹۴' ۴۹۳' ۴۸۹' ۴۸۶' ۴۸۳

۵۰۴' ۵۰۳' ۵۰۲' ۵۰۱' ۵۰۰' ۴۹۹

